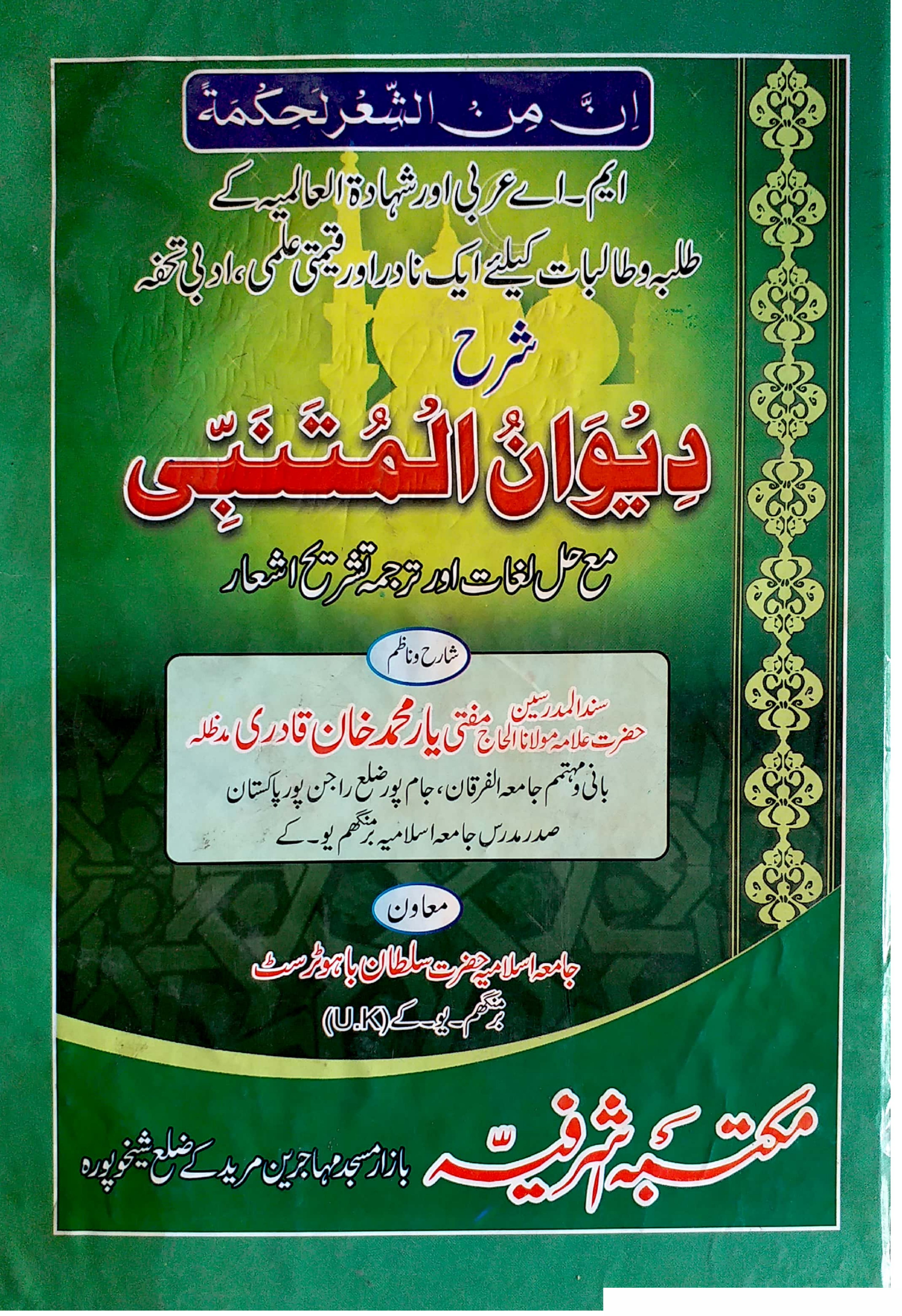

إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً
ایم۔اے عربی اور شہادۃ العالمیہ کے
طلبہ وطالبات کیلئے ایک نادر اور قیمتی علمی، ادبی تحفہ
شرح
دِیْوَانُ الْمُتَنَبِّی
مع حل لغات اور ترجمہ تشریح اشعار
شارح وناظم
سند المدرسین
حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی یار محمد خان قادری مدظلہ
بانی ومہتمم جامعہ الفرقان، جام پور ضلع راجن پور پاکستان
صدر مدرس جامعہ اسلامیہ برمنگھم یو۔کے
معاون
جامعہ اسلامیہ حضرت سلطان باہو ٹرسٹ
برمنگھم۔یو۔کے (U.K)
مکتبہ شرفیہ
بازار مسجد مہاجرین مریدکے ضلع شیخوپورہ

إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً

ایم۔اے عربی اور شہادۃ العالمیہ کے

طلبہ وطالبات کیلئے ایک نادر اور قیمتی علمی، ادبی تحفہ



شرح دِیْوَانُ الْمُتَنَبِّی (اردو)

مع حل لغات اور ترجمہ تشریح اشعار

شارح وناظم

سند المدرسین

حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی یار محمد خان قادری مدظلہ

بانی ومہتمم جامعہ الفرقان، جام پور ضلع راجن پور پاکستان

صدر مدرس جامعہ اسلامیہ برمنگھم یو۔کے

معاون

جامعہ اسلامیہ حضرت سلطان باہو ٹرسٹ

برمنگھم۔یو۔کے (U.K)

مکتبہ جامعہ الفرقان جام پور ضلع راجن پور (پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب : شرح دیوان المتنبی (اردو)

شارح : حضرت علامہ الحاج الحافظ مفتی یار محمد خان قادری مدظلہ
صدر مدرس جامعہ اسلامیہ حضرت سلطان باہو ٹرسٹ برمنگھم (برطانیہ)

نگران اشاعت : مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور (پاکستان)

معاون : سلطان باہو ٹرسٹ برمنگھم۔یو۔کے (U.K)

باراول : مئی 2012ء / جمادی الثانی 1433ھ

صفحات : 144

تعداد : 2200

پرنٹنگ اینڈ بائنڈنگ : شیخ عبدالوحید ہادی 0301-4735853

ملنے کے پتے :
- مکتبہ شرفیہ مریدکے ضلع شیخوپورہ
- شبیر برادرز (40 اردو بازار لاہور)
- مکتبہ غوثیہ (کراچی)
- حضرت مولانا الحاج الحافظ قاضی سعید الرحمن قادری زید مجدہ
ناظم اعلیٰ ادارہ فیضان رسالت پیر مہر علی شاہ ٹاؤن راولپنڈی

Moulana Yaar Muhammad Qadri Head Teacher
Jamia Islamia, Hazrat Sultan Bahu Trust
17-Ombersly Road balsall Heath
Birmingham (U.K) Tel: 0044-7812082398

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتسابِ جمیل

محسن اہلسنت مخدوم العلماء جامع المعقول والمنقول

شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ

کے نام جن کی حسن تربیت سے مجھ جیسے خاکسار کو

یہ سعادت نصیب ہوئی۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

مفتی یار محمد قادری

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

شارح دیوان متنبی مدظلہ

دیوان حماسہ کی بکثرت شرحیں دنیا کی مختلف زبانوں میں ہوتی آرہی ہیں۔ پاک وہند میں اردو، فارسی شرحیں بھی وجود میں آئیں۔ فی زمانہ چھوٹی، بڑی کئی شروح علماء، وطلباء اور اہل علم وادب کے ذوق کا سامان مہیا کررہی ہیں ان میں جدید ترین بہترین شرح حضرت علامہ مولانا الحافظ القاری الحاج مفتی یار خان قادری مدظلہ کے قلم کا شاہکار ''انوار الفراسہ فی شرح دیوان الحماسہ'' کے نام سے زیب نظر ہے۔ جو شائقین علم وادب کے لئے گرانقدر قیمتی تحفہ ہے، جس سے ہر شعبہ علم سے تعلق رکھنے والے استفادہ کرسکتے ہیں۔ یہاں نقد وتبصرہ کرتے ہوئے چند مثالیں پیش کرنے کا خیال تھا مگر یہ تصور کرتے ہوئے اسے نظر انداز کررہا ہوں کہ جب مکمل شرح ہی قلب ونگاہ کا سامان مہیا کررہی ہے تو مثالیں درج کرنا مناسب نہیں۔
البتہ حضرت شارح مدظلہ کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے تاکہ قارئین اس بلند مرتبت علمی شخصیت سے متعارف ہوں وھوھذا

حضرت مولانا علامہ مفتی حافظ قاری یار محمد خان قادری 24 رجب المرجب 1381ھ بمطابق یکم جنوری 1962ء کو چاہ ملاں والا، موضع خانپور جنوبی علاقہ لنڈان تحصیل وضلع ڈیرہ غازی خان، محترم المقام حافظ عبد العزیز خان چشتی حامدی سلیمانی کے ہاں پیدا ہوئے۔

1966ء میں اپنے والد ماجد سے حفظ القرآن کی دولت عظمیٰ سے تعلیم کا آغاز کیا اور تین سال میں قرآن کریم مکمل حفظ کرلیا۔

بعد از حفظ القرآن 1970ء میں درس نظامی کی طرف متوجہ ہوئے اور درج ذیل مدارس میں تعلیمی منازل طے کرتے رہے۔

☆ جامعہ محمودیہ (تونسہ شریف) ☆ دار العلوم صدیقیہ شاہ جمالیہ (ڈیرہ غازی خان) ☆ جامعہ خیر المعاد (ملتان شریف) ☆ جامعہ عبیدیہ (ملتان شریف) ☆ جامعہ نظامیہ رضویہ (لاہور) ☆ جامعہ انوار العلوم (ملتان)

آپ کے بلند مرتبت اساتذہ کرام کے اسمائے گرامی ملاحظہ فرمائیے۔

☆ حضرت علامہ غلام محمد تونسوی ☆ حضرت مفتی غلام احمد سدیدی ☆ حضرت مفتی عبد الودود صاحب
☆ حضرت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری ☆ حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم صاحب ہزاروی ☆ غزالی زمان علامہ احمد سعید کاظمی صاحب
☆ مفتی عبد القادر پیر خاصہ والے ☆ مفتی عبد اللطیف خان صاحب ☆ استاذ الکل علامہ عطاء محمد صاحب بندیالوی
☆ حضرت علامہ محمد اکرام شاہ جمالی ☆ حضرت علامہ سعید ضیا صاحب (علیہم الرحمۃ والرضوان)

ان علمی وروحانی شخصیات سے آپ نے اکتساب علم کیا۔

حضرت علامہ مفتی یار محمد خان صاحب نے پاکستان کے ان شہرت یافتہ مدارس میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔

☆ جامعہ مخزن العلوم (مظفر گڑھ) ☆ جامعہ فریدیہ (ساہیوال) ☆ حراء یونیورسٹی (دربار حضرت سلطان باہو)
☆ جامعہ نظامیہ رضویہ (لاہور) ☆ جامعہ مسجد اللہ والی (کراچی)
☆ اور اس وقت آپ برمنگھم، برطانیہ میں، جامعہ اسلامیہ سلطان باہو ٹرسٹ میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ جیسے تدریس میں عالمی شہرت رکھتے ہیں اسی طرح آپ کی تحقیقی، علمی، فنی، قلمی خدمات سے بھی عالم اسلام مستفیض ہورہا ہے۔ اس وقت تک درج ذیل قلمی تصانیف مقبولیت حاصل کرچکی ہیں جو عالم عرب کے علاوہ دوسرے اسلامی ممالک میں بھی پڑھی جارہی ہیں۔

☆ مشکوٰۃ الحوارثی شرح السراجی (عربی، اردو) ☆ دیوان متنبی شرح اردو ☆ حیات جاوداں، فلسفہ جہاد
☆ اسلام ایک عالمگیر تحریک اور اشاعت کا طریقہ کار ☆ انوار القادری شرح ابیات فارسی (در علم المیراث)
☆ انوار الفراسہ فی شرح دیوان الحماسہ (اردو)

حضرت علامہ مفتی صاحب مدظلہ چار مرتبہ حج وعمرہ کی سعادت سے بہرہ مند ہوچکے ہیں اور یہ عشق ومحبت کا سلسلہ انشاء اللہ العزیز جاری رہے گا۔

حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ میرے مہربانوں میں چند ایسے بھی ہیں جو اشاعت کتب میں خصوصی تعاون فرمارہے ہیں جن کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ خاص کر حضرت الشیخ محمد یعقوب صاحب شاذلی شامی دامت برکاتہم العالیہ کے ان خلفاء میں مکرم جناب عبد الرزاق صاحب، جناب محمد نواز صاحب، جناب غلام یٰسین صاحب، جناب اسد بیگ صاحب، جناب ہارون صاحب اور ان کے حلقہ احباب خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ بجاہ النبی الکریم ﷺ ان کی خدمات گرانمایہ کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے۔

فقط:۔ محمد منشا تابش قصوری (مریدکے)

۲۲ جمادی الثانی 1433ھ (یوم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

تقدیم

ابوالطیب متنبیؔ

نام:......احمد بن الحسین بن الحسن بن عبدالصمد الجعفی العشیرہ بن مذحج مالک بن اود بن زید بن یشجب بن عرب بن زید کھلان۔
کنیت:......ابوالطیب تھی۔
متنبی کا حسب ونسب:...... متنبی کے حسب ونسب کے بارے میں بڑا اختلاف ہے۔اس سلسلہ میں تو عام روایتیں یہی ملتی ہیں کہ وہ ایک ایسے شخص کا لڑکا تھا جو محلہ کندہ میں اپنے اونٹ پر پانی لاد کر پلایا کرتا تھا جسے اس قوم کے لوگ اور محلہ والے "عبدان السقا" یا "عیدان السقاء" کہا کرتے تھے اس کی والدہ کا بچپن میں انتقال ہو گیا تھا پھر اس کی نانی نے نشوونما کا بیڑا اٹھایا جسے انہوں نے بطور احسن انجام دیا۔جن لوگوں نے اسے سقا یا عبدان السقاء کا بیٹا بتایا ہے اس قول کی صداقت میں اہل علم نے شکوک وشبہات کا اظہار کیا ہے متنبی کے دیوان سے بھی کہیں اس کی صراحت نہیں ہوتی بلکہ وہ تو لکھتا ہے۔

وَ اِنِّی کَمَنْ قَومٍ کَاَنَّ نُفُوْسَھُمْ . . . . بِھَا اَنَفٌ اَنْ تَسْکُنَ اللَّحْمَ وَ الْعَظْمَا
(دیوان،ص۱۷۶)

ترجمہ: اور بیشک میں ایسی قوم سے ہوں کہ ہم سب کی جانیں اس بات سے ننگ وعار رکھتی ہیں کہ گوشت استخواں میں رہیں(اس لئے بے خوف جنگ کرتے ہیں)۔

متنبی کے نسب کے بارے میں پہلے تو اس کے اقوال سے تائید حاصل کرنی چاہیئے پھر ان واقعات پر اعتبار کرنا چاہیئے جو اس زمانہ میں رونما ہوئے اس کے نسب کے بارے میں علی بن محسن التوخی کے اس سوال کا جواب ضروری ہے جو متنبی نے خود اپنے نسب کے بارے میں دیا تھا۔ وہ کہتا ہے۔

"میں وہ شخص ہوں جو قبیلوں کے حالات سے واقف ہوں اور بادیہ نشینوں کی کیفیات کا علم رکھتا ہوں مجھے اس کی پرواہ نہیں ہوتی کہ جس قبیلہ سے میں تعلق رکھتا ہوں اس سے کوئی عرب اختلاف کرے گا اور میں برابر کسی سے منسوب نہیں رہا میں سب سے علیک سلیک رکھتا ہوں اور وہ سب میری زبان سے ڈرتے ہیں"۔(نورالدین یوسف:الشعراء)

اگر متنبی اپنے کو کسی قبیلہ یا کسی مشہور آدمی کی طرف منسوب کرتا تو فیصلہ دشوار نہیں بلکہ آسان ہوتا اس نے اپنی زبان سے اپنے نسب کی کوئی صراحت نہیں کی ہے اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ممکن ہے یہ وجہ رہی ہو کہ اس کا باپ سقا تھا اس لئے اس کی طرف نسبت کرنا مناسب نہیں سمجھا لیکن پھر کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ اس نے اپنی نانی اور ننھیال کے خاندان والوں کی دل کھول کر تعریف کی ہے۔جب نانی اور ننھیال کے خاندان کی تعریف ممکن ہوئی تو پھر اپنے خاندان کی تعریف کیونکر ناممکن ہوئی؟ نانی کے قبیلہ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے

وَ لَوْ لَمْ تَکُونِیْ بِنْتَ اَکْرَمِ وَالِدٍ . . . . لَکَانَ اَبَاکَ الضَّخْمَ کَوْنُکِ لِیْ اُمًّا
(دیوان،ص۱۷۵)

ترجمہ: اگر تو کسی شریف والد کی لڑکی نہ ہوتی تو میری ماں ہونا تیرے لئے شرف کا باعث ہوتا جیسے شرف پدر بزرگوار سے حاصل ہوتا ہے

اس شعر میں متنبی اپنی نانی کو شریف باپ کی بیٹی بتا رہا ہے۔

اسی کا یہ بھی شعر ہے۔

وَ بِهِمُ فَخْرُ كُل مَن نطق الضادَ . . . . و عَوذُ الجَانِي و غَوثُ الطريد

(دیوان،۲۱)

ترجمہ: میرے اجداد تمام عرب کے لئے باعث فخر ہیں کیونکہ حرف ساد سوائے عرب کوئی نہیں بولتا میرے بڑے گنہگار کی پناہ۔

اب غور طلب امر یہ ہے کہ نہ تو شاعر کے دیوان سے اس کے نسب کا پتا چل رہا ہے اور نہ ایسا کوئی ریکارڈ ہے جہاں سے اس کے نسب کی تصدیق کی جائے۔ متنبی نے نہ تو اپنے والد کی تعریف کی ہے اور نہ کسی مقام پر اس پر فخر کیا ہے نہ تو اس کی وفات پر مرثیہ لکھا ہے اور نہ ہی اظہار رنج و غم جس کے سبب اس کے بارے میں متعدد شبہات پیدا ہو گئے ہیں۔

پہلی بات تو یہی ہے کہ سقاء کا بیٹا نہیں تھا کیونکہ اس کے دیوان میں اس قسم کی کوئی صراحت نہیں "صاحب الشعراء الثلاثۃ" نے لکھا ہے کہ وہ تمام تصریحات جو اسے سقاء کا بیٹا ثابت کرنے سے متعلق ملتی ہیں وہ بعید از عقل اور غیر مناسب ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ وہ علوی تھا اور علوی خاندان سے تعلق رکھتا تھا اس کی مجد و شرافت اس کا حوصلہ۔ اس کی صلاحیت اس کی جرأت مندی اور دلیری سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ علوی خاندان کا ہی ایک فرد تھا۔

مزید وضاحت کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں۔

"متنبی اس سقاء کا لڑکا نہیں تھا اگر تھا تو یہ ضروری ہے کہ اس سقاء کا تعلق علوی خاندان سے ہو پھر پانی پلانے کا پیشہ کرنے کی وجہ سے اس کا نام رجسٹر سے نکال دیا گیا ہو"۔

مصنف کی تحریر سے واضح ہے کہ دونوں باپ بیٹے علوی خاندان سے تھے اس کے علاوہ اس کی معجزہ نما صلاحیت اور دعویٰ نبوت (جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے) سے صاف ظاہر ہے کہ اس کا تعلق کسی اعلیٰ خاندان سے تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ آباؤ اجداد پر فخر کرنا اور پھر ان کے سہارے قوم اور دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنا حقیری بات ہے کمال تو یہ ہے کہ انسان خود اپنے اندر کردار اور عمل کے وہ جوہر پیدا کرے جس سے وہ دوسروں کو رام کر سکے۔

اگر متنبی سقاء کا بیٹا ہوتا اور اسکا تعلق کسی معمولی خاندان سے ہوتا تو پھر آباؤ اجداد کی شرافت و نجابت اور ان کے فضائل و کمالات سے احتراز کے کیا معنی؟ جب کہ اس خاندان میں اس قسم کی کوئی بات نہیں بلاشبہ وہ علوی تھا چونکہ غربت و افلاس کے سبب اس کے والد پانی پلانے کا کام انجام دیتے تھے اس لئے خاندان کے اندر اس کی کوئی پوزیشن نہیں تھی مگر اپنا خاندان وہ اس لئے چھپاتا تھا کہ کہیں اس کے خاندان والوں نے کسی کو ستایا نہ ہو اور مورد الزام یہ ٹھہرایا جائے۔ علامہ بدیعی لکھتے ہیں۔

انی انزل دائما علی قبائل العرب واجب ان لا یعرفونی خیفة ان یکون لهم فی قومی ثرة

ترجمہ: "میں ہمیشہ قبائل عرب میں آتا جاتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں کسی کو میری قوم سے بدلہ نہ لینا ہو میں اپنے آپ کو چھپاتا ہوں"۔

متنبی کے باپ کے لقب کے بارے میں دو روایتیں ہیں کسی نے "عیدان السقاء" اور بعض نے "عبدان السقاء" لکھا ہے۔ جرجی زیدان موخر الذکر روایت کے حامی ہیں۔ انہوں نے محلّہ میں گھوم گھوم کر پانی پلانے کی بھی تردید کی ہے بلکہ انھوں نے لکھا ہے کہ کوفہ کی جامع مسجد میں وہ پانی پلانے پر مامور تھا۔

"وفیات الاعیان" کے مصنف لکھتے ہیں۔

"متنبی کا باپ جب تک زندہ رہا کوفہ میں آب فروشی کرتا رہا"۔

اصل عبارت یہ ہے

"عاش حینا یبیع فی الکوفة الماء و حینا یبیع ماء المحیا"

ترجمہ: اس نے اس طرح زندگی گذاری کہ کبھی تو وہ کوفہ میں پانی بیچتا تھا اور کبھی وہ اپنی آبرو کا سودا کرتا تھا۔

تنوخی نے کہا کہ متنبی کی وفات کے دو سال بعد میری ملاقات قاضی ابوالحسن بن ام شیبان ہاشمی کوفی سے ہوئی۔ وہاں متنبی کا ذکر چل پڑا تو انہوں نے فرمایا۔" میں متنبی کے باپ کو اچھی طرح جانتا ہوں وہ اونٹ پر پانی رکھ کر لوگوں کو پلاتا پھرتا تھا اسے لوگ "عبدان" کہتے تھے۔ نسبا وہ جعفی تھا۔

جعفی ایک اہم آدمی تھا اس کا سلسلہ نسب "قحطان" تک پہنچتا ہے اور وہ اس طرح جعفی بن سعد العشیرہ بن مذحج بن کہلان بن قحطان۔

کندہ، کوفہ میں ایک محلہ ہے اسی کی نسبت سے اسے "کندی" کہا جاتا ہے وہی اس کی جائے پیدائش ہے۔ اس کے سلسلہ نسب کے بارے میں تین روایتیں ہیں جسے ذیل میں درج کیا جارہا ہے۔

(۱) احمد بن الحسین بن الحسن بن عبدالصمد الجعفی

(۲) احمد بن الحسین بن مرہ بن عبدالجبار الجعفی

(۳) احمد بن محمد بن الحسین بن عبدالصمد الجعفی

پرورش:...... متنبی ایک غریب اور مفلس گھرانے میں پیدا ہوا۔ اور ستم بالائے ستم یہ کہ اس کی والدہ کا انتقال بھی اسی کمسنی کے عالم میں ہوگیا۔ ایک تو مفلس وغریب تھا ہی دوسرے ماں کی مامتا اور شفقتوں سے بھی محروم ہوگیا۔ مگر اس کی نانی اس کے لئے دوسری ماں ثابت ہوئی۔ اس نے متنبی کی اس طرح پرورش کی جس طرح ایک ماں اپنے بیٹے کو لاڈ پیار سے پالتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ متنبی نے اپنے دیوان میں جابجا اپنی نانی اور اس کے خاندان پر فخر کیا ہے اور نانی کی وفات پر ایسا دلسوز مرثیہ لکھا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نانی کی حیثیت اس کے نزدیک کسی مشفقہ ماں سے کم نہ تھی۔ متنبی کی نشو ونما شام میں ہوئی کیونکہ اس کا باپ بچپن ہی میں اسے شام لے کر چلا گیا تھا۔ اس لئے اگر متنبی کو پیدائش کے اعتبار سے شامی کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

علم وفضل:...... متنبی پیدائشی ذہین تھا ہی مزید برآں مسلسل تگ و دو اور جد و جہد کے باوجود پیشانی پر تکان کے آثار نمودار نہ ہوتے اس کی ذہانت کا اعتراف کئی اہم مؤرخین نے کیا ہے اور ثبوت کے طور پر یہ واقعہ بیان کیا ہے۔

"ایک مرتبہ کسی دوکان پر کوئی پارچہ فروش اصمعی تیس ورقی کتاب بیچنے لے گیا۔ متنبی اس کو دیر تک پڑھتا رہا۔ پارچہ فروش نے کہا" میں اسے فروخت کرنا چاہتا ہوں اور تو درمیان میں حائل ہوگیا۔ اگر تیرا ارادہ اسے خریدنے کا ہے تو جلدی سے قیمت لگا اور اگر اسے حفظ کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ایک مہینہ چاہیے۔ متنبی نے کہا کہ اگر میں نے اتنی دیر میں اسے حفظ کرلیا ہو تو مجھے کیا دیگا؟ تو اس نے کہا یہ کتاب میں تجھے ہبہ کردوں گا۔ دکاندار کہتا ہے کہ میں نے متنبی کے ہاتھ سے کتاب لے لی اور متنبی نے اس کو شروع سے آخر تک زبانی سنادیا۔ اس کے بعد کتاب لی اور آستین میں دبا کر چلنے لگا تو پارچہ فروش (دلال) نے اسے روک کر پیسے کا مطالبہ کیا متنبی نے کہا اب اس کا کیا موقع جس کو تو نے مجھے ہبہ کردیا ہے؟ دکاندار کا بیان ہے کہ ہم لوگوں نے دلال کو منع کیا اور کہا کہ تو نے خود اس لڑکے سے یہ شرط لگائی تھی چنانچہ اس نے چھوڑ دیا۔

اس کی ذہانت اور عربی ادب میں مہارت سے متعلق ابن خلکان نے بھی ایک واقعہ نقل کیا ہے جسے متنبی نے ابوعلی فارسی کے ایک سوال کے جواب میں دیا تھا۔ سوال یہ تھا کہ فعلیٰ کے وزن پر کل کتنے جمع آتے ہیں۔ متنبی نے فی الفور جواب دیا کہ دو۔ حجلی (ایک پرندے کا نام) ظربی (بلی کے برابر خاکستری رنگ کا سیاہی مائل بدبودار جانور)۔

ابوعلی فارسی کہتا ہے کہ تین رات مسلسل میں نے تمام لغت کی کتابیں چھان ڈالیں کہ اس کے علاوہ کوئی تیسری جمع مل جائے مگر میری کوشش رائیگاں گئی اور میں اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوسکا۔

اس گفتگو سے واضح ہے کہ متنبی کی حیثیت ایک حرف معتبر کی طرح ہے جسے آج تک کوئی غلط نہیں ثابت کر سکا۔ یہ اس کمال فن کا نتیجہ ہے کہ بڑے بڑے ارباب علم وفضل نے اس کی بالغ نظری اور عبقریت کو تسلیم کیا ہے۔ بعض لوگوں نے تو صاف صاف لکھ دیا ہے کہ دنیا میں آج تک اس سے بڑا تو کیا اس جیسا شاعر پیدا ہی نہیں ااور اگر ہوئے بھی ہیں تو بہت کم۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں۔ کہ

ليس في العالم احد اشعر منه واما مثله فقليل

علامہ ابن حجر بھی اس کی آفاقیت کا کھلے دل سے اعتراف کرتے ہیں کہ علم وفن میں متنبی نے وہ کمال حاصل کیا کہ وہ اپنے زمانہ کا سرخیل ہوگیا۔ اور عربی زبان وادب میں اس کی سیادت مسلم ہوگئی۔

متنبی اور دعوئ نبوت:...... متنبی کی زندگی کے اس نمایاں پہلو پر عربی اور اردو دونوں زبانوں میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہر لکھنے والے کی ایک جُداگانہ رائے ہے صحیح بات کیا ہے یہ کہنا اور لکھنا مشکل ہے۔ اس لیے کہ مورخین اور مصنفین میں اکثر کسی صحیح نتیجہ پر پہنچے بغیر ہی اقوال نقل کر کے آگے بڑھ گئے ہیں۔ یہاں بھی انہی اقوال کی روشنی میں کچھ کہنے اور صحیح نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس شاعر کے دعوئ نبوت کے بارے میں جو باتیں اُبھر کر سامنے آتی ہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) کیا متنبی نے دعوئ نبوت کیا تھا؟

(۲) کیا متنبی نے دعوئ نبوت نہیں کیا تھا؟

(۳) اگر متنبی نے نبوت کا دعوئ نہیں کیا تھا تو اس لقب سے مشہور کیوں ہوا؟

(۴) اگر متنبی نے نبوت کا دعوئ نہیں کیا تھا تو اسے جیل کی صعوبتیں کس جرم کی پاداش میں جھیلنی پڑیں؟

(۵) ابوالطیب کو متنبی کے لقب سے مشہور کرنے میں کس کا ہاتھ ہے؟

متنبی کے دعوئ نبوت سے متعلق انہی سب باتوں کو مؤرخین نے موضوع قلم بنایا ہے لیکن اہم مؤرخین نے اس سے متعلق کوئی اہم رائے نہیں قائم کی ہے۔ پہلے تو میں اس امر کی وضاحت ضروری سمجھوں گا جس کے سبب متنبی پر دعوئ نبوت کا الزام لگایا گیا اس سلسلہ میں یہ چند واقعات اہم ستون کی حیثیت رکھتے ہیں۔

یوسف البدیعی نے معاذ بن اسمٰعیل لاذقی کے حوالے سے لکھا ہے۔

جب متنبی لاذقیہ آیا تو میں نے اس سے ایک دن کہا "تم بڑی شان وشوکت والے نوجوان ہو تم کو کسی بادشاہ کا ہمنشین ہونا چاہیئے"

متنبی نے یہ سن کر کہا "ارے تم یہ کیا کر رہے ہو انا نبی مرسل میں تو خُدا کا بھیجا ہوا نبی ہوں"

پھر میں نے پوچھا "تم کیا کرو گے؟"

تو کہنے لگا کہ میں دنیا کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دوں گا جس طرح وہ اس وقت جور وستم سے لبریز ہے۔ اس کے علاوہ اس نے یہ بھی کہا کہ جو میری فرمانبرداری کرے گا اسے رزق وثواب سے جلد فیضیاب کر دونگا جو سرکشی کرے گا اس کی گردنیں اُڑا دوں گا۔

پھر میں نے سوال کیا کہ کیا تمہارے پاس وحی بھی آتی ہے؟

کہا "ہاں"

میں نے پوچھا "کتنی بار وحی آچکی ہے"

تو متنبی نے کہا مئة عبرة و اربع عشرة عبرة پھر اس نے مجھے ایسا کلام سنایا جیسا میرے کانوں نے کبھی نہ سُنا تھا۔

پھر میں نے دریافت کیا کہ کوئی معجزہ بھی ہے؟

اس نے کہا "ہاں"
میں نے کہا "وہ کیا؟"
پھر اس نے بارش کا معجزہ دکھایا۔
اس سلسلہ میں دوسری دلیل یہ پیش کی جاتی ہے۔
متنبی جب بنی عدی میں تھا تو اس نے حکومت کے خلاف بغاوت کر دی اور دعویٰ نبوت کر بیٹھا تو لوگوں نے دعویٰ نبوت کا ثبوت اس سے اس طرح طلب کیا کہ دیکھو یہ اونٹنی مستی میں گرمائی ہوئی ہے اپنے اوپر کسی کو بیٹھنے نہیں دیتی ہے تم اگر اس پر سوار ہو جاؤ تو میں مان لوں گا کہ تم خدا کے بھیجے ہوئے رسول ہو۔ متنبی کسی تدبیر سے اس پر سوار ہو گیا اونٹنی نے تھوڑی سرکشی کی مگر پھر رام ہو گئی۔ اس واقعہ سے بنی عدی کے لوگوں نے اسے نبی مان لیا۔
اس سلسلہ کا تیسرا واقعہ یہ ہے۔
ایک مرتبہ متنبی ایک آدمی کے ساتھ لاذقیہ میں کہیں جا رہا تھا ایک کتا آیا اور زور سے بھونکا پھر واپس چلا گیا متنبی نے اس آدمی سے کہا کہ جب تم واپس آؤ گے اس کتے کو مرا ہوا پاؤ گے۔ چنانچہ جب وہ آدمی لوٹا تو ٹھیک اسی طرح پایا جیسا کہ اس نے کہا تھا۔
معاذ بن اسمٰعیل لاذقی کے مطالبہ پر متنبی نے جو بارش کا معجزہ دکھایا تھا اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔
ایک مرتبہ سخت بارش ہو رہی تھی باتوں باتوں میں متنبی سے خود اس کے دعویٰ نبوت سے متعلق بات چل پڑی ابو عبداللہ لاذقی کا بیان ہے کہ میں نے کہا اگر تم دعویٰ نبوت میں سچے ہو تو میرے اوپر سے بارش روک دو چنانچہ متنبی نے جانے کون سی ایسی ترکیب اپنائی کہ میرے اوپر سے بارش رک گئی اور چاروں طرف بارش ہو رہی تھی۔
اس طرح اور بہت سے موضوع اور عقل میں نہ آنے والے واقعات ہیں جنہیں متنبی کو نبوت کا دعویدار ثابت کرنے والوں نے پیش کئے ہیں جن کی تفصیل تاریخ ادب کی دوسری معتبر کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔ لیکن جن لوگوں نے اس دعویٰ نبوت کے بارے میں نرم کلامی سے کام لیا ہے اور یہ واضح کیا ہے کہ متنبی پر دعویٰ نبوت کا الزام بے بنیاد اور بہتان تراشی کے علاوہ کچھ نہیں ایسے لوگوں میں ان ارباب علم و فضل کا نام لیا جا سکتا ہے جو متنبی کے زمانے میں رہے یا جن کا زمانہ متنبی کے زمانے سے قریب رہا۔
ابو منصور ثعالبی کی ذات عربی ادب میں مسلم ہے انھوں نے متنبی کی خودداری اور بلند حوصلگی کا ذکر کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اس کے بیان میں اس قدر جادو تھا جو سنتا اسی کا ہو کر رہ جاتا۔ چنانچہ ایک بڑی بھیڑ اس کے کلام سے متاثر ہو کر اس پر فریفتہ ہو گئی جب حاکم وقت کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے بغاوت کر دی اور پھر اسے قید میں ڈال دیا۔
ثعالبی نے متنبی کے دعویٰ نبوت کو کمزور لب ولہجہ میں بیان کیا ہے کہا جاتا ہے کہ متنبی نے بچپن میں دعویٰ نبوت کیا تھا اور اپنی ادبی طاقت اور حسن کلام سے کچھ لوگوں کو گمراہ کر دیا اور ایک جماعت اس کے دام فریب میں آ کر اس پر فریفتہ ہو گئی۔

و يحكي أنه تنبأ في صباه و فتن شر ذمة لقوة اد به و حسن كلامه

ثعالبی نے دوسری جگہ لکھا ہے کہ متنبی دعویٰ نبوت کے سبب نہیں بلکہ حاکم وقت سے بغاوت کے سبب جیل میں ڈالا گیا تھا۔ احمد سعید بغدادی نے اپنی کتاب "امثال المتنبی" میں دعویٰ نبوت سے متعلق کئی مؤرخین کی روایتوں کو جمع کیا ہے لیکن انہوں نے بھی ثعالبی کے اسی نظریہ کو افضل ترین قرار دیا ہے جس کے سبب انہیں اپنا فیصلہ صادر کرنے میں آسانی ہوئی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔
"متنبی نے نبوت کا دعویٰ کبھی نہیں کیا اس نے سلطان وقت کے خلاف خروج یہ کہہ کر کیا تھا کہ میں علوی ہوں اور میرا تعلق اہل بیت اطہار سے ہے۔ اس وجہ سے اسے گرفت میں لے لیا گیا۔ اور جیل میں ڈال دیا گیا۔ ابن خلکان اور خطیب بغدادی کی روایت جو ابن ابی حامد سے مروی ہے یا اس کے علاوہ جو کچھ بدیعی نے لکھا ہے یا جن لوگوں نے ان سے نقل کیا ہے اس کی کوئی اصلیت نہیں وہ سب باتیں بے بنیاد ہیں"۔

خود متنبی کے دیوان سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا چونکہ ذہن میں بلند خیالی تھی اور غرور ونخوت کا سودا بہت پہلے سے ہی اس کے سر میں سمایا ہوا تھا اس لیے اس کے دل میں اس قسم کا خیال ضرور پیدا ہوا تھا مگر ظاہر ہے کہ ارادہ کرنا ایک دوسری چیز ہے اور اس پر عمل کرنا شی دیگر لیکن جب وہ گرفتار کر کے امیر حمص کے دربار میں لایا جاتا ہے تو وہاں یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ اس نے جو دعویٰ کیا تھا وہ دعویٰ نبوت تھا کہ دعویٰ علویت اور وہ دعویٰ کیا بھی تھا یا نہیں۔ خود ہی لکھتا ہے۔

كُنْ فَارِقًا بَيْنَ دَعْوَىٰ أَرَدْتُ . . . . وَ دَعْوَىٰ فَعَلْتُ بِشَاءٍ بَعِيدِ

ترجمہ: میں نے دعویٰ نہیں کیا ہاں ارادہ ضرور کیا تھا دعویٰ کرنے اور محض ارادہ کرنے میں بڑا فرق ہے۔

اس طرح اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو دعویٰ نبوت نہ کرنے کے ثبوت میں پیش کی جاتی ہیں۔ دور جدید کے اکثر ماہرین ادب علماء اور مؤرخین نے اس کا اعتراف کیا ہے کہ متنبی پر دعویٰ نبوت کا الزام افتراء پردازی اور بہتان تراشی کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

استاد محمود شاکر نے لکھا ہے کہ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی ہے کہ شام جو اس زمانے میں علم وفضل کا مرکز تھا وہاں متنبی جیسا سر پھرا انسان دعویٰ نبوت کر بیٹھے اور لوگ اس کے معتقد ہو جائیں اور ایک کم عقل لاذقی جو بارش کے رکنے پر ایمان لا کر دوسروں کو بھی اپنا ہمنوا بنا ڈالے اگر اس نے اپنی نادانی کے سبب ایسا کیا تو کوئی ضروری تو نہیں کہ شام کے تمام ارباب علم وفضل دیوانہ وار اس کے معتقد ہو جائیں۔

انہوں نے اس پر بھی حیرت کا اظہار کیا ہے کہ لاذقی کا وہ بیان کہ متنبی اپنے دعویٰ نبوت کے ثبوت میں وحی الٰہی کی تلاوت کر رہا تھا مگر اس میں سے لاذقی کو چند الفاظ کے علاوہ کچھ یاد نہیں رہا۔ گفتگو کے آخر میں انہوں نے یہ واضح کر دیا ہے کہ اسے جیل کی صعوبتیں دعویٰ نبوت کے سبب نہیں بلکہ تصریح نسب کے سلسلہ میں برداشت کرنی پڑی ہیں اس نے دعویٰ نبوت نہیں بلکہ دعویٰ علویت کیا تھا۔

طٰہٰ حسین نے متنبی کے دعویٰ نبوت کو اس کے معاندین کی طرف سے افتراء و بہتان قرار دیا ہے جس طرح ابو العلا المعری کو اس مسئلہ میں شک تھا اسی طرح انہوں نے بھی شک کا اظہار کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔

و انا لا اتردد فی رفض ما یروی من انه ادعی النبوة

اس کے علاوہ وہ خط جس کے ذریعے اس نے رہائی طلب کی تھی اس میں اس طرح تواضع وانکسار سے کام لیا تھا جس سے یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ جس کا دل ودماغ اس طرح تواضع اور جو اس قدر مسکین طبیعت ہو وہ نبوت جیسی اہم اور بلند شے کا کیوں کر دعویدار ہو سکتا ہے۔

بِيَدِيْ أَيُّهَا الْأَمِيْرُ الْأَرِيْبُ . . . . لَا لِشَيْئٍ إِلَّا لِأَنِّيْ غَرِيْبُ (۱)

إِنْ أَكُنْ قَبْلَ أَنْ رَأَيْتُكَ أَخْطَأْتُ . . . . فَإِنِّيْ عَلٰى يَدَيْكَ أَتُوْبُ (۲)

عَائِبٌ عَابَنِيْ لَدَيْكَ وَ مِنْهُ . . . . خُلِقَتْ فِي ذَوِي الْعُيُوْبِ الْعُيُوْبُ (۳)

ترجمہ: (۱) اے ہوشیار حاکم! میرا ہاتھ تھام لے اور وہ بھی صرف اس لئے کہ میں پردیسی مسافر ہوں۔

(۲) اگر تجھے دیکھنے سے پہلے غلطی کی تھی تو اب میں تیرے ہاتھوں توبہ کرتا ہوں۔

(۳) کسی عیب لگانے والے نے تیرے پاس میرے عیوب کو بیان کر دیا ہے حالانکہ تمام عیب والوں میں عیوب اسی کے تخلیق کردہ ہیں۔

اگر ان لوگوں کے بیانات کو صحیح مان لیا جائے اور پھر اس روشنی میں دعویٰ نبوت کے بطلان کا فیصلہ کیا جائے تو پھر ان واقعات کا کیا ہوگا جسے متنبی نے دعویٰ نبوت کے ثبوت میں معجزہ کے طور پر پیش کیا تھا؟ اس سلسلہ میں بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ اس زمانے میں شام کے علاقے میں کچھ ایسے مضافات تھے جہاں جادوگری کا رواج تھا وہاں کا ہر چھوٹا بڑا جادو کے فن سے واقف تھا اور آئے دن حیرت انگیز واقعات دکھایا کرتے تھے ایسے علاقوں میں "سکون"، "حضر موت" اور "سکاسک" کا نام آتا ہے یہاں متحیر کرنے والے واقعات کی کوئی کمی نہیں تھی

ایسے واقعات تو آئے دن ہوتے رہتے تھے کوئی اپنی بکریوں کوئی اپنے اونٹوں اور کوئی اپنے مکان کے اوپر سے بارش روک رہا ہے اور خدا جانے کیسی کیسی جادوگری کرتے کہ بارش کے پانی کا ایک قطرہ بھی اس مکان پر نہیں گرتا۔ ابوعبداللہ کا بیان ہے کہ جب میں نے متنبی سے اس علاقہ میں جانے کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ ہاں میں گیا تھا کیا تم نے میرا یہ شعر نہیں سنا؟

مُلِثَّ القَطْرِ اَعْطِشْهَا رُبُوعًا ۔ ۔ ۔ ۔ وَ اِلَّا فَاسْقِهَا السَّمَّ النَّقِيعَا (۱)

اَمُنْسِيَّ السُّكُونَ وَ حَضْرَ مَوْتًا ۔ ۔ ۔ ۔ وَ وَالِدَتِيْ وَ كِنْدَةَ وَ السَّبِيعَا (۲)

ترجمہ: (۱) اے جم کر برسنے والی بارش! تو محبوبہ کے سابقہ منازل پر مت برس اور اگر تجھے یہ تشنگی منظور نہیں تو ان کو گھلا ہوا زہر پلا دے۔

(۲) اے وہ شخص! جو احساسات کے سبب مجھے حضرموت' کندہ' سبیع اور میری والدہ کو مجھے بھلانے والا ہے۔

متنبی نے چونکہ اس علاقہ کا سفر کیا تھا جہاں اس نے جادوگروں سے ملاقاتیں کی تھیں ممکن ہے کہ اس نے بھی جادوگری کا فن سیکھ لیا ہو اور دعویٰ نبوت کے ثبوت میں جو اس نے کرتب دکھائے ہوں وہ اس کی جادوگری کا اعلیٰ نمونہ ہوں۔ استاذ محمود شاکر کے قول سے میرے اس خیال کی تائید ہو جاتی ہے انہوں نے لکھا ہے۔

من ثم استفاد ما جوزه علی طغام اهل الشام

ترجمہ: اسی سے اہل شام کے سرپھروں میں دعویٰ نبوت کی تجویز معلوم ہوتی ہے۔

زمین کے سمٹنے کا جو معجزہ وہ پیش کرتا تھا اس کی حقیقت دراصل یہ تھی کہ متنبی تیز رفتار تھا لمبی مسافت کو وہ تھوڑی مدت میں طے کر لیا کرتا تھا اس نے اکثر بادیہ پیمائی کی تھی اس لئے وہ اکثر نشیب و فراز سے واقف تھا کہاں پانی ہے کہاں ریت کہاں آبادی ہے کہاں جنگلات۔ اس کی اسے اچھی طرح خبر تھی صبح کہیں رہتا رات کہیں گزارتا ایک آبادی سے ہٹ کر دوسری آبادی والوں کو پل پل کی خبر دیتا جس کے سبب لوگ وہم کرنے لگے کہ شاید اس کے واسطے زمین سمیٹ لی جاتی ہے چنانچہ اسی زمانہ میں کسی نے نبی آخری الزمان ﷺ کی نبوت کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ نبی کا فرمان ہے "لا نبی بعدی" اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد "لا" نبی ہوگا۔ وانا اسمی فی السماء لا اور میں ہی وہ شخص ہوں کہ آسمان میں میرا نام "لا" ہے۔

مختصر یہ کہ متنبی کے دعویٰ نبوت کے ثبوت میں معجزے کے طور پر لاذقی کے جتنے بیانات ہیں خواہ وہ بارش روکنے کا واقعہ ہو یا زمین سمٹنے کی روایت وہ ایک قصہ موہوم کے سوا کچھ نہیں لاذقی نے متنبی کے جن اشعار کو اپنے قول کی تائید میں پیش کیا ہے وہ علی بن ابراہیم التنوخی کی مدح میں ہیں جسے متنبی نے ۳۲۳ھ میں جیل سے رہائی کے بعد یا ۳۲۶ھ میں کوفہ سے واپسی کے بعد لکھا ہے اور لاذقی نے اس قسم کا واقعہ ۳۲۱ھ میں جیل جانے سے پہلے بیان کیا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس طرح کے تمام واقعات متنبی کے بعد گڑھے گئے ہیں۔ یہی محمود محمد شاکر کا بھی خیال ہے۔

جن مؤرخین کی کتابوں میں متنبی کے دعویٰ نبوت سے متعلق کہیں اشارۃً اور کہیں صراحۃً ثبوت ملتا ہے ان میں اہم خطیب بغدادی اور ابن خلکان ہیں ان لوگوں نے اپنی طرف سے کوئی رائے نہیں قائم کی ہے جو کچھ لکھا ہے وہ دوسروں کے حوالے سے لکھا ہے۔

خطیب بغدادی نے علی بن محسن التنوخی کے حوالے سے ایک روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے والد سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ متنبی کی وفات کے دو سال بعد ابوالحسن بن ام شیبان الکوفی کے ساتھ ایک جگہ تھا وہاں متنبی کا ذکر چل پڑا تو انہوں نے کہا۔ "متنبی بنی کلب میں گیا اقامت کی اور وہیں اس نے اپنے کو علوی حسنی ہونے کا دعویٰ کیا اس کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا پھر علویت کا دعویٰ کیا یہاں تک کہ شام میں اس کا جھوٹ پھیل گیا ایک مدت تک قید میں رکھا گیا توبہ کی پھر رہا کیا گیا"۔

پھر اس مؤرخ نے اس روایت کو ایک دوسرے مؤرخ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ سنا جاتا ہے کہ ابوالطیب متنبی نے "بادیہ سادہ" میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ بغدادی کی روایت زیادہ عقل سے لگتی ہوئی معلوم نہیں ہوتی ہے کیونکہ پہلی روایت جس میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ متنبی نے علوی ہونے کا

دعویٰ کیا پھر نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور دوسری روایت جس میں دعویٰ نبوت کا ثبوت ہے اور پھر اس پر اترنے والی وحی سننے والوں کی حلب میں ایک بڑی تعداد کا ذکر ہے جس کے لیے انہوں نے "علق" کا لفظ استعمال کیا ہے اس روایت کو معتبر سمجھنا نادانی کے سوا کچھ نہیں ناقدین نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

الانباری اور ابن خلکان نے بغدادی کی روایت کی تائید کی ہے ابن خلکان نے متنبی کے دعویٰ نبوت کو صحیح قرار دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے دعویٰ نبوت سے متعلق روایت لفظ "قیل" سے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ "وقیل غیر ذلک و ھذا اصح"۔ اس سلسلہ میں انہوں نے کوئی بحث نہیں کی ہے مزید یہ بھی لکھا ہے کہ متنبی وہ پہلا شاعر ہے جس نے شعر کے ذریعہ دعویٰ نبوت کیا۔

(۳)...... ان روایتوں کو صحیح مانا جائے تب تو کوئی بات نہیں لیکن وہ روایتیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا اگر یہ صحیح مان لیا جائے پھر اعتراض یہ پیدا ہوگا کہ جب اس نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تو آخر وہ اس لقب سے مشہور کیوں ہوا؟ اس سلسلہ میں متنبی کے دوست اور اس کے دیوان کے شارح ابن جنی کی بات زیادہ معتبر سمجھنی چاہیے۔

ثعالبی نے ابن جنی کی ایک روایت نقل کی ہے جس پر اہم شارحین جیسے الوحدی، العکبری اور المعربی نے اعتماد کیا ہے وہ عثمان بن جنی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ میں نے ابوالطیب متنبی سے یہ کہتے سنا ہے کہ میرا لقب متنبی اس شعر کی وجہ سے پڑا ہے۔

اَنَا تِرْبُ النَّدَیٰ وَ رَبُّ الْقَوَافِیْ .... وَ سَمَامُ الْعِدَا وَ غَیْظُ الْحَسُوْدِ (۱)

اَنَا فِیْ اُمَّةٍ تَدَارَکَهَا اللّٰہُ .... غَرِیْبٌ کَصَالِحٍ فِیْ ثَمُوْدِ (۲)

مَا مَقَامِیْ بِاَرْضِ نَخْلَةَ اِلَّا .... کَمَقَامِ الْمَسِیْحِ بَیْنَ الْیَهُوْدِ (۳)

ترجمہ: (۱) میں بخشش کا ہمزاد، اشعار کا ساتھی، دشمنوں کے واسطے زہر اور حاسدین کا غصہ ہوں۔

(۲) میں ایک ایسی امت میں ہوں (جو میری قدر نہیں کرتی) خدا ان کی خبر لے اور قوم ثمود میں مثل صالح کے اجنبی ہوں۔

(۳) سرزمین نخلہ پر میری رہائش ٹھیک، اسی طرح ہے جیسے قوم یہود میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تھی۔

متنبی کے ایسے اشعار کہنے میں ایک دوسرا پس منظر بھی ہے وہ یہ کہ اس کی عام زندگی اس زمانے کے دوسرے شعراء کی بہ نسبت قدرے مختلف تھی یہ انتہائی خلیق، پرہیزگار، لذت و شہوات سے دور، بلند کردار کا حامی، نہ کسی پر تہمت لگاتا اور نہ اسے پسند کرتا، تمام عمر نہ جھوٹ بولا اور نہ زنا کیا، لواطت کی نہ کسی عورت کے پاس گیا، شراب اور دیگر لہو و لعب سے وہ کوسوں دور تھا علم و ادب کا بڑا شائق و دلدادہ تھا، نگاہیں بڑی دور رس اور دور بین ملی تھیں۔ ان خوبیوں کے سبب وہ اہل علم کی انجمنوں میں عجیب حیثیت کا حامل انسان تھا اس وجہ سے اس نے اپنی شاعری میں انبیاء کے تقدس کا ذکر کیا اور اپنے ممدوحین کو اس اخلاق فاضلہ کا متحمل جانا اور نیک نیتی میں اس نے اپنی سادگی کو حضرت صالح علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ قرار دیا۔

ابوالطیب ہرگز یہ پسند نہیں کرتا تھا کہ مجھے متنبی کہا جائے سیف الدولہ کے دربار میں ابن خالویہ نے جب متنبی کے لقب پر ابوالطیب کا مذاق اڑایا تو اس نے وہاں یہی جواب دیا تھا۔

لست ارضی بھذا و انما یدعونی بہ من یرید الغض منی و لست اقدر علی المنع

ترجمہ: میں اس سے ہرگز راضی نہیں ہوں جو اس لقب سے مجھے پکارتے ہیں وہ میری قدر و منزلت کو گرانا چاہتے ہیں کیا کروں میں روک بھی نہیں سکتا۔

متنبی (متنبی) کے لقب سے مشہور کرنے میں اس کے دشمنوں کا زیادہ ہاتھ ہے۔ ۳۲۶ھ میں بدر بن عمار کے دربار میں جب اس کی رسائی ہوئی تو وہ اتنا قریب ہوگیا کہ دوسرے درباری شعراء متنبی سے حسد کرنے لگے۔ چونکہ مخلص اور پاک خصلت انسان تھا لہو و لعب کی محافل سے اجتناب کرتا تھا

اپنے اشعار میں شراب وکباب اور حسن وشباب کا ذکر نسبتاً کرنے کے بجائے مذہبی خیالات اور فلسفیانہ رجحانات کو بیان کرتا اور دوسرے شعراء نے جب یہ دیکھا تو ان سے رہا نہ گیا اور ان کی بھاری اکثریت متنبی کے مخالف ہوگئی ان لوگوں نے اس کے اشعار سے یہ محسوس کیا کہ یہ فخر وغرور کی چوٹی پر پہنچ گیا ہے کوئی ایسا طریقہ اپنایا جائے جس سے اس کی تذلیل اور رسوائی ہو۔ چنانچہ ان لوگوں کو جب اس کے وہ اشعار نظر سے گزرے جس میں اس نے سادگی میں اپنے کو حضرت صالح علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دی ہے تو ان لوگوں نے موقع غنیمت سمجھا اور طنزاً متنبی کہہ کر پکارنے لگے یہ واقعہ حسن زیارت کی تصریح کے بموجب ۳۲۳ھ کا ہے۔

مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب اس نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تو پھر قید وبند کی صعوبتیں کیوں جھیلنی پڑیں احمد سعید بغدادی لکھتے ہیں۔

ان ابا الطیب لقب بالمتنبی و لم یکن ادعی النبوة و حبس لاتهامه بالقیام علی الدولة و لم یحبس لا دعائه النبوة۔

اس دعویٰ نبوت کے سلسلہ میں یہ بات بھی حیرت سے خالی نہیں کہ متنبی کے معاصرین تو اس دعویٰ کو جھٹلائیں اور اس میں شک وارتیاب کریں مگر متاخرین اس دعویٰ کی تصدیق کریں۔ متنبی کے جیل جانے میں زیادہ ہاتھ علوی فاطمین کا تھا اس کے اشعار سے جس حقیقت حال کا پتہ چلتا ہے وہ یہی ہے کہ کوفہ کے علوی تو اس کی رہائی اور علوی فاطمین اسے جیل میں رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ متنبی کے اس قصیدے میں جسے اس نے ۳۲۲ھ کے آخر یا ۳۲۳ھ کے اوائل میں قوم کی چغل خوری کے سبب جیل ہی میں سلطان وقت کو لکھا تھا اس میں اس کی تفصیل مل جاتی ہے۔ متنبی نے اس قصیدہ میں یہی کہا ہے کہ اے ابن طغج! جو لوگ (علوی فاطمین) میرے خلاف شورش پیدا کر رہے ہیں ان کی تم ایک نہ سنناوہ "عجل الیهود" ہیں۔ لکھتا ہے۔

فَلَا تَسْمَعَنَّ مِنَ الْكَاشِحِينَ . . . . وَ لَا تَعْبَأَنَّ بِعِجْلِ الْيَهُودِ

ترجمہ: جس کے دل میں میرے متعلق کینہ ہے ان کی بات مت سنو ایسے لجاجہ اور چغل خور یہود کی پرواہ مت کرو۔

اس شعر میں "عجل الیهود" سے کنایہ اس فاطمی داعی کی طرف جو اس وقت شام میں تھا اس کی تاویل بعض لوگوں نے یہ کی ہے کہ عباسین، جمہ انیین اور فاطمین کی نسبت میں اختلاف ہے ان کا گمان تھا کہ فاطمین کا دادا یہودی تھا جس نے اسلام اس لئے قبول کیا تھا کہ اسلام میں ڈھکے چھپے طور پر اپنے فاسد خیالات کو پھیلائے چنانچہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا اسی وجہ سے شاید ان کے یہاں دعوت وتبلیغ کا کام سری یعنی چھپے طور پر ہوتا ہے۔ متنبی نے ایک موقع سے تنوخیین کا ذکر کیا ہے جس میں اس نے ان کے درمیان پیدا ہونے والے اختلاف اور گروہ بندی کا موجد اسی یہودی شخص کو قرار دیا ہے۔

أَلَيْسَ عَجِيبًا أَنَّ بَيْنَ بَنِي أَبٍ . . . . لِنَجْلِ يَهُودِيٍّ تَدِبُّ الْعَقَارِبُ

ترجمہ: کیا یہ حیرت انگیز بات نہیں ہے کہ ایک باپ کی اولاد کے درمیان ایک یہودی بچہ کی وجہ سے بچھو رینگنے لگیں۔

تھوڑی سی بحث وتمحیص کے بعد یہ واضح ہو جاتا ہے کہ بعض فاطمی مبلغین لاذقیہ (تنوخ کا ایک علاقہ) گئے وہاں انہوں نے خفیہ طور پر اپنی دعوت عام کرنی شروع کردی جس کے سبب کچھ تنوخی ان کے دام تزویر میں آگئے اور کچھ لوگوں نے اس دعوت کی مخالفت کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تنوخی دو گروہ میں بٹ گئے ایک خالص علویین یا شیعوں کا اور دوسرا فاطمی معتقدین کا اس دوسرے گروہ سے "دروز" کا خروج ہوا جس پر "عبادت عجل" کی تہمت لگائی گئی ایک قول کے مطابق "عجل الیهود" سے اشارہ اسی کی طرف اور "نجل یہودی" سے اشارہ فاطمی مبلغین اور دعاۃ کی طرف ہے۔ اس کے علاوہ ابو الحسین الناشی کی گفتگو سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ متنبی کو دعویٰ نبوت کے سبب قید میں نہیں کیا گیا بلکہ اس کے کچھ اور دوسرے اسباب تھے وہ کہتے ہیں۔ "میں ۳۲۵ھ میں کوفہ میں تھا اور وہاں کی جامع مسجد میں اپنا شعر املاء کررہا تھا لوگ مجھ سے لکھ رہے تھے متنبی وہاں موجود تھا اور اس وقت تک وہ متنبی کے لقب سے مشہور نہیں ہوا تھا" اس قول کی روشنی میں یہ کیسے مان لیا جائے کہ اسے دعویٰ نبوت کے سبب قید کیا گیا جب کہ

۳۲۱ھ میں جیل میں ڈالا گیا اور تقریباً دو ہی سال بعد اس کی رہائی ہوگئی اور یہ واقعہ ۳۲۳ھ کا ہے۔
متنبی کا اسلوب بیان:...... متنبی کے فن اور اس کے اسلوب سے متعلق گفتگو جوئے شیر لانے سے کم نہیں سلسلہ کلام شروع کرنے سے پہلے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ متنبی فن کار تھا بھی کہ نہیں؟ اگر واقعی وہ فنکار تھا تو کیا فن کا درجہ اس قدر وسیع ہے کہ متنبی جیسا شاعر بھی اس صف میں آتا ہے یا نہیں؟ اگر فن نام ہے عبارت کی دلکشی مرصع نگاری، حسن تعبیر، طرز ادا، نفاست ذوق اور نزاکت احساس کا جب تو متنبی فنکاروں کے زمرہ میں ہرگز شامل نہیں لیکن اگر فن زندگی کی طرح وسیع ہے اور اس میں نظم کے پیکر ہیں وہ سب کچھ سمونے کی گنجائش ہے، جس کا تعلق شاعرانہ جذبات مختلف احساسات اور قسم قسم کے اسالیب ذوق سے ہے تو ضرور متنبی فنکار ہی نہیں بلکہ اس انداز کے فن کاروں کا نمائندہ شاعر مانا جائے گا۔ واقعی اس نے بعض مقام پر اپنی شاعری میں حسن دمشق کا مرقع پیش کیا ہے اور بعض مقام پر مضحکہ خیز باتیں کی ہیں جس سے وہ کسی طرح شاعر کہے جانے کے قابل نہیں معلوم ہوتا جہاں وہ سعید بن عبداللہ کی مدح سرائی کرتا ہے تو گریز کرتے وقت ایسی مضحکہ خیز بات کہہ جاتا ہے جو دلچسپی سے تعلق رکھتی ہے کہتا ہے۔

"خدا کرے تمام لوگ اونٹ گھوڑے بن جائیں کہ وہ اس پر سوار ہو کر سعید کے دربار میں حاضری دے"

اسی طرح اس کا وہ انحراف بھی ہے جب وہ غزل کے اشعار میں مدحیہ باتیں پیش کرتے کرتے امیر ممدوح کے وسیلے سے اپنی محبوبہ سے سفارش کی درخواست کرتا ہے۔ کہتا ہے۔

عَلَّ الْاَمِیْرَ یَرٰی ذُلِّیْ فَیَشْفَعُ لِیْ . . . اِلَی الَّتِیْ تَرَکَتْنِیْ فِی الْهَوٰی مَثَلا

ترجمہ: ممکن ہے کہ امیر موصوف میری ذلت وخواری دیکھ کر اس معشوقہ سے میرے حق میں سفارش کریں جس نے مجھ کو عشق میں ضرب المثل کر دیا ہے۔

بعض مقام پر اس نے شہ سواری کی تعریف میں جو شاعری کی ہے اس میں بچکانہ پن کا احساس ہوتا ہے۔

اِذَا اسْتَجَرْاَتَ تَرْمُقُهٗ بَعِیْدًا . . . فَقَدْ اَسْطَعْتَ شَیْئًا مَا اسْتُطِیْعَا
وَ اِنَا مَارَئیتَنِیْ فَارْکَبْ حِصَانًا . . . وَ مَثِّلْهُ تَخِرُّ لَهٗ صَرِیْعَا

ترجمہ: اگر اس سے دور دور سے نگاہیں چار کرنے کی تاب لے آئیں تو میں سمجھوں کہ آپ نے انہونا کام انجام دیا ہے اور اگر آپ کو اس بات میں کچھ شک ہو تو آیئے کسی گھوڑے پر سوار ہو کر محض تصور اس کا ذہن میں لایئے غش کھا کر نہ گر پڑیں تو میرا ذمہ۔

شیخ ناصیف یازجی اسی پست درجہ کے مضحکہ خیز کلام اور اس کی شاعرانہ عدم پختگی ہی کی بنیاد پر اس کے کلام پر تنقید کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ اس طرح کی خامیاں اکثر اس کے ابتدائی کلام ہی میں پائی جاتی ہیں جب کہ اس کو ملکہ سخن میں پختگی اور طرز ہائے تعبیر پر مکمل قدرت حاصل نہ ہوئی تھی۔
ان کے ایک قول کی روشنی میں یہ کہنا بجا ہو گیا کہ متنبی شروع میں ابو تمام کے انداز بیان پر سب کچھ اعتماد کرتا تھا شاید اسی اعتماد کا نتیجہ ہے جس کے سبب متنبی کے ابتدائی کلام مورد کلام مورد نقد و تبصرہ ہوئے اور بہت سی خامیاں ایسی ہیں جن کا تعلق شاعری کی صرف ابتدائی زندگی سے وابستہ نہیں بلکہ ان کا تعلق شاعر کی زندگی کے آخر لمحہ تک رہا ہے جیسے طنز و مزاح کے ذوق لطیف کا فقدان اور موقع ومحل سے عدم واقفیت ان خامیوں کا تعلق شاعر کی فطرت سے تھا اس لئے آسمان شعر وسخن کا نیر تاباں بننے کے باوجود وہ ان خامیوں سے بری نہ ہو سکا اس قول کی تائید میں مرثیہ کے وہ اشعار پیش کیے جا سکتے ہیں جو بغداد میں اس نے عضد الدولہ کی پھوپھی کی وفات پر کہے تھے۔

لَوْ دَرَتِ الدُّنْیَا بِمَا عِنْدَهٗ . . . لَا سْتَحْیَتِ الْاَیَّامُ مِنْ عَتْبِهٖ
لَعَلَّهَا تَحْسَبُ اَنَّ الَّذِیْ . . . لَیْسَ لَدَیْهِ لَیْسَ مِنْ حِزْبِهٖ

ترجمہ: (۱) اگر دنیا کو غم وغصہ کا پتا چل جاتا تو گردش ایام کو بھی یہ سانحہ عمل میں لاتے ہوئے جھجک محسوس ہوتی۔
(۲) شاید زمانہ کے حوادث یہ سمجھ رہے تھے کہ جو اس سے ذرا دوری پر رہتا تھا اس کے متعلقین میں سے نہیں ہے۔

یہ تو رہی اس کی پختہ عمر کی شاعری اوائل عمر کی شاعری بعض چیزوں میں کافی حد تک ایک دوسرے کے ساتھ مماثلت رکھتی ہے

فَخُذْ مَاءَ رِجْلِهٖ وَ انْضَحَا فِی الْمُدْ . . . لِتَامَنَ بَوَائِقَ الزَّلْزَالِ

ترجمہ: اس کے پاؤں کے دھوون کو لے لو اور اس کو لیجا کر شہروں میں چھڑک دو تا کہ وہ نا گہانی زلزلوں سے محفوظ رہیں۔

اس کے دونوں دور کی شاعری ایک ہی طرح ہے جن میں وہی غفلت موقع و محل کی عدم رعایت اور مضحکہ خیز لب و لہجہ سے عدم اجتناب موجود ہے۔

متنبی کی شاعری میں طنز و مزاح کا عنصر بہت کم ہے مشہور عرب نقاد ''عقاد'' کا کہنا ہے کہ مجھے دیوان میں صرف دو ہی جگہ مزاح و تمسخر کے اشعار ملے۔ایک تو اس مقام پر جب دو آدمیوں نے ایک چوہا مارا اور اسے سر راہ رکھ کر نمائش کرنے کے ساتھ ساتھ اظہار فخر کرنے لگے

(۲) متنبی اس مقام پر کہتا ہے۔

لَقَدْ اَصْبَحَ الْجُرَذُ الْمُسْتَغِیْرُ . . . اَسِیْرَ الْمَنَایَا صَرِیْعَ الْعَطَبْ

رَمَاهُ اَلْکِنَانِیُّ وَ الْعَامِرِیُّ . . . وَ تَلَّاهُ لِلْوَجْهِ فِعْلَ الْعَرَبْ

ترجمہ: غارت گر چوہا موتوں کا اسیر اور ہلاکت کی نذر ہو گیا ہے کنانی اور عامری (بہادروں) نے اس کو تیر سے مار کر منہ کے بل اس طرح ڈھیر کر دیا ہے جیسے اہل عرب ڈھیر کر دیا کرتے ہیں۔

دوسرا مزاحیہ وہ قطعہ ہے جو اس نے اس شاعر کے جواب میں لکھا تھا جس نے کچھ اشعار سیف الدولہ کی خدمت میں یہ کہتے ہوئے پیش کئے تھے کہ یہ اشعار تو خواب میں بطور الہام وارد ہوئے ہیں۔متنبی نے اس کی تردید کی تھی اور جواب میں یہ اشعار لکھے تھے۔

قَدْ سَمِعْنَا مَا قُلْتَ فِی الْاَحْلَامِ . . . وَ اَنَلْنَاکَ بَدْرَةً فِی الْمَنَامِ

وَ انْتَبَهْنَا کَمَا انْتَبَهْتَ بِلاَ شَیْءٍ . . . وَ کَانَ النَّوَالُ قَدْرَ الْکَلَامِ

ترجمہ: خواب میں جو کچھ تو نے کہا ہم نے سن لیا اور خواب میں دس ہزار درہم کی تھیلی بھی تو ہم نے عطا کر دی۔

ہم بیدار ہوئے تو اس طرح جیسے تو خالی ہاتھ بیدار ہوا جیسا تیرا کلام تھا ویسی میری بخشش و عطا تھی۔

متنبی کے زمانے کے اکثر شعراء اجرت پر شاعری کر رہے تھے امراء و سلاطین کی جھوٹی مدح کر کے اپنا پیٹ بھرتے تھے جو جتنی جھوٹی تعریف کر لیتا تھا وہ اتنا ہی بڑا شاعر مانا جاتا تھا جب متنبی اس ماحول کا پروردہ تھا تو یہ بات عقل سے بعید نہیں کہ وہ بھی اس قسم کی شاعری سے بے بہرہ رہا ہو اس نے بھی سلاطین وقت کی اندھا دھند تعریف کی اور مبالغہ آمیز باتیں کیں اور اس کو اس نے اپنی شاعری کا جزء لاینفک قرار دیا۔البتہ جہاں تک اس کے فخر و مباہات کی شاعری کا تعلق ہے وہ اپنی فطرت کے خلوص، مضمون کی وضاحت، عبارت کے ٹھہراؤ، دھیمے لب و لہجے اور اسلوب بیان کی سلاست روی میں اپنی مثال آپ ہے۔مختصر لفظوں میں یوں سمجھنا چاہئے کہ جہاں اس نے اپنے ذوق اور مزاج کے اعتبار سے شاعری کی سراہی گئی اور جہاں اس کے برخلاف کیا ٹھوکر کھانی پڑی۔متنبی یقیناً ایک صاحب طرز فنکار تھا معنی آفرینی سادگی و سلاست صحت و قوت کی ٹیپ ٹاپ اور متانت و استغناء کے سبب وہ کامیاب اور نہایت کامیاب شاعر رہا۔مگر رنگ و روغن کی چمک دمک اور خوش اسلوبی کی دل کشی رعنائی میں وہ اس مقام پر نہیں پہنچ سکا جہاں اسے پہنچنا چاہیے تھا۔

عرب شعراء میں متنبی کا مقام و مرتبہ:......عرب شعراء میں پرواز فکر اور بلندی خیال کی وجہ سے متنبی کو نمائندہ شاعر تصور کیا جاتا ہے اس کی شاعری میں بعض ایسے امتیازات ہیں جو عرب کے دوسرے شعراء کے یہاں نہیں پائے جاتے اگر انہیں بیان کیا جائے تو اس کی روشنی میں وہ عرب کا ممتاز شاعر بجا طور پر کہے جانے کا مستحق قرار پائے گا۔طوالت کے خوف سے صرف انہی امتیازات پر یہاں بحث کی جارہی ہے۔جس کے سبب اسے عرب کا بڑا شاعر تسلیم کیا گیا ہے۔

(۱)......متنبی کی شاعری کا اہم امتیاز نذرانہ عقیدت ہے جو اس نے کسی بادشاہ یا امیر کی خدمت میں پیش کیا ہے متقدمین اور متاخرین شعراء میں شاید

ہی تنی نے متنبی جیسا نذرانہ عقیدت پیش کیا ہو یہ کوئی عجیب بات نہیں سیف الدولہ مکمل نو سال تک متنبی کا موضوع قلم رہا اور متنبی اپنی تمام شاعرانہ صلاحیتیں اسی پر خرچ کرتا رہا ہے۔

(۲)......دوسری بات یہ ہے کہ اس نے جو کچھ کہا وہ بہت زیادہ متنوع الالوان اور مختلف الانواع تھا یہ تنوع متنبی کی اپنی خواہش کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے تھی کہ خود سیف الدولہ کی زندگی مختلف خصوصیات کی حامل تھی اور اس کی شاعری اس کی متنوع زندگی کے گرد چکر لگا رہی تھی۔

(۳)...... تیسری خاص بات جس کی وجہ سے متنبی کے اشعار دوسرے شعراء کے بالمقابل ممتاز حیثیت رکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس نے رومیوں اور مسلمانوں کے درمیان جہاد پر جو اشعار کہے ہیں وہ اس احساس کے ساتھ کہ کامیابی یقینی ہے اس لئے وہ اتنے پر جوش، ولولہ انگیز، بلند پایہ اور بڑی مقدار میں ہیں جو بجائے خود اس کی شاعری کا ایک مستقل باب بن گئے ہیں۔ متنبی نے جہاد سے متعلق جو کچھ کہا ہے وہ فن شاعری میں ایک جدید فن کی حیثیت تو نہیں رکھتا مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس باب میں اس نے فن شاعری کو انتہائی عروج اور کمال پر پہنچایا اس کا اندازہ اس وقت ہو سکتا ہے کہ جب دوسرے شعراء کے کلام کا اس کے کلام سے موازنہ کیا جائے۔

(۴)......چوتھی امتیازی بات یہ ہے کہ سیف الدولہ کے دربار میں پہنچ کر متنبی نے اپنے کلام کو اوج کمال پر پہنچا دیا۔ اس کا نام عرب کے بڑے نامور اور مشہور شعراء میں ہونے لگا اس وجہ سے نہیں کہ اس نے فن شاعری میں کسی نئے باب کا اضافہ کیا اور نہ اس لئے کہ اس نے اوزان شعر و قوافی میں کچھ ترمیم کر کے کسی جدید وزن کی داغ بیل ڈالی ہے بلکہ صرف اس لئے کہ اس نے فن شاعری کو پیشانی کے بل اپنے قدموں پر جھکا لیا اور اس پر اس طرح قابو پایا کہ الفاظ و معنی سے جس طرح چاہتا کھیلتا اب وہ ابوتمام اور بحتری کا مقلد نہ رہا بلکہ اپنے طرز کا خود ہی مالک بن گیا۔

متنبی نے قصیدہ گوئی کے معاملہ میں صرف یہی نہیں کیا کہ وہ سیف الدولہ کے علاوہ سب سے بے نیاز ہو گیا بلکہ اس کی مدح میں قصائد کہنے کے علاوہ تمام اصناف شاعری کو بھی قربان کر بیٹھا یہ ایک بڑا سانحہ ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاعری کو اس نے مقصد حیات نہیں بلکہ صرف کسب معاش کا ذریعہ بنائے رکھا۔ اس کو اپنی خودداری اور عزت نفس کا پاس تھا اور نہ ہی شاعرانہ جمال و کمال کا لحاظ وہ محض دولت و ثروت کا بھوکا اور جاہ و مرتبہ کا بندہ تھا۔ اس لئے اس نے تمام شعرانہ صلاحیتوں کو داؤ پر لگا دیا جس کے سبب پوری دنیا اس کے نغمات سے گونج اٹھی اور اسے وہ شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی جو کسی اور شاعر کو نصیب نہ ہو سکی۔

متنبی کے شعری محاسن:...... عباسی دور کا شہرہ آفاق شاعر متنبی ان چند خوبیوں کی وجہ سے ممتاز ہے جو اور دوسرے شعراء میں نہیں پائی جاتیں۔ انہیں خوبیوں کی وجہ سے شہرت دوام ملی اور آج تک تمام عرب شعراء میں اس کا مقام بلند رہا۔ ان محاسن پر باضابطہ بحث کرنے کے لئے ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہوگی۔ یہاں مختصراً ان چند محاسن کا ذکر کیا جا رہا ہے جو واقعی اہم ہیں۔ اگرچہ یہ خوبیاں دوسرے شعراء کے یہاں بھی ہیں مگر جس سلیقہ مندی سے یہاں ملتی ہیں اور کسی دوسرے شاعر کے یہاں نہیں پائی جاتیں۔

حسن مطلع:...... کسی کلام کا مطلع اور مقطع دونوں ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو سامع پر جلد اپنا اثر مرتب کرتی ہیں اور اگر حسن مطلع دل نشین اور سامع کو چونکا دینے والا نہ رہا تو پھر سامع باقی اشعار کی طرف اپنی توجہ کم ہی کر پاتا ہے۔ سیف الدولہ جب روم سے کامیاب ہو کر واپس لوٹا تو متنبی نے اس کی شان میں ایک قصیدہ لکھا۔ جس میں اس نے اس کی ہمت اور جواں مردی اور بہادری کا ذکر کیا ہے۔ مطلع ہی میں اس کی عقل اور جنگی تدبیروں کی ستائش کرتے ہوئے کہتا ہے۔

اَلرَّایُ قَبْلَ شُجَاعَةِ الشُّجْعَانِ . . . . هُوَ اَوَّلٌ وَ هِيَ الْمَحَلُّ الثَّانِيْ (۱)
فَاِذَا هُمَا اجْتَمِعَا النِّفْسِ مَرَّةٍ . . . . بَلَغَتْ مِنَ الْعَلْيَاءِ كُلَّ مَكَانٍ (۲)

ترجمہ: (۱) عقل اور تدبیریں بہادروں کی بہادری سے زیادہ ضروری اور مقدم ہیں رائے اور تدبیر پہلے مرتبہ پر ہے اور بہادری دوسرے نمبر پر۔

(۲) اگر حسن اتفاق سے عقل وشجاعت دونوں چیزیں کسی شخص میں جمع ہو جائیں تو وہ صرف شرف وبلندی کے ہر بلند مرتبہ پر فائز ہو جائے گا۔

حسن مقطع:......جس طرح کسی نظم کا مطلع اچھا ہونا ضروری ہے اسی طرح مقطع کا بہتر اور عمدہ ہونا ناگزیر ہے۔کلام میں مقطع ہی ایسا شعر ہوتا ہے جس کا اثر سامع کے ذہن ودماغ پر دیر تک رہتا ہے اور وہی شاعر کی کامیابی کا ضامن ہوتا ہے۔مغیث بن علی العجلی کو دعا دیتے ہوئے متنبی ایک جگہ لکھتا ہے۔

وَ اُعْطِيتَ الَّذِیْ لَمْ يُعْطَ خَلْقٌ عَلَيْکَ صَلاةُ رَبِّکَ وَالسَّلامُ

ترجمہ: خدا کی طرف سے تجھ کو وہ سب کچھ دیا جائے جو کسی دوسری مخلوق کو نہیں بخشا گیا اور تجھ پر خدا کی رحمت اور سلامتی ہو۔

گریز:......سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے جب شاعر ایک بات سے دوسری بات کی طرف اس طرح رخ بدلتا ہے کہ سامع کے ذہن ودماغ پر تبدیلی گفتگو کا ذرہ برابر بھی اثر نہ ہو تو ایسے فن کو شاعری کی اصطلاح میں "گریز" کہا جاتا ہے بعض اصحاب فن اسے خروج بھی کہتے ہیں۔بلاغت کے اہم اصناف میں اس کا شمار ہوتا ہے متنبی اس فن میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔مغیث بن علی العجلی کی شان میں متنبی قصیدہ لکھ رہا ہے شروع میں حسب معمول تشبیب کے چند اشعار پیش کرتا ہے پھر انہی اشعار سے اس طرح گریز کرتا ہے کہ سننے والے شاعرانہ کمال فن پر حیران وششدر رہ جاتے ہیں لکھتا ہے۔

مَرَّتْ بِنَابَيْنَ تَرْبَيْهَا فَقُلْتُ لَهَا . . . . مِنْ اَيْنَ جَانَسَ هٰذَا الشَّادِنُ الْعَرَبَا

فَاسْتَضْحَكَتْ ثُمَّ قَالَتْ كَالْمُغِيْثِ يُرٰی . . . . لَيْسَ الثَّرٰی وَ هُوَ مِنْ عَجْلٍ اِذِ انْتَسَبَا

ترجمہ: آفتاب جیسے مکھڑے والی اعرابیہ اپنی دو سہیلیوں کے درمیان ہمارے پاس سے گزری تو میں نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ غزال رعنا عرب جیسی انسان کیسے بن گئی وہ یہ سن کر ہنسی پھر اس نے کہا کہ میں مغیث کی طرح ہوں جو شری کی جھاڑیوں کے شیر جیسا ہے باوجود یہ کہ وہ بنی عجل سے ہے۔

تشبیب نگاری:......متنبی کو تشبیب نگاری میں ید طولیٰ حاصل تھا۔وہ بدوی نازنین عورتوں کی تصویر کشی اور ان کے سراپا کو بیان کرنے میں بڑی مہارت رکھتا تھا۔

گوکہ اس کے اشعار کا وافر حصہ قصائد مراثی اور رباعی پر مشتمل ہے لیکن تشبیب سے متعلق جتنے اشعار ہیں وہ نمایاں ہیں۔شاید اسی وجہ سے متنبی کو نسیب وتشبیب کا امام مانا جاتا ہے۔اس نے ہمیشہ فطری حسن کو مصنوعی حسن پر ترجیح دی ہے۔مصنوعی حسن سے اسے نفرت تھی بدوی ماہ پاروں کے سادہ حسن پر وہ فریفتہ تھا۔حسینان نازک اندام کا کس طرح سراپا بیان کرتا ہے کہ سننے والے بے خود ومست ہو جاتے ہیں۔

مَنِ الْجَاذِرُ فِیْ زِیِّ الاعَارِيْبِ . . . . حُمْرِ الْحُلٰی وَ الْمَطَايَا وَ الْجَلَابِيْبِ

اَزُوْرُهُمْ سَوَادُ اللَّيْلِ يَشْفَعُ لِیْ . . . . وَ اَنْثَنِیْ وَ بَيَاضُ الصُّبْحِ يُغْرِیْ بِیْ

حُسْنُ الْحِضَارَةِ مَجْلُوْبٌ بِتَطْرِيَةٍ . . . . وَ فِی الْبَدَاوَةِ حُسْنٌ غَيْرَ مَجْلُوْبٍ

ترجمہ: (۱) بدوی مہوشوں کے لباس یہ جنگلی ہرنیوں کی بچیاں کون ہیں؟ جن کا زیور سُرخ (سونے کا) ہے اور جو سُرخ اونٹیوں پر سوار ہیں اور جن کی چادریں بھی سُرخ ہیں۔

(۲) میں ان بدویوں کے پاس محبوبہ سے ملنے کے لئے ایسے وقت جاتا ہوں جب کہ رات کی تاریکی میری مدد کرتی ہے اور اس وقت لوٹتا ہوں جب کہ صبح کی روشنی میرے خلاف قبیلہ والوں کو میری گرفتاری پر ابھارتی ہے۔

(۳) عورتوں کا حسن بناؤ سنگھار سے ہوتا ہے مگر بدوی مہوشوں کا حُسن مصنوعی نہیں بلکہ فطری ہوتا ہے۔

جدت ادا:......ایک معنی کو مختلف پیرایہ میں بیان کرنے میں متنبی کو ملکہ حاصل تھا دراصل اس کا یہی کمال اس کی شاعری کی جان ہے یہ حقیقت ہے

کہ جدت ادا اگر کوئی شریعت مان لی جائے تو متنبی اس کا اولوالعزم پیغمبر تھا۔ اس نے ہزاروں نئے الفاظ اور سینکڑوں نئی نئی ترکیبیں ایجاد کیں۔ طرز ادا میں جدتیں پیدا کیں اور بیان کے نئے نئے اسلوب اور سانچے ڈھالے۔ اس سے عبارت کو اس قدر بلند کر دیا کہ طائر خیال کی وہاں تک رسائی ممکن نہیں متنبی ایک موقعہ پر لکھتا ہے۔

عَرَفْتُ نَوَائِبَ الحَدَثَانِ حَتّٰی . . . . لَوِ انْتَسَبَتْ لَکُنْتُ لَهَا نَقِیْبَا

ترجمہ: میں حوادث روزگار اور زمانہ کے مصائب سے ایسا آشنا ہو گیا ہوں کہ اگر وہ صاحب نسب ہوتے تو مجھے ان کا شجرہ نسب یاد ہوتا۔

یعنی مصائب جھیلتے جھیلتے اس کے تمام اقسام سے خوب واقف ہو گیا ہوں۔ ان کی قومیت اور کیفیت میں ہر وقت بیان کر سکتا ہوں۔

حسن ادا اور حسن تعرف:......اس خوبی سے متعلق تفصیلی گفتگو باب اول میں گزر چکی ہے۔

تشبیہات واستعارات کی جدت:...... متنبی کے خصائص شاعری میں تشبیہات واستعارات کی جدت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ بہت سی باتیں تو ایسی ہوتی ہیں کہ انہیں سادہ اور سلیس لب ولہجہ میں بیان کرنا آسان اور مناسب ہوتا ہے اور بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر انہیں سیدھے سادے انداز میں بیان کر دیا جائے تو بے مزہ اور بے کیف ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اور اگر اس میں تشبیہات واستعارات کے ذریعہ کام لیا جائے تو وہی باتیں دل پر تیر ونشتر کا کام کرنے لگتی ہیں۔ اس خوبی سے متعلق متنبی کا دیوان بھرا پڑا ہے۔ متنبی ہجر یار میں آنکھوں سے نیند اڑ جانے کا شکوہ کرتا ہے۔

کَأَنَّ سُهَادَ اللَّیْلِ یَعْشَقُ مُقْلَتِی . . . . فَبَیْنَهُمَا فِی کُلِّ هَجْرٍ لَنَا وَصْلُ

ترجمہ: گویا بیداری شب میری آنکھوں پر عاشق ہے اس لئے ہر شب ہجر میں ان دونوں میں وصل رہتا ہے۔

یہ ایک بہت انوکھی بات ہے۔ جس تک صرف متنبی کی پرواز خیال پہنچ سکی اور کسی شاعر کے یہاں اس مفہوم کا شعر نہیں ملتا ہے اگر کوئی بات سیدھے سادے طریقہ سے بیان کی جائے تو اس میں کوئی خوبی نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کی کچھ اہمیت ہوتی ہے لیکن اس بات کو اگر جدید انداز اور نئے اسلوب میں بیان کیا جائے تو اسے حاصل شاعری کہا جاتا ہے جن باتوں میں سادگی ہوتی ہے شاعر انہیں تشبیہ واستعارہ کے پیکر خیال میں پیش کر کے سامعین کو محظوظ کرتا ہے متنبی کو اس صنعت میں درک تھا۔ استعارہ میں حقیقی معنی کو چھوڑ کر مجازی معنی مراد لئے جاتے ہیں اور ان کے درمیان تشبیہ کا علاقہ ہوتا ہے جیسا کہ ذیل کے شعر سے واضح ہے۔

تَرْنُو اِلَیَّ بِعَیْنِ الظَّبْیِ مُجْهِشَةً . . . . وَ تَمْسَحُ الطَّلَّ فَوْقَ الوَرْدِ بِالعَنَمِ

ترجمہ: وہ محبوبہ رونی صورت بنا کر میری جانب ہرنی کی آنکھوں سے دیکھتی ہے اور اپنی گلابی سی سرخ انگلیوں سے شبنم کے قطرے پونچھتی ہے۔

اسی طرح متنبی کا پورا دیوان تشبیہات واستعارات کا بہترین مرقع ہے جسے بار بار پڑھتے رہئے اور لطف اندوز ہوتے رہئے۔

سیاقۃ الاعداد:...... یہ صنائع لفظی کی ایک قسم ہے ایسی صنعت جس میں چند چیزیں بطور گنتی شمار کی جائیں انہیں سیاقۃ الاعداد کہا جاتا ہے متنبی کے یہاں اس صنعت میں بھی اشعار کا کچھ حصہ مل جاتا ہے۔ متنبی نے ایک جگہ اپنی تعریف صاحب قلم اور صاحب تلوار دونوں سے کی ہے۔

وَ مُرْهَفٍ سِرْتُ بَیْنَ الجَحْفَلَیْنِ بِهٖ . . . . حَتّٰی ضَرَبْتُ وَ مَوْجُ المَوْتِ یَلْتَطِمُ

فَالْخَیْلُ وَ اللَّیْلُ وَ الْبَیْدَاءُ تَعْرِفُنِی . . . . وَ السَّیْفُ وَ الرُّمْحُ وَ الْقِرْطَاسُ وَ الْقَلَمُ

بہت سی تیز دھاروں والی تلواریں ہیں جن کو میں لے کر بڑے لشکر کے بیچ گھس گیا اور دشمن پر ان سے وار کیا دراں حالیکہ موت کی موجیں تھپیڑے مار رہی تھیں۔ گھوڑے راتوں کا سفر دشت و بیابان تلوار و نیزے اور کاغذات و قلم مجھے خوب پہچانتے ہیں۔

حسن تقسیم:...... جس صنعت میں دو یا دو سے زیادہ چیزوں کا ذکر کیا جائے پھر اسی طرح تفصیل وار ان کے مناسبات بیان کئے جائیں اسے حسن تقسیم کہا جاتا ہے۔ متنبی نے سیف الدولہ کی شان میں قصیدہ لکھا ہے جس کے بعض اشعار میں یہی صنف پائی جاتی ہے۔ دیکھئے وہ لکھتا ہے۔

ضَاقَ الزَّمَانُ وَ وَجهُ الْاَرْضِ عَن مَلِکٍ .... مِلْءَ الزَّمَانِ وَ مِلْءَ السَّهْلِ وَ الْجَبَلِ
فَنَحْنُ فِيْ جَذَلٍ وَ الرُّومُ فِي وَجَلٍ .... وَ الْبَرُّ فِي شُغُلٍ وَ الْبَحْرُ فِي خَجَلٍ

ترجمہ: دنیا اور روئے زمین ایک ایسے بادشاہ کے ذکر سے گونج اٹھی جس کے چرچے سے زمانہ اور دشت و جبل لبریز ہیں۔ ہم اس کی فتح سے خوش ہیں اور رومی اس کے حملے سے خائف ہیں میدان اس کے لشکر سے بھرا ہوا ہے۔ سمندر اس کی سخاوت کے بالمقابل شرمندہ ہے۔

متنبی کے شعری معائب:...... خدا کے برگزیدہ بندوں کو چھوڑ کر دنیا میں کون سا ایسا شخص ہے جس کے اندر کوئی عیب نہ ہو؟ ادباء مورخین نے اصحاب فن کے عیوب کو کتابی شکل میں بیان کیا ہے۔ متنبی بھی محاسن کا ایک وافر حصہ رکھنے کے ساتھ ہی معائب سے بھی بری نہ رہ سکا یہ اور بات ہے کہ دراصل وہ عیب ہے جسے ادباء نے سمجھا ہے یا اس پر زبردستی تھوپا گیا ہے۔ اس کے کچھ معائب کو اشعار کی روشنی میں پیش کیا جا رہا ہے۔

قبح مطلع:...... قصیدہ ہو یا غزل مرثیہ ہو یا شاعری کی کوئی صنف مطلع سب میں اہم ہوتا ہے۔ سامع کا دماغ وہیں سے بنتا اور بگڑتا ہے۔ اگر اس میں کسی قسم کا عیب نظر آتا ہے تو سامعین کی طبیعت اس سے متنفر ہو جاتی ہے۔ نہ تو اس کے سننے کے لئے کان کے پردے کھڑے ہوتے ہیں اور نہ ہی اس کے دل کے دروازے کھلتے ہیں۔ متنبی کے دیوان میں کچھ ایسے مطالع ہیں جسے سننے کے بعد طبیعت کو عجب کراہت محسوس ہوتی ہے۔ دیکھئے کہتا ہے۔

هَذِيْ بَرَزْتِ لَنَا فَهِجْتِ رَسِيْسَا .... ثُمَّ انْثَنَيْتِ وَ مَا شَفَيْتِ نَسِيْسَا

ترجمہ: پیاری محبوبہ! تو نے ہمارے سامنے محبت کی آگ کو اور تیز کر دیا پھر تو لوٹی تو اس سے کچھ شفاء نہ ہوئی بلکہ رہی سہی جان اور نکل گئی۔

اس مطلع میں اول تو "هذی" سے علامت ندا حذف نہیں کی گئی جو علمائے نحویین کے نزدیک جائز نہیں۔ پھر رسیس اور نسیس جیسے ثقیل الفاظ لا کر متنبی نے شعر کو اور بھی مجروح کر دیا۔

قبح مقطع:...... جس طرح متنبی کے بعض مطلع سننے کے بعد طبیعت میں عجیب طرح کا تکدر پیدا ہوتا ہے ٹھیک اسی طرح اس کے قصائد کے بعض مقطع سننے کے بعد متنبی کی شخصیت مشتبہ ہو کر نظر آنے لگتی ہے۔ اس لئے مطلع اگر معنی آفرینی کے ساتھ ساتھ وجد آفرین ہے تو سامع کے دل و دماغ پر اس کا اثر دیر تک رہتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح مقطع بھی ہے اگر یہ ٹھیک نہ ہو تو اچھی سے اچھی نظم بے کیف ہو کر رہ جاتی ہے۔ مثال کے طور پر متنبی کا وہ قصیدہ جس میں اس نے "شبیب عقیلی" کی بغاوت اور اس کی ناگہانی موت پر کافور اخشیدی کی بلند اقبالی کی تعریف کی ہے۔ کہتا ہے۔

وَ لِلّٰهِ سِرٌّ فِيْ عُلَاکَ وَ اِنَّمَا .... کَلَامُ العِدیٰ ضَرْبٌ مِنَ الْهَذَيَانِ

ترجمہ: تیرے مرتبہ کی بلندی میں خدا کا ایک سربستہ راز ہے جسے کوئی نہیں سمجھ سکتا دشمنوں کی باتیں محض بکواس ہیں۔

یہ قصیدہ ذو معنیین ہے یہ بظاہر مدح ہے لیکن درحقیقت ہجو ہے۔ قصیدہ کا لب لباب یہ ہے کہ کافور تجھ میں کچھ اہلیت نہیں یہ محض اللہ کی عنایت ہے جو تو حکمراں بن بیٹھا ہے۔ اسی سلسلہ کا دوسرا شعر یہ بھی ہے کہ جو طنز سے بھرپور ہے۔

لَوِ الفَلَکَ الدَّوَّارَ اَبْغَضْتَ سَعْيَهُ .... لَعَوَّقَهُ شَيْئٌ عَنِ الدَّوَرَانِ

ترجمہ: اگر تو فلک دوار کی حرکت کو ناپسند کرے تو کوئی نہ کوئی چیز اس کو ضرور حرکت سے روک دے گی۔

پھر وہ قصیدہ جسے اس نے الاوراجی کی مدح میں لکھا ہے اس کا مقطع کتنا عجیب و پیچیدہ ہے اس نے پورے قصیدہ پر پانی پھیرنے کا کام کیا ہے۔

لَوْ لَمْ تَکُنْ مَنْ ذَا الْوَرَیٰ اَلَّذِمِنْکَ هُوَ .... عَقِمَتْ بِمَوْلِدِ نَسْلِهَا حَوَّاءُ

ترجمہ: اگر تو اس کی مخلوق سے نہ ہوتا جس کے لئے تو باعث شرح ہے تو حوا نسل انسانی کی پیدائش سے بانجھ ہو جاتیں۔

غرابت الفاظ:...... کسی فصیح کلام کے لئے ضروری ہے کہ وہ تنافر کلمات اور غرابت الفاظ سے خالی ہو۔ اگر کلام ان عیوب سے خالی نہیں ہے تو اسے

کے زیر مطالعہ رہنا چاہئے گا۔ متنبی اپنے کلام میں عمدہ پر شکوہ الفاظ کس طرح استعمال کرتا ہے اور پھر اس میں حسن بندش کس طرح پیدا کرتا ہے۔ اس دیوان کا مطالعہ کرنے والے خوب سمجھتے ہیں لیکن کبھی کبھی وہ اپنی خودسری اور لاپرواہی سے ایسے الفاظ استعمال کر لیتا ہے جو مصرع تو درکنار پورے اشعار کو واغدار بنا دیتے ہیں۔ بالکل ایسے ہی لگتا ہے کہ جیسے کسی نے ریشم کے کپڑے میں ٹاٹ کا پیوند لگا دیا ہو۔ یا کوئی ایسا شخص جو اپنی زبان سے گفتگو کر رہا ہو تو ایسا لگتا ہو کہ موتی اس کے منہ سے جھڑ رہے ہوں پھر اچانک وہ جنون کا شکار ہو گیا ہو اور اول فول بکنے لگا ہو۔ متنبی کی یہ عادت انتہائی مذموم تھی۔ اس کے دیوان میں میرے قول کی تائید میں کافی اشعار مل جائیں گے۔ یہاں اس کی صرف چند مثالیں دی جا رہی ہیں۔ متنبی کا وہ مشہور قصیدہ، جس میں سیف الدولہ کی شاہ روم دمستق پر فتوحات اور اس کے بیٹے قسطنطین کی گرفتاری کا ذکر ہے۔ متنبی کے بہترین قصائد میں شمار کیا جاتا ہے اس میں کل چھیاسٹھ اشعار ہیں۔ اکثر اشعار اس کی فنی مہارت کا شاہکار ہیں۔ صرف چند ہی اشعار ایسے ہیں جنہیں سننے کے بعد طبیعت بے کیف ہو کر رہ جاتی ہے۔ وہ یہ ہیں۔

اَ غَرَّکُم طول الجُیُوشِ وَ عَرضُهَا . . . . عَلَیَّ شُرُوبٌ لِلْجُیُوشِ اَکُولُ

اِنْ لَم تَکُنْ لِلَّیْثِ اِلاَّ فَرِیسَةً . . . . غِذَاہُ وَ لَم یَنْفَعکَ اَنَّکَ فِیْلُ

اِذَا کَانَ بَعْضُ النَّاسِ سَیْفًا لِدَوْلَةٍ . . . . فَفِیْ النَّاسِ بُوقَاتٌ لَهَا وَ طُبُولُ

فَاِنْ تَکُنِ الدَّوْلَاتُ قِسْمًا فَاِنَّهَا . . . . لِمَنْ وَرَدَ الْمَوْتَ الزُّؤَامَ تَدُولُ

ترجمہ: ان اشعار میں بوقات، ودلات، تدول، فیل اور اکول وغیرہ ایسے الفاظ ہیں جو کسی بادشاہ کی تعریف میں استعمال کرنا مناسب نہیں۔

ایک دوسری مثال جو قاضی احمد بن عبداللہ انطا کی کی تعریف میں ہے۔

جَفَخَتْ وَ هُمْ لاَ یَجْفَخُونَ بِهَا بِهِمْ . . . . شِیَمٌ عَلَی الحَسَبِ الْاَغَرِّ دَلاَئِلُ

ترجمہ: ان کی عادتیں ان پر فخر کرتی ہیں وہ ان پر ناز نہیں کرتے درحقیقت ان کی خصلتیں ان کے روشن حسب و نسب کے دلائل ہیں۔

دیکھئے اس شعر میں جفخ کتنا تلخ اور قبیح لفظ ہے اس کے ہم معنی فخر ہے اگر شعر کی بجائے جفخت کے فخرت اور بجائے یجفخ کے لا یفخرون ہوتا تو وزن میں کوئی فرق نہ آتا اور شعر بھی بلند ہو جاتا۔

تعقید معنوی:......تعقید معنوی بھی خلاف فصاحت ہے اور معنی کی ادائیگی میں دشواری پیدا کرتی ہے اور اگر کسی کلام میں تعقید معنوی بھی ہو اور ساتھ ہی ناپسندیدہ الفاظ بھی تو وہ ذہن و دماغ اور کانوں پر بری طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔ متنبی اپنی اونٹنی کی تیز رفتاری کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے۔

فَتَبَتَ تُسْئِدُ مُسْئِدًا فِی نَیِّهَا . . . اِسْآدَهَا فِی الْمَهْمَهِ الْاَنْضَاءُ

وہ ناقہ رات اس طرح گزارتی ہے کہ جس قدر وہ میدان قطع کرتی جاتی ہے اتنی ہی اس کی چربی پگھلتی جاتی ہے۔ اس شعر میں انضاء کا تعلق مسئدا سے ہے۔ یعنی تسئد۔ مسئدا الانضاء فی نیہا اسادھا فی المہمہ۔ لیکن الانضاء کو اس میں لے کر متنبی نے سخت پیچیدگی پیدا کر دی ہے۔

غلط الفاظ اور اعراب کا استعمال:......متنبی کے اندر ایک زبردست عیب یہ بھی تھا کہ زور بیان میں ایسے الفاظ اور جملے استعمال کر جاتا تھا جو قواعد کے لحاظ سے غلط اور استعمال کے لحاظ سے غیر مناسب ہوا کرتے تھے۔ وہ حسین بن اسحاق التنوخی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے۔

لِهٰذَا الْاَبِیِّ الْمَاجِدِ الْجَائِدِ الْقَوْمِ . . . . بِذِیْ مَنْ عَلَی الْغَبْرَآءِ اَوَّلُهُمْ اَنَا

ترجمہ: تمام روئے زمین پر بسنے والے اس خوددار شریف اور سخی سردار پر قربان ہو جائیں اور میں خود سب سے پہلے۔ یہاں جائد کو سخی کے معنی میں لینا غلط ہے۔ اہل صیغہ جواد استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کا قول ہے رجل جواد۔ فرس جواد

مطر، جواد وغیرہ۔ ایک شعر میں متنبی نے جبریل کے لام کو نون سے تبدیل کر دیا ہے جو یقیناً صحیح نہیں۔ اس کے شعر میں بھی وہی خوبی ہے۔ کہتا ہے۔

لَعَظُمْتَ حَتّٰی لَوْ تَکُوْنُ اَمَانَةً .... مَا کَانَ مُؤْتَمِنًا بِھَا جِبْرِیْنُ

ترجمہ: اے بدر! تو ایسا عظیم الرتبت ہے اگر تجھ کو ایک امانت کہا جائے تو جبریل امین جیسا جلیل القدر فرشتہ بھی تیرا بار امانت نہ اٹھا سکے گا۔

الفاظ کا تکرار:...... بعض مرتبہ ایسا بھی ہوا ہے کہ متنبی نے ایک شعر میں ایک لفظ کو بار بار مختلف صیغوں کے قالب میں ڈھال کر استعمال کیا ہے جسے سن کر کراہت محسوس ہونے لگتی ہے۔

وَ مِنْ جَاھِلٍ بِیْ فَھُوَ یَجْھَلُ جَھْلَهٗ .... وَ یَجْھَلُ عِلْمِیْ اَنَّهٗ بِیْ جَاھِلُ

ترجمہ: میرے دشمن کچھ ایسے جاہل ہیں جو اپنی جہالت سے ناواقف ہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ میں انہیں جاہل سمجھتا ہوں۔

ایک ایسا شعر سنئے جس کے ہر گوشے سے "قلقل" کی آواز آتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے مادے سے پورا شعر تیار کیا ہے۔

فَقَلْقَلْتُ بِالْھَمِّ الَّذِیْ قَلْقَلَ الْحَشَا .... قَلَاقِلَ عِیْسٍ کُلُّھُنَّ قَلَاقِلُ

ترجمہ: میں نے اس غم کی وجہ سے جس نے میرے باطنی اعضاء کو ہلا ڈالا ان تیز رفتار اونٹنیوں کو حرکت دی جو سراپا حرکت تھیں۔

مبالغہ میں غلو:...... قصیدہ نگاری بغیر مبالغہ کے بیکار ہے لیکن مبالغہ اتنا ہی روا ہے جو حد امکان میں ہو۔ اگر اس سے تجاوز کر گیا تو اس سے اشعار میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس طرح متنبی کے اشعار میں کہیں کہیں افراط و تفریط پائی جاتی ہے۔ متنبی، عبداللہ بن یحیٰ الجری کی مدح میں حد سے زیادہ مبالغہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں کس شخص سے تیری مثال دوں تو تو زمانہ والوں زمانہ سب سے بہتر ہے؟

بِمَنْ اَضْرِبُ الْاَمْثَالَ اَمْ مَنْ اَقِیْسُهٗ .... اِلَیْکَ وَ اَھْلُ الدَّھْرِ دُوْنَکَ وَ الدَّھْرُ

سوء ادبی:...... یہ مسلم ہے کہ متنبی بڑا نڈر اور مست شاعر تھا۔ شائستگی اور سنجیدگی سے کبھی کبھی عاری ہو جاتا تھا۔ اس قسم کی باتیں امراء و بادشاہوں کے دربار میں پائی جاتی تھیں جس کے سبب بعض اشعار اخلاق سے گرے ہوئے اور شاہانہ آداب کے خلاف ہیں۔

فغدا اَسِیْرًا قَدْ بَلَلْتَ ثِیَابَهٗ .... بِدَمٍ وَ بَلَّ بِبَوْلِهٖ الْاَفْخَاذَا

ترجمہ: وہ اس طرح قید ہوا کہ تو نے اس کے کپڑوں کو خون سے تر بتر کر دیا تھا اور اس نے مارے ڈر کے پیشاب سے اپنی رانیں تر کر لیں۔

دیوان متنبی کے اہم شارحین:...... جن ارباب قلم نے دیوان متنبی کی شرحیں لکھی ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے علامہ بدیعی اور ابن خلکان نے اس کی اکتالیس شرحیں بتائی ہیں۔ تادم تحریر اس کی کتنی شرحیں زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں کچھ یقین سے نہیں کہا جا سکتا ہے۔ اتنا طے ہے کہ مختلف زبانوں میں اس کی متعدد شرحیں لکھی گئیں ہیں جوزوف ہاشم کے قول کے مطابق جن مصنفین کی شرحوں نے اہل ادب سے خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ ان میں درج ذیل اشخاص کا نام بڑے ہی ادب و احترام سے لیا جاتا ہے۔

ابن جنی، الواحدی، صاحب بن عباد، العکبری

یوسف بدیعی کا کہنا ہے کہ دور جاہلیت اور دور اسلام میں سے کسی زمانے میں کسی شاعر کے دیوان کی اتنی شرحیں نہیں لکھی گئیں جتنی کہ متنبی کے دیوان کی اور نہ ہی نثر نگار اور شارح کی زبان پر کسی شاعر کا شعر ہی متنبی کی طرح رواں دواں رہا۔

ابن جنی:...... جن لوگوں نے متنبی کے دیوان کی شرحیں لکھی ہیں ان میں سب سے پہلا نام ابن جنی کا آتا ہے۔ غالب گمان یہی ہے۔ متنبی کے دیوان کا سب سے پہلا شارح یہی ہے۔ ۳۰۲ھ سے قبل موصل میں ان کی ولادت ہوئی اور ۳۹۲ھ جمعہ کے دن وہیں سپرد خاک کیا گیا۔ اعلام کے مصنف

لکھتے ہیں کہ ۶۵ سال کی عمر پا کر بغداد میں وہ فوت ہوا۔ ابن جنی کا باپ سلیمان بن فہد بن احمد ازدی موصلی کا غلام تھا۔ ابن جنی نے علم وفن میں خاص طور سے ادب میں کمال پیدا کیا۔ اپنے اساتذہ میں ابوعلی فارسی سے یہ بہت زیادہ قریب تھا۔ ادب میں گہری دلچسپی اس کی قربت کا نتیجہ ہے۔

دیوان متنبی کے شارحین میں اس کو اس لئے زیادہ اہمیت حاصل ہے کہ اس نے دیوان متنبی کو خود متنبی سے پڑھا اور سمجھا ہے۔ شاید اسی وجہ سے متنبی ابن جنی کے بارے میں کہا کرتا تھا۔ "ابن جنی یعرف بشعری منی، ابن جنی میرے اشعار کو مجھ سے زیادہ سمجھتا ہے"۔ اس سمجھ اور دانائی کے پیش نظر دانشوروں نے اسے اہم خطابات سے نوازا ہے۔ ابن خلکان لکھتے ہیں۔ کان اماما فی العربیۃ۔

ابن جنی صرف شعر پسند اور شعر فہم ہی نہیں بلکہ وہ ایک بلیغ شاعر بھی تھا۔ صاحب شذرات نے لکھا ہے "له اشعار حسنة"۔ ابن خلکان نے بھی اس قول کی تائید کی ہے۔ ابن جنی اگرچہ اعور (کانا) تھا۔ مگر علم وادب اور بطور خاص نحو میں اس کی دور بینی اور دوراندیشی مسلم تھی صاحب یتیمۃ الدہر لکھتے ہیں۔

هو القطب فی لسان العرب و الیه انتهت الریاسة فی الادب و صحب ابا طیب دهرا و شرح شعره و نبه علی معانیه

نحو میں اس کی تصانیف بڑی قابل قدر سمجھی جاتی ہیں۔ صاحب اعلام نے اس کی گیارہ تصانیف کا ذکر کیا ہے مگر ابن خلکان نے اس پر مزید تصانیف کا اضافہ کیا ہے۔ بہرحال ان کی تصانیف جسے قبولیت خاص حاصل ہے ان میں الخصائص، مر الصناعته، الکافی فی شرح القوافی، المذکر و المونث، الصبر، شرح دیوان المتنبی " بطور خاص قابل ذکر ہیں۔

شرح ابن جنی تین ضخیم جلدوں میں ہے اس کا ایک خطی نسخہ مکتبہ "لنیغر او" اور دوسرا "اسکوریال" میں ہے۔ ابن فورجہ نے اس پر ۴۲۵ھ میں تعلیق لکھی ہے جس کا نام انہوں نے "التجنی علی ابن جنی" رکھا ہے اس کا بھی ایک نسخہ "مکتبہ اسکوریال" میں ہے۔

الواحدی:...... ان کا پورا نام علی بن احمد بن محمد بن علی بن متویہ الواحدی التوی نیسا پوری ہے۔ نیسا پور میں ولادت ہوئی اور طویل علالت کے بعد جمادی الاخری ۴۶۸ھ میں وہیں انتقال ہوا۔ ابو احمد عسکری کی تصریح کے مطابق واحد بن دیل بن سہرہ کی نسبت سے واحدی کہلائے۔ واحدی نے متعدد ارباب علم وفضل کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ ابوالفضل عروضی، ابوالحسن ضریر تہندزی سے لغت اور نحو کی تعلیم حاصل کی اور ابو اسحاق ثعالبی نیسا پوری کی مجلس میں پابندی سے حاضری دے کر علم تفسیر میں کمال حاصل کیا۔

یاقوت حموی لکھتے ہیں، کان استاذ عصرهٗ واحد دهره انفق صباه وایام شبابه فی التحصیل۔ حسن بن مظفر نیسا پوری نے تو تعریف کے پل باندھ دیئے ہیں۔

قَدْ جَمَعَ العالم فِي واحد . . . عَالِمُنَا الْمَعْرُوْفُ بِالْوَاحِدِیْ

واحدی کو ان کی شرح کی وجہ سے شہرت حاصل ہے۔ ابن خلکان نے اس کی شرح کو تمام شروح میں منفرد وممتاز بتایا ہے لکھتے ہیں

لیس فی شروحه مع کثرتها مثله

ابن خلکان نے بھی نحو اور تفسیر میں اسی کی بالادستی تسلیم کی ہے لکھتے ہیں۔

کان استاذ عصره فی علم النحو و التفسیر و رزق السعادة فی تصانیفه و اجمع الناس علی حسنها

بلاشبہ واحدی کو علم تفسیر میں بڑا درک تھا۔ فن تفسیر میں اس نے متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ البسیط، الوسیط، الوجیز فن تفسیر میں گراں قدر اضافہ ہیں۔ اس کے علاوہ اسباب نزول القران اور الحبیر فی شرح اسماء اللّٰه الحسنی بھی اس کی اہم کتابیں ہیں۔

واحدی کی شرح پہلی بار ۱۲۷۱ھ/۱۸۵۴ء میں شائع ہوئی ہے دوسری بار اس کا خوب صورت ایڈیشن ۱۸۶۱ء میں "برلن" سے شائع ہوا جس میں

قصائد ترتیب کے اعتبار سے نہیں بلکہ تاریخ قصیدہ نگاری کے اعتبار سے ہیں۔

صاحب بن عباد:......ابوالقاسم اسماعیل بن ابی الحسن عباد بن العباس بن عباد بن احمد بن ادریس الطالقانی ابوالفضل بن العمید کی صحبت میں رہنے کی وجہ سے انہیں "صاحب" کہا جاتا ہے۔ مگر بعض لوگوں نے اس کی تردید کی ہے اور لکھا ہے کہ موید الدولہ بن بویہ کی صحبت میں رہنے کی وجہ سے "صاحب" کہا جاتا ہے۔ بہرحال جو بھی ہو مگر اتنا طے ہے کہ یہ سب سے پہلے وزیر ہیں جنہیں "صاحب" کے لقب سے نوازا گیا اس کے بعد جو بھی منصب وزارت پر فائز ہوا اسے "صاحب" کہا گیا۔ صاحب بن عباد کی نشو ونما وزارت ہی کی گود میں ہوئی کیونکہ وزارت ان کے خاندان میں عرصہ سے چلی آرہی تھی۔ ابوسعید رستمی نے لکھا ہے۔

ورث الوزارة كابرا عن كابر .... موصولة الاسناد بالاسناد
يروى عن العباس عباد وزا .... رته و اسماعيل عن عباد

صاحب بن عباد نے ابوالحسن احمد بن فارس اللغوی ابوالفضل بن العمید کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کر کے لغت وادب میں کمال حاصل کیا۔

ابن خلکان لکھتے ہیں۔

كان نادرة الدهر و اعجوبة العصر فى فضائله و مكارمه و كرمه

ابومنصور ثعالبی نے لکھا ہے کہ وہ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں ان کا اظہار کرسکوں۔ "میرے پاس عبارت نہیں ہے کہ میں علم وادب میں ان کے علو مرتبت، جود وسخا میں ان کی جلالت، قدر اور محاسن میں ان کی بلند پروازوں اور فخریہ کارناموں میں ان کی بے نظیری کی تعریف کرسکوں کیونکہ میرے کلام کی اڑان ان کے فضائل وکمالات کی بلندیوں کو نہیں پہنچ سکتی"

صاحب بن عباد کو علم وادب اور لغت میں بڑی مہارت تھی جس کے ثبوت میں اس کی تمام تصانیف پیش کی جاسکتی ہیں۔ لغت میں "محیط" سات جلدوں میں، الكافى، الاعياد و فضائل النيروز، كتاب الامة كتاب الوزراء، الكشف عن مساوى شعر المتنبى اور اسماء الله تعالىٰ و صفاته قابل ذکر تصانیف ہیں۔ یہ تمام کتابیں صاحب بن عباد کی بالغ نظری پر شاہد عادل ہیں۔ صاحب بن عباد کی جائے ولادت کے بارے میں اختلاف ہے کسی نے "اصطخر" اور کسی نے "طالقان" لکھا ہے مگر واضح یہی ہے کہ ان کی ولادت ذوقعدہ ۳۲۶ھ "طالقان" میں ہوئی۔ اسی مناسبت سے انہیں طالقانی کہا جاتا ہے۔ ۲۴ صفر ۳۸۵ھ ان کی سن وفات ہے "رے" میں ان کا انتقال ہوا اور اصفہان ان کی نعش لے جاکر "باب دزيه" میں دفن کی گئی۔

العکبری:......دیوان متنبی کے شارحین میں عکبری کا نام بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے اس کا پورا نام ابوالبقاء عبداللہ بن ابی عبداللہ حسین بن ابی البقاء عبداللہ بن حسین عکبری اور محب الدین لقب ہے۔ ۵۳۸ھ میں بغداد شہر میں ولادت ہوئی اور ۸ ربیع ۶۱۶ھ میں وہیں وفات ہوئی۔ "باب حرب" میں مدفون ہوئے۔ "عکبرا" بغداد سے دس فرسخ (تقریبا اسی کلومیٹر) کی دوری پر دجلہ کے قریب ایک شہر ہے۔ غالبا وہی جائے پیدائش ہے۔ اسی لئے اس کی طرف منسوب ہوکر العکبری کہلائے۔ ابن خلکان کے بقول یہاں کی مردم خیز سرزمین ارباب علم وفضل کا مرجع رہی ہے۔ عکبری نے جن لوگوں سے اکتساب فیض کیا ان کی ایک طویل فہرست ہے مگر ان میں ابومحمد بن الخشاب ابوالفتح محمد بن عبدالباقی ابن بطی ابوزرعہ طاہر بن محمد المقدسی قابل ذکر ہیں۔ عکبری نحو کے امام تھے ہی لیکن حدیث اور دیگر فنون میں بھی انہیں ید طولیٰ حاصل تھا۔ ابن خلکان رقم طراز ہیں۔

لم يكن فى اخر عمره فى عصره مثله فى فنونه وكان الغالب عليه علی النحو و صنف فى مصنفات مفيدة

عکبری کو بچپن میں چیچک کا شدید حملہ ہوا جس کے سبب ان کی دونوں آنکھیں جاتی رہیں۔ اس کے باوجود بھی وہ تحصیل علم میں منہمک رہے اور کئی علوم وفنون میں درک پیدا کر کے زندہ جاوید کتابیں لکھیں۔ ابن خلکان لکھتے ہیں کہ نابینا ہونے کے باوجود تشنگان علوم کا ان کے یہاں اژدہام

رہتا تھا۔ اصل عبارت یہ ہے۔
اشتغل علیه خلق کثیر و اتقفوا به و اشتهر اسمه فی البلاد هو حی بعد صیته
عکبری بڑی صلاحیتوں کے مالک تھے متعدد کتابیں ان کی تصانیف ہیں جن کتابوں کے سبب وہ زندہ جاوید ہیں۔ ان میں چند یہ ہیں۔
شرح کتاب الایضاح لابی علی الفارسی، شرح دیوان المتنبی، کتاب شرح اللمع، کتاب اللباب، شرح المفصل، شرح الخطب وغیرہ۔
اس طرح کی کل تیرہ کتابیں ہیں جو ان کی علمی زعامت پر شاہد عادل ہیں۔ عکبری کی شرح، شرح التبیان علی دیوان ابی الطیب، مطبع بولاق سے ۱۸۶۰ء میں اور مصر سے ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۰ء اور تیسری بار اس کی اشاعت ۱۳۰۸ھ/۱۸۹۰ء میں ہوئی۔ اس کے علاوہ بھی متعدد مقامات سے زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہے۔
متنبی کا حادثہ قتل اور اس کے اسباب: ...... متنبی کے حادثہ قتل کے بارے میں لوگوں کے مختلف خیالات و نظریات ہیں۔ ہر شخص نے اپنے قول کی تائید میں مضبوط و مستحکم دلیلیں دی ہیں لیکن جو بات زیادہ مشہور اور قرین قیاس ہے وہ یہی ہے کہ اس نے ضبہ کی ہجو کی تھی جس میں اس نے نازیبا اور رکیک جملے استعمال کیئے تھے جس کے سبب وہ مارا گیا اس ہجو یہ قصیدہ کا مطلع یہ ہے۔

مَا اَنْصَفَ الْقَوْمُ ضَبَّهْ ۔۔۔ وَ اُمَّهُ الْطُرْ طُبَّهْ

ترجمہ: قوم نے ضبہ کے ساتھ انصاف نہیں کیا نہ اس کی ماں کے ساتھ جو ڈھیلے پستان والی ہے اس قصیدہ کا اختتام ان اشعار پر ہوتا ہے۔

وَ اِنْ عَرَفْتَ مُرَادِیْ ۔۔۔ تَکَشَّفَتْ عَنْکَ کُرْبَهْ
وَ اِنْ جَهِلْتَ مُرَادِیْ ۔۔۔ فَاِنَّهُ بِکَ اَشْبَهْ

متنبی اتنی فحش اور ہتک آمیز ہجو کہنے پر کیوں مجبور ہوا؟ اس کی وجہ علامہ بدیعی نے لکھی ہے وہ رقم طراز ہیں کہ بات دراصل یہ ہے کہ ایک لڑائی میں عراق کے کچھ لوگوں نے ضبہ کے باپ یزید العتبی کو قتل کر دیا اور اس کی ماں کو گرفتار کر کے لے گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ضبہ ہمیشہ اسی وقت سے عراقیوں کی کھوج اور تاک میں رہنے لگا جو بھی عراق کا باشندہ ادھر سے گزرتا تو ضبہ اس کے ساتھ بدسلوکی ضرور کرتا ایک مرتبہ متنبی کا کوفہ کے چند اشراف کے ساتھ ادھر سے گزر ہوا حسب معمول ضبہ نے متنبی کے ساتھ بدسلوکی اور فحش گالیاں دیں اشراف کوفہ نے متنبی سے اس کا جواب دینے کیلئے کہا متنبی چراغ پا تو تھا ہی جذبہ میں آکر اس کی فحش ہجو لکھ ڈالی لکھتا ہے۔

"لوگوں نے اس کے باپ کا سر کاٹ کر پھینک دیا اور اس کی ماں پر زبردستی چڑھ بیٹھے۔ اس کی ماں بڑی سستی ہے۔ جو ایک دانہ کے عوض ہزار بار جماع کراتی ہے۔ خود اس کی علت ابنہ کی شکایت ہے۔ جس طرح ایک بیمار کو اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا کہ اس کا طبیب اس سے بار بار ملتا ہے اسی طرح اگر لوطی اس کے پاس آتے رہیں تو اس کو کچھ اعتراض نہیں"۔

ضبہ کے بھائی "فاتک" کو جب اس کی فحش کلامی کی اطلاع ملی تو وہ متنبی کے پیچھے پڑ گیا اور یہ عزم محکم کر لیا کہ اس فحش کلامی کا بدلہ لئے بغیر دم نہیں لوں گا۔ چنانچہ اپنے ارادے میں وہ اس وقت کامیاب ہوا جب متنبی شیراز سے عراق لوٹ رہا تھا۔ راستہ میں "دیر عاقول" کے پاس "صافیہ" نامی مقام پر فاتک اس پر حملہ آور ہوا اور تھوڑی جھڑپ کے بعد قتل کر ڈالا۔ یہ واقعہ ۲۸ رمضان مگر بقول ابن جنی ۲۹ رمضان ۳۵۴ھ/۹۶۵ء کا ہے اس موقع سے اس نے فرار کی کوشش کی تھی مگر اس کے غلام مفلح نے اسے بھاگنے سے روکا اور اس کی توجہ اس شعر کی طرف دلائی۔

الخیل و اللیل و البیدا تعرفنی ۔۔۔۔ و السیف و الرمح و القرطاس و القلم

ترجمہ: میں صاحب سیف و قلم ہوں مجھے گھوڑے، رات اور جنگل خوب پہچانتے ہیں۔ تلوار نیزہ اور کاغذ قلم بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔
متنبی کو بات لگ گئی اور وہ آمادہ پیکار ہو گیا پھر اس نے کہا "قَتَلْتَنِیْ قَتَلَکَ اللّٰہ" اس کے بعد فاتک پر جھپٹ پڑا مگر نتیجہ یہ نکلا کہ خود

متنبی اور اس کا بیٹا اور غلام مفلح سب کے سب مارے گئے۔ ابونصر محمد الجبلی کا بیان ہے کہ فاتک میرے دوستوں میں تھا۔ جب مجھے اس کی اطلاع ملی کہ وہ متنبی کو مار ڈالنے کا عزم محکم کر چکا ہے تو میں نے اسے بہت سمجھایا کہ شعراء کی فطرت میں ہے کہ جس سے خوش ہوتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں اور جس سے ناراض ہوتے ہیں اس کی کئی مثالیں بھی دیتے ہیں مگر وہ میری ایک نہ مانا اور اپنا کام کر بیٹھا۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ متنبی کو فاتک کی ناراضگی اور انتقامی جذبہ کی اطلاع ہو چکی تھی ابونصر محمد الجبلی کا کہنا ہے کہ اس کے چند دنوں بعد متنبی کا ادھر سے گزر ہوا از راہ خلوص میں اسے اپنے گھر لے آیا حسب استطاعت خاطر تواضع کی اور فاتک کے پورے پلان سے اسے باخبر کیا مگر متنبی نہ مانا اور چل پڑا میں نے یہ بھی کہا کہ راستہ پُر خطر ہے چند اور آدمیوں کو ساتھ لے کر جاؤ میری اس بات کی اس کے غلام نے تائید کی مگر متنبی نے جواب دیا۔

لا ارضى ان يتحدث الناس بانني سرت في خفارة احد غير سيفي

ترجمہ: سوائے تلوار کے مجھے راستہ میں کسی نگہبان کی ضرورت نہیں۔

چنانچہ اپنی ضد پر اڑا رہا اور چل پڑا۔ فاتک نے موقع پا کر اس کا کام تمام کر دیا جب مجھے اس حادثہ کی اطلاع ملی تو میں جائے واردات پر حاضر ہوا اور اسے، اس کے بیٹے اور اس کے غلام مفلح کو دفن کیا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ شیراز سے عراق لوٹتے وقت کچھ ڈاکوؤں سے اس کی مڈبھیڑ ہو گئی انہوں نے متنبی سے پچاس درہم کا مطالبہ کیا متنبی چونکہ بخیل بھی تھا اس لئے اس نے پچاس درہم دینے سے انکار کر دیا جس کے سبب ان لوگوں نے اس پر حملہ کر دیا دونوں میں جنگ ہوئی اور اس جنگ میں وہ مارا گیا۔ علامہ ابن الجوزی نے بھی متنبی کے حادثہ قتل کے یہی اسباب لکھے ہیں۔

(۱)..... متنبی جب شیراز سے چلا تھا تو اس کے پاس کافی مال تھا اس مال کے لالچ میں اعراب نے اس پر حملہ کیا اور دجلہ کے کنارے صافیہ نامی مقام پر قتل کر کے اس کا مال لوٹ لیا۔

(۲)..... دوسری وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب وہ عضد الدولہ کے دربار سے روانہ ہوا تھا تو اسے تین ہزار دینار نقد تین زین سے آراستہ گھوڑے اور شاہی خلعت سے نوازا گیا تھا۔ اس نوازش کو دیکھ کر لغزا کسی درباری شاعر نے کہا کہ اس عطا کے سامنے سیف الدولہ کی بخشش کی کیا اہمیت ہے تو متنبی نے جواباً کہا کہ اس بخشش کا سیف الدولہ کی بخشش سے کوئی جوڑ نہیں یہ بڑی بخشش ہے لیکن تصنعا اور سیف الدولہ فطرتاً سخی ہے جو کچھ دیتا ہے دل سے دیتا ہے۔ جب اس کی اطلاع عضد الدولہ کو ہوئی تو اس نے متنبی کو مار ڈالنے کا اشارہ کیا۔

(۳)..... تیسرا سبب وہی ہے جو بہت مشہور ہے اور وہ یہ ہے کہ متنبی نے ضبہ اسدی کی غیر شائستہ ہجو کی تھی جس کے سبب شیراز سے لوٹتے وقت فاتک نے اس پر بیس آدمیوں اور بعض ستر آدمیوں کو لے کر حملہ کر بیٹھا اور مار ڈالا۔

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری صاحب، جامع المعقول والمنقول شیخ التفسیر حضرت علامہ گل احمد عتیقی صاحب اور عمدۃ الافاضل مولانا محمد ظہیر الدین بٹ صاحب کا بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنی قیمتی آراء سے نوازا۔ فجزاهم الله احسن الجزاء. اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرما کر طلباء اور طالبات کے لئے استفادہ اور راقم کے لئے نجات کا باعث بنائے۔ آمین!

طالب الدعاء

مفتی یار محمد قادری

مدرس جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ قَالَ وَ قَدْ أَمَرَهُ سَيْفُ الدَّوْلَةِ بِإِجَازَةِ أَبْيَاتِ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْكَاتِبِ أَوَّلُهَا

ترجمہ: یہ (قصیدہ) متنبی نے اس وقت کہا جب سیف الدولہ نے متنبی کو حکم دیا کہ وہ بھی ابن محمد الکاتب کے ان اشعار کی طرز پر اشعار کہے۔ جن کا پہلا شعر یہ ہے۔

لغات: ﴿أَمَرَ يَأْمُرُ أَمْرًا﴾...... (ن)، حکم دینا، ہدایت دینا۔ ﴿إِجَازَةٌ﴾...... اجازت، منظوری، کسی چیز کا لائسنس، چھٹی۔ "الاجَازَاتُ الْمَدْرَسِيَّةُ، اسکول کی چھٹیاں"، "الاجَازَتُ الْمَرَضِيَّةُ۔ بیماری کی چھٹیاں" وغیرہ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ غَائِبٌ بِالاجَازَةِ وہ چھٹی پر ہے"۔ اصطلاحی طور پر ہر فن میں اس کے معنی مختلف ہوتے ہیں مثلاً محدثین کے نزدیک کسی روایت کو تحریری یا تقریری طور پر آگے نقل کرنے کے لئے اجازت کا لفظ بولا جاتا ہے۔ شعر و ادب کی اصطلاح میں کسی دوسرے شاعر کے مصرعہ (طرح مصرعہ) کی طرز پر شعر کہنا۔ ﴿بَيْتٌ﴾...... جمع بُيُوت، بُيُوتَات، بمعنی گھر، مکان، گھرانہ، خاندان، "بَيْتُ الْقَصِيْدَةِ" یا "بَيْتُ الْقَصِيْدِ"، کسی نظم کا منتخب شعر، بیت المال، سرکاری خزانہ، "اَلْبَيْتُ الْعَتِيْقُ، کعبہ، بیت اللہ"

تشریح: ابن محمد سیف الدولہ کے زمانہ کا ایک مشہور شاعر تھا۔ اس نے کچھ اشعار سیف الدولہ کے پاس بھیجے۔ سیف الدولہ کو یہ اشعار پسند آئے۔ اس نے متنبی کو حکم دیا کہ وہ بھی ابن محمد کی طرز پر اشعار لکھے۔ یا لائمی والا پہلا شعر ابن محمد کا ہے۔ اس کے بعد عذل العواذل سے آگے کے اشعار متنبی کے ہیں۔

☆ يَا لَائِمِي كُفَّ الْمَلَامَ عَنِ الَّذِي . . . . اضناه طُولُ سقامِهِ وَ شقائِهِ

ترجمہ: اے مجھے ملامت کرنے والے رُک جا! اس شخص کو ملامت کرنے سے جسے (پہلے ہی) طویل بیماری و بدبختی نے کمزور و بدحال کر رکھا ہے۔

لغات: ﴿يَا﴾...... حرف نداء، بمعنی "اے"۔ ﴿لَائِم﴾...... (اسم فاعل) لَامَ يَلُوْمُ مَلَامًا وَ مَلَامَةً (ن) سے، ملامت کرنا۔ ﴿كُفَّ﴾...... امر کا صیغہ ہے، "كَفَّ عَنْ"، (کسی کام سے) باز رہنا۔ "كَفَّهُ عَنْ"، (کسی کام سے) باز رکھنا۔ ﴿أَضْنَانَا يُضْنِيْنِيْ اِضْنَاءً﴾...... کمزور کردینا، "مُضْنٍ"، کمزور، لاغر۔ مکہ کے مشرکوں نے مسلمانوں کے بارے میں مشہور جملہ کہا تھا۔ "اَضْنَاهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ" کہ ان مسلمانوں کو یثرب (مدینہ منورہ) کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے صحابہ کو حکم فرمایا تھا کہ طواف کے دوران رمل کریں یعنی ذرا اعتماد و شان کے ساتھ چلیں۔ ﴿طُوْل﴾...... لمبائی، طوالت۔ ﴿سَقَام﴾...... بیماری، قرآن میں ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا "اِنِّیْ سَقِيْمٌ، میں بیمار ہوں"۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ جس عاشق سیاہ بخت کو پہلے ہی عشق کی بیماری و بدبختی نے خستہ و خراب کر رکھا ہے۔ اس پر مزید طعن و تشنیع کے تیر کیوں چلاتے ہو؟

اردو کے مشہور شاعر شیفتہ نے کہا تھا۔

؎ چھوڑا نہیں غیروں نے کوئی ناوک دشنام ۔۔۔ چھوٹی نہیں اپنوں سے کوئی طرز ملامت

☆ عَذْلُ الْعَوَاذِلِ حَوْلَ قَلْبِ التَّائِهِ . . . . وَ هَوَى الْأَحِبَّةِ مِنْهُ فِيْ سَوْدَائِهِ

ترجمہ: ملامت کرنے والیوں کی ملامت میرے دل آوارہ و گمراہ کے اردگرد رہتی ہے جب کہ اپنے پیاروں کی محبت اس کے اندر سمائی ہوئی ہے۔

لغات: ﴿عَذْلُ﴾...... مصدر ہے فعل عذل یعذُلُ (ض،ن) سے، ملامت کرنا۔ "عاذِلٌ، اسم فاعل"۔ "جمع عُذَّلٌ، عذلة عاذِلُوْنَ"۔ "مونث عاذِلَةٌ" اور "جمع سالم عاذِلَاتٌ" اور "دوسری جمع ہے عَوَاذِلُ، ملامت کرنے والیاں"۔
﴿حَوْلَ﴾...... اردگرد۔ "مِنْ حَوْلِهِ یا حَوْلَهُ، اس کے اردگرد"۔ "اَلَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَهُ، ہم نے اس کے اردگرد برکت عطا کی۔ (القرآن)" ﴿قَلْبٌ﴾...... دل۔ ﴿التَّائِهُ﴾...... حیران، آوارہ، مغرور، بد دماغ۔ ﴿هَوٰی﴾...... مصدر ہے هَوٰی یَهْوٰی (س) سے، خواہش، عشق و فریفتگی۔ "اِتَّخَذَ اِلٰهَهُ هَوَاهُ" (القرآن)۔ ﴿سَوْدَاءُ﴾...... یا سَوْدَاءُ الْقَلْبِ کا مطلب ہے "دل کی گہرائیوں میں"۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ یہ ملامت کریں ان کی ملامت میرے دل کو لگنے والی نہیں جب کہ اپنے پیاروں اور محبوبوں کی محبت میرے دل کے رگ و ریشے میں رچ بس گئی ہے۔ یہ لاکھ ملامت کریں ہم نے اپنے دل کی گہرائیوں میں اپنے محبوب کو بسا لیا ہے۔

☆ يَشْكُو الْمَلَامُ اِلَى اللَّوَائِمِ حَرَّهُ . . . . وَ يَصُدُّ حِيْنَ يَلُمْنَ عَنْ بُرَحَائِهِ

ترجمہ: ملامت خود شکایت کناں ہے ملامت کرنے والیوں سے گرمیِ عشق کی اور جب وہ ملامت کرتی ہیں تو ملامت حرارت عشق سے (ڈر کر) وہیں رک جاتی ہے۔

لغات: ﴿شَکَا یَشْکُوْ شَکَاوَةً اور شَکَایَةً اور شَکِیَّةً﴾...... (ن)، شکایت کرنا۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور اشعار ہیں۔

شَکَوْتُ اِلٰی وَکِیْعٍ سُوْءَ حِفْظِیْ .... فَاَوْصَانِیْ اِلٰی تَرْکِ الْمَعَاصِیْ
فَاِنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ مِّنْ اِلٰهٍ .... وَ نُوْرُ اللّٰهِ لَا یُعْطٰی لِعَاصِیْ

﴿لَوَائِمُ﴾...... جمع لَائِمَةٌ کی، ملامت کرنے والیاں۔ ﴿حَرٌّ﴾...... اس کی جمع حُرُوْرٌ اور اَحَاوِرُ آتی ہے، گرمی۔ "لَا تَنْفِرُوْا فِی الْحَرِّ"، "قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا"۔ (القرآن)۔ ﴿صَدَّ یَصُدُّ﴾...... (ن،ض) سے روکنا۔ "یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اللہ کے راستے سے روکتے ہیں (القرآن)"۔ ﴿یَلُمْنَ﴾...... جمع مؤنث غائب کا صیغہ ہے یَلُوْمُ سے۔ ﴿بُرَحَاءُ﴾...... جمع ہے بَرْحٌ کی، سختی، شدت۔ کہتے ہیں "اَلَمٌ مُبَرِّحٌ، شدید درد"۔

تشریح: ملامت کرنے والیاں عاشق کو ملامت تو کرتی ہیں لیکن خود ملامت ان سے شکایت کرتی ہے کہ اس عاشق کے دل میں گرمیِ عشق اس قدر ہے کہ اس تک ہماری رسائی اور گزر ممکن ہی نہیں۔ اردو کے مشہور شاعر نے کہا تھا۔

تپشِ عشق سے یہ حال ہے میرا گویا .... بجائے مغز ہے سیماب استخواں کے لئے

مشہور مغلیہ شہزادی شاعرہ مخفی نے کہا تھا۔

درد دلم بنگر گرمی عشق است .... موئے بر سینہ ام نمی روید

☆ وَ بِمُهْجَتِیْ یَا عَاذِلِی الْمَلِکُ الَّذِیْ . . . . اَسْخَطْتُ کُلَّ النَّاسِ فِیْ اَرْضَائِهِ

ترجمہ: میری جان (بھی) قربان اس شاہ پر۔ اے ملامت گر! جس کی خوشی کی خاطر میں نے تجھ سے بھی بڑے بڑے ملامت گروں کو ناراض کر دیا۔

لغات: ﴿مُهجة﴾...... جمع مُهَج و مُهَجات، روح، جان، دل کا خون۔ کہا جاتا ہے "خرجتْ مُهجتُه، اس کی جان نکل گئی"۔ "بذل فی هذا الامر مُهجة، اس نے اس کام کے لئے جان توڑ کوشش کی"۔ "طعنت الآمال فی مُهجتها، امیدیں اس کے دل و جان کی گہرائیوں میں اتر گئیں"۔ ﴿اسخطتُ﴾...... (باب افعال سے) ناراض کرنا۔ ﴿اَعذلُ﴾...... تفضیل کا صیغہ ہے، زیادہ ملامت کرنے والا۔ ﴿ارضا﴾...... (باب افعال سے) کسی کو راضی اور خوش کرنا۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ اے ملامت گر و نکتہ چیں! میں تو اس شاہ پر اپنی جان بھی نثار کر سکتا ہوں اور اس کی خوشی کی خاطر میں بڑے بڑوں کو خاطر میں نہیں لایا جو تجھ سے بھی زیادہ ملامت کرنے والے تھے اس کی محبت میں میں نے کسی کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

ے ہم محبت میں توحید کے قائل ہیں فراز ... ایک ہی شخص کو محبوب کئے پھرتے ہیں

☆ اِنْ کَانَ قَدْ مَلَکَ الْقُلُوْبَ فَاِنَّهُ . . . مَلَکَ الزَّمَانَ بِاَرْضِهِ وَ سَمَآئِهِ

ترجمہ: اگر دلوں پر اس کی حکومت ہو گئی تو وہ تو ایسا شاہ ہے کہ زمین و آسمان سمیت پورے زمانہ کا بادشاہ ہے۔

لغات: ﴿ان﴾...... شرطیہ۔ ﴿مَلَکَ﴾...... مَلَکَ یَمْلِکُ مِلْکًا وَ مُلْکًا وَ مَلَکًا، مالک ہونا۔ "وَ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ" (القرآن)۔ ﴿القُلُوْبُ﴾...... جمع ہے قَلْبٌ کی، دل، عقل۔ "لَهُمْ قُلُوْبٌ لَا یَفْقَهُوْنَ بِهَا، ان کے دل ہیں لیکن وہ اس سے نہیں سمجھتے"۔ ﴿الزَّمَانُ﴾...... زمانہ، وقت۔ ﴿اَرْضٌ﴾...... جمع اَرْضُوْن۔ "اَرَاضِ زمین، کرۂ ارض"۔ ﴿السَّمَاء﴾...... آسمان، جمع سَمَاوَاتٌ، بلند و بالا چیز۔

تشریح: اگر میرے شاہ کی حکومت دلوں پر قائم ہو گئی ہے تو اس میں حیرت و استعجاب کی کیا بات ہے؟ کہ وہ تو پورے زمانہ کا مالک ہے زمین و آسمان پر اس کی حکومت قائم ہے۔

☆ اَلشَّمْسُ مِنْ حُسَّادِهِ وَ النَّصْرُ مِنْ . . . قُرَنَائِهِ وَ السَّیْفُ مِنْ اَسْمَائِهِ

ترجمہ: سورج اس کے حسد کرنے والوں میں سے ہے۔ مدد و نصرت اس کے ساتھی ہیں اور تلوار تو اس کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

لغات: ﴿اَلشَّمْسُ﴾...... جمع الشُّمُوْسُ، سورج۔ "عُبَادُ الشَّمْسِ، سورج مکھی"۔ ﴿حُسَّادٌ﴾...... جمع ہے حَاسِدٌ کی، حسد کرنے والا۔ حضور ﷺ کے جوامع الکلم میں سے یہ جملہ بھی ہے "کُلُّ ذِیْ نِعْمَةٍ مَحْسُوْدٌ، ہر نعمت والے سے حسد کیا جاتا ہے"۔ حسد کا مطلب یہ ہے کہ کسی کے پاس کوئی نعمت و خوبی دیکھ کر یہ جذبہ پیدا ہونا کہ اس سے یہ چھن جائے اور مجھے حاصل ہو جائے۔ ﴿اَلنَّصْرُ﴾...... نَصَرَ یَنْصُرُ (ن) سے مصدر، مدد کرنا۔ ﴿قُرَنَاءُ﴾...... جمع ہے قَرِیْنٌ کی، اس کے معانی ہیں ملا ہوا، متحد، دوست، ساتھی، شوہر، قبیلہ وغیرہ۔ "مُنْقَطِعُ الْقَرِیْنِ، بے نظیر، بے مثال"۔ ﴿سَیْفٌ﴾...... تلوار، جمع اَسْیَافٌ، سُیُوْفٌ، اَسْیُفٌ۔ "سیف الله حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا لقب"۔ "سَیَّافٌ، جلاد"۔ ﴿اَسْمَاء﴾...... جمع ہے اِسْمٌ کی بمعنی نام، مادہ (س، م، و)۔

تشریح: اس کی جود و سخا اور فیض رسانی کا یہ عالم ہے کہ آفتاب بھی اس سے حسد کرنے لگا ہے۔ خوش قسمتی کا یہ عالم ہے کہ جہاں بھی جائے فتح و نصرت اس کے قدم چومتی ہے اور بہادری و شجاعت کا کیا پوچھنا کہ اس کا نام اور لقب ہی تلوار "سیف الدولہ" رکھ دیا گیا ہے۔

☆ اَیْنَ الثَّلَاثَةُ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالِهِ . . . مِنْ حُسْنِهِ وَ اِبَائِهِ وَ مَضَائِهِ

ترجمہ: ان تین چیزوں کی اس کی ان تین صفات کے مقابلے میں بھلا کیا حیثیت ہے اور وہ تین صفات یہ ہیں اس کا حسن۔ خودداری اور تیزی و اولوالعزمی۔

لغات: ﴿اَیْنَ﴾...... کہاں، اسم ظرف ہے، معنی مَا کو متضمن ہو کر دو فعلوں کو جزم دیتا ہے۔ اس کے ساتھ مذکور ہو یا نہ ہو۔ ﴿الثَّلَاثَةُ﴾......

تین۔ ﴿خِلالٌ﴾...... جمع ہے خَلَّةٌ کی، بمعنی طرز عمل، صفات، ضرورت۔ ﴿حُسْنٌ﴾...... جمع مَحَاسِنُ خوبصورتی، حسن و جمال۔ ﴿اِبَاءٌ﴾...... خودداری، ناپسندیدگی، کسی گھٹیا عمل سے خود کو بلند رکھنا۔ ﴿اَبٰی﴾...... (ن۔ف)۔ ﴿مَضَاءٌ﴾...... مصدر ہے، پختگی و اولوالعزمی۔

تشریح: یہ تین چیزیں۔ آفتاب (سورج)، فتح و نصرت اور تلوار اپنی جگہ بڑی وقیع ہیں لیکن جن تین صفات سے وہ متصف ہے۔ وہ صفات ان سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ اس کا حسن سورج کو ماند کرتا ہے۔ اس کی خودداری کے آگے فتح و نصرت ہیچ معلوم ہوتی ہیں اور اس کی قوت و اولوالعزمی کے سامنے تلوار بھی بے وقعت نظر آتی ہے۔

☆ مَضَتِ الدُّهُورُ وَمَا اَتَيْنَ بِمِثْلِهِ . . . . وَ لَقَدْ اَتٰى فَعَجَزْنَ عَنْ نُظَرَائِهِ

ترجمہ: زمانے گزر گئے اور اس جیسا کوئی نہ لا سکے اور جب وہ آ چکا تو پھر بھی اس کی کوئی نظیر پیش کرنے سے قاصر رہے۔

لغات: ﴿مَضَتْ﴾...... مَضٰی یَمْضِیْ (ن،ض) سے بمعنی گزرنا، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ ﴿الدُّهُورُ﴾...... جمع ہے دَهْرٌ کی زمانہ۔ ﴿مَا اَتَيْنَ﴾...... میں مَا نافیہ ہے جب ماضی کے ساتھ آتا ہے تو نفی کے معنی دیتا ہے۔ اَتَيْنَ فعل اَتٰی يَاْتِیْ اِتْيَانًا (ض) آنا، کرنا۔ ﴿مِثْلٌ﴾...... نظیر، کسی کے جیسا ہونا۔ ﴿عَجَزْنَ﴾...... صیغہ جمع مؤنث غائب عَجَزَ يَعْجِزُ عَجْزًا، عُجُوْزًا، معجزًا (ض،س) کسی کام کو کر نہ سکنا، عاجز آ جانا۔ ﴿نُظَرَاءُ﴾...... جمع ہے نَظِيْرٌ کی، بمعنی مثال، ہم پلہ۔

تشریح: میرے محبوب کے آنے سے پہلے نہ کوئی اس جیسا آیا اور نہ اس کے بعد کوئی اس کا ہم سر و ہم پلہ پیدا ہوا۔

اور سیف الدولہ نے متنبی سے مزید اشعار کا مطالبہ کیا تو متنبی نے دوبارہ کہا۔

☆ اَلْقَلْبُ اَعْلَمُ يَا عَذُوْلُ بِدَائِهِ . . . . وَ اَحَقُّ مِنْكَ بِجَفْنِهِ وَ بِمَائِهِ

ترجمہ: دل تجھ سے زیادہ اے ملامت گر اپنے مرض سے آگاہ ہے اور تجھ سے زیادہ اس کا حق ہے اپنی پلکوں اور اپنے آنسوؤں پر۔

لغات: ﴿قَلْبٌ﴾...... جمع قُلُوْبٌ، دل، سینے کے اندر دھڑکنے والا، عقل کے لئے بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ "لَهُمْ قُلُوْبٌ لَا يَفْقَهُوْنَ بِهَا، (القرآن) ان کے دل (عقلیں) ہیں لیکن وہ ان سے سمجھتے نہیں"۔ ﴿اعلم﴾...... اسم تفضیل کا صیغہ ہے، زیادہ آگاہ و واقف۔ ﴿يَا﴾...... حرف نداء۔ ﴿عَذُوْلٌ﴾...... ملامت گر، منادی اگر مفرد ہو تو مرفوع ہوتا ہے۔ ﴿دَاءٌ﴾...... بیماری، عربی کا مقولہ ہے "اَلسَّفَرُ دَاءٌ وَ دَوَائُهَا سَفَرٌ، سفر ایک بیماری ہے جس کا علاج بھی سفر ہی ہے"۔ ﴿اَحَقُّ﴾...... اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ ﴿جَفْنٌ﴾...... پلک، جمع جُفُوْنٌ، اَجْفَانٌ۔ ﴿مَاءٌ﴾...... پانی، "وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ، ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے پیدا کیا (القرآن)"۔ بِمَائِهِ میں ضمیر کا مرجع پلک ہے، پلکوں کا پانی یعنی آنسو۔

تشریح: اے میرے ناصح و ملامت گر! تو مجھے رونے سے مت روک۔ تو مجھ پر ترس کھا کر مجھے رونے سے روکتا ہے لیکن میرا دل اپنی بیماری سے تجھ سے زیادہ آگاہ ہے اور اسے زیادہ علم ہے کہ کس چیز سے اسے شفا ملتی ہے۔ اور اپنی آنکھوں اور آنسوؤں پر اس کا حق تجھ سے زیادہ ہے۔ کچھ عاشقوں کا عشق میں یہ حال ہو جاتا ہے کہ انہیں اپنے آنسوؤں میں اپنے محبوب کی صورت نظر آنے لگتی ہے۔

وہ بن کے آنسو میری چشم تر میں رہتا ہے ۔۔۔ عجیب شخص ہے پانی کے گھر میں رہتا ہے

☆ فَوَمَنْ اُحِبُّ لَاَعْصِيَنَّكَ فِی الْهَوٰی . . . . قَسَمًا بِهِ وَ بِحُسْنِهِ وَ بَهَائِهِ

ترجمہ: بخدا میں اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو میرا محبوب ہے میں عشق میں تیری کوئی بات نہیں مانوں گا۔ مجھے میرے محبوب کی اور اس کے حسن و جمال کی قسم۔

لغات: ﴿مَنْ اُحِبُّهُ﴾...... میں جس سے محبت کرتا ہوں۔ ﴿لَاَعْصِيَنَّكَ﴾...... لَاَعْصِيَنَّ واحد متکلم فعل مضارع بنون ثقیلہ، معنی

یہ ہوگا کہ میں ضرور تیری حکم عدولی و نافرمانی کروں گا۔ ﴿الْهَوىٰ﴾...... هَوِیَ، يَهْوىٰ (س) سے، عشق و فریفتگی، "علی هواه، اپنی مرضی کے مطابق"۔ ﴿حُسْنُ﴾...... حسن و جمال، خوش منظر۔ ﴿بَهَاءٌ﴾...... رونق، شاندار، آب و تاب۔

تشریح: قسم ہے مجھے اپنے محبوب کی میں اس کے عشق و دیوانگی میں تیری کوئی بات نہیں مانوں گا۔ قسم ہے اس حسن یار کی، اس زلف کی، رخسار کی۔

☆ أَ أُحِبُّهُ وَ أُحِبُّ فِيهِ مَلَامَةً . . . . إِنَّ الْمَلَامَةَ فِيهِ مِنْ أَعْدَائِهِ

ترجمہ: کیا میں اپنے محبوب سے عشق (بھی) کروں اور پھر اس کے بارے میں ملامت کو بھی پسند کروں۔ ملامت تو اس کے دشمنوں میں سے ہے۔

لغات: ﴿أَ﴾...... استفہام انکاری ہے۔ ﴿أُحِبُّ﴾...... کی تشریح گزر چکی ہے۔ ﴿مَلَامَةٌ﴾...... لَامَ يَلُوْمُ (ن) سے، ملامت کرنا۔ ﴿اعدائه﴾...... اعداء جمع ہے عَدُوٌّ کی بمعنی دشمن، کہتے ہیں "عَدُوٌّ لَدُوْدٌ، سخت ترین، بدترین دشمن"

تشریح: یہ کیونکر ممکن ہے کہ میں اپنے محبوب سے محبت بھی کروں اور پھر ملامت بھی مجھے اچھی لگے۔ ملامت اور میرا محبوب تو آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ اپنے محبوب کی ناپسندیدہ چیز مجھے کیسے اچھی لگ سکتی ہے۔

☆ عَجِبَ الْوُشَاةُ مِنَ اللُّحَاةِ وَ قَوْلِهِمْ . . . . دَعْ مَا نَرَاكَ ضَعُفْتَ عَنْ إِخْفَائِهِ

ترجمہ: حیران ہو گئے چغل خور ملامت کرنے والوں اور ان کی اس بات پر کہ چھوڑ دو کہ ہم دیکھ رہے ہیں تم اس (عشق) کو چھپا نہیں سکتے۔

لغات: ﴿عَجِبَ﴾...... واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے، تعجب کیا، حیران ہوا، (باب سمع سے)۔ ﴿وُشَاةٌ﴾...... جمع ہے واش کی، بمعنی چغل خور، الزام تراش، جولاہے، بہت اولاد والے اور اونٹوں والے کو بھی کہتے ہیں۔ ﴿لُحَاةٌ﴾...... جمع ہے لَاحٍ کی، ملامت کرنے والا۔ ﴿دَعْ﴾...... امر کا صیغہ ہے، بمعنی چھوڑ دو۔ حدیث ہے "خُذْ مَا صَفَا دَعْ مَا كَدَرَ"۔ ﴿نَرَاكَ﴾...... نری جمع متکلم کا صیغہ ہے، رأى يرى (ف) سے بمعنی دیکھنا۔ کہتے ہیں "رَأَيْتُ بِعَيْنَيْ رَأْسِيْ، میں نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا"۔ اسی طرح "رایت بام یمینی" اور "رایت رای العین" کا بھی یہی مطلب ہے۔ ﴿ضَعُفْتَ﴾...... ضعف يضعف (ک، ن) کمزور ہونا۔ "خلق الانسان ضعیفا، انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے (القرآن)"۔ ﴿اخفاء﴾...... باب افعال سے، چھپانا۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ یہ الزام تراش و چغل خور ملامت گروں کی عقل پر حیران ہیں کہ عاشق جو اپنے عشق ہی کو چھپا بھی نہیں سکتا اسے کہ رہے ہیں کہ تم اس عشق ہی کو چھوڑ دو۔ بھلا جو عاشق زار اپنے عشق کو چھپانے کی قدرت و طاقت سے بھی محروم ہو چکا ہو۔ وہ اس عشق سے کس طرح دست بردار ہو سکتا ہے۔ یہ جنون عشق کے انداز اس سے کیسے چھوٹ سکتے ہیں۔

☆ مَا الْخِلُّ إِلَّا مَنْ أَوَدُّ بِقَلْبِهِ . . . . وَ أَرَى بِطَرْفٍ لَا يَرَى بِسِوَائِهِ

ترجمہ: میرا دوست وہی ہے کہ میں جس کے قلب و قالب سے محبت کرتا ہوں اور جس نظر سے وہ کسی چیز کو دیکھتا ہے۔ میں بھی اسی نظر سے دیکھتا ہوں۔

لغات: ﴿مَا﴾...... نافیہ ہے۔ ﴿خِلٌّ﴾ اور ﴿خُلٌّ﴾...... جمع أَخْلَالٌ گہرا دوست۔ ﴿أَوَدُّ﴾...... وَدَّ يَوَدُّ (س) سے، محبت کرنا۔ ﴿طَرْفٌ﴾...... آنکھ، نظر، دیکھنا، جمع أَطْرَافٌ۔ "اِرْتِدَادُ الطَّرْفِ، پلک جھپکنا"، "مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ، پوشیدہ، خفیہ طور پر، چھپ کر۔

تشریح: پہلے مصرعہ کا مطلب تو بالکل واضح ہے کہ دوست وہی ہے میں جس کے جسم و جان سے محبت کرتا ہوں دوسرے مصرعے کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں پہلا یہ کہ میں جس چیز کو جس نظر سے دیکھوں میرا محبوب بھی اسے اسی نظر سے دیکھتا ہے دوسرا یہ کہ میری آنکھ سوائے اس محبوب کے اور کسی کی طرف اٹھتی ہی نہیں۔

ے اٹھتی نہیں نظر کسی اور کی طرف ۔ پابند کر گئی ہے صنم کی نظر مجھے
ے دل گیا تھا تو یہ آنکھیں بھی کوئی لے جاتا ۔ میں فقط ایک ہی تصویر کہاں تک دیکھوں
ے ہمہ شہر پر زخوباں منم و خیال ما ہے ۔ چہ کنم کے چشم خوش بیں نہ کند بہ کس نگاہے

☆ اِنَّ الْمُعِیْنَ عَلَی الصَّبَابَةِ بِالْاَسٰی .... اَوْلٰی بِرَحْمَةِ رَبِّهَا وَ اِخَائِهٖ

ترجمہ: عشق میں مددگار اور غم گسار۔ خداوند عشق کی رحمت واخوت کا زیادہ حق دار ہے۔

لغات: ﴿معین﴾......آغان یُعِیْنُ اِعَانَةً، مدد کرنا، معینٌ اسم فاعل کا صیغہ ہے، مدد کرنے والا۔ ﴿صَبَابَةٌ﴾......عشق و فریفتگی۔ ﴿اَسٰی﴾......غم گساری و ہمدردی۔ ﴿اَوْلٰی﴾......زیادہ لائق وحقدار۔ ﴿رَحْمَةٌ﴾......مہربانی وشفقت۔ ﴿اِخَاءٌ﴾......اخوت و بھائی چارگی۔

تشریح: اس شعر کی تشریح اکثر شارحین نے دوسرے انداز میں کی ہے میرے خیال میں اس کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ جو شخص عاشق پر ترس کھاتا ہے غم گساری کر کے اس کی مدد کرنا چاہتا ہے۔ وہ عاشق کی تو کیا مدد کرے ہاں خود وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اس پر ترس کھایا جائے اور اس کے ساتھ رحمت واخوت کا معاملہ کیا جائے۔ یعنی عاشق کو چاہئے کہ وہ اس پر ترس کھائے۔

☆ مَهْلًا فَاِنَّ الْعَذْلَ مِنْ اَسْقَامِهٖ . . . . وَ تَرَفُّقًا فَالسَّمْعُ مِنْ اَعْضَائِهٖ

ترجمہ: ذرا نرم روی سے کام لو کہ ملامت اس کی بیماری ہے اور ذرا مہربانی سے پیش آؤ کہ کان بھی اس کے اعضاء کا حصہ ہیں۔

لغات: ﴿مَهْلًا﴾......ذرا آہستگی سے۔ کہا جاتا ہے "عَلٰی مَهْلٍ اور عَلٰی مَهْلِکَ خراماں خراماں"۔ ﴿اَلسَّمْعُ﴾......کان۔ "اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰئِکَ کَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا، کان آنکھ اور دل سب چیزوں سے اس دن پوچھا جائے گا (القرآن)"۔ ﴿اَعْضَاءٌ﴾......جمع ہے عُضْوٌ کی، جسم کے اعضاء، ممبر کو بھی عضو کہا جاتا ہے مثلاً عُضْوٌ فِی الْبَرْلَمَانِ، ممبر پارلیمنٹ۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ عاشق کو پہلے ہی سو روگ اور ہزار بیماریاں ہیں اور یہ ملامت بھی اس کے لئے ایک روگ ہی بن گیا ہے۔ تو اسے ملامت نہ کر۔ اس کی بیماریوں میں اضافہ نہ کر۔ اس کے ساتھ نرمی وشفقت سے بات کر۔ کان بھی اس کے اعضاء میں سے ایک عضو ہے۔ اپنی ترش وتیز باتوں سے اس کی سمع خراشی نہ کر۔

کہتے ہیں " آدمی فربہ شود از راہ گوش، اچھی باتوں کا انسان پر اچھا اثر مرتب ہوتا ہے"۔

☆ وَهَبِ الْمَلَامَةَ فِی اللَّذَاذَةِ کَالْکَرٰی . . . . مَطْرُوْدَةً بِسُهَادِهٖ وَ بُکَائِهٖ

ترجمہ: فرض کرو کہ ملامت کی لذت اک خواب آسودہ کی سی ہے۔ عاشق اپنے گریہ وبکا سے اس لذت سے بھی کنارہ کش رہتا ہے اسے خود سے دور پھینک دیتا ہے۔

لغات: ﴿هَبْ﴾......امر کا صیغہ ہے بمعنی فرض کرو۔ کہا جاتا ہے "هَبْنِیْ فَعَلْتُ فرض کرو میں نے یہ کام کر لیا"۔ "وَ لْنَهَبْ اَنْ کَذَا وَ کَذَا چلئے ہم فرض کرتے ہیں کہ"۔ ﴿لَذَاذَةٌ﴾...... لذت و فرحت، جمع لَذَائِذُ۔ ﴿کَرٰی﴾...... نیند، اونگھ، غنودگی۔ ﴿مَطْرُوْدَةٌ﴾...... پھینکی ہوئی، دور کی ہوئی، طَرَدَ یَطْرُدُ (ن) پھینکنا، دھتکارنا، دور کرنا۔ ﴿سُهَادٌ﴾...... بے خوابی۔ ﴿بُکَاءٌ﴾......رونا، نالہ وبکا کرنا۔

تشریح: فرض کرلو کہ ملامت کی لذت اک آسودہ اور فرحت بخش نیند کی سی ہے۔ لیکن نیند تو عاشق کے نالہ وشیون سے پہلے ہی اُڑ چکی ہے۔ اب ملامت کی لذت سے بھی کنارہ کش ہو جاؤ۔

؎ خوشیاں ہماری چھین کر غم تو دے گئے	دل تو میں نے خود دیا کیا نیند بھی تم لے گئے؟
؎ جو اس زور سے میر روتا رہے گا	تو ہمسایہ کاہے کو سوتا رہے گا؟
میرے خیال میں شاعر یہ کہنا چاہتا ہے کہ دیکھو عاشق لذت نیند سے کنارہ کش ہو چکا ہے۔ جیسے میر کا کہنا ہے کہ۔
؎ روتے رہتے ہیں ساری ساری رات	اب یہی کاروبار ہے اپنا
اور نیند کی لذت کشی کی جگہ ساری ساری رات آہ و بکا کرتے گزر جاتی ہے تو اے ملامت گر تجھے بھی ملامت میں میٹھی نیند کی سی لذت ملتی ہے لیکن تو بھی اس لذت سے پہلو کش ہو جا اور ملامت چھوڑ دے۔

☆ لَا تَعْذُلِ الْمُشْتَاقَ فِيْ أَشْوَاقِهِ . . . . حَتّٰى يَكُوْنَ حَشَاكَ فِيْ أَحْشَائِهِ

ترجمہ: عاشق کو اس کی محبتوں کی وجہ سے ملامت نہ کر کہ تیرا دل بھی اس کے دل میں ہو جائے۔
لغات: ﴿لَا تَعْذُلْ﴾...... نہی کا صیغہ ہے، بمعنی ملامت نہ کر۔ ﴿مُشْتَاقٌ﴾...... عاشق، چاہنے والا۔
؎ ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار	یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے؟
﴿أَشْوَاقٌ﴾...... جمع ہے شَوْقٌ کی، بمعنی رغبت، محبت، تمنا۔ ﴿يَكُوْن﴾...... ہو جائے، كَانَ سے مضارع۔ ﴿حَشَا﴾...... کوئی اندرونی چیز، اندر کی چیز مراد دل۔
؎ شاید اسی کا نام محبت ہے شیفتہ	اک آگ سی ہے سینہ کے اندر لگی ہوئی
تشریح: عاشق کو اس کی محبتوں رغبتوں اور تمناؤں پر برا بھلا مت کہو۔ تم کبھی عشق کی آگ میں جلے ہو تو تمہیں پتہ ہو کہ عاشق پر کیا کیا احوال گزرتے ہیں۔ کسی عاشق کی خواہش اور ارمان تم سمجھ نہیں سکتے۔ جب تک کہ خود تمہارے اندر اک عاشق کا دل نہ ہو۔
؎ جو دل پہ گزرتی ہے تجھ کو خبر کیا ناصح؟	کچھ ہم سے سنا ہوتا پھر تو نے کہا ہوتا
؎ محبت کو سمجھنا ہے تو ناصح خود محبت کر	کنارے سے کبھی اندازہ طوفان نہیں ہوتا
؎ ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے	بہت نکلے میرے ارمان مگر پھر بھی کم نکلے

☆ إِنَّ الْقَتِيْلَ مُضَرَّجًا بِدُمُوْعِهِ . . . مِثْلُ الْقَتِيْلِ مُضَرَّجًا بِدِمَائِهِ

ترجمہ: اپنے آنسوؤں میں لت پت بسمل ایسا ہی ہے جیسے کوئی ذبح کیا ہوا شخص اپنے خون میں لت پت ہو۔
لغات: ﴿قَتِيْلٌ﴾...... ذو معنیین لفظ ہے، اس کا مطلب قاتل بھی ہو سکتا ہے اور مقتول بھی۔ زیادہ تر مقتول کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع قَتْلٰى ہے۔ ﴿مُضَرَّجٌ﴾...... داغ دار، ضَرج، داغ۔ "مُضَرَّجُ الْيَدَيْنِ، رنگے ہاتھوں والا"۔ "دُمُوْعٌ جمع ہے دَمْعٌ کی بمعنی آنسو"۔ "تَرٰى أَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ (القرآن)"۔ ﴿دِمَاءٌ﴾...... خون۔
تشریح: اپنے آنسوؤں میں لت پت بسمل اپنے جسم کا سارا خون اپنے آنسوؤں میں بہا دیتا ہے۔ وہ خون کے آنسو روتا ہے اس کی آنکھوں سے لہو ٹپکتا ہے۔ بقول میر
؎ چشم خوں بستہ سے کل رات لہو پھر ٹپکا	ہم تو سمجھے تھے کہ اے میر یہ آزار گیا
اور غالب نے کہا تھا۔ کہ
؎ رگوں میں دوڑنے پھرنے کے ہم نہیں قائل	جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے
لہٰذا خون کے آنسو رونے والا اور خون میں لت پت مقتول حقیقت میں دونوں ایک ہی جیسے ہیں۔

☆ وَ العِشقُ کَالمَعشُوقِ یَعذُبُ قُربُہٗ . . . . لِلمُبتَلیٰ وَ یَنَالُ مِن حَوبَائِہٖ

ترجمہ: اور عشق معشوق ہی کی طرح عاشق کے لئے بہت خوشگوار ہوتا ہے حالانکہ یہ اس کی جان لے لیتا ہے۔

لغات: ﴿یعذب﴾...... خوشگوار لگتا ہے، میٹھا لگتا ہے۔ عَذُبَ یَعذُبُ (ک)،مَاءٌ عَذبٌ. میٹھا پانی۔ ﴿قُربٌ﴾...... قرب و وصال۔ ﴿مُبتَلیٰ﴾...... امتحان میں ٹھہرا ہوا، مراد عاشق ہے۔ ﴿ینالُ﴾...... نَالَ ینالُ جب اس کا صلہ منْ آئے تو اس کا مطلب ہوتا ہے کسی پر غلبہ پالینا، کسی پر چھا جانا، کسی کو دبالینا وغیرہ۔ ﴿حوباءٌ﴾...... جان۔

تشریح: جس طرح عاشق کو معشوق کا قرب و وصال بہت میٹھا اور خوشگوار لگتا ہے اسی طرح عشق بھی اس کے لئے بہت شیریں اور خوشگوار ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ عشق ہی اس کی جان کا دشمن بن جاتا ہے اور اسے خراب وخستہ کر کے رکھ دیتا ہے۔

؎ جو سیس تلی پہ دھر نہ سکے وہ پریم گلی میں آئے کیوں؟

☆ لَو قُلتَ لِلدَّنِفِ الحَزِینُ فَدَیتُہٗ . . . . مِمَّا بِہٖ لَاَغَرتَہٗ بِفِدَائِہٖ

ترجمہ: اگر تم سدا کے روگی غم کے مارے سے کہو کہ جس غم میں تم گھل رہے ہو وہ تمہاری جگہ مجھے مل جاتا تو اس فداکاری سے تم نے اس کی غیرت کو بیدار کر دیا۔

لغات: ﴿لَو﴾...... حرف شرط۔ ﴿دَنِفٌ﴾...... سدا کا مریض، روگی۔ ﴿حَزِینٌ﴾...... غم زدہ۔ ﴿فَدَیتُ﴾...... میں فدا ہو جاتا۔ فَدٰی (ض) سے، فدا ہونا۔ ﴿أغار یُغیرُ﴾...... باب افعال سے، غیرت دلانا۔

تشریح: اگر تم عشق کے روگی سے یہ کہو کہ تمہاری جگہ یہ روگ مجھے لگ جاتا تو بجائے خوش ہونے کے (جیسا کہ تم سمجھ رہے ہو) اس کی غیرت بیدار ہو جائیگی۔ عاشق اپنے عشق ومحبت میں اس قدر غیور و جسور ہوتا ہے کہ دوسرے کا وجود تو کجا اس کا ذکر بھی اس کے لئے قابل برداشت نہیں ہوتا۔

؎ شرکت غم بھی نہیں چاہتی غیرت میری غیر کی ہو کے رہے یا شب فرقت میری

☆ وُقِیَ الاَمِیرُ ھَوَی العُیُونِ فَاِنَّہٗ . . . . مَا لَا یَزُولُ بِبَأسِہٖ وَ سَخَائِہٖ

ترجمہ: امیر آنکھوں کے عشق سے بچا رہے کہ یہ وہ آزار ہے جو نہ شجاعت وقوت وشوکت سے جاتا ہے اور نہ سخاوت و بخشش سے۔

لغات: ﴿وُقِیَ﴾...... صیغہ واحد مذکر مجہول، وَقٰی یَقِی وِقَایَۃً، بچانا۔ وِقَایَۃٌ پرہیز، احتیاط، بچاؤ۔ "دِینَارُ الوِقَایَۃِ خَیرٌ مِن قِنطَارِ العِلاجِ، پرہیز علاج سے بہتر ہے"۔ ﴿یَزُولُ﴾...... زَالَ یَزُولُ زَوَالًا (ن) زائل ہونا، جاتے رہنا۔ ﴿بَأسٌ﴾...... طاقت وقوت۔ "شَدِیدُ البَأسِ، زبردست قوی"۔ "لَا بَأسَ بِہٖ، کوئی حرج نہیں، کوئی اعتراض نہیں"۔ "کَمِیَّۃٌ لَا بَأسَ بِھَا، ایک معقول مقدار"۔ ﴿سَخَاءٌ﴾...... جود وسخا، سخاوت، بخشش۔

تشریح: اللہ امیر کو حسینوں کی آنکھوں کے عشق ومستی سے بچائے کہ ان سے لگنے والا روگ نہ شجاعت سے ختم ہوتا ہے نہ عطا و بخشش سے۔ (دنیا بھر کے ادب میں حسینوں کی آنکھوں کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اور کسی چیز کے بارے میں نہیں لکھا گیا)۔

؎ کیفیت چشم اس کی مجھے یاد ہے سودا ساغر کو میرے ہاتھ سے لینا کہ میں چلا

☆ یَستَأسِرُ البَطَلَ الکَمِیَّ بِنَظرَۃٍ . . . . وَ یَحُولُ بَینَ فُؤَادِہٖ وَ عَزَائِہٖ

ترجمہ: پھانس لیتی ہے ان کی محبت ایک ہی نظر میں اسلحہ بند بہادر و جانباز کو اور اس کے دل وصبر کے درمیان رکاوٹ بن جاتی ہے۔

لغات: ﴿یَستَأسِرُ﴾...... باب استفعال سے، بمعنی قید کر لیتا ہے، گرفتار کر لیتا ہے، پھانس لیتا ہے۔ ﴿البَطَلُ﴾...... بہادر و جانباز۔ ﴿الکَمِیُّ﴾...... اسلحہ سے لیس، اسلحہ بند۔ ﴿نَظرَۃٌ﴾...... ایک نظر۔ ﴿یحول﴾...... حَالَ یَحُولُ (ن) حائل ہونا۔

﴿فُؤادٌ﴾......دل، جمع اَفئِدَۃ۔ "تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ (القرآن)"۔ ﴿عَزاء﴾......صبر و ثبات۔

تشریح: کوئی کیسا ہی شجاع و بہادر ہو اور پھر بہادری کے ساتھ ساتھ اسلحہ سے بھی لیس ہو لیکن محبت کی ایک نظر اس کو ہمیشہ کے لئے گرفتار عشق و بلا کر لیتی ہے اور اس کے دل کا سارا صبر و ثبات ختم کر دیتی ہے اور اس کا حال یہ ہو جاتا ہے۔ کہ

یم فرات ہے جاری میان دیدہ و دل ... نہ دامنوں کو خبر ہے نہ آستیوں کو

☆ اِنِّیْ دَعَوْتُکَ لِلنَّوَائِبِ دَعْوَةً .... لَمْ یُدْعَ سَامِعُهَا اِلٰی اَکْفَائِهٖ

ترجمہ: میں نے اپنی مصیبتوں میں تجھے پکارا اور جن کے لئے پکارا وہ اس پکار کے سننے والے کے ہم پلہ نہیں۔

لغات: ﴿دَعَا﴾......یَدْعُوْ (ن) بلانا، پکارنا، دعوت دینا۔ "اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (القرآن)"۔ ﴿نَوَائِبُ﴾......جمع ہے نَائِبَةٌ کی، مصیبت، آفت، بلا۔ ﴿اَکْفَاءٌ﴾......جمع ہے کُفُوٌ کی، بمعنی ہم پلہ۔

تشریح: میں نے بلاؤں آفتوں اور مصیبتوں میں تجھے پکارا کہ تو مجھے ان سے چھٹکارا دلا تو جب بھی پکارا گیا تو تیرے مقابل ہمیشہ تیرے ہم پلہ بہادر و جانباز ہوا کرتے تھے لیکن یہ بلائیں تجھ سے بہت حقیر اور بے وقعت ہیں یہ تیرے مقابل کہاں ٹھہر سکتی ہیں۔

☆ فَاَتَیْتَ مِنْ فَوْقِ الزَّمَانِ وَ تَحْتِهٖ .... مُتَصَلْصِلًا وَ اَمَامِهٖ وَ وَرَائِهٖ

ترجمہ: پھر تو آیا ایک جھنکار کے ساتھ زمانہ کے اوپر نیچے آگے اور پیچھے سے۔

لغات: ﴿اَتَیْتَ﴾......ماضی صیغہ واحد مذکر حاضر، اَتٰی یَاْتِیْ سے۔ ﴿مُتَصَلْصِلًا﴾......جھنکار بداماں۔ صَلْصَلَ، لوہے یا کسی دھات (سونے وغیرہ) کے ٹکرانے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے اسے صَلْصَلَةٌ کہتے ہیں۔

تشریح: تو میری پکار پر دیوانہ وار دوڑا چلا آیا اور اوپر، نیچے، آگے اور پیچھے چاروں طرف سے جو بلائیں مجھ پر نازل ہو رہی تھیں مجھے ان سے محفوظ و مصئون کر دیا۔

☆ مَنْ لِلسُّیُوْفِ بِاَنْ تَکُوْنَ سَمِیَّهَا .... فِیْ اَصْلِهٖ وَ فِرِنْدِهٖ وَ وَفَائِهٖ

ترجمہ: ان تلواروں سے کس نے کہہ دیا کہ وہ اپنے ہم نام (سیف الدولہ) جیسی ہو سکتی ہیں۔ اس کی اصل (خاندان) جوہر اور وفا میں۔

لغات: ﴿سُیُوْفٌ﴾......جمع سَیْفٌ کی، بمعنی تلوار۔ ﴿سَمِیٌّ﴾......ہم نام۔ ﴿اَصْلٌ﴾...... اصل، خاندان، جڑ وغیرہ۔ ﴿فِرِنْدٌ﴾......مہارت و خوبی۔ ﴿وَفَاءٌ﴾......وفا۔

تشریح: ان تلواروں سے یہ کس نے کہہ دیا کہ (مَنْ کے بعد قَالَ مقدر اور محذوف سمجھ لیں) سیف الدولہ ان کا ہم نام تو ہے لیکن اس جیسے خاندان، خوبی و مہارت، اور وفا میں یہ اس کا مقابلہ کہاں کر سکتی ہیں۔

☆ طُبِعَ الْحَدِیْدُ فَکَانَ مِنْ اَجْنَاسِهٖ .... وَ عَلِیٌّ الْمَطْبُوْعُ مِنْ آبَائِهٖ

ترجمہ: جس جنس سے لوہا ڈھالا گیا وہ ویسا ہی ڈھل گیا اور علی اپنے آباؤ اجداد کا ڈھالا ہوا ہے۔

لغات: ﴿طُبِعَ﴾......ڈھالنا، واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے، بمعنی ڈھالا گیا۔ ﴿حَدِیْدٌ﴾......لوہا۔ وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ (القرآن)۔ "اَلْحَدِیْدُ بِالْحَدِیْدِ یُفْلَحُ، لوہا لوہے سے کٹتا ہے"۔ ﴿اَلْمَطْبُوْعُ﴾......ڈھالی گئی چیز۔ ﴿آبَاءٌ﴾......جمع ہے اَبٌ کی، معنی باپ دادا۔

تشریح: جس چیز کو بھی جس چیز سے تیار کیا جائے اور ڈھالا جائے وہ اسی جیسی اور اسی کی جنس میں شمار کی جاتی ہے۔ اگر تلواریں عمدہ لوہے سے ڈھالی جائیں تو عمدہ ہوں گی ردی لوہے سے ڈھالی جائیں تو ردی ہوں گی۔ میرے ممدوح علی (سیف الدولہ کا نام ہے) کو اس کو آباؤ اجداد نے ڈھالا ہے اور وہ سب کے سب معزز اور محترم و شرف والے لوگ تھے۔ لہٰذا علی سیف الدولہ بھی بڑے شرف اور کرم والا ہے۔

و قال یمدح علی بن منصور الحاجب

ترجمہ: علی ابن منصور الحاجب کی تعریف کرتے ہوئے (متنبی) کہتا ہے۔

☆ بِأَبِی الشُّمُوسُ الجَانِحَاتُ غَوَارِبًا . . . . اللَّابِسَاتُ مِنَ الحَرِيرِ جَلَابِبًا

ترجمہ: میرا باپ قربان ان خورشید رووں پر جو کج ادا ہیں۔ ریشم کی چادریں اوڑھ کر چھپ جانے والیاں ہیں۔

لغات: ﴿بِأَبِی﴾...... "ب" جہاں اور بہت سے معانی و مدلولات کے لئے استعمال ہوتی ہے وہاں تفدیہ کے لئے بھی استعمال ہوتی ہے۔ "ابی، میرا باپ"۔ ﴿اَلْجَانِحَاتُ﴾...... جَنَحَ (ف،ض،ن) سے، اس کا مطلب ہے جھکاؤ رکھنا، میلان رکھنا۔ "هُوَ يَجْنَحُ نَحْوَهَا، وہ اس عورت کی طرف میلان رکھتا ہے" جَانِحَاتُ کا مطلب ہوگا "کج ادائی سے چلنے والیاں"۔ "جَانِحَةٌ، پسلی، روح اور دل کو بھی کہتے ہیں اس کی جمع جَوَانِحُ آتی ہے"۔ کہا جاتا ہے "طَفَرَتْ جَوَانِحُهَا، وہ خوشی سے پھولی نہیں سماتی"۔ ﴿غَوَارِبًا﴾...... غَوَارِبُ جمع ہے غَارِبَةٌ کی، چھپ جانے والیاں۔ ﴿اَللَّابِسَاتُ﴾...... جمع ہے لَابِسَةٌ کی، لَبِسَ (س) سے۔ ﴿اَلْحَرِيْرُ﴾...... ریشم۔ ﴿جَلَابِبًا﴾...... دراصل جَلَابِيْبُ ہے جو جمع ہے جِلْبَابٌ کی، اس کا مطلب ہے اوڑھنی، چادر۔ ضرورت شعری کی وجہ سے یاء حذف کردی گئی۔

☆ اَلْمُنْهِبَاتُ قُلُوْبَنَا وَ عُقُوْلَنَا . . . . وَ جَنَاتِهِنَّ النَّاهِبَاتِ النَّاهِبَا

ترجمہ: ہمارے دلوں اور عقلوں کو لوٹ لینے والیاں ہیں۔ اور ان کے رخسار (بڑے بڑے) لٹیروں کو لوٹ لینے والے ہیں۔

لغات: ﴿اَلْمُنْهِبَاتُ﴾...... لوٹنے والیاں، جمع ہے مُنْهِبَةٌ کی۔ نَهَبَ وَ نَهِبَ (ف،س) سے لوٹنا۔ ﴿قلوب اور عقول﴾...... ترکیبی طور پر یہاں مفعول واقع ہو رہے ہیں۔ ﴿وَجَنَاتٌ﴾...... جمع ہے وَجْنَةٌ کی، بمعنی رخسار۔

تشریح: ان کا حسن لب و رخسار اس قدر قاتل ہے کہ ہماری عقل و خرد تو شکار کر ہی چکیں بڑے بڑے دلیر و شجاع اور لٹیروں کو بھی یہ اپنے حسن کی طاقت سے لوٹ لینے والیاں ہیں۔

متاعِ دین و دانش لٹ گئی اللہ والوں کی ۔۔۔ یہ کس کافر ادا کا غمزہ خون ریزی ہے ساقی

☆ اَلنَّاعِمَاتُ القَاتِلَاتُ المُحْيِيَاتُ . . . . المُبْدِيَاتُ مِنَ الدَّلَالِ غَرَائِبًا

ترجمہ: یہ نرم و نازک، مار دینے والیاں اور زندہ کردینے والیاں ہیں انہوں نے اپنے ناز و نخرے سے کیسے کیسے عجائب کر دکھائے ہیں۔

لغات: ﴿نَاعِمَاتٌ﴾...... جمع ہے نَاعِمَةٌ کی، بمعنی نرم و نازک چیز یا عورت۔ اسی طرح قَاتِلَاتٌ بھی قَاتِلَةٌ اور مُحْيِيَاتٌ بھی مُحْيِيَةٌ کی جمع ہیں، معانی واضح ہیں۔ ﴿مُبْدِيَاتٌ﴾...... بھی مُبْدِيَةٌ کی جمع ہے، بمعنی ظاہر کرنے والی۔ ﴿غَرَائِبُ﴾...... غَرِيْبَةٌ کی جمع ہے، عجیب و غریب چیز۔

تشریح: یہ نرم اندام معشوقائیں اپنی توجہ و التفات سے اپنے عشاق کے تن مردہ میں جان بھی ڈال سکتی ہیں اور اپنی بے توجہی اور تغافل سے انہیں موت سے بھی ہم کنار کر سکتی ہیں۔ ان کے ناز و نخرے سے کیسے کیسے عجائبات رونما ہو چکے ہیں؟

چو آئی سوئے من چوں گل سوئے من چوں گل پس از مردن بوئی تو ۔۔۔ رواں تو جاں زتن آید تن من از ن بیروں

اس نے جلتی ہوئی پیشانی پہ جب ہاتھ رکھا ۔۔۔ روح تک آگئی تاثیر مسیحائی کی

☆ حَاوَلْنَ تَفْدِيَتِي وَ خِفْنَ مُرَاقِبًا . . . . فَوَضَعْنَ اَيْدِيَهُنَّ فَوْقَ تَرَائِبًا

ترجمہ: وہ مجھے جان نثاری و فداکاری کا یقین دلانا چاہتی تھیں لیکن رقیبوں سے ڈر گئیں۔ سو انہوں نے اپنے ہاتھ سینے پہ رکھ کر اشارہ کیا۔

لغات: ﴿خاوَلْنَ﴾..... خاوَلَ یُخاوِلُ، مغالطہ سے،کوشش کرنا۔ ﴿تَفْدِیَۃٌ﴾..... فدا ہونا، قربان ہونا۔ ﴿خِفْنَ﴾..... خافَ یَخافُ (س) سے۔ ﴿مراقب﴾..... بمعنی رقیب۔ آج کل یہ لفظ نگران، سپروائزر، وغیرہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ﴿وَضَعْنَ﴾..... وَضَعَ یَضَعُ (ف) سے رکھنا۔ ﴿أَیْدِیْ﴾..... جمع ہے یَدٌ کی، بمعنی ہاتھ۔ ﴿تَرائبُ﴾..... جمع ہے تَرِیْبَۃٌ کی، بمعنی سینہ، چھاتی۔

تشریح: معشوقائیں مجھے اپنی محبت وفداکاری کا یقین دلانا چاہتی تھیں لیکن رقیبوں کی موجودگی میں وہ کچھ کہہ نہ سکیں۔ سو اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کے لئے انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے سینوں پر رکھ کر مجھے اشارہ کیا۔

☆ وَ بَسَمْنَ عَنْ بَرَدٍ خَشِیْتُ أُذِیْبُہٗ .... مِنْ حَرِّ أَنْفَاسِیْ فَکُنْتُ الذَّائِبَا

ترجمہ: وہ اولے جیسے دانتوں سے مسکرائیں تو مجھے یہ خدشہ تھا کہ یہ اولے میرے سانسوں کی گرمی سے پگھل نہ جائیں۔ مگر میں خود ہی پگھل گیا۔

لغات: ﴿بَسَمْنَ﴾..... بَسَمَ (ض) سے، مسکرانا۔ ﴿بَرَدٌ﴾..... اولے۔ ﴿أُذِیْبُ﴾..... أَذَابَ یُذِیْبُ (افعال) سے، بمعنی میں پگھلا دوں۔ ﴿أَنْفَاسٌ﴾..... جمع نَفَسٌ سانس۔ ﴿ذَائِبٌ﴾ پگھلا ہوا۔

تشریح: جب وہ اولے جیسے شفاف اور خوبصورت دانتوں سے مسکراہٹیں بکھیرنے لگیں تو مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ قرب ووصال کے وقت میرے سانسوں کی گرمی سے کہیں یہ اولے پگھل نہ جائیں اور ان معشوقاؤں کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔ لیکن انہیں تو کوئی نقصان نہ پہنچا البتہ میں خود ہی ہجر وفراق کی حدت سے پگھل گیا۔

☆ یَا حَبَّذَا الْمُتَحَمِّلُوْنَ وَ حَبَّذَا .... وَادٍ لَثَمْتُ بِہِ الْغَزَالَۃَ کَاعِبَا

ترجمہ: ان کے کیا کہنے! جو برداشت کرنے والے ہیں اور کیا بات ہے اس وادی کی جس میں میں نے نوخیز محبوبہ کو چوما۔

لغات: ﴿حَبَّذَا﴾..... کیا بات ہے، کیا کہنے۔ ﴿اَلْمُتَحَمِّلُوْنَ﴾..... تحمل سے اسم فاعل جمع کا صیغہ ہے، اس کا مطلب اٹھانا اور برداشت کرنا ہے۔ ﴿وَادٍ﴾..... وادی۔ قرآن میں آتا ہے، أَنَّھُمْ فِیْ کُلِّ وَادٍ یَّھِیْمُوْنَ۔ ﴿لَثَمَ اَوْ لَثِمَ﴾..... (ض، س) چومنا، بوسہ لینا۔ ﴿اَلْغَزَالَۃُ﴾..... ہرنی، مراد محبوبہ۔ ﴿کَاعِبًا﴾..... نوخیز، جس لڑکی کی جوانی اور لڑکپن گلے مل رہے ہوں۔

تشریح: اکثر شارحین نے اس کی شرح یہ کی ہے کہ محبوب کو لے جانے والے بہت خوش نصیب ہیں اور ان کی قسمت کے کیا کہنے لیکن اوپر والے شعر کو دیکھیں تو ایک مطلب یہ بھی نکلتا ہے کہ میں تو محبوب کے فراق میں پگھل گیا ہوں لیکن جو لوگ فراق کو برداشت کر لینے والے ہیں ان کے کیا کہنے اور اس خوش بختی کی کیا بات کہوں کہ ایک وادی میں میں نے اپنی نوخیز محبوبہ کا بوسہ لیا تھا۔ مکان وصال بھی عاشقوں کو بھولا نہیں کرتا۔

☆ کَیْفَ الرَّجَاءُ مِنَ الْخُطُوْبِ تَخَلُّصًا .... مِنْ بَعْدِ مَا أَنْشَبْنَ فِیَّ مَخَالِبَا

ترجمہ: آفات ومصائب سے خلاصی کی امید کیونکر ہو کہ جب مصائب نے مجھ میں اپنے پنجے گاڑھ دیے ہیں۔

لغات: ﴿اَلرَّجَاءُ﴾..... امید۔ ﴿خُطُوْبٌ﴾..... جمع خَطْبٌ کی، بمعنی مصیبت وآفت۔ ﴿تَخَلُّصٌ﴾..... کسی چیز سے چھٹکارا حاصل کرنا۔ ﴿أَنْشَبْنَ﴾..... أَنْشَبَ گاڑھ لینا، پھانس لینا۔ ﴿مَخَالِبُ﴾..... جمع ہے مِخْلَبٌ کی، بمعنی پنجے۔

تشریح: مصائب وآلام سے چھٹکارے کی امید کیونکر کی جائے کہ مصائب پوری طرح مجھ میں اپنے پنجے گاڑھے بیٹھے ہیں اب میں مصائب و آفات کے سامنے بالکل بے بس اور عاجز ہو کر رہ گیا ہوں۔

☆ أَوْحَدْنَنِیْ وَ وَجَدْنَ حُزْنًا وَاحِدًا . . . . مُتَنَاهِيًا فَجَعَلْنَهُ لِیْ صَاحِبًا

ترجمہ: مصائب نے مجھے اور غم کو اکیلا اکیلا دیکھا غم اپنی انتہا کو پہنچا ہوا تھا سو اس نے غم کو میرا ساتھی بنا دیا۔

لغات: ﴿أَوْحَدْ﴾...... اکیلا پانا۔ ﴿وَجَدْنَ﴾...... پانا۔ ﴿مُتَنَاهٍ﴾...... انتہا کو پہنچا ہوا۔ ﴿صَاحِبٌ﴾...... ساتھی، دوست۔

تشریح: میں تنہائی کے کرب میں مبتلا تھا کوئی میرا ہمنوا وشریک نہیں تھا مصائب نے دیکھا کہ غم بھی تنہا اور اکیلا ہے سو اس نے ہم دونوں کو دوست بنا دیا اب غم ہر وقت میرا ساتھی وشریک ہے۔

☆ وَ نَصَبْنَنِیْ غَرَضَ الرُّمَاةِ تُصِیْبُنِیْ . . . . مِحَنٌ أَحَدُّ مِنَ السُّیُوْفِ مَضَارِبًا

ترجمہ: مجھے تیراندازوں کا تختہ مشق بنا کر گاڑھ دیا گیا مجھے ایسی تکلیفیں پہنچی ہیں کہ جن کی کاٹ تلوار سے بھی زیادہ ہے۔

لغات: ﴿نَصَبْنَ﴾...... نصب کرنا، گاڑھنا، اس کی ضمیر کا مرجع خطوب ہے۔ ﴿غَرَضٌ﴾...... ٹارگٹ، نشانہ۔ ﴿رُمَاةٌ﴾...... جمع ہے۔ ﴿رَامٍ﴾...... کی بمعنی تیرانداز۔ ﴿مِحَنٌ﴾ ...... جمع ہے مِحْنَةٌ کی بمعنی تکلیف ومصیبت۔ ﴿أَحَدُّ﴾...... زیادہ کاٹ دار، تیز۔ ﴿مَضْرَبٌ﴾...... دھار کنارہ، طرف۔

تشریح: مجھے اس طرح تکلیفیں اور اذیتیں پہنچی ہیں۔ جس طرح تیرانداز کسی چیز کو تختہ مشق بنالیں اور اس پر تیروں کی بوچھاڑ کرتے رہیں مجھے اس طرح تکلیفوں اور مصائب کو برداشت کرنا پڑا ہے ان مصائب کی کاٹ تلواروں سے بھی بڑھ کر تھی۔

☆ أَظْمَتْنِیْ الدُّنْيَا فَلَمَّا جِئْتُهَا . . . . مُسْتَسْقِيًا مَطَرَتْ عَلَیَّ مَصَائِبَا

ترجمہ: دنیا نے میری پیاس بھڑکائی اور جب میں سیرابی کے لئے اس کے پاس آیا تو مجھ پر مصائب کا مینہ برسا دیا۔

لغات: ﴿ظَمَأٌ﴾...... پیاس۔ أَظْمَتْ باب افعال سے، پیاسا کرنا، پیاس بھڑکانا۔ ﴿مُسْتَسْقِيًا﴾...... پانی مانگتا ہوا۔ ﴿مَطَرَتْ﴾...... کسی چیز کی بارش کردینا۔ کہا جاتا ہے "أَمْطَرَ عَلَيْهِ وَابِلًا مِنَ السَّبِّ وَ الشَّتْمِ، اس نے اس پر گالیوں کی بوچھاڑ کردی"۔ ﴿مَصَائِبُ﴾...... مُصِيْبَةٌ کی جمع۔

تشریح: دنیا نے مجھے پہلے اس طرح ستایا کہ پانی سے محروم رکھا جب میں پانی کا طلب گار بن کر دنیا کے پاس آیا تو بجائے پانی کے مجھ پر آفات و مصائب کی بارش کردی۔

☆ وَ حُبِيْتُ مِنْ خُوْصِ الرِّكَابِ بِأَسْوَدٍ . . . . مِنْ دَارِشٍ فَغَدَوْتُ أَمْشِیْ رَاكِبًا

ترجمہ: مجھے سواریوں کے بدلے ایک کالا موزہ بخشا گیا سو میں نے اسی پر چلنا شروع کردیا۔

لغات: ﴿حَبَا﴾...... بخشنا، عنایت کرنا۔ ﴿حُبِيْتُ﴾...... مجہول کا صیغہ ہے، مجھے بخشا گیا، مجھے دیا گیا۔ ﴿خُوْص﴾...... اندر دھنسی ہوئی آنکھوں والا۔ "خُوْصُ الرِّكَابِ (اضافت ہے صفت کی موصوف کی طرف) رِكَابٌ جمع ہے رَكْبٌ کی بمعنی سواریاں۔ ﴿دَارِشٌ﴾...... کالا چمڑا۔ ﴿أَخَذَ يَمْشِیْ﴾...... (معنی استمرار کے لئے عربی میں کہا جاتا ہے) اس نے چلنا شروع کردیا۔ "جَعَلَ يَمْشِیْ" یا "بَدَأَ يَمْشِیْ" یا "غَدٰى يَمْشِیْ" یعنی اس نے چلنا شروع کردیا۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ اوروں کو تو عمدہ سواریاں ملیں لیکن میرے نصیب میں کالے چمڑے کا موزہ آیا مجھے یہی سواری ملی سو ناچار میں نے اس پر اپنا سفر شروع کردیا۔

☆ حَالٌ مَتٰى عَلِمَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ بِهَا . . . . جَاءَ الزَّمَانُ إِلَیَّ مِنْهَا تَائِبًا

ترجمہ: میرے اس حال کے بارے میں جب ابن منصور کو معلوم ہوگیا تو زمانہ پھر میری طرف تائب ہو کر لوٹ آئے گا۔

لغات: ﴿عَلِمَ﴾...... جاننا، معلوم ہونا۔ ﴿جَاءَ﴾...... آنا۔ ﴿زَمَانٌ﴾...... زمانہ۔ ﴿تَائِبٌ﴾...... کسی کی طرف لوٹنا، توبہ کرنا۔

﴿حال﴾...... عربی میں مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ متنبی نے مؤنث استعمال کیا ہے۔

تشریح: ابھی میرے اس بُرے حال کے بارے میں ابن منصور کو علم نہیں ہے ذرا اسے معلوم تو ہو لینے دو پھر دیکھنا کہ زمانہ کس طرح پھر لوٹ کر میری پذیرائی کرتا ہے اور اپنے سابقہ سلوک پر نادم و پشیمان ہوتا ہے۔

☆ مَلِکٌ سِنَانُ قَنَاتِهِ وَ بَنَانُهُ ۔ ۔ ۔ ۔ يَتَبَارَيَانِ دَمًا وَ عُرْفًا سَاكِبَا

ترجمہ: وہ ایسا شاہ ہے کہ اس کے نیزہ کی انی اور اس کی انگلیاں احسان و خوں ریزی میں ایک دوسرے سے آگے نکلنا چاہتی ہیں۔

لغات: ﴿سِنَانٌ﴾...... نیزہ، نیزہ کی انی۔ ﴿قَنَاتٌ﴾...... نیزہ۔ ﴿بَنَانٌ﴾...... انگلیاں۔ ﴿يَتَبَارَيَانِ﴾...... تثنیہ کا صیغہ ہے۔ باہم دگر بڑھنے اور سبقت لے جانے کی کوشش کرنا۔ ﴿عُرْفٌ﴾...... احسان و کرم کا معاملہ کرنا۔ ﴿سَاكِبٌ﴾...... بہنے والی چیز۔

تشریح: میرے ممدوح ابن منصور کی جرأت و شجاعت اور احسان و کرم کا کیا پوچھتے ہو اس کی جرأت بسالت کا یہ عالم ہے کہ اس کے نیزے کی انی ہر وقت خوں ریزی کے لئے آمادہ و برسر پیکار ہوتی ہے۔ اور سخاوت و دریا دلی کا یہ عالم ہے کہ ہاتھوں کی انگلیاں نیزے کی انی سے بھی آگے بڑھ بڑھ کر بخشش و عطا کے لئے بیتاب ہوتی ہیں۔

☆ يَسْتَصْغِرُ الْخَطَرَ الْكَبِيرَ لِوَفْدِهِ ۔ ۔ ۔ ۔ وَ يَظُنُّ دِجْلَةَ لَيْسَ تَكْفِي شَارِبًا

ترجمہ: بڑی بڑی چیزیں اس کی نظر میں اپنے وفد کے لئے بے وقعت و حقیر ہوتی ہیں اس کے خیال میں پینے والے کے لئے دجلہ بھی کافی نہیں ہوتا۔

لغات: ﴿اِسْتِصْغَارٌ﴾...... استفعال سے، حقیر و بے وقعت سمجھنا۔ ﴿اَلْخَطَرُ﴾...... چیز، معاملہ۔ ﴿يَظُنُّ﴾...... گمان کرنا۔ ﴿كَفَى يَكْفِي﴾...... (ض) سے، کافی ہونا۔ ﴿شَارِبٌ﴾...... فاعل کا صیغہ ہے شَرِبَ سے، بمعنی پینے والا۔

تشریح: میرے ممدوح کی سخاوت و وسعت قلبی کا یہ عالم ہے کہ بڑی بڑی اور قیمتی اشیاء اس کی نظروں میں بے قیمت و بے مایہ ہو جاتی ہیں جب وہ کسی کو بخشنا چاہتا ہے اس کی نظر کی وسعت و سمائی کا یہ عالم ہے کہ کسی کو دجلہ بھی بخش دے تو سمجھتا ہے کہ شاید اس سے بھی اس کی پیاس نہ بجھی ہو مزید بخشش و عنایت کرتا ہے۔

☆ كَرَمًا فَلَوْ حَدَّثْتَهُ عَنْ نَفْسِهِ ۔ ۔ ۔ ۔ بِعَظِيمِ مَا صَنَعَتْ لَظَنَّكَ كَاذِبَا

ترجمہ: ازروئے کرم کے اگر تو اس کے سامنے اس کے نفس کے وہ عظیم کارنامے بیان کرے جو اس نے سرانجام دیئے ہوں تو وہ تجھے جھوٹا سمجھے گا۔

لغات: ﴿حَدَّثْتَ﴾...... باب تفعیل سے بیان کرنا۔ ﴿ظَنَّ يَظُنُّ﴾...... (ن) گمان کرنا، سمجھنا۔ ﴿كَاذِبٌ﴾...... جھوٹا۔

تشریح: اس کا ظرف اس قدر وسیع ہے کہ "نیکی کر دریا میں ڈال" کا مصداق ہے وہ نیکی و سخاوت کر کے بھول جاتا ہے اسے یاد بھی نہیں رہتا کہ اس نے یہ احسان کیا تھا اگر تم خود اس کے اپنے ہی کارہائے خیر کا تذکرہ اس کے سامنے کرو تو وہ تمہیں جھٹلا دے گا۔

☆ فَالْمَوْتُ تُعْرَفُ بِالصِّفَاتِ طِبَاعُهُ ۔ ۔ ۔ ۔ لَمْ تَلْقَ خَلْقًا ذَاقَ مَوْتًا آئِبًا

ترجمہ: موت کی حالت و طبیعت اس کی صفات ہی سے معلوم کی جاتی ہے تمہیں ایسا کوئی نہیں ملا ہو گا جو موت کا مزہ چکھ کر پھر واپس آ گیا ہو

لغات: ﴿تُعْرَفُ﴾...... مجہول کا صیغہ ہے، پہچانی جاتی ہے۔ ﴿لَمْ تَلْقَ﴾...... لَقِيَ يَلْقَى (س) سے، ملنا، ملاقات کرنا۔ مضارع پر لم داخل ہونے کی وجہ سے یا حذف ہو گئی۔ ﴿ذَاقَ﴾...... چکھا۔ ﴿آئِبٌ﴾...... لوٹنے والا۔

تشریح: اگر موت کے متعلق علم حاصل کرنا ہو تو اس کا طریقہ یہ نہیں ہے کہ آدمی مر کر دیکھے اس کے حالات و صفات معلوم کر کے ہی آدمی کو موت کا علم حاصل ہو سکتا ہے دنیا میں کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو ایک دفعہ موت کی وادی میں اتر کر پھر واپس آ گیا ہو۔ لہذا اس کی شجاعت سے

قصے سن کر ہی اس کی بہادری کا یقین کرلو۔ آزمانے کی کوشش نہ کرنا۔

☆ سَلْ عَنْ شَجَاعَتِهِ وَزُرْهُ مُسَالِمًا . . . . وَ حذَارِ ثُمَّ حَذَارِ مِنْهُ مُحَارِبًا

ترجمہ: اس کی بہادری اور شجاعت کے بارے میں پوچھو لیکن اس سے ملو حالت صلح میں خبردار کبھی اس کے سامنے جنگجوئی کے عالم میں نہ جانا۔

لغات: ﴿سَلْ﴾...... فعل امر ہے، سَأَلَ يَسْئَلُ سے۔ ﴿زُرْ﴾...... بھی فعل امر ہے زار یزُوْرُ سے۔ حدیث میں آتا ہے "زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا"۔ ﴿مُسَالِمْ﴾...... پرامن و صلح جو۔ ﴿حَذَارِ﴾...... خبردار، اسم فعل ہے، بمعنی اِحْذَرْ۔ ﴿مُحَارِبٌ﴾...... لڑنے والا حالت حرب میں۔

تشریح: وہ بہادر و جری بہت ہے لیکن تو کبھی اس کی بہادری و جرأت کو آزمانے کی کوشش نہ کرنا اس سے ملنا تو امن و سلامتی کے عالم میں۔

بدریا گر منافع بے شمار است و گر خواہی سلامت بر کنار است

دیکھو! میں تمہیں پھر خبردار کر رہا ہوں کہ حالت جنگ میں اس کے سامنے ہرگز نہ جانا۔

☆ اِنْ تَلْقَهُ لَا تَلْقَ اِلَّا قَسْطَلًا . . . . اَوْ جَحْفَلًا اَوْ طَاعِنًا اَوْ ضَارِبًا

ترجمہ: تو اس سے ملنا چاہے تو وہ تجھے غبار جنگ میں یا لشکر جرار میں یا نیزہ چلاتے ہوئے یا تلوار چلاتے ہوئے ملے گا۔

لغات: ﴿قَسْطَلٌ﴾...... میدان جنگ کا غبار۔ ﴿جَحْفَلٌ﴾...... فوج کا لشکر۔ ﴿طَاعِنٌ﴾...... اسم فاعل کا صیغہ ہے طَعَنَ سے، بمعنی نیزہ مارنا۔ ﴿ضَارِبٌ﴾...... مارنے والا، (یہاں مراد ہے تلوار سے مارنے والا)۔

تشریح: میرا محبوب و ممدوح ہر وقت داد شجاعت دیتا ہے۔ تم جب بھی اسے دیکھو گے وہ میدان جنگ کے غبار میں بہادری اور شجاعت کے جوہر دکھا رہا ہوگا۔ کبھی نیزے سے اور کبھی تلوار سے وہ اپنے دشمنوں کو زیر کر رہا ہوگا۔

☆ اَوْ هَارِبًا اَوْ طَالِبًا اَوْ رَاغِبًا . . . . اَوْ رَاهِبًا اَوْ هَالِكًا اَوْ نَادِبًا

ترجمہ: کسی بھاگنے والے، امیدوار، رغبت رکھنے والے، خوف زدہ، ہلاک ہونے والے یا نوحہ وبین کرنے والے کو دیکھے گا۔

لغات: ﴿هَارِبٌ﴾...... اسم فاعل کا صیغہ ہے، هَرَبَ يَهْرُبُ (ن) سے، بمعنی بھاگنے والا۔ ﴿طَالِبٌ﴾...... اسم فاعل طَلَبَ يَطْلُبُ (ن) سے، بمعنی مانگنے والا۔ ﴿رَاغِبٌ﴾...... اسم فاعل رَغِبَ يَرْغَبُ (س) سے، بمعنی رغبت رکھنے والا۔ ﴿رَاهِبٌ﴾...... اسم فاعل رَهِبَ يَرْهَبُ (س) سے، بمعنی ڈرنے والا۔ ﴿هَالِكٌ﴾...... اسم فاعل هَلَكَ يَهْلِكُ (ض) سے، اور (س) سے بھی آتا ہے، بمعنی ہلاک ہونے والا۔ ﴿نَادِبٌ﴾...... اسم فاعل نَدَبَ يَنْدُبُ (ن) سے۔ میت پر رونا، بین کرنا۔

تشریح: شاعر میدان جنگ کا نقشہ بیان کر رہا ہے کہ ایک طرف تو اس کا ممدوح ہے۔ جو نیزے اور تلوار سے کشتوں کے پشتے لگاتا جا رہا ہے اور دوسری طرف اس کے دشمنوں کا یہ حال ہے کہ کوئی ان میں سے دم دبا کر بھاگ رہا ہے۔ کوئی اس سے عفو و رحم کا امیدوار و طلبگار ہے۔ کوئی اس کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھ رہا ہے۔ کوئی خوف سے تھر تھر کانپ رہا ہے کوئی مر رہا ہے اور کوئی اپنے کسی مرنے والے کی میت پر ماتم و بین کر رہا ہے۔

☆ وَ اِذَا نَظَرْتَ اِلَى الْجِبَالِ رَأَيْتَهَا . . . . فَوْقَ السُّهُوْلِ عَوَاسِلًا وَ قَوَاضِبًا

ترجمہ: جب تو پہاڑوں پر نظر ڈالے تو تجھے نظر آئے گا کہ میدانوں میں ہر طرف لچک دار نیزے اور کاٹ دار تلواریں ہی تلواریں ہیں۔

لغات: ﴿سُهُوْلٌ﴾...... جمع ہے، سَهْلٌ کی، بمعنی میدان، پہاڑوں کے درمیان وادی۔ ﴿عَوَاسِلُ﴾...... جمع ہے عَاسِلَةٌ کی، بمعنی

لپک دار نیزے۔ ﴿قَوَاضِبُ﴾...... جمع ہے قَاضِبَة کی بمعنی کاٹ دار تلوار۔

تشریح: اگر تم زمین اور میدان پر کھڑے ہو کر پہاڑوں کی طرف دیکھو تو تمہیں یوں دکھائی دے گا کہ میدان میں ہر طرف لپک دار نیزے اور کاٹ دار تلواریں بکھری ہوئی ہیں۔ میرے ممدوح کا وسیع لشکر پہاڑوں کی شکل اختیار کر گیا ہے۔

☆ وَ اِذَا نَظَرْتَ اِلَى السُّهُوْلِ رَأَيْتَهَا .... تَحْتَ الْجِبَالِ فَوَارِسًا وَ جَنَائِبَا

ترجمہ: اور جب میدانوں اور وادیوں کو دیکھے تو تجھے نظر آئے گا کہ پہاڑوں کے نیچے شہسوار اور کوتل گھوڑے (دور دور تک) کھڑے ہیں۔

لغات: ﴿فَوَارِسُ﴾...... فَارِسَة کی جمع ہے بمعنی شہسوار۔ ﴿جَنَائِبُ﴾...... جمع ہے جَنِيْبُ کی، ایسے گھوڑے کو کہتے ہیں جسے ایک پہلو سے ہانکا جائے۔

تشریح: شاعر اپنے ممدوح کے لشکر کی کثرت کو بیان کر رہا ہے کہ نیچے سے دیکھو تو اس کی افواج کے نیزے اور تلواریں پہاڑ دکھائی دیں گے اور اوپر سے دیکھو تو ہر طرف اس کے شہسوار اور گھوڑے ہی گھوڑے نظر آئیں گے گویا کہ پہاڑ اور میدان سب اسکی فوج کی زد میں ہیں۔

☆ وَ عَجَاجَةٍ تَرَكَ الْحَدِيْدُ سَوَادَهَا .... زِنْجًا تَبَسَّمُ اَوْ قَذَالًا شَائِبَا

ترجمہ: تاریکی غبار میدان جنگ میں اس کے ہتھیاروں کی سفیدی یوں لگتی ہے جیسے کسی حبشی کا تبسم یا کالی گدی کے سفید بال۔

لغات: ﴿عَجَاجَةٌ﴾...... غبار۔ ﴿حَدِيْدٌ﴾...... لوہا، ہتھیار۔ قرآن میں ہے کہ" وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَأْسٌ شَدِيْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ (القرآن)"۔ ﴿سَوَادٌ﴾...... سیاہی۔ ﴿زَنْجٌ﴾...... سیاہ فام آدمی۔ ﴿تَبَسَّمَ﴾...... مسکرانا، تبسم کرنا۔ ﴿قَذَالٌ﴾...... گدی (کھوپڑی کا پچھلا حصہ)۔ ﴿شَائِبٌ﴾...... بوڑھا، بوڑھی۔

تشریح: میدان جنگ کے غبار میں اس کے ہتھیاروں کی سفیدی اور چمک یوں نظر آتی تھی جیسے کوئی زنگی حبشی ہنس رہا ہو یا کسی بوڑھے کی کالی گدی کے سفید بال چمک رہے ہوں۔

☆ فَكَأَنَّمَا كُسِيَ النَّهَارُ بِهَا دُجَى .... لَيْلٍ وَ اَطْلَعَتِ الرِّمَاحُ كَوَاكِبَا

ترجمہ: سو گویا غبار کی وجہ سے دن کو رات کا جامہ پہنا دیا گیا اور اس رات میں نیزے تارے بن کر چمکے۔

لغات: ﴿كُسِيَ﴾...... ماضی مجہول کا صیغہ ہے، پہنایا گیا۔ ﴿اَلنَّهَارُ﴾...... دن۔ ﴿دُجَى﴾...... دُجْيَةٌ کی جمع ہے، بمعنی تاریکیاں۔ ﴿رِمَاحٌ﴾...... رُمْحٌ کی جمع ہے، بمعنی نیزے۔ ﴿كَوَاكِبُ﴾...... کوکب کی جمع ہے، بمعنی تارے۔

تشریح: غبار کی وجہ سے دن رات بن گیا گویا دن کو غبار کی چادر لپیٹ کر رات بنا دیا گیا اور پھر اس رات کی تاریکی میں اس کی فوج کے نیزے تارے بن کر چمکے۔

☆ قَدْ عَسْكَرَتْ مَعَهَا الرَّزَايَا عَسْكَرًا .... وَ تَكَتَّبَتْ فِيْهَا الرِّجَالُ كَتَائِبَا

ترجمہ: مصیبتیں بھی اس غبار میں لشکر کی طرح جمع ہو گئیں اور مرد بھی پرے کے پرے بنا کر جمع ہو گئے۔

لغات: ﴿عَسْكَرَتْ﴾...... واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے، بمعنی لشکر بنانا۔ ﴿رَزَايَا﴾...... جمع ہے رَزِيَّةٌ کی، بمعنی مصیبت۔ ﴿تَكَتَّبَ﴾...... جمع ہونا۔ ﴿كَتَائِبُ﴾...... جمع ہے كَتِيْبَةٌ کی، بمعنی دستہ لشکر۔

تشریح: میرے ممدوح کی کثیر فوج بذات خود ایک بھاری مصیبت تو تھی ہی کہ اس غبار میں مصیبتوں نے بھی اپنی فوج ظفر موج لا کھڑی کی گویا دشمنوں کے لئے مصیبت دو چند ہو گئی اور اس کے ساتھ ممدوح کے جوان بھی پرے باندھے کھڑے ہیں اب دشمن بچ کر کہاں جائیں گے۔

ع
نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن

☆ أُسْدٌ فَرَائِسُهَا الأُسُوْدُ يَقُوْدُهَا . . . . أَسَدٌ تَصِيْرُ لَهُ الأُسُوْدُ ثَعَالِبَا

ترجمہ: وہ ایسے شیر ہیں جن کا شکار بھی شیر ہیں اور ان کا قائد ایک ایسا شیر ہے جس کے سامنے شیر بھی لومڑیاں بن جاتے ہیں۔

لغات: ﴿أُسْدٌ﴾...... أَسَدٌ کی جمع ہے، بمعنی شیر۔ ﴿يَقُوْدُ﴾...... قَادَ يَقُوْدُ (ن) سے، قیادت کرنا۔ ﴿فَرَائِسُ﴾...... جمع فَرِيْسَةٌ کی، بمعنی شکار۔ ﴿ثَعَالِبُ﴾...... جمع ہے ثَعْلَبٌ کی، بمعنی لومڑی۔

تشریح: اس کی فوج کے جوان ایسے شیر ہیں جو شیروں کا شکار کرتے ہیں اور ان کی قیادت کرنے والا خود بھی ایسا شیر ہے جس کے سامنے شیر بھی بھیگی بلی بن جاتے ہیں لومڑیاں بن جاتے ہیں اور دم دبا کر بھاگ جاتے ہیں۔

☆ فِي رُتْبَةٍ حَجَبَ الْوَرَى عَنْ نَيْلِهَا . . . . وَ عَلَا فَسَمَّوْهُ عَلِيَّ الحَاجِبَا

ترجمہ: وہ ایسے مقام پر فائز ہے کہ دوسروں کو وہاں تک پہنچنے نہیں دیتا اور اس قدر بلند و عالی مرتبت ہے کہ لوگوں نے اس کا نام ہی ''علی الحاجب'' رکھ دیا۔

لغات: ﴿حَجَبَ يَحْجُبُ﴾...... (ن) روکنا، مانع ہونا۔ ﴿اَلْوَرٰى﴾...... لوگ، مخلوق خدا۔ ﴿حَاجِبٌ﴾...... دربان، روکنے والا۔ ﴿نَيْلٌ﴾...... حاصل کرنا۔ ﴿نَالَ يَنَالُ﴾...... (ف) سے۔ ﴿عَلَا﴾...... بلند ہونا۔ ﴿سَمّٰى يُسَمِّيْ تَسْمِيَةً﴾...... نام رکھنا۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ میرا ممدوح ایسے بلند و بالا مقام و مرتبہ پر پہنچ گیا ہے کہ اب کوئی اس مرتبہ تک پہنچ نہیں سکتا اس کی اس بلندی و رفعت کو دیکھ کر لوگوں نے اس کا نام ہی علی (یعنی بلندی و رفعت والا) رکھ دیا اور الحاجب اس لئے کہ وہ کسی دوسرے کو اس مقام تک پہنچنے نہیں دیتا۔

☆ وَ دَعَوْهُ مِنْ فَرْطِ السَّخَاءِ مُبَذِّرًا . . . . وَدَعَوْهُ مِنْ غَصْبِ النُّفُوْسِ الْغَاصِبَا

ترجمہ: فرط سخاوت کی وجہ سے لوگ اسے فضول خرچ کہنے لگے اور جانوں کو غصب کرنے کی وجہ سے لوگ اسے غاصب پکارنے لگے۔

لغات: ﴿دَعَا يَدْعُوْ﴾...... (ن) پکارنا۔ قرآن میں آتا ہے ''وَ ادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا''۔ ﴿فَرْطٌ، إِفْرَاطٌ﴾...... زیادتی۔ ﴿سَخَا﴾...... سخاوت۔ ﴿مُبَذِّرٌ﴾...... فضول خرچ۔ قرآن میں ہے ''اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ، فضول خرچ شیاطین کے بھائی ہیں''۔ ﴿غَصْبٌ﴾...... غصب کرنا، چھین لینا۔ ﴿غَاصِبٌ﴾...... لٹیرا۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ میرا ممدوح اس قدر سخی ہے کہ اس کی فضول خرچی حد تک پہنچی ہوئی سخاوت کو دیکھ کر لوگوں نے اسے فضول خرچ کہنا شروع کر دیا اور بہادر و جانباز ایسا ہے کہ دشمنوں کی جانوں کو اس کثرت سے چھین لیتا ہے اور لوٹ لیتا ہے کہ اس کا نام ہی لٹیرا رکھ دیا گیا۔

☆ هٰذَا الَّذِيْ أَفْنَى النُّضَارَ مَوَاهِبًا . . . . وَعِدَاهُ قَتْلًا وَ الزَّمَانَ تَجَارِبَا

ترجمہ: یہ وہ شخص ہے جس نے سونا بخششوں میں لٹا دیا اپنے دشمنوں کو فنا کر ڈالا اور زمانے کے تجربات حاصل کئے۔

لغات: ﴿أَفْنٰى﴾...... ماضی باب افعال سے، فنا کر ڈالا۔ ﴿نُضَارٌ﴾...... سونا۔ ﴿مُوَاهِبٌ﴾...... بخشش و عطا کرنے والا، ہبہ کرنے والا۔ ﴿تَجَارِبُ﴾...... جمع ہے تَجْرِبَةٌ کی، بمعنی تجربہ۔

تشریح: میرے ممدوح نے تھیلیاں بھر بھر کر سونا لٹایا اور گویا روئے زمین کا سونا ختم کر ڈالا۔ دشمنوں کو قتل کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ عربی کا محاورہ ہے ''قَتَلَ الدَّهْرَ خِبْرَةً'' مطلب یہ ہے کہ اس نے زندگی کے طویل تجربات حاصل کئے۔ وہ سرد و گرم چشیدہ ہے۔ زندگی کے ہر پہلو سے خوب آگاہ و دانا ہے۔

☆ وَ مُخَيِّبُ الْعُذَّالِ لِمَا أَمَّلُوْا . . . . مِنْهُ وَ لَيْسَ يَرُدُّ كَفًّا خَائِبَا

ترجمہ: ملامت گروں کو مایوس و ناکام کر دینے والا ہے جب انہیں امید ہو کہ (وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے) اور وہ کسی ہاتھ کو ناکام و مایوس نہیں لوٹاتا۔

لغات: ﴿مُخَیِّب﴾......(ف) ناکام رہنے والا۔ "خَیَّبَ و أخَابَ، ناکام کرنا"۔ "خَابَ (ض) خَیْبَةً، ناکام ہونا" خائب۔
﴿عُذَّالٌ﴾...... ملامت گر۔ واحد عَاذِلٌ۔ ﴿أمَلُوْا﴾...... انہوں نے امید رکھی۔ أمَلَ (ن) أمْلًا و أمَلًا امید کرنا۔
﴿لَیْسَ یَرُدُّ﴾......وہ نہیں لوٹاتا ہے۔ رَدَّ رَدًّا۔ ﴿کَفٌ﴾...... ہتھیلی۔ جمع أکُفٌ۔

تشریح: ملامت گر ہمیشہ اس تاک میں رہتے ہیں کہ یہ اب اپنے عمل سخاوت سے رکے تو ہم اسے ملامت کریں لیکن وہ ہمیشہ ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیتا ہے کیونکہ وہ سخاوت سے رکتا ہی نہیں اس کے دروازے سے کوئی خالی ہاتھ واپس نہیں جاتا ہر مانگنے والا ہاتھ اس کی بخشش و عطا کے خزانے لے کر لوٹتا ہے۔

☆ هَذَا الَّذِی أبْصَرْتُ مِنْهُ حَاضِرًا . . . . مِثْلُ الَّذِی أبْصَرْتُ مِنْهُ غَائِبًا

ترجمہ: اس کا جو حال تم اپنی موجودگی میں دیکھ رہے ہو تمہاری عدم موجودگی میں بھی اس کا حال ویسا ہی ہوتا ہے۔

لغات: ﴿أبْصَرْتَ﴾......تم نے دیکھا۔ یہ صیغہ أبْصَرْتَ (مخاطب) اور أبْصَرْتُ (متکلم) دونوں طرح سے ہو سکتا ہے۔

تشریح: یہ جو تم دیکھ رہے ہو یا جو میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ اس قدر سخاوت و دریا دلی سے کام لے رہا ہے تو مت سمجھو کہ تمہارے سامنے ہی اس کا یہ حال و انداز ہے ہمارے تمہارے چلے جانے کے بعد بھی اس کے دریائے سخاوت میں اسی طرح طغیانی رہتی ہے اور عطاء بخشش کا کاروبار چلتا رہتا ہے۔

☆ کَالْبَدْرِ مِنْ حَیْثُ الْتَفَتَّ رَأیْتَهُ . . . . یُهْدِی إلَی عَیْنَیْکَ نُوْرًا ثَاقِبًا

ترجمہ: وہ چودہویں کے اس چاند کی طرح ہے کہ جس پہلو سے بھی تم اسے دیکھو وہ تمہاری آنکھوں کو چمکتا نور (روشنی) بخشے گا۔

لغات: ﴿بَدْرٌ﴾...... چودہویں شب کا چاند۔ جس طرح هِلَالٌ پہلی شب کا چاند۔ ﴿مِنْ حَیْثُ﴾...... جہاں کہیں سے۔
﴿الْتَفَتَّ﴾......تم متوجہ ہوئے۔ ﴿رَأیْتَ﴾...... واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے، تو نے دیکھا۔ ﴿أهْدیٰ إلَی﴾...... کسی کو ہدیہ یا تحفہ دینا۔ ﴿عَیْنَیْنِ﴾...... دو آنکھیں۔ ﴿نُوْرٌ﴾...... روشنی۔ ﴿ثَاقِبٌ﴾...... ثَقَبَ یَثْقُبُ ثَقْبًا چھید کرنا، سوراخ کرنا۔
ثَقَبَ یَثْقُبُ ثُقُوْبًا (ن)، آگ کا روشن ہونا یا ستارے کا چمکنا۔

تشریح: جس طرح چودہویں کے چاند کو جس طرف سے بھی دیکھو وہ اپنی طرف متوجہ ہونے والے کو اپنی ضیاء پاشیوں سے فیضیاب کرتا ہے اس کی نظروں کو روشنی بخشتا ہے اسی طرح میرا ممدوح بھی قریب ہو یا دور ہر متوجہ ہونے والے شخص کو اپنی عطاؤں اور نوازشوں سے سرفراز کرتا ہے۔

☆ کَالْبَحْرِ یَقْذِفُ لِلْقَرِیْبِ جَوَاهِرًا . . . . جُوْدًا وَ یَبْعَثُ لِلْبَعِیْدِ سَحَائِبًا

ترجمہ: وہ سمندر کی طرح ہے جو سخاوت میں قریب والے کو جواہر بخشتا ہے اور دور والے کو بادل بھیجتا ہے۔

لغات: ﴿بَحْرٌ﴾......سمندر، اس کی جمع بُحُوْرٌ اور أبْحَارٌ آتی ہے۔ ﴿یَقْذِفُ﴾...... قذف (ض) سے، پھینکتا ہے، اچھالتا ہے۔
﴿جَوَاهِرُ﴾...... جمع ہے جَوْهَرٌ کی۔ ﴿جُوْد﴾...... سخاوت۔ ﴿یبعث﴾...... بعث یبعث (ف) بھیجتا ہے۔
﴿سَحَائِبُ﴾......جمع ہے سَحَابٌ کی بمعنی بادل۔

تشریح: میرا محبوب و ممدوح سخاوت میں سمندر کی طرح ہے کہ قریب اور دور کا کوئی آدمی بھی اس کے فیض سے محروم نہیں رہتا قریب والا موتیوں اور جواہر سے اپنا دامن بھرتا ہے اور دور والا اس کے بھیجے ہوئے بادلوں سے سیرابی حاصل کرتا ہے۔

☆ کَالشَّمْسِ فِی کَبِدِ السَّمَاءِ وَ ضَوْءُهَا . . . . یَغْشَی الْبِلَادَ مَشَارِقًا وَ مَغَارِبًا

ترجمہ: وہ آسمانوں کے درمیان چمکتے ہوئے اس سورج کی طرح ہے جس کی روشنی مشرق و مغرب کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

لغات: ﴿شَمْسٌ﴾......سورج۔ ﴿کَبِدٌ﴾......جگر، یہاں پر مراد ہے آسمان کا درمیان۔ ﴿ضَوْءٌ﴾......روشنی۔ ﴿یَغْشَی﴾......(س)

غشی غشاوۃ، ڈھانپنا۔ ﴿بِلَاد﴾......جمع بَلَد کی شہر۔ ﴿مَشَارِق﴾......اور ﴿مَغَارِبُ﴾......جمع مشرق اور مغرب۔

تشریح: جس طرح سورج موجود ہو تو ایک جگہ پر ہوتا ہے لیکن مشرق ومغرب ہر جگہ اس کا فیض پہنچتا ہے اس طرح میرا ممدوح بھی اپنے مقام پر رہتے ہوئے پوری دنیا کو فیض بخش رہا ہے۔

☆ أ مُهَجِّنَ الْكُرَمَاءِ وَ الْمُزْرِی بِهِمْ . . . . وَ تَرُوْکَ کُلِّ کَرِیْمِ قَوْمٍ عَاتِبًا

ترجمہ: اے کریموں کو عیب لگانے والے اور انہیں حقیر کردینے والے اور ہر سخی وکریم کو ناخوش وناراض کردینے والے۔

لغات: ﴿مُهَجِّنْ﴾......عیب لگانے والا۔ ﴿کُرَمَاءُ﴾......جمع ہے کَرِیْمٌ کی بمعنی سخی۔ ﴿مُزْرِیْ بِهِمْ﴾......ان کو حقیر سمجھنے والا۔ ﴿أَزْرٰی یُزْرِیْ﴾......حقیر سمجھنا، عیب لگانا۔ ﴿تَرُوْکٌ﴾......مبالغہ کا صیغہ ہے، ترک سے۔ ﴿عاتب﴾......اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ عَتَبَ یَعْتُبُ (ض، ن) سے، بمعنی ناراض۔

تشریح: اپنی سخاوت ودریادلی سے تو نے بڑے بڑے کریموں اور سخیوں کو حقیر وبے وقعت کردیا تیری سخاوتوں کو دیکھ کر ہر سخی برافروختہ اور سیخ پا ہوگیا کیونکہ تیری سخاوت کے مقابلے میں اسے اپنی سخاوت بے وقعت وحقیر نظر آنے لگیں۔

☆ شَادُوْا مَنَاقِبَهُمْ وَ شِدْتَّ مَنَاقِبًا . . . . وُجِدَتْ مَنَاقِبُهُمْ بِهِنَّ مَثَالِبًا

ترجمہ: لوگوں نے اپنی تعریفوں کے پل باندھے اور تو نے اپنی تعریفوں کے۔ ان کی تعریفیں تیری تعریفوں کے مقابلے میں عیب نظر آنے لگیں۔

لغات: ﴿شَادُوْا﴾......جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے، بمعنی انہوں نے بنایا، تعمیر کیا، بلند کیا، مضبوط کیا۔ ﴿مَنَاقِبُ﴾......جمع ہے مَنْقَبَةٌ کی۔ کسی کی خوبی، اچھی بات، کمال۔ ﴿مَثَالِبُ﴾......جمع ہے مَثْلَبَةٌ کی، بمعنی عیوب، خامیاں۔

تشریح: لوگوں نے اپنی تعریفوں کے پل باندھنے شروع کئے اور تو نے بھی اپنی تعریفوں کو جمع کرنا (بیان کرنا) شروع کیا اگرچہ لوگوں کی تعریفیں بھی بڑی وسیع تھیں لیکن تیری خوبیوں اور تعریفوں کے سامنے ان کی خوبیاں خامیاں نظر آنے لگیں۔

☆ لَبَّیْکَ غَیْظَ الْحَاسِدِیْنَ الرَّاتِبَا . . . . إِنَّا لَنَخْبُرُ مِنْ یَدَیْکَ عَجَائِبًا

ترجمہ: اے حاسدوں کے لئے کبھی نہ ختم ہونے والے غضب! میں حاضر ہوں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ تیرے ہاتھوں سے عجیب وغریب چیزیں ظہور پذیر ہوتی رہتی ہیں۔

لغات: ﴿لَبَّیْکَ﴾...... میں حاضر ہوں۔ ﴿غَیْظٌ﴾...... غصہ، غضب۔ ﴿رَاتِبٌ﴾...... ہمیشہ اور مستقل رہنے والی چیز۔ ﴿عَجَائِبُ﴾......جمع ہے عَجِیْبَۃٌ کی، عجیب وغریب چیز۔ ﴿نَخْبُرُ﴾......ہم جانتے ہیں ہمارے علم میں آتا ہے۔

تشریح: اے حاسدوں کو ہمیشہ غیظ وغضب کی آگ میں جلائے رکھنے والے! میں حاضر ہوں تیرے عجیب وغریب واقعات ہمارے علم میں آتے رہتے ہیں تو تم ہمیشہ حیران کن کارنامے سرانجام دیتا ہے۔

☆ تَدْبِیْرُ ذِیْ حُنَکٍ یُفَکِّرُ فِیْ غَدٍ . . . . وَ هُجُوْمُ غِرٍّ لَا یَخَافُ عَوَاقِبَا

ترجمہ: تو ایک ماہر اور تجربہ کار کی طرح صاحب تدبیر ہے جو کل کی فکر رکھتا ہے اور بے حد سادہ ہے کہ حملہ کے وقت انجام ونتائج سے بے پرواہ ہوکر حملہ کرتا ہے۔

لغات: ﴿تَدْبِیْرٌ﴾......دَبَّرَ یُدَبِّرُ تَدْبِیْرًا غور وفکر اور تدبیر کرنا۔ قرآن میں ہے "أفلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللّٰه لوجدوا فیه اختلافا کثیرا۔ کیا یہ لوگ قرآن میں غور وتدبر نہیں کرتے اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں انہیں بہت اختلاف نظر آتا"۔ ﴿ذِیْ حُنَکٍ﴾...... تجربہ کار۔ ﴿یُفَکِّرُ﴾......غور وفکر کرتا ہے۔ ﴿غَدًا﴾......

آنے والا کل۔ ﴿هُجُوْمٌ﴾...... حملہ۔ ﴿غِرٌّ﴾...... سادہ و معصوم، جمع أغْرَارٌ۔

تشریح: شاعر نے اوپر کہا تھا کہ تیری عجیب و غریب باتیں ہمارے علم میں آتی رہتی ہیں کبھی یہ پتہ چلتا ہے کہ تو ایک تجربہ کار اور صاحب تدبیر کی طرح مستقبل کے نقشے ترتیب دے رہا ہے اور ساتھ ہی یہ خبر بھی ملتی ہے کہ تو نے ایک بھولے بھالے اور سادہ و معصوم شخص کی طرح نتائج وعواقب سے بے پرواہ ہو کر دشمن پر دھاوا بول دیا ہے۔

☆ وَ عَطَاءُ مَالٍ لَوْ عَدَاهُ طَالِبٌ . . . . أنْفَقْتَهُ فِي أنْ تُلاقِيَ طَالِبَا

ترجمہ: تیری عطاء بخشش مال کا یہ حال ہے کہ اگر تجھے مال کا طلبگار کوئی نہ ملے تو تو اس کی تلاش و جستجو میں اس مال کو خرچ کر دیتا ہے۔

لغات: ﴿لو عداه﴾...... اس میں ہٗ کی ضمیر مال کی طرف راجع ہے یعنی اگر کوئی مال کا طالب نہ ملے۔ ﴿أنْفَقْتَ﴾...... تو نے خرچ کیا۔ ﴿تُلاقِيْ﴾...... تو ملے، واحد مذکر حاضر مضارع کا صیغہ ہے۔

تشریح: تیرا دریائے سخاوت اس قدر جوش مار رہا ہے کہ خود سائل و طالب کا تمنائی رہتا ہے اور اگر تجھے کوئی سائل و طالب نہ ملے تو اس کی سعی و جستجو میں مال کو خرچ کر دیتا ہے۔

ع ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں

☆ خُذْ مِنْ ثَنَايَ عَلَيْكَ مَا أسْطِيْعُهُ . . . . لاَ تُلْزِمَنِّي فِي الثَّنَاءِ الْوَاجِبَا

ترجمہ: میں جو کر سکتا ہوں اتنی ہی تعریف و ثناء قبول کر لے جس قدر لازم و واجب ہے اسکا مجھے پابند نہ کر۔

لغات: ﴿خُذْ﴾...... امر و انتہا کا صیغہ ہے بمعنی لے۔ ﴿ثَنَاءٌ﴾...... تعریف۔ ﴿أسْطِيْعُ﴾...... دراصل أسْتَطِيْعُ ہے ضرورت شعری کی وجہ سے "ت" کو حذف کر دیا، بمعنی میں کر سکتا ہوں۔ ﴿لاَتُلْزِمْنِي﴾...... نہی و التجا کا صیغہ ہے، مجھے پابند نہ کر۔ ﴿الثَّنَاءُ الْوَاجِبُ﴾...... جیسی تعریف کرنی چاہیے۔

تشریح: جیسی تعریف کرنے کا حق ہے میں ویسی تعریف نہیں کر سکتا۔ یہی نامکمل اور ٹوٹی پھوٹی تعریف کر سکتا ہوں اسی کو قبول کر لے۔

☆ فَلَقَدْ دَهِشْتُ لِمَا فَعَلْتَ وَ دُوْنَهُ . . . . مَا يُدْهِشُ الْمَلَكَ الْحَفِيْظَ الْكَاتِبَا

ترجمہ: میں حیران ہوں تیرے کارناموں پر۔ اور میں کیا۔ تیرے کارناموں پر نگران فرشتہ کاتب اعمال بھی حیران و ششدر ہے۔

لغات: ﴿دَهِشْتُ﴾...... دَهِشَ يَدْهَشُ (س) سے، حیران ہونا۔ ﴿الْمَلَكُ﴾...... فرشتہ یعنی کراما کاتبین۔

تشریح: تیرے کمالات تیری نیکیوں اور خوبیوں پر میں تو کیا انسانی اعمال لکھنے والے فرشتے تک حیران ہیں۔

☆ مَنِ الْجَآذِرُ فِي زِيِّ الأعَارِيْبِ . . . . حُمْرَ الْحُلَى وَ الْمَطَايَا وَ الْجَلابِيْبِ

ترجمہ: دیہاتیوں کا لباس پہنے یہ جنگلی بچھیریاں کون ہیں کہ ان کے زیور بھی سرخ۔ سواریاں بھی سرخ اور اوڑھنیاں بھی سرخ ہیں۔

لغات: ﴿جَاذِرُ﴾...... جمع ہے جوذرٌ کی، بمعنی جنگلی بچھیرا، بچھیری۔ ﴿زِيٌّ﴾...... لباس، یونیفارم وغیرہ۔ ﴿اعارِيْبُ﴾...... جمع ہے اعْرَابٌ کی، بمعنی دیہاتی۔ قرآن میں آتا ہے "اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّ نِفَاقًا"۔ ﴿حُمْرٌ﴾...... الْحلى، الْمَطَايَا اور الْجَلابِيْبُ تینوں سے متعلق ہے، بمعنی سرخ۔ ﴿الْحلى﴾...... جمع ہے حِلْيَةٌ کی، بمعنی زیور۔ ﴿مطايا﴾...... مَطِيَّةٌ کی جمع ہے، بمعنی سواری۔ ﴿جَلابِيْبُ﴾...... جِلْبَابٌ کی جمع ہے، بمعنی اوڑھنی، چادر

تشریح: شاعر معشوقاؤں کو جنگلی بچھیروں سے تشبیہ دے رہا ہے کہ دیہاتیوں کا لباس زیب تن کئے یہ بچھیرے کون ہیں۔ ذرا ان کی سج دھج تو دیکھئے کہ سونے کے زیوروں سے سولہ سنگھار کئے سرخ سواریاں یعنی اونٹنیاں سرخ اوڑھنیاں اوڑھے کس شان سے جلوہ گر ہیں۔ اس انداز سخن کو تجاہل عارفانہ کہا جاتا ہے۔

☆ إِنْ كُنْتَ تَسْأَلُ شَكًّا فِي مَعَارِفِهَا . . . . فَمَنْ بَلَاكَ بِتَسْهِيدٍ وَ تَعْذِيبٍ

ترجمہ: اگر تو ان کی پہچان اور شناختوں میں شک کی وجہ سے پوچھ رہا ہے تو پھر تجھے بے خوابی اور عذاب وکرب میں کس نے مبتلا کر رکھا ہے۔

لغات: ﴿مَعَارِفُ﴾...... جمع ہے مَعْرِفَةٌ کی، بمعنی پہچان، شناخت۔ ﴿بَلا يَبْلُو﴾...... مصیبت میں ڈالنا۔ ﴿تَسْهِيدٌ﴾...... بے خوابی، رت جگا۔ ﴿تَعْذِيبٌ﴾...... باب تفعیل کا مصدر، کسی کو عذاب وکرب میں ڈالنا۔

تشریح: پہلے بیت میں شاعر نے پوچھا تھا کہ یہ کون ہیں اس بیت میں کہتا ہے کہ اچھا تجھے ان کی نشانیوں اور شناختوں میں شک ہے تو پھر تو جو ساری ساری رات جاگتا رہتا ہے اور آلام وکرب کی چکی میں پستا رہتا ہے تیرا یہ حال کس نے کیا ہے؟ کس نے تیری نیندیں اُڑا دی ہیں؟ وہ یہی تو ہیں۔

☆ لَا تَجْزِنِي بِضَنًى بِي بَعْدَهَا بَقَرٌ . . . . تَجْزِي دُمُوعِي مَسْكُوبًا بِمَسْكُوبِ

ترجمہ: میری کمزوری ولاغری کا بدلہ وہ گائے اپنی کمزوری ولاغری سے نہ دے جس طرح میرے آنسوؤں کا بدلہ وہ اپنے آنسوؤں سے دیتی ہے۔

لغات: ﴿لَاتُجْزِنِي﴾...... مجھے بدلہ نہ دے۔ نہی واجتناب کا صیغہ ہے۔ ﴿ضَنًى﴾...... کمزوری۔ ﴿دُمُوعٌ﴾...... جمع ہے دَمْعٌ کی، معنی آنسو۔ ﴿مَسْكُوبٌ﴾...... بہائے ہوئے (آنسو)

تشریح: میں اس کے فراق میں جس قدر روتا ہوں میرے فراق میں وہ بھی اسی قدر روتی ہے دونوں طرف بے قراری کا عالم ہے میں اس کے فراق میں گھل گھل کر کمزور ہو گیا ہوں۔ خدا کرے وہ میری طرح کمزور نہ ہو۔ شاعر کہتا ہے۔

الفت کا جب مزہ ہے کہ ہو وہ بھی بے قرار دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

لیکن خدا کرے کہ وہ کمزوری ولاغری سے محفوظ رہے مجھ سے اپنا تعلق خاطر جتانے کے لئے وہ خود کو بھی میری طرح کمزور نہ کرلے۔

☆ سَوَائِرُ رُبَّمَا سَارَتْ هَوَادِجُهَا . . . . مَنِيعَةً بَيْنَ مَطْعُونٍ وَ مَضْرُوبِ

ترجمہ: یہ ایسے محملوں میں سوار ہو کر چلتی ہیں جو یکسر محفوظ ہوتے ہیں ان کے اردگرد تلواروں اور نیزوں سے مارے ہوئے عاشق پڑے ہوتے ہیں۔

لغات: ﴿سَوَائِرُ﴾...... جمع ہے سَائِرَةٌ کی، بمعنی سوار۔ ﴿سَارَتْ﴾...... چلتی ہیں۔ ﴿هَوَادِجُ﴾...... جمع ہے هَوْدَجٌ کی، بمعنی محمل، پالان، جو اونٹنی پر عورتوں کے بیٹھنے کے لئے بنایا جاتا ہے۔ ﴿مَنِيعَةٌ﴾...... یہ فعیل بمعنی مفعول ہے یعنی محفوظ ومصئون۔

تشریح: یہ لیلائیں جب محملوں میں بیٹھ کر نکلتی ہیں تو ایک قتل عام کی سی کیفیت ہو جاتی ہے۔ ان کے عاشق شوق نظارہ میں راہوں میں بیٹھ جاتے ہیں لیکن ان کی حفاظت کرنے والے انہیں نیزوں اور تلواروں سے مارتے اور قتل کرتے ہیں مجمع عشاق مقتولین میں بدل جاتا ہے اور یہ ان کے درمیان ناز وادا سے گزر جاتی ہیں۔

☆ وَ رُبَّمَا وَ خَدَتْ أَيْدِي الْمَطِيِّ بِهَا . . . . عَلَى نَجِيعٍ مِنَ الْفُرْسَانِ مَصْبُوبِ

ترجمہ: کبھی کبھی ان سواریوں کے ہاتھ بڑھتے ہیں بڑی تیزی کے ساتھ خون آلود سواروں پر محملوں کو اُٹھاتے ہوئے۔

لغات: ﴿رُبَّمَا﴾...... کبھی کبھار۔ ﴿وَخَدَ﴾...... اونٹ کا لمبے لمبے ڈگ بھرنا۔ یہاں اونٹ کے اگلے قدموں کو اس کے ہاتھ کہا گیا ہے۔ ﴿نَجِيعٌ﴾...... صحت مند نوجوان۔ ﴿فُرْسَانٌ﴾...... جمع ہے فارس کی، بمعنی ... ﴿مَصْبُوبٌ﴾...... بہایا ہوا۔

تشریح: سواریوں (یعنی اونٹنیوں) کے ہاتھ سے مراد ہے ان کی اگلی ٹانگیں مفہوم اس شعر کا یہ ہے کہ ان کا قافلہ جہاں سے بھی گزرتا ہے شاق

کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگ جاتے ہیں اور وہ ان تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ان کے محافظ انہیں موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں ان عشاق شہسوارں کے خون میں ان کی سواریوں کے قدم رنگین ہو جاتے ہیں۔

☆ كَمْ زَوْرَةٍ لَكَ فِي الْأَعْرَابِ خَافِيَةٍ . . . . أَدْهَى وَ قَدْ رَقَدُوْا مِنْ زَوْرَةِ الذِّئْبِ

ترجمہ: ان اعراب کے بیچ میں کتنی ہی دفعہ تو نے چھپ چھپ کر دیدار کیا جب وہ سو رہے تھے تیرا یہ جانا بھیڑیے کے جانے سے بھی زیادہ خطرناک تھا۔

لغات: ﴿زَوْرَةٌ﴾...... ایک دفعہ دیکھنا، دیدار کرنا۔ ﴿أَعْرَابٌ﴾...... (پیچھے گزر چکا ہے)۔ ﴿خَافِيَةٌ﴾...... مخفی، چھپ چھپ کر۔ ﴿رقدوا﴾...... رَقَدَ يَرْقُدُ (ن) سونا۔ ﴿ذِئْبٌ﴾...... بھیڑیا۔

تشریح: ان معشوقاؤں کے محافظ بڑے جانباز ہیں لیکن ہم بھی اپنے عشق میں دھنی ہیں کئی بار ایسا ہوا کہ راتوں کو جب وہ سو رہے تھے ہم نے وصل و دیدار کے مزے لوٹے۔

پکا ہے پڑا بزم حسیناں کا ہمیں بھی راتوں کو پہنچ جاتے ہیں بھیس بدل کر

یہ کام تھا بہت خطرناک لیکن ہم نے عشق میں یہ بھی کیا۔ بقول شاعر

کودا تیرے گھر میں کوئی یوں دھم سے نہ ہوگا جو کام ہوا ہم سے وہ رستم سے نہ ہوگا

☆ أَزُوْرُهُمْ وَ سَوَادُ اللَّيْلِ يَشْفَعُ لِيْ . . . وَ أَنْثَنِيْ وَ بَيَاضُ الصُّبْحِ يُغْرِيْ بِيْ

ترجمہ: میں ان کے دیدار کے لئے رات کی تاریکی میں جاتا ہوں جو میری حمایت کرتی ہے اور جب میں لوٹتا ہوں تو سپیدی صبح میرے خلاف برانگیختہ کرتی ہے۔

لغات: ﴿أَزُوْرُ﴾...... واحد متکلم مضارع کا صیغہ ہے۔ زَارَ يَزُوْرُ (ن) سے۔ ﴿سَوَادٌ﴾...... تاریکی۔ ﴿اَللَّيْلُ﴾...... رات۔ ﴿يَشْفَعُ﴾...... سفارش (حمایت کرنا)۔ قرآن میں آتا ہے "وَ مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيْبٌ مِنْهَا، جس نے کسی کی اچھی بات کی سفارش کی اسے بھی اس نیکی سے حصہ ملے گا"۔ ﴿أَنْثَنِيْ﴾...... میں لوٹتا ہوں۔ ﴿بَيَاضٌ﴾...... سفیدی۔ ﴿اِغْرَاءٌ﴾...... کسی کے خلاف ابھارنا۔

تشریح: متنبی کہتا ہے کہ میں رات کی تاریکی میں اپنے محبوبوں سے ملنے کے لئے جاتا ہوں کیوں کہ رات کی تاریکی میری مدد کرتی ہے میں پوری رات اپنی محبوباؤں سے وصال کرتا ہوں اور صبح کو لوٹتا ہوں جس وقت صبح کی روشنی پھیل رہی ہوتی ہے جب محافظ مجھے وہاں سے لوٹتا دیکھتے ہیں تو ان کا خون کھولتا ہے اور مجھے مارنے کے لئے لپکتے ہیں۔

☆ قَدْ وَافَقُوا الْوَحْشَ فِيْ سُكْنَى مَرَاتِعِهَا . . . . وَ خَالَفُوْهَا بِتَقْوِيْضٍ وَ تَطْنِيْبِ

ترجمہ: یہ اعراب اپنے انداز رہائش میں جنگلی جانوروں کے سے ہیں البتہ (خیمے) لگانے اور اکھاڑنے میں ان سے مختلف ہیں۔

لغات: ﴿وَافَقُوْا﴾...... موافق ہیں، ان جیسے ہیں۔ ﴿اَلْوَحْشُ﴾...... جنگلی جانور۔ ﴿مَرَاتِعُ﴾...... جمع ہے مَرْتَعٌ کی، بمعنی چراگاہ۔ ﴿خَالَفُوْا﴾...... مختلف ہیں۔ ﴿تَقْوِيْضٌ﴾...... کسی عمارت کو گرانا یا خیمہ کو اکھاڑنا۔ ﴿تَطْنِيْبٌ﴾...... خیمہ ایستادہ کرنا۔ ﴿طُنَابٌ﴾...... اس رسی کو کہتے ہیں جو خیمے کو ایستادہ کرتی ہے۔

تشریح: ان اعراب کا انداز بود و باش بالکل جنگلی جانوروں کا سا ہے یہ جنگلی جانوروں کی طرح زندگی گزارتے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ جانور خیمے لگاتے یا اکھاڑتے نہیں اور یہ خیمے لگاتے اکھاڑتے ہیں۔

☆ جِيْرَانُهَا وَ هُمْ شَرُّ الْجِوَارِ لَهَا . . . . وَ صَحْبُهَا وَ هُمْ شَرُّ الاَصَاحِيْبِ

ترجمہ: یہ وحوش کے پڑوسی ہیں اور بہت برے پڑوسی ہیں یہ ان کے سنگی ساتھی ہیں مگر بہت برے سنگی ساتھی ہیں۔

لغات: ﴿جِيْرَانٌ﴾...... جمع ہے جَارٌ کی، بمعنی پڑوسی۔ ﴿صَحْبٌ﴾...... جمع ہے صَاحِبٌ کی، بمعنی ساتھی، دوست۔ صَاحِبٌ کی جمع أَصْحَابٌ اور أَصْحَابٌ کی جمع أَصَاحِيْبُ آتی ہے۔ یعنی یہ جمع الجمع ہے۔

تشریح: یہ وحوش کے پڑوسی ہیں لیکن بدترین پڑوسی اس طرح ہیں کہ انہیں شکار کر کے کھا جاتے ہیں۔ یہ ان کے ساتھی ہیں لیکن ایسے ساتھی کہ اپنے ساتھیوں ہی کو ذبح کر دیتے ہیں۔

☆ فُؤَادُ كُلِّ مُحِبٍّ فِي بُيُوْتِهِمْ . . . . وَ مَالُ كُلِّ أَخِيْذِ الْمَالِ مَحْرُوْبِ

ترجمہ: ہر عاشق کا دل ان کے گھروں میں ہے اسی طرح ہر لوٹے ہوئے شخص کا مال (ان کے گھروں میں ہے)۔

لغات: ﴿فُؤَادٌ﴾...... دل، اس کی جمع أَفْئِدَةٌ آتی ہے۔ ﴿مُحِبٌّ﴾...... محبت کرنے والا۔ ﴿بُيُوْتٌ﴾...... بَيْتٌ کی جمع ہے بمعنی گھر۔ ﴿أَخِيْذٌ﴾...... أَخْذٌ سے فعیل بمعنی مفعول، جس کا مال لوٹ لیا گیا ہو۔ ﴿مَحْرُوْبٌ﴾...... جنگ میں لوٹا اور ہارا ہوا شخص۔

تشریح: عاشقوں کے دل ان کی عورتوں کی مٹھیوں میں ہیں کہ ان کی عورتیں حسن و جمال میں بے مثال ہیں اور مرد بہادر و جانباز ہیں کہ لوگوں کے مال لوٹ لیتے ہیں۔

☆ مَا أَوْجُهُ الْحَضَرِ الْمُسْتَحْسَنَاتُ بِهِ . . . . كَأَوْجُهِ الْبَدَوِيَّاتِ الرَّعَابِيْبِ

ترجمہ: شہری حسیناؤں کے چہرے اس قدر حسین نہیں ہوتے جس قدر ان دیہاتی حسیناؤں کے چہرے دلفریب ہیں۔

لغات: ﴿أَوْجُهٌ﴾...... جمع ہے وَجْهٌ کی بمعنی چہرہ۔ ﴿حَضَرٌ﴾...... شہر، متمدن، علاقے۔ ﴿مُسْتَحْسَنَاتٌ﴾...... مصنوعی حسن سے آراستہ عورتیں۔ ﴿بَدَوِيَّاتٌ﴾...... جمع ہے بَدَوِيَّةٌ کی، بمعنی دیہاتی عورتیں۔ ﴿رَعَابِيْبُ﴾...... جمع ہے رُعْبُوْبَةٌ کی، بمعنی لمبی اور نرم و گداز عورت۔

تشریح: شہروں میں مصنوعی پن زیادہ ہوتا ہے اس لئے شہروں کا حسن بھی مصنوعی ہوتا ہے سب رنگ و غازہ کا مرہون منت ہوتا ہے جب کہ دیہات کا حسن فطری اور تصنع سے بے نیاز ہوتا ہے۔

حسن بے پروا کو اپنی بے نقابی کے لئے ہوں اگر شہروں سے بن پیارے تو شہر اچھے کہ بن؟

☆ حُسْنُ الْحِضَارَةِ مَجْلُوْبٌ بِتَطْرِيَةٍ . . . . وَ فِي الْبَدَاوَةِ حُسْنٌ غَيْرُ مَجْلُوْبِ

ترجمہ: شہروں کا حسن پیدا کیا جاتا ہے تصنع سے اور دیہی علاقوں کا حسن مصنوعی پیدا کیا گیا نہیں ہوتا۔

لغات: ﴿حِضَارَةٌ﴾...... متمدن، مہذب، ترقی یافتہ علاقے۔ ﴿مَجْلُوْبٌ﴾...... جَلَبَ يَجْلِبُ (ن،ض) سے مفعول کا صیغہ ہے، بمعنی لایا گیا۔ ﴿تَطْرِيَةٌ﴾...... اوپر سے لیپا پوتی کرنا، مصنوعی حسن پیدا کرنا مراد ہے۔ ﴿بَدَاوَةٌ﴾...... غیر متمدن، صحرائی اور دیہاتی۔

تشریح: متمدن شہروں میں زندگی کی ہر چیز کی طرح حسن بھی مصنوعی ہوتا ہے جب کہ دیہاتوں کا دور زندگی اپنے اصل رنگ میں ہوتا ہے اس لئے وہاں کا حسن بھی تصنع سے پاک ہوتا ہے اور اسے کسی لیپا پوتی کی ضرورت نہیں ہوتی۔

تصنع سے بری ہے حسن ذاتی قبائے گل میں گل بوٹا کہاں ہے

علامہ اقبال بدوی زندگی کے فطرت کے قریب ہونے کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی یا بندۂ صحرائی یا مرد کوہستانی

☆ أَيْنَ المَعِيزُ مِنَ الآرَامِ نَاظِرَةً . . . وَ غَيْرَ نَاظِرَةٍ فِي الحُسْنِ وَ الطِّيْبِ

ترجمہ: کہاں بکریوں کا ریوڑ اور کہاں ہرنیوں کا غول جو (سر اٹھا اٹھا کے) دیکھتی ہوں اور کبھی منہ پھیر لیتی ہوں ان کے حسن اور مہک کا کیا مقابلہ۔

لغات: ﴿أَيْنَ﴾..... عربی میں کسی چیز کی دوسری چیز پر فضیلت بیان کرنی ہو تو أَيْنَ اور مِنْ کے الفاظ سے بیان کرتے ہیں۔ مثلاً "أَيْنَ الثُّرَيَّا مِنَ الثَّرٰى، کہاں آسمان اور کہاں زمین"۔ یہی انداز یہاں پر ہے "أَيْنَ الْمَعِيزُ مِنَ الْآرَام" المعیز جمع ہے مَعْزٌ و مَعْزٌ کی، بمعنی بکریاں۔ ﴿آرَام﴾..... جمع ہے رِئْمٌ کی، بمعنی سفید ہرنی۔ ﴿نَاظِرَةٌ﴾..... دیکھنے والیاں۔ ﴿طِيْبٌ﴾.....خوشبو۔

تشریح: شاعر بدوی اور شہری حسیناؤں کا تقابل کرتے ہوئے کہتا ہے کہ کہاں بکریوں کا ریوڑ اور کہاں ہرنیوں کا غول کہ جو ایک ناز و ادا سے کبھی سر اٹھا کر دیکھتی ہیں اور کبھی نظر انداز کر دیتی ہیں کہاں سفید ہرنیوں کی مہک اور ان کی خوشبو اور ان کا حسن اور کہاں بکریاں۔ بدوی حسینائیں ہرنیاں ہیں اور شہری بکریاں ہیں۔

☆ أَفْدِيْ ظِبَاءَ فَلَاةٍ مَا عَرَفْنَ بِهَا . . . مَضْغَ الْكَلَامِ وَ لَا صَبْغَ الْحَوَاجِيْبِ

ترجمہ: میں قربان ان جنگلی ہرنیوں پر جنہوں نے جنگل میں رہ کر چبا چبا کر بات کرنا اور ابروں کو رنگنا نہیں سیکھا۔

لغات: ﴿أَفْدِيْ﴾..... میں قربان جاؤں۔ ﴿ظِبَاءٌ﴾..... جمع ہے ظَبْيٌ کی، بمعنی ہرن، ہرنی۔ ﴿فَلَاةٌ﴾..... جنگل۔ ﴿عَرَفْنَ﴾..... جمع مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ عَرَفَ يَعْرِفُ (ض) سے، بمعنی پہچاننا۔ ﴿مَضْغٌ﴾..... چبانا۔ ﴿صَبْغٌ﴾..... رنگنا۔ ﴿حَوَاجِبُ﴾..... جمع ہے حَاجِبٌ کی، بمعنی ابرو۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ میں قربان جاؤں ان جنگلی معشوقاؤں پر جن کی گفتگو بھی سادہ ہے اور جن کا حسن بھی قدرتی ہے نہ انہوں نے گفتگو میں کوئی تصنع سیکھا ہے اور نہ پلکوں کو رنگ کر قدرتی حسن کو تصنع سے داغدار کیا ہے۔

☆ وَ لَا بَرَزْنَ مِنَ الْحَمَّامِ مَائِلَةً . . . أَوْرَاكُهُنَّ صَقِيْلَاتِ الْعَرَاقِيْبِ

ترجمہ: اور نہیں نکلتیں حمام سے سرین ہلاتے ہوئے اس طرح کہ ان کی پنڈلیاں چمک رہی ہوں۔

لغات: ﴿بَرَزْنَ﴾..... جمع مؤنث غائب کا صیغہ ہے، بَرَزَ يَبْرُزُ (ن) سے، بمعنی ظاہر ہونا۔ ﴿مَائِلَةٌ﴾..... مٹکنے والیاں۔ ﴿أَوْرَاكٌ﴾..... جمع ہے وَرِكٌ کی، بمعنی چوتڑ، سرین۔ ﴿صَقِيْلَاتٌ﴾..... فعیل بمعنی مفعول، چمکائی ہوئی۔ ﴿عَرَاقِيْبُ﴾.....جمع ہے عُرْقُوْبٌ کی بمعنی پنڈلی۔

تشریح: اس وقت گھروں میں غسل خانے نہیں ہوتے تھے جس طرح بدوی زندگی میں لڑکیاں تالابوں اور چشموں سے جا کر پانی بھر لاتی ہیں اور وہیں غسل کرتی ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ میری محبوبائیں جب حمام سے نکلتی ہیں تو بے جا اپنے حسن کی نمائش نہیں کرتیں کہ مٹک مٹک کر چلیں اور پنڈلیوں سے پشواز اٹھا کر چلیں کہ لوگ ان کی ساق سیمیں دیکھ لیں۔

☆ وَ مِنْ هَوَى كُلِّ مَنْ لَيْسَتْ مُمَوِّهَةً . . . تَرَكْتُ لَوْنَ مَشِيْبِيْ غَيْرَ مَخْضُوْبِ

ترجمہ: تصنع کو پسند نہ کرنے والی ہر معشوقہ کی محبت میں میں نے اپنے بڑھاپے کے رنگ کو بے خضاب کیے چھوڑ رکھا ہے

لغات: ﴿هَوٰى﴾..... محبت۔ ﴿مُمَوِّهَةٌ﴾..... تَمْوِيْهٌ کا مطلب سونے چاندی کا ملمع کرنا، مجازاً کسی بھی چیز کا ملمع کرنا، تصنع کرنا۔ ﴿تَرَكْتُ﴾..... میں نے چھوڑ دیا۔ ﴿لَوْنٌ﴾..... رنگ اس کی جمع أَلْوَانٌ آتی ہے۔ ﴿مَشِيْبٌ﴾..... بڑھاپا۔ ﴿غَيْرُ مَخْضُوْبٍ﴾..... بے خضاب چھوڑ رکھا ہے۔

تشریح: چونکہ میری محبوبہ ملمع سازی اور تصنع کو پسند نہیں کرتی اس لئے میں نے بھی اس کی خوشی کی خاطر اپنے سفید بالوں کو بے خضاب چھوڑ رکھا ہے۔

☆ وَ مِنْ هَوَى الصِّدْقِ فِي قَوْلِي وَ عَادَتِهِ . . . . رَغِبْتُ عَنْ شَعَرٍ فِي الْوَجْهِ مَكْذُوبِ

ترجمہ: چونکہ میں سچی بات ہی کو پسند کرتا ہوں اور میں سچ کا خوگر ہوں اس لئے میں نے چہرے پر جھوٹے بال سجانے کو بھی مسترد کر دیا۔

لغات: ﴿صِدْقٌ﴾...... سچائی۔ ﴿قَوْلٌ﴾...... بات۔ ﴿عَادَةٌ﴾...... عادت۔ اس میں ہٗ کی ضمیر سچائی کی طرف راجع ہے۔
﴿رَغِبْتُ﴾...... واحد متکلم ماضی کا صیغہ ہے رَغِبَ يَرْغَبُ (س) سے، رَغِبَ اگر عَنْ کے ساتھ آئے تو اس کا مطلب اجتناب کرنا، اعتراض برتنا، مسترد کرنا ہوتا ہے۔ اور اگر فِیْ کے صلہ کے ساتھ آئے تو اس کا مطلب "چاہنا، رغبت رکھنا" ہوتا ہے۔
﴿شَعَرٌ﴾...... بال۔ ﴿مَكْذُوبٌ﴾...... جھوٹے۔

تشریح: میں سچائی اور راستی سے محبت کرتا ہوں اور جھوٹ سے نفرت کرتا ہوں اس لئے چہرے پر جھوٹے بال سجانا بھی میرے ذوق طبع کے خلاف ہے۔

☆ لَيْتَ الْحَوَادِثَ بَاعَتْنِيَ الَّذِيْ اَخَذَتْ . . . . مِنِّيْ بِحِلْمِي الَّذِيْ اَعْطَتْ وَ تَجْرِبَتِيْ

ترجمہ: کاش حوادث اپنا دیا ہوا حلم اور تجربہ لے کر جو کچھ انہوں نے مجھ سے لیا ہے وہ میرے ہاتھ بیچ دیتے۔

لغات: ﴿لَيْتَ﴾...... کاش۔ ﴿اَلْحَوَادِثُ﴾...... جمع ہے حادث کی بمعنی حادثہ۔ ﴿بَاعَتْ﴾...... بَاعَ، يَبِيْعُ (ض) سے، بیچنا۔ ﴿حِلْمٌ﴾...... عقل اور صبر۔

تشریح: حادثات زمانہ نے مجھ سے میرا لڑکپن اور جوانی لے کر مجھے حلم اور تجربات دے دیے ہیں کاش کہ یہ معاملہ پھر سے برعکس ہو جائے انہوں نے جو مجھے دیا ہے وہ مجھ سے واپس لے لیں اور جو مجھ سے لیا ہے وہ مجھے واپس لوٹا دیں اپنے تجربے اور حلم لے لیں اور لڑکپن اور جوانی مجھے دے دیں۔

ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

☆ فَمَا الْحَدَاثَةُ مِنْ حِلْمٍ بِمَانِعَةٍ . . . . قَدْ يُوْجَدُ الْحِلْمُ فِي الشُّبَّانِ وَ الشِّيْبِ

ترجمہ: نوخیزی عمر حلم سے مانع نہیں ہے حلم و بردباری نوجوانوں اور بوڑھوں میں بھی پائی جا سکتی ہے۔

لغات: ﴿مَا﴾...... نافیہ ہے۔ ﴿حَدَاثَةٌ﴾...... نو عمری، نوجوانی۔ ﴿حِلْمٌ﴾...... بردباری۔ ﴿مَانِعَةٌ﴾...... رکاوٹ۔ ﴿قَدْ يُوْجَدُ﴾...... مضارع کے ساتھ قَدْ لگانے سے فعل میں احتمال کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ ﴿شُبَّانٌ﴾...... جمع ہے شَابٌّ کی، شَبَابٌ جمع بھی آتی ہے۔ ﴿شِيْبٌ﴾...... جمع ہے اَشْيَبُ کی، وہ شخص جس کے بال سفید ہو چکے ہوں۔

تشریح: یہ ضروری نہیں کہ حلم و بردباری کی صفات بڑھاپے ہی میں پیدا ہوں۔ کبھی بوڑھے ہو کر بھی یہ صفات پیدا نہیں ہوتیں اور کبھی نوجوانی ہی میں کچھ لوگوں میں یہ صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔

☆ تَرَعْرَعَ الْمَلِكُ الْاُسْتَاذُ مُكْتَهِلًا . . . . قَبْلَ اكْتِهَالٍ اَدِيْبًا قَبْلَ تَاْدِيْبِ

ترجمہ: اس شاہ استاد نے پرورش پائی ایک بوڑھے کی طرح۔ وہ بڑھاپے سے پہلے بوڑھا اور ادب سکھانے سے پہلے ہی باادب ہے۔

لغات: ﴿تَرَعْرَعَ﴾...... نشوونما پائی، بڑھا۔ ﴿اِكْتِهَالٌ﴾...... ادھیڑ عمری۔ ﴿اَدِيْبٌ﴾...... باادب، ادیب۔ تَاْدِيْبٌ ادب سکھانا۔

تشریح: اردو میں کہتے ہیں۔ "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" کچھ لوگ نوعمری ہی سے دانائی و حکمت کے حامل ہوتے ہیں۔ حالانکہ عام طور پر دانائی و حکمت عمر کے ساتھ ساتھ حاصل ہوتی ہے۔ شیخ سعدی نے بھی اپنے ممدوح کے بارے میں کہا تھا۔

ع بالائے سرش ز ہوشمندی می تافت ستارہ بلندی

☆ مُجَرِّبًا فَهِمًا مِنْ قَبْلِ تَجْرِبَةٍ . . . . مُهَذَّبًا كَرَمًا مِنْ قَبْلِ تَهْذِيبِ

ترجمہ: تجربہ کار اور سمجھدار ہے تجربہ حاصل کرنے سے پہلے ہی۔ مہذب و کریم ہے کسی کے تہذیب سکھانے سے پہلے ہی۔

لغات: ﴿مُجَرِّبًا﴾...... تجربہ کار۔ ﴿فَهِمٌ﴾...... سمجھدار۔ ﴿مُهَذَّبٌ﴾...... مہذب۔ ﴿كَرَمٌ﴾...... سراپا کرم۔

تشریح: لوگ تجربے کرنے کے بعد تجربہ کار ہوتے ہیں۔ تہذیب سیکھنے کے بعد مہذب بنتے ہیں لیکن میرا ممدوح تجربات کی منزل سے گزرنے سے پہلے ہی تجربہ کار ہے اور تہذیب سیکھنے کے مراحل طے کئے بغیر بھی بڑا مہذب ہے۔

☆ حَتّٰى أَصَابَ مِنَ الدُّنْيَا نِهَايَتَهَا . . . . وَ هَمُّهُ فِي ابْتِدَاآتٍ وَ تَشْبِيبِ

ترجمہ: یہاں تک کہ دنیا کی ترقی میں وہ انتہاء کو پہنچ گیا اور ابھی تو اس کی ہمت اپنی شروعات کر رہی ہے۔

لغات: ﴿أَصَابَ﴾...... اس نے پالیا، حاصل کر لیا۔ ﴿هَمٌّ﴾...... ہمت۔ ﴿تَشْبِيبٌ﴾...... جوانی کے دنوں کو یاد کرنا ہوتا ہے عام طور پر کسی قصیدہ کے آغاز میں تشبیب کے چند اشعار لائے جاتے ہیں جن میں شاعر اپنی جوانی کے دنوں کا اور اپنی محبوباؤں کا ذکر کرتا ہے۔ گویا

غزل اس نے چھیڑی مجھے ساز دینا ذرا عمر رفتہ کو آواز دینا

والا معاملہ ہوتا ہے۔

تشریح: شاعر پچھلے اشعار میں کافور کی نوعمری کا ذکر کرنے کے بعد کہتا ہے کہ ابھی تو اسکی ہمت اپنی پوری جوانی پر ہے اور ابھی سے اس نے دنیاوی ترقی کی معراج کمال کو چھو لیا ہے۔ ابھی سے وہ بادشاہت کے مرتبہ پر بھی فائز ہو گیا ہے۔ اس سے برتر اور دنیاوی مقام و منصب کیا ہوگا۔

☆ يُدَبِّرُ الْمُلْكَ مِنْ مِصْرٍ إِلٰى عَدَنٍ . . . . إِلَى الْعِرَاقِ فَأَرْضِ الرُّوْمِ فَالنُّوبِ

ترجمہ: مصر سے عدن تک اور عراق، روم اور نوب تک کے نظام سلطنت کا نظم و نسق کرتا ہے۔

لغات: ﴿يُدَبِّرُ﴾...... انتظام کرتا ہے، نظم و نسق ترتیب دیتا ہے۔ ﴿مصر، عدن، عراق، ارض، روم، نوب﴾...... تمام علاقوں کے نام ہیں۔ ویسے پرانی کتابوں میں "العراقین" کوفہ اور بصرہ کے دو شہروں کو بھی کہا جاتا تھا۔

تشریح: مقصود اپنے ممدوح کی حسن تدبیر و انتظام کو بیان کرنا ہے کہ اس کی حکومت اتنے وسیع علاقے پر قائم ہے۔ اس کے باوجود وہ کمال نظم و نسق سے ان علاقوں پر حکومت کر رہا ہے۔

☆ إِذَا أَتَتْهَا الرِّيَاحُ النُّكْبُ مِنْ بَلَدٍ . . . . فَمَا تَهُبُّ بِهَا إِلَّا بِتَرْتِيبِ

ترجمہ: جب اس کی سلطنت میں کسی سمت سے بے ترتیب ہوائیں آتی ہیں تو وہاں وہ اک ترتیب سے ہی چلتی ہیں۔

لغات: ﴿رِيَاحٌ﴾...... جمع ہے ریح کی بمعنی ہوائیں۔ ﴿نُكْبٌ﴾...... بے ترتیب ہوائیں۔ ﴿بَلَدٌ﴾...... ملک، شہر۔ ﴿تَهُبُّ﴾...... واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ ہَبَّ يَهُبُّ (ن) سے۔

تشریح: میرے ممدوح کی سلطنت میں نظم و نسق کا یہ عالم ہے کہ اور باتوں کا تو ذکر ہی کیا۔ ان کا نظم و ترتیب تو مثالی ہے ہی۔ ہوائیں تک اس کی سلطنت میں اک ترتیب و نظم سے چلتی ہیں جن پر کسی کو اختیار نہیں ہوتا۔

☆ وَ لَا تُجَاوِزُهَا شَمْسٌ إِذَا شَرَقَتْ . . . . إِلَّا وَ مِنْهُ لَهَا إِذْنٌ بِتَغْرِيبِ

ترجمہ: اور آفتاب طلوع ہونے کے بعد اس کی سلطنت سے نہیں گزرتا جب تک کہ اس سے غروب ہونے کی اجازت نہ لے لے۔

لغات: ﴿جَاوَزَ يُجَاوِزُ﴾...... گزرنا، آگے بڑھنا۔ ﴿شَمْسٌ﴾...... سورج۔ ﴿شَرَقَتْ﴾...... شَرَقَ يَشْرُقُ (ن) طلوع ہونا۔ ﴿إِذْنٌ﴾...... اجازت۔ ﴿تَغْرِيبٌ﴾...... ڈوب جانا، غائب و غروب ہونا۔

تشریح: یہ بیت بھی اپنے سے پہلے بیت کی طرح ہے کہ سورج بھی اس کی اجازت کے بغیر غروب نہیں ہوتا۔

☆ يُصَرِّفُ الْأَمْرَ فِيهَا طِينُ خَاتِمِهِ . . . . وَ لَوْ تَطَلَّسَ مِنْهُ كُلُّ مَكْتُوبِ

ترجمہ: حکمرانی کرتی ہے اس کی سلطنت میں اس کی مہر کی مٹی اگرچہ مٹ جائے اس کی لکھی ہوئی ہر چیز۔

لغات: ﴿تَصْرِيْفُ الْأَمْرِ﴾...... کسی بات کا فیصلہ کرنا، حکم نافذ کرنا۔ ﴿طِيْنٌ﴾...... مٹی۔ ﴿خَاتَمٌ﴾...... مہر۔ ﴿تطلّس﴾...... مٹ جانا۔ ﴿مَكْتُوْبٌ﴾...... لکھی ہوئی چیز۔

تشریح: اس کی سلطنت میں کوئی کام انجام نہیں پا سکتا جب تک کہ اس پر اس کی مہر تصدیق ثبت نہ ہو گویا اصل حکمرانی اس کی مہر کی ہے۔

☆ يَحُطُّ كُلَّ طَوِيْلِ الرُّمْحِ حَامِلُهُ . . . . مِنْ سَرْجِ كُلِّ طَوِيْلِ الْبَاعِ يَعْبُوْبِ

ترجمہ: اس کی انگوٹھی کا حامل چوڑی پشت کے تیز رفتار گھوڑے پر کسی ہوئی زین پر بیٹھے ہوئے لمبے نیزے والے ہر شخص کو اتارتا ہے۔

لغات: ﴿يَحُطُّ﴾...... اتارتا ہے۔ حَطَّ يَحُطُّ (ن) سے۔ ﴿طَوِيْلُ الرُّمْحِ﴾...... لمبے نیزے والا۔ ﴿سَرْجٌ﴾...... زین۔ ﴿طَوِيْلُ الْبَاعِ﴾...... بہادر، بڑی دم۔ ﴿يَعْبُوْبُ﴾...... تیز بہنے والے دریا اور لمبے گھوڑے کو کہتے ہیں۔

تشریح: اس کی مہر کی عزت وقعت اتنی ہے کہ اس کا حامل کسی بھی بڑے سے بڑے شہسوار اور بہادر و جانباز کو اس کے بہت اعلیٰ اور عمدہ گھوڑے سے نیچے اتار سکتا ہے۔

☆ كَأَنَّ كُلَّ سُؤَالٍ فِي مَسَامِعِهِ . . . . قَمِيْصُ يُوْسُفَ فِي أَجْفَانِ يَعْقُوْبَ

ترجمہ: ہر سوال اس کے کان میں ایسا ہے جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام کی پلکوں میں حضرت یوسف علیہ السلام کا کرتا۔

لغات: ﴿مَسَامِعُ﴾...... جمع ہے مَسْمَعٌ کی، بمعنی کان۔ ﴿اَجفَانٌ﴾...... جمع ہے جُفْنٌ کی، بمعنی پلکیں۔

تشریح: میرا ممدوح سائل کے ہر سوال سے اس طرح مسرور و شادکام ہوتا ہے، جس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کا کرتہ اپنی آنکھوں سے لگا کر مسرور و شادکام ہوئے تھے۔

☆ إِذَا غَزَتْهُ أَعَادِيْهِ بِمَسْئَلَةٍ . . . . فَقَدْ غَزَتْهُ بِجَيْشٍ غَيْرِ مَغْلُوْبِ

ترجمہ: جب اس کے دشمن سوال کر کے جنگ کرتے ہیں تو وہ ایک ایسے لشکر سے جنگ کرتے ہیں جو کبھی مغلوب نہیں ہوتا۔

لغات: ﴿غزته﴾...... غزا يغزُو (ن) جنگ کرنا۔ ﴿أَعَادِىٌ﴾...... جمع ہے عَدُوٌّ کی۔ ﴿مَسْأَلَةٌ﴾...... سوال۔ ﴿جَيْشٌ﴾...... لشکر۔

تشریح: اس کے دشمن سمجھتے ہیں کہ وہ جنگ کر کے اسے مغلوب کر لیں گے لیکن انہیں معلوم نہیں کہ وہ کبھی اور کسی صورت میں اس پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتے۔ ہاں! وہ اگر سوال کا لشکر لیکر آئیں تو غلبہ پا سکتے ہیں کیونکہ ممدوح سائل کا سوال رد نہیں کرتا۔

☆ أَوْ حَارَبَتْهُ فَمَا تَنْجُوْ بِتَقْدِمَةٍ . . . . مِمَّا أَرَادَ وَ لَا تَنْجُوْ بِتَجْبِيْبِ

ترجمہ: یا اس کے دشمن اس سے لڑیں تو ان کے لئے نہ آگے بڑھنے میں اور نہ راہ فرار اختیار کرنے میں نجات ہے۔ وہ اس کے ارادہ سے بچ نہیں سکتے۔

لغات: ﴿حَارَبَتْ﴾...... حَارَبَ يُحَارِبُ (ض) سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ، جنگ کرنا۔ ﴿تَنْجُوْا﴾...... بھی یہی صیغہ ہے؛ نَجَا يَنْجُوْ (ن) سے، نجات پانا۔ ﴿تَقْدِمَةٌ﴾...... آگے بڑھنا۔ ﴿تَجْبِيْبٌ﴾...... بھاگنا، راہ فرار اختیار کرنا۔

تشریح: اس کے دشمن کے لئے ایک دفعہ دعوت جنگ دینے کے بعد فرار کی کوئی صورت ممکن نہیں۔ میدان جنگ میں دشمن اقدام کے ذریعے اس سے چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے نہ پسپائی اختیار کر کے۔ وہ ہر طرح سے اپنے ارادہ کو عملی جامہ پہنا کر رہتا ہے۔

☆ اَضْرَتْ شَجَاعَتُهُ اَقْصَى كَتَائِبِهِ . . . . عَلَى الْحِمَامِ فَمَا مَوْتٌ بِمَرْهُوْبِ

ترجمہ: اس کی شجاعت نے لشکروں کے آخری حصے کو بھی موت کے لئے مستعد کر دیا سو موت کوئی خوفناک چیز نہ رہی۔

لغات: ﴿اَضْرَتْ﴾...... دلیر بنا دیا۔ ﴿اَقْصَى﴾...... آخری۔ ﴿كَتَائِبُ﴾...... پیچھے گزر چکا ہے۔ ﴿حِمَامٌ﴾...... موت۔ ﴿مَرْهُوْبٌ﴾...... رَهِبَ يَرْهَبُ (س) سے، بمعنی ڈرنا، ڈری جانے والی چیز۔

تشریح: اس کی شجاعت و جانبازی سے پورے لشکر میں جرأت و جوش کی لہر دوڑ جاتی ہے اور یہ لہر اتنی شدید ہوتی ہے کہ لشکر کا آخری حصہ بھی خود کو موت کے لئے آمادہ و مستعد کر دیتا ہے اور موت ایسی چیز نہیں رہتی کہ لوگ اس سے ڈریں بقول شورش کاشمیری۔

ہم اہل جنوں اور جھکیں موت کے آگے ۔ ہم جب بھی مرے موت پر احسان کریں گے

☆ قَالُوْا هَجَرْتَ اِلَيْهِ الْغَيْثَ قُلْتُ لَهُمْ . . . . اِلَى غُيُوْثِ يَدَيْهِ وَ الشَّآبِيْبِ

ترجمہ: لوگوں کا کہنا ہے کہ تو برستی بارش کو چھوڑ آیا۔ میں نے کہا میں اس کے دونوں ہاتھوں کی بارشوں اور بوچھاڑ کی طرف آیا ہوں۔

لغات: ﴿قَالُوْا﴾...... انہوں نے کہا۔ ﴿هَجَرْتَ﴾...... تو نے چھوڑا، ہجرت کی۔ ﴿اَلْغَيْثُ﴾...... بارش، جمع غُيُوْثٌ۔ ﴿شَآبِيْبُ﴾...... جمع ہے شُؤْبُوْبٌ کی، بمعنی بارش کی بوچھاڑ۔

تشریح: لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تو سیف الدولہ کو چھوڑ کر کافور کی طرف کیوں چلا آیا؟ اس کی نوازشات تو برستے بادل کی طرح تھیں۔ میں کہتا ہوں کہ کافور دونوں ہاتھوں سے نوازشات کی بارشیں برساتا ہے اس لئے میں نے نقصان کا سودا نہیں کیا۔

☆ اِلَى الَّذِى تَهَبُ الدَّوْلَاتِ رَاحَتُهُ . . . . وَ لَا يَمُنُّ عَلَى آثَارِ مَوْهُوْبِ

ترجمہ: میں آیا ہوں ایسے شخص کی طرف جس کی ہتھیلی عطا کرتی ہے دولتیں اور وہ بخشی ہوئی چیز پر بعد میں احسان نہیں جتلاتا۔

لغات: ﴿وَهَبَ يَهَبُ﴾...... (ف) عطا کرنا۔ قرآن میں ہے "يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ، جس کو چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے لڑکے"۔ ﴿دَوْلَاتٌ﴾...... جمع ہے دَوْلَةٌ کی، بمعنی دولت، خزانہ، ملک۔ ﴿رَاحَةٌ﴾...... ہاتھ کی ہتھیلی۔ ﴿يَمُنُّ﴾...... احسان جتلانا۔ قرآن میں ہے۔ "يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا، وہ آپ پر احسان جتلاتے ہیں کہ اسلام لے آئیں ہیں"۔ ﴿مَوْهُوْبٌ﴾...... دی ہوئی، بخشی ہوئی چیز۔

تشریح: میں اپنے پچھلے ممدوح کو چھوڑ کر اس کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ اس کے ہاتھ سے لوگوں کو خزانے عطا ہوتے ہیں اور اس کی اعلیٰ ظرفی بھی مثالی ہے کہ بخشش و عطاء کے بعد وہ کسی کو احسان نہیں جتلاتا۔

☆ وَ لَا يَرُوْعُ بِمَغْدُوْرٍ بِهِ اَحَدًا . . . . وَ لَا يُفَزِّعُ مَوْفُوْرًا بِمَنْكُوْبِ

ترجمہ: معذرت کردہ شخص سے دوسرے کو خوفزدہ نہیں کرتا اور نہ کسی خوشحال شخص کو مصیبت زدہ کے ذریعہ ڈراتا ہے۔

لغات: ﴿رَاعَ يَرُوْعُ﴾...... (ن) ڈرانا دھمکانا۔ ﴿مَعْذُوْرٌ﴾...... ایسا شخص جس سے معذرت کی گئی ہو۔ ﴿فَزِعَ يَفْزَعُ﴾...... کا مطلب بھی ڈرانا، دہشت زدہ کرنا۔ ﴿مَوْفُوْرٌ﴾...... خوشحال اور فارغ البال شخص۔ ﴿مَنْكُوْبٌ﴾...... مصیبت زدہ پریشان حال۔

تشریح: کسی شخص پر ظلم و زیادتی نہیں کرتا کہ اس شخص کو دیکھ کر دوسرے بھی عبرت حاصل کریں اور ڈریں۔ نہ کسی کا مال و زر چھین کر اور اسے مصیبت میں ڈال کر دوسرے مالداروں کو دہشت زدہ کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس کی ذات سے لوگ ہرگز خوف زدہ اور پریشان نہیں۔

☆ بَلٰى يَرُوْعُ بِذِى جَيْشٍ يُجَدِّلُه . . . . ذَا مِثْلِهِ فِى اَحَمِّ النَّقْعِ غِرْبِيْبِ

ترجمہ: ہاں ڈراتا ہے لشکر کے ذریعہ اپنے جیسے لشکر والے کو میدان جنگ کے سخت سیاہ غبار میں گردن زد کر کے۔

لغت: ﴿يُجَدِّلُ﴾...... قتل کرتا ہے، پچھاڑتا ہے۔ ﴿اَحَمُّ النَّقْعِ﴾...... سیاہ غبار۔ نَقْعٌ غبار۔ ﴿غِرْبِيْبٌ﴾...... شدید کالا۔

تشریح: میرے ممدوح کا کردار اور سوچ اتنی گھٹیا نہیں کہ وہ کسی کا مال چھین کر اور کسی کو ڈرا دھمکا کر خوف و دہشت پیدا کرے۔ ہاں وہ لشکروں کو ضرور خوف زدہ کرتا ہے جنگ کے سیاہ غبار میں اس کی دہشت دیدنی ہوا کرتی ہے اور لشکر لے کر دشمن پر چڑھتا ہے اور لشکر کو دہشت و ہراس میں مبتلا کر دیتا ہے۔

☆ وَجَدْتُ أَنْفَعَ مَالٍ كُنْتُ أَذْخَرُهُ . . . . ما فِي السَّوَابِقِ مِنْ جَرْيٍ وَ تَقْرِيبِ

ترجمہ: جو مال میں جمع کیا کرتا تھا اس میں سب سے زیادہ مفید چیز گھوڑوں کا تیز دوڑنا اور دُلکی چال چلنا ہے۔

لغات: ﴿أَنْفَعُ﴾...... سب سے زیادہ نفع بخش۔ ﴿أَذْخَرُ﴾...... ذَخَرَ يَذْخَرُ (ف) سے، واحد متکلم مضارع کا صیغہ ہے، بمعنی جمع کرنا۔ ﴿سَوَابِقُ﴾...... جمع ہے سَابِقٌ کی، بمعنی سب کے آگے نکلنے والے گھوڑے۔ ﴿جَرْیٌ﴾...... بگٹٹ دوڑنا۔ ﴿تَقْرِيبٌ﴾...... دُلکی چال چلنا۔

تشریح: میں نے آج تک جو کچھ جمع کیا ہے اس میں سب سے زیادہ مفید و نفع بخش چیز میرے تیز رفتار گھوڑے نکلے جو کبھی تیز دوڑتے ہوئے اور کبھی دُلکی چال چلتے ہوئے مجھے میرے ممدوح تک پہنچاتے ہیں۔

☆ لَمَّا رَأَيْنَ صُرُوْفَ الدَّهْرِ تَغْدُرُ بِي . . . . وَ فَيْنَ لِي وَ وَفَتْ صُمُّ الْأَنَابِيبِ

ترجمہ: جب گھوڑوں نے دیکھا کہ حوادث زمانہ نے میرے ساتھ بے وفائی کی ہے تو انہوں نے وفا کی اور سخت اور مضبوط نیزوں نے بھی وفا کی۔

لغات: ﴿صُرُوْفُ الدَّهْرِ﴾...... زمانہ کے حوادث۔ ﴿تَغْدُرُ﴾...... غَدَرَ يَغْدُرُ (ن،ض) سے، بے وفائی کرنا۔ ﴿صُمٌّ﴾...... مضبوط نیزہ۔ ﴿انابیب﴾...... أُنْبُوْبٌ کی جمع أَنَابِيبُ، بمعنی مضبوط پوروں والا نیزہ، پائپ ٹیوب اور نالی وغیرہ کو بھی انبوب کہتے ہیں۔

تشریح: زمانہ نے میرے ساتھ وفا نہ کی لیکن میرے گھوڑوں نے میرے ساتھ وفا کی میرے نیزوں نے میرے ساتھ وفا کی ویسے بھی گھوڑے اور کتے کی وفا بہت مشہور ہے۔

☆ فُتْنَ الْمَهَالِكَ حَتّٰى قَالَ قَائِلُهَا . . . . مَا ذَا لَقِيْنَا مِنَ الْجُرْدِ السَّرَاحِيْبِ

ترجمہ: وہ مقامات ہلاکت کو پیچھے چھوڑ آئے یہاں تک کہ ان میں سے کہنے والے نے کہا ان تھوڑے بالوں والی گھوڑیوں لمبی پشت والیوں کے ہاتھوں ہمیں کیا ملا۔

لغات: ﴿فُتْنَ﴾...... عبور کر آئے۔ ﴿اَلْمَهَالِكُ﴾...... مقامات ہلاکت یعنی صحراء۔ ﴿اَلْجُرْدُ﴾...... تھوڑے بالوں والا گھوڑا۔ ﴿سراجیب﴾...... جمع ہے سَرْحُوْبٌ کی، بمعنی لمبی گھوڑی۔

تشریح: میرے گھوڑے اور گھوڑیاں بڑے بڑے خطرناک صحراؤں کو عبور کر آئے اور خطرناک صحرا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے اور وہ دست حسرت ملتے رہ گئے ان کے حصہ میں ذلت و حسرت آئی۔

☆ تَهْوِيْ بِمُنْجَرِدٍ لَيْسَتْ مَذَاهِبُهُ . . . . لِلُبْسِ ثَوْبٍ وَ مَأْكُوْلٍ وَ مَشْرُوْبِ

ترجمہ: وہ لیکر دوڑتے ہیں ایک ایسے صاحب عزم کو جس کے سفر لباس و خوراک اور پینے والی اشیاء کے لئے نہیں ہوتے۔

لغات: ﴿تَهْوِیْ﴾...... هَوٰى يَهْوِيْ سے، تیز چلنا، دوڑنا۔ ﴿مُنْجَرِدٌ﴾...... صاحب عزم۔ ﴿مَذَاهِبُ﴾...... بمعنی اسفار۔ ﴿لُبس﴾...... پہننا۔ ﴿ثَوْبٌ﴾...... کپڑا، اس کی جمع ثِيَابٌ آتی ہے۔ ﴿مَأْكُوْلٌ﴾...... کھائی جانے والی چیز۔ ﴿مَشْرُوْبٌ﴾...... پیئے جانے والی چیز۔

تشریح: میرے یہ گھوڑے مجھ صاحب ہمت کو لیکر دوڑتے ہیں لیکن میرا یہ ادھر سے ادھر جانا معمولی خواہشات کی آسودگی کے لئے نہیں ہے۔

کھانے پینے اور پہننے کی معمولی خواہشات سے بلند ہو کر میں عزت و وقار کے اعلیٰ مراتب کے حصول کے لئے سفر کرتا اور ہمیشہ پابہ رکاب رہتا ہوں۔

☆ يَرَى النُّجُوْمَ بِعَيْنَيْ مَنْ يُحَاوِلُهَا . . . كَأَنَّهَا سَلَبٌ فِي عَيْنِ مَسْلُوْبِ

ترجمہ: وہ اپنی نظروں کے ستاروں کو مارتا ہے اسے حاصل کرنے والے کی آنکھوں کے ذریعہ۔ گویا وہ چھینے گئے خزانے کا چھینا ہوا مال ہیں۔

لغات: ﴿يَرْمِيْ﴾...... رَمٰى يَرْمِيْ (ض) تیر مارنا۔ ﴿نُجُوْمٌ﴾...... جمع ہے نَجْمٌ کی، بمعنی ستارہ۔ ﴿حَاوَلَ يُحَاوِلُ﴾...... کوشش کرنا۔ ﴿سَلَبٌ﴾...... چھینی ہوئی چیز۔ ﴿مَسْلُوْبٌ﴾...... کا مطلب بھی چھینی ہوئی چیز۔ ﴿عَيْنٌ﴾...... کے بے شمار معانی میں سے ایک معنی مال اور خزانے کے بھی ہیں۔

تشریح: شاعر اپنی بلند ہمتی کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں ستاروں پر کمندیں ڈالنے کا عزم و حوصلہ لئے ہوئے ہوں۔ جیسا کہ علامہ اقبال نے نوجوانوں کی بلند ہمتی کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ

؎ محبت مجھے ان جوانوں سے ہے ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

میں ستاروں کے حصول کا تمنائی ہوں۔ میری نظر ہر دم بلندیوں پر رہتی ہے۔

☆ حَتّٰى وَصَلْتُ إِلٰى نَفْسٍ مُحَجَّبَةٍ . . . تَلْقَى النُّفُوْسَ بِفَضْلٍ غَيْرِ مَحْجُوْبِ

ترجمہ: حتی کہ میں پہنچا ایک مخفی رہنے والی ذات کے پاس۔ اس کا فضل و احسان مخفی نہیں ہے۔ ہر وقت لوگوں کو پہنچتا ہے۔

لغات: ﴿وَصَلْتُ﴾...... وَصَلَ يَصِلُ (ض) سے ملنا، پہنچنا۔ ﴿نَفْسٌ﴾...... ذات، شخص، جان وغیرہ، جمع نُفُوْسٌ۔

تشریح: میرے گھوڑوں نے مجھے ایک ایسی ذات شریف تک پہنچا دیا جو عام لوگوں سے زیادہ تر مخفی رہتی ہے۔ وہ کم آمیز ہے البتہ اس کا فضل و احسان کوئی ڈھکی چھپی چیز نہیں ہے۔ دن رات لوگ اس کا فضل و کرم دیکھتے ہیں۔

☆ فِيْ جِسْمِ أَرْوَعَ صَافِي الْعَقْلِ تُضْحِكُهُ . . . خَلَائِقُ النَّاسِ إِضْحَاكَ الْأَعَاجِيْبِ

ترجمہ: وہ ذات ایک شاندار جسم میں ہے جس کی عقل صاف ہے۔ اس کو لوگوں کی عادتیں ایسے ہنساتی ہیں جیسے عجیب چیزیں ہنسایا کرتی ہیں۔

لغات: ﴿أَرْوَعُ﴾...... شاندار، رَائِعٌ سے، اسم تفضیل۔ ﴿صَافِي الْعَقْلِ﴾...... صاف و نفیس عقل والا۔ ﴿خَلَائِقُ﴾...... جمع ہے خَلِيْقَةٌ کی بمعنی فطرت، طبیعت۔ ﴿أَضْحَاكٌ﴾...... ہنسانا۔ ﴿أَعَاجِيْبُ﴾...... جمع ہے أُعْجُوْبَةٌ کی بمعنی عجیب چیز۔

تشریح: اس ذات شریف کا قالب بھی نہایت نفیس و شاندار ہے۔ عقل بے حد منور ہے۔ عام لوگوں کی چھوٹی اور غیر معیاری عادت دیکھ کر وہ ہنس دیتا ہے۔ کیونکہ وہ عادات اس کے اخلاق فاضلہ سے بہت فروتر ہوتی ہیں۔

☆ فَالْحَمْدُ قَبْلُ لَهٗ وَ الْحَمْدُ بَعْدُ لَهَا . . . وَ لِلْقَنَا وَ لِإِدْلَاجِيْ وَ تَأْوِيْبِيْ

ترجمہ: سب سے پہلے میری تعریف اس (ممدوح) کیلئے ہے اور پھر اپنے گھوڑوں، نیزوں اور رات دن کے سفر کے لئے۔

لغات: ﴿اَلْحَمْدُ﴾...... تعریف۔ ﴿اَلْقَنَا﴾...... جمع ہے قَنَاةٌ کی، بمعنی نیزہ۔ قَنَّاءٌ اور مُقْنِبٌ ایسے شخص کو کہتے ہیں جو نیزہ سے مسلح ہو۔ ﴿إِدْلَاجٌ﴾...... کہتے ہیں رات کے اول پہر میں چلنے کو، آخری پہر میں چلنے کو بھی کہا جاتا ہے۔ ﴿تَأْوِيْبٌ﴾...... کا مطلب ہے سارا دن چلنا۔

تشریح: سب سے پہلے میری تعریف کا مستحق ہے میرا ممدوح اور پھر میری تعریف کے حقدار ہیں میرے گھوڑے، نیزے اور دن رات کے پیہم

اور متواتر سفر جن کی بدولت مجھے تجھ تک رسائی ہوئی۔

☆ وَ كَيْفَ أَكْفُرُ يَا كَافُورُ نِعْمَتَهَا . . . . وَ قَدْ بَلَغْنَكَ بِی یَاکُلَّ مَطْلُوبِی

ترجمہ: اے کافور! میں ان چیزوں کی ناشکری اور ناسپاسی کس طرح کر سکتا ہوں؟ جبکہ انہوں نے مجھے اے خیر مطلوب تجھ تک پہنچایا ہے

لغات: ﴿كَيْفَ﴾...... کس طرح۔ ﴿أَكْفُرُ﴾...... واحد متکلم مضارع کا صیغہ ہے، كَفَرَ يَكْفُرُ (ن) سے۔ ﴿كَافُورُ﴾...... متنبی کے ممدوح کا نام ہے۔ ﴿نِعْمَةٌ﴾...... نعمت۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ انہی چیزوں کی بدولت میں تجھ تک پہنچ سکا ہوں۔ بھلا ان کا کس طرح احسان ناشناس ہو سکتا ہوں۔ ان چیزوں کا مجھ پر بہت احسان ہے۔

دل کو تھاما ان کا دامن تھام کے ۔۔۔ میرے دونوں ہاتھ نکلے کام کے

☆ يَا أَيُّهَا الْمَلِكُ الْغَانِیُّ بِتَسْمِيَةٍ . . . . فِی الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ عَنْ وَصْفٍ وَ تَلْقِيبِ

ترجمہ: اے وہ بادشاہ! کہ جس کا نام لینا ہی کافی ہے۔ جو مشرق و مغرب میں تعریف کرنے اور لقب بتانے سے بے نیاز ہے۔

لغات: ﴿الغانِیُّ﴾...... بے نیاز بمعنی مُسْتَغْنِی۔ ﴿تَسْمِيَةٌ﴾...... نام لینا۔ ﴿وَصْفٌ﴾...... تعریف کرنا۔ ﴿تَلْقِيبٌ﴾...... لقب دینا

تشریح: اے شاہ! تیری شہرت کا پھریرا چہار دانگ میں لہرا رہا ہے۔ کسی بھی جگہ تیرا پورا تعارف کرنے کی ضرورت نہیں۔ بس تیرا نام لینا ہی کافی ہے۔ سب تجھ سے واقف و آگاہ ہیں۔

☆ أَنْتَ الْحَبِيبُ وَ لَكِنِّی أَعُوذُ بِهِ . . . . مِنْ أَنْ أَكُونَ مُحِبًّا غَيْرَ مَحْبُوبِ

ترجمہ: تو میرا پیارا اور محبوب ہے لیکن تیری پناہ کہ میں کسی سے محبت کروں اور وہ مجھ سے محبت نہ کرے۔

لغات: ﴿حَبِيبٌ﴾...... فعیل بمعنی مفعول، یعنی محبوب۔ ﴿أَعُوذُ﴾...... میں پناہ مانگتا ہوں۔ ﴿بِهِ﴾...... میں ہ کی ضمیر حبیب کی طرف راجع ہے۔

تشریح: میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ لیکن میں بھی بڑا خوددار اور غیور ہوں۔ یہ مجھے گوارا نہیں کہ میں کسی سے محبت کروں اور وہ مجھ سے محبت نہ کرے۔ لہٰذا اے شاہ! تو بھی مجھ سے محبت کر۔

و قال يمدحه فی شوال سنة سبع و اربعين و ثلاث مائة

ترجمہ: شوال ۳۴۷ھ میں متنبی نے کافور کی مدح کرتے ہوئے کہا۔

☆ أُغَالِبُ فِيكَ الشَّوْقَ وَ الشَّوْقُ أَغْلَبُ . . . . وَأَعْجَبُ مِنْ ذَا الْهِجْرِ وَالْوَصْلِ أَعْجَبُ

ترجمہ: تیرے عشق میں میرے ضبط اور شوق کے درمیان کشمکش رہتی ہے اور شوق غالب آجاتا ہے۔ اور شوق سے زیادہ حیرت انگیز فراق اور اس سے بھی زیادہ عجیب وصال ہے۔

لغات: ﴿أُغَالِبُ﴾...... غالب يُغَالِبُ باب مفاعلہ سے، بمعنی مقابلہ کرتا ہوں۔ ﴿شَوْقٌ﴾...... عشق و شوق، اس کی جمع أَشْوَاق آتی ہے۔ ﴿أَعْجَبُ﴾...... زیادہ عجیب۔ ﴿الْهِجْرُ﴾...... جدائی، فراق۔ ﴿وَصْلٌ﴾...... وصال، ملنا۔

تشریح: شاعر کہتا ہے۔ کہ

شوق ضبط شوق میں ہوں دن رات کشمکش ۔۔۔ دل مجھ کو میں ہوں دل کو پریشاں کئے ہوئے

لیکن اس کشمکش میں پلہ شوق ہی کا بھاری رہتا ہے۔ اور شوق میرے ضبط پر غالب آجاتا ہے۔ بقول شاعر۔

میں تو اس وقت سے ڈرتا ہوں کہ وہ پوچھ نہ لے ۔۔۔ یہ اگر ضبط کا آنسو تھا تو ٹپکا کیسے؟

میرے شوق کی حالت اس ہجر سے بھی زیادہ عجیب ہے اور وصال کی حالت اس ہجر سے بھی سوا عجیب ہوتی ہے۔یعنی وصال کے وقت میرے شوق کا عالم دیدنی ہوگا۔

☆ أَ مَا تَغْلَطُ الْأَيَّامُ فِيَّ بِأَنْ أَرَى . . . بَغِيضًا تُنَائِي أَوْ حَبِيبًا تُقَرِّبُ

ترجمہ: کیا کبھی زمانے کی غلطی سے بھی ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں دیکھوں کہ میرا دشمن مجھ سے دور اور میرا محبوب مجھ سے قریب کر رہا ہے؟

لغات: ﴿تغلط﴾...... غلط يغلط (س) غلطی کرنا۔﴿أيام﴾...... جمع ہے یوم کی، بمعنی دن۔﴿بغيض﴾...... فعیل بمعنی مفعول، یعنی مَبْغُوض، ناپسندیدہ، شخص، دشمن۔﴿تُنَائِي﴾...... اس کا مصدر نائی ہے، بمعنی دور کرنا۔

تشریح: میرے ساتھ زمانہ کا چلن ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ وہ میرے دوستوں کو مجھ سے دور اور میرے دشمنوں کو مجھ سے قریب کرتا رہا ہے۔کاش کبھی غلطی ہی سے زمانہ میرے ساتھ اس سے برعکس معاملہ کر دیتا۔

☆ وَ لِلّٰهِ سَيْرِي مَا أَقَلَّ تَئِيَّةً . . . عَشِيَّةَ شَرْقِيَّ الْحَدَالِي وَ غُرَّبُ

ترجمہ: وہ سفر بھی کیا سفر تھا اور وہاں کا قیام کتنا مختصر تھا۔وہ شام کہ میں کوہ حدالی اور غرب کے مشرقی طرف تھا۔

لغات: ﴿لِلّٰهِ سَيْرِي﴾...... تعجب اور حیرت کا انداز ہے۔﴿مَا أَقَلَّ﴾...... کس قدر تھوڑا تھا۔﴿تَئِيَّة﴾...... رکنا، قیام کرنا۔

تشریح: شاعر ان مقامات کا ذکر کر رہا ہے جہاں اسے وصال کی لذتیں حاصل ہوئیں۔اسے شام کے علاقے میں کوہ حدالی اور غرب کا مشرقی کونہ یاد آ رہا ہے جہاں اسے تھوڑا سا ٹھہرنے کا موقع ملا اور

ع روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

والا معاملہ ہوگیا۔کاش وہاں کا قیام ہی کچھ طویل ہو جاتا۔

☆ عَشِيَّةَ أَحْفَى النَّاسِ بِي مَنْ جَفَوْتُهُ . . . وَ أَهْدَى الطَّرِيقَيْنِ الَّتِي أَتَجَنَّبُ

ترجمہ: اس شام میری سب سے زیادہ پذیرائی کرنے والا وہ تھا جس سے میں نے جفا کی اور دو راہوں میں سے سیدھی راہ وہ تھی میں جس سے دامن کش رہا۔

لغات: ﴿عَشِيَّة﴾...... شام۔﴿أَحْفٰى﴾...... تفضیل کا صیغہ ہے، حَفِيَ يَحْفَى (س) سے، کسی کی پذیرائی اور عزت و اکرام کرنا۔﴿جَفَوْتُهُ﴾...... میں نے اس سے بے وفائی کی۔﴿جفا﴾...... (ن) جفا کرنا۔﴿أَهْدٰى﴾...... زیادہ صحیح۔﴿الطَّرِيقَيْنِ﴾...... دو راستے۔﴿أَتَجَنَّبُ﴾...... میں اجتناب کرتا ہوں۔

تشریح: اس رات وہاں میری پذیرائی کرنے والا سیف الدولہ تھا لیکن میں نے اس سے بے وفائی کی اور اس کو چھوڑ کر تمہارے (کافور کے) پاس آ گیا۔جو راہ اس تک پہنچانے والی تھی میں اس راہ سے بچ کر چلتا رہا۔

☆ وَ كَمْ لِظَلَامِ اللَّيْلِ عِنْدَكَ مِنْ يَدٍ . . . تُخَبِّرُ أَنَّ الْمَانَوِيَّةَ تَكْذِبُ

ترجمہ: اور کس قدر احسانات ہیں تیرے اوپر رات کی تاریکی کے یہ بتاتے ہیں کہ مانویہ جھوٹے تھے۔

لغات: ﴿كَمْ﴾...... کتنے، کس قدر۔﴿ظَلَام﴾...... تاریکی۔﴿تُخَبِّرُ﴾...... خبر دیتے ہیں، بتاتے ہیں۔﴿اَلْمَانَوِيَّة﴾...... ایک فرقہ کا نام ہے جن کا اعتقاد تھا کہ رات خالق شر ہے اور برائیوں کو جنم دیتی ہے۔

تشریح: متنبی خود کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ اے متنبی! رات کے تیرے اوپر کتنے احسانات ہیں ان احسانات کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے فرقہ مانویہ کا یہ عقیدہ کہ رات کی تاریکی میں برائیاں جنم لیتی ہیں غلط ثابت ہو جاتا ہے۔اردو کا ایک شاعر کہتا ہے

زلفیں بکھیر دو کہ زمانہ کو علم نہ ہو ظلمت حسین تر ہے شب ماہتاب سے

اور اردو کے ایک شاعر نے شمع اور پروانے کے تعلق کو بالکل ایک نئے انداز میں پیش کیا ہے کہ

پروانہ تو تاریکی شب پر نثار ہے لڑتا ہے شمع سے کہ وہ قاتل ہے رات کی

☆ وَقَاکَ رَدَی الأَعْدَاءِ تَسْرِی اِلَیْھِمْ . . . وَ زَارَکَ فِیْهِ ذُو الدَّلَالِ الْمُحَجَّبُ

ترجمہ: بچایا اس نے تجھے دشمنوں کی ہلاکت سے جن کی طرف تو جاتا تھا اور ملاقات کی تجھ سے اس تاریکی میں پردہ نشیں لاڈلے اور نخرے والے محبوب نے۔

لغات: ﴿وَقَاكَ﴾...... تجھے بچایا۔ وَقٰی یَقِیْ وِقَایَۃً سے۔ ﴿رَدٰی﴾...... ہلاکت۔ ﴿دَلَالٌ﴾...... نخرے، لاڈ۔ ﴿مُحَجَّبٌ﴾...... مخفی، پردہ نشیں۔

تشریح: پچھلے شعر میں متنبی نے رات کے احسانات کا ذکر کیا ہے ان میں سے دو یہ ہیں کہ رات نے تجھے دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا اور محبوب اس رات کی تاریکی میں چل کر تجھ سے ملنے آیا ہے اور تو نے وصال یار کے مزے لوٹے ہیں۔

و قال یمدحه و یهنئه بعید الاضحی سنة اثنتین و اربعین و ثلاثمائة انشده إیاها فی میدانه بحلب و هما علی فرسیهما

ترجمہ: متنبی نے سیف الدولہ کی تعریف کرتے ہوئے اور ۳۴۲ھ میں اسے عید الاضحیٰ کی مبارکباد دیتے ہوئے یہ اشعار کہے۔ اس وقت وہ دونوں میدان حلب میں اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار تھے۔

☆ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْ دَهْرِهِ مَا تَعَوَّدَا . . . وَ عَادَاتُ سَیْفِ الدَّوْلَةِ الطَّعْنُ فِی الْعِدَا

ترجمہ: زمانہ میں ہر شخص کی اپنی عادت ہوتی ہیں۔ سیف الدولہ کی عادات یہ ہیں کہ وہ دشمنوں میں نیزہ بازی کرتا ہے۔

لغات: ﴿اِمْرَؤٌ﴾...... شخص، مرد۔ ﴿دَهْرٌ﴾...... زمانہ۔ اس کی جمع دُھُوْرٌ آتی ہے۔ ﴿تَعَوَّدَ﴾...... وہ اس چیز کا عادی ہوا۔ ﴿عَادَاتٌ﴾...... عَادَۃٌ کی جمع ہے، عادت۔ ﴿اَلطَّعْنُ﴾...... نیزہ مارنا۔ ﴿اَلْعِدٰی﴾...... عَدُوٌّ کی جمع بمعنی دشمن۔

تشریح: زمانہ میں اور دنیا میں ہر شخص کے اپنے رجحانات اور اپنی عادات ہوتی ہیں۔ میرے ممدوح سیف الدولہ کی عادت یہ ہے کہ اسے دشمنوں کو نیزے سے چھلنی کرنے کا شوق اور عادت ہے۔

☆ وَ اَنْ یُکَذِّبَ الْاِرْجَافَ عَنْهُ بِضِدِّهِ . . . وَ یُمْسِی بِمَا تَنْوِی اَعَادِیهِ اَسْعَدَا

ترجمہ: جھوٹا ثابت کرتا ہے اپنے خلاف افواہوں کو افواہوں کے برعکس اور جو دشمن کے ارادے ہوتے ہیں ان میں کامران ہو کر شام کرتا ہے۔

لغات: ﴿یُکَذِّبُ﴾...... جھٹلاتا ہے، تکذیب کرتا ہے۔ ﴿اِرْجَافٌ﴾...... کی جمع ہے اَرَاجِیْفُ، بمعنی افواہ، ارجاف واحد ہے۔ ﴿یُمْسِیْ﴾...... رات گزارتا ہے۔ ﴿تَنْوِیْ﴾...... نیت رکھتے ہیں۔ ﴿اَعَادِیْ﴾...... جمع ہے اَعْدَاءٌ کی، بمعنی دشمن۔ ﴿اَسْعَدُ﴾...... خوش قسمت و کامیاب۔

تشریح: دشمن اس کے متعلق ناکامی و نامرادی کی افواہ پھیلاتے ہیں لیکن یہ ہمیشہ کامیابی حاصل کر کے ان کو جھوٹا ثابت کرتا ہے اور اگر دشمن کسی کام کو کرنا چاہیں تو وہ نہیں کر سکتے البتہ میرا ممدوح شام سے پہلے پہلے اسے سرانجام دے دیتا ہے۔

☆ وَ رُبَّ مُرِیْدٍ ضَرَّهُ ضَرَّ نَفْسَهُ . . . وَ هَادٍ اِلَیْهِ الْجَیْشَ اَهْدَی وَ مَا هَدٰی

ترجمہ: اور بہت سے اس کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کرنے والے اپنا نقصان کر بیٹھتے ہیں اور اس کی طرف لشکر روانہ کرنے والے اس کو تحفے پیش کرتے ہیں حالانکہ ان کا مقصد تحفے پیش کرنا نہیں۔

لغات: ﴿رُبٌّ﴾...... بہت سے لوگ۔ ﴿مُرِیْدٌ﴾...... ارادہ کرنے والا۔ ﴿ضَرٌّ﴾...... نقصان۔ ﴿هَادٍ﴾...... راہ دکھانے والا۔ ﴿اَهْدٰی﴾...... تحفہ پیش کرنا۔

تشریح: اس کے بہت سے دشمن جو اس کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے اپنا ہی نقصان کر بیٹھے اور چڑھائی کے لئے اس کی طرف لشکر بھیجنے والے گویا اس کے حضور تحفے پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ کوئی لشکر اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا؛ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ لشکر مالِ غنیمت بن جاتا ہے اور اس کے لئے گویا ہدیہ اور تحفہ بن جاتا ہے۔

☆ وَ مُسْتَكْبِرٍ لَمْ يَعْرِفِ اللّٰهَ سَاعَةً . . . . رَاٰى سَيْفَهٗ فِىْ كَفِّهٖ فَتَشَهَّدَا

ترجمہ: اور بہت سے متکبر اور بددماغ جو خدا کی معرفت ایک لمحہ کے لئے بھی نہ حاصل کر سکے اس کے ہاتھ میں تلوار دیکھتے ہی کلمہ شہادت پڑھنے لگے۔

لغات: ﴿مُسْتَكْبِرٌ﴾...... متکبر، بددماغ۔ ﴿لَمْ يَعْرِفْ﴾...... نہیں پہچانا۔ ﴿سَاعَةٌ﴾...... گھڑی، لمحہ۔ ﴿كَفٌّ﴾...... ہتھیلی، ہاتھ۔ ﴿تَشَهُّدٌ﴾...... کلمہ شہادت، "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" پڑھنا۔

تشریح: بہت سے بددماغ و سرکش جو خدا کو نہیں مانتے تھے جب اس کے ہاتھ میں تلوار دیکھی تو خوف و دہشت کی وجہ سے ان کی زبانوں سے بے اختیار کلمہ شہادت جاری ہو گیا۔

☆ هُوَ الْبَحْرُ غُصْ فِيْهِ اِذَا كَانَ سَاكِنًا . . . . عَلَى الدُّرِّ وَ احْذَرْهُ اِذَا كَانَ مُزْبِدَا

ترجمہ: وہ سمندر ہے۔ اس میں اس وقت غوطہ لگا جب وہ پرسکون ہو اور موتی چن لے۔ اور جب وہ جھاگ چھوڑ رہا ہو تو اس سے بچ کے رہ۔

لغات: ﴿بَحْرٌ﴾...... سمندر۔ ﴿غَصْ﴾...... غوطہ۔ ﴿رَاكِدٌ﴾...... ٹھہرا ہوا۔ ﴿دُرٌّ﴾...... موتی۔ ﴿اِحْذَرْ﴾...... بچ، پرہیز کر۔ ﴿مُزْبِدٌ﴾...... جھاگ والا۔

تشریح: جس طرح سمندر سے موتی چننے کا صحیح وقت وہ ہوتا ہے جب وہ پرسکون ہو۔ اس طرح میرا ممدوح بھی سمندر ہے۔ اس سے کچھ حاصل کرنا ہو تو اس وقت طلب جب وہ مطمئن اور پرسکون ہو اور جب وہ غیظ و غضب کی حالت میں ہو تو اس سے بچ کر رہو کہ

بدریا در منافع بے شمار است   و گر خواہی سلامت بر کنار است

☆ فَاِنِّىْ رَاَيْتُ الْبَحْرَ يَعْثُرُ بِالْفَتٰى . . . . وَ هٰذَا الَّذِىْ يَاْتِى الْفَتٰى مُتَعَمِّدَا

ترجمہ: میں نے دیکھا ہے سمندر کو کہ وہ غیر ارادی طور پر جوان کو لے لیتا ہے۔ اور یہ وہ ہے کہ جان بوجھ کر جوان کو گرفت میں لیتا ہے

لغات: ﴿يَعْثُرُ﴾...... عَثَرَ يَعْثُرُ عُثُوْرًا (ن، ض، س، ک) سے، کسی چیز کو پا لینا، ڈھونڈ نکالنا۔ ﴿فَتىً﴾...... جوان۔ ﴿مُتَعَمِّدٌ﴾...... جان بوجھ کر۔

تشریح: سمندر کسی جوان کو ہلاک کرتا ہے تو اس میں اس کی مرضی اور ارادہ کو کوئی دخل نہیں ہوتا۔ جبکہ میرا ممدوح خود ارادی طور پر جوان کو پکڑتا ہے اور اسے ہلاک کر دیتا ہے۔

☆ تَظَلُّ مُلُوْكُ الْاَرْضِ خَاشِعَةً لَهٗ . . . . تُفَارِقُهٗ هَلْكٰى وَ تَلْقَاهُ سُجَّدَا

ترجمہ: روئے زمین کے بادشاہ اس کے سامنے جھکے رہتے ہیں اور اس سے الگ ہوتے ہیں ہلاک کئے ہوئے اور ملتے ہیں سجدہ کرتے ہوئے۔

لغات: ﴿تَظَلُّ﴾...... ظَلَّ يَظَلُّ (ف) سے، ہمیشہ رہنا، ایک ہی حالت کو جاری رکھنا۔ ﴿مُلُوْكٌ﴾...... جمع ہے مَلِکٌ کی، بمعنی

بادشاہ۔ ﴿خاشِعَۃً﴾...... خَشَعَ یَخْشَعُ (ف) سے، خوف سے جھکنا۔ ﴿هُلْکیٰ﴾...... جمع ہے ھالِکٌ کی۔ ﴿سُجَّدًا﴾...... سجدہ کرتے ہوئے۔ قرآن کریم میں صحابہ کرام ؓ کے بارے میں ہے "تَرٰاھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا، تم انہیں رکوع اور سجدے کی حالت میں دیکھو گے)۔

تشریح: دنیا بھر کے بادشاہ جو اپنی اپنی جگہ بہت باوقار اور پر عظمت ہیں تیرے سامنے آتے ہیں تو ہاتھ باندھے اور گردن جھکائے ہوئے۔ تو ان میں سے جس کو چاہے ہلاک کر دیتا ہے۔ وہ تیرے سامنے سجدہ کی حالت میں پڑے رہتے ہیں۔

☆ وَ تُحْیِیْ لَہُ الْمَالَ الصَّوَارِمُ وَ الْقَنَا . . . وَ یَقْتُلُ مَا یُحْیِیْ التَّبَسُّمُ وَ الْجَدَا

ترجمہ: اور اس کے لئے مال کو زندگی بخشنے والی چیزیں تلواریں اور نیزے ہیں اور جس کو تلواریں، نیزے زندہ کرتی ہیں اس کو تبسم و عطا ہلاک و برباد کرتے ہیں۔

لغات: ﴿یُحْیِیْ﴾...... أَحْیٰی یُحْیِیْ إِحْیَاءً زندہ کرنا، باب افعال سے۔ ﴿صَوَارِمُ﴾...... جمع ہے صَارِمٌ کی، بمعنی تلوار۔ ﴿قَنَا﴾...... نیزے (پیچھے گزر چکا ہے)۔ ﴿تَبَسُّمٌ﴾...... مسکرانا، تبسم کرنا۔ ﴿جَدَا﴾...... عطا و بخشش۔

تشریح: میرے ممدوح کی کیا شان ہے کہ جو چیزیں موجب ہلاکت و بربادی ہیں وہ میرے ممدوح کے لئے موجب حیات و زندگی ہیں۔ تلواریں اور نیزے ہلاکت کا سامان ہیں۔ لیکن انہی کے ذریعہ وہ دشمن سے مال لوٹتا ہے اور تبسم و عطا کے ذریعہ اس کو ہلاک و برباد یعنی دوسروں کو دے دیتا ہے۔

☆ ذَکِیٌّ تَظَنِّیْہِ طَلِیْعَۃُ عَیْنِہٖ . . . یَرٰی قَلْبُہٗ فِیْ یَوْمِہٖ مَا تَرٰی غَدًا

ترجمہ: وہ ایسا ذہین وذکی ہے کہ اس کے گمان اس کی آنکھ کے سامنے ہیں۔ اس کا دل آج اس چیز کو دیکھتا ہے جس کو تو کل دیکھے گا۔

لغات: ﴿ذَکِیٌّ﴾...... ذہین آدمی۔ ﴿تَظَنِّیْہِ﴾...... تَظَنِّیْ سے، بمعنی ظنّ گمان کرنا۔ ﴿طَلِیْعَۃٌ﴾...... چہرہ، سامنے کی چیز۔

تشریح: میرا ممدوح ایسی اعلیٰ درجے کی ذہانت کا مالک ہے۔ کہ کل پیش آمدہ چیز کو آج "ولولائز" کر لیتا ہے۔ اسے آج ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ کل کیا ہونے والا ہے۔ دوسرے مصرعہ میں تَرٰی واحد مؤنث غائب کا صیغہ بھی ہو سکتا ہے اور واحد مخاطب مذکر کا صیغہ بھی ہو سکتا ہے۔ پہلی صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ وہ چیز جو اس کی آنکھ کل دیکھے گی اس کا دل آج دیکھ لیتا ہے اور دوسری صورت میں مطلب وہ ہوگا جو اوپر شعر کے ترجمہ میں بیان کیا گیا ہے۔

☆ وَصُوْلٌ إِلَی الْمُسْتَصْعَبَاتِ بِخَیْلِہٖ . . . فَلَوْ کَانَ قَرْنُ الشَّمْسِ مَاءً لَأَوْرَدَا

ترجمہ: وہ دشوار گزار مہمات کو اپنے گھوڑوں کے ذریعے سر کرنے والا ہے۔ اگر پانی سورج کے کنارے ہوتا تو وہاں انہیں سیراب کرتا

لغات: ﴿وَصُوْلٌ﴾...... وَاصِلٌ سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے، بمعنی بہت پہنچنے والا۔ ﴿مُسْتَصْعَبَاتٌ﴾...... دشوار گزار مقامات۔ ﴿قَرْنُ الشَّمْسِ﴾...... سورج کی پہلی کرن یا سورج کا طلوع ہونے والا پہلا حصہ۔ ﴿لَأَوْرَدَ﴾...... سیراب کرنا۔

تشریح: میرا محبوب دشوار گزار اور مشکل ترین مہمات سر کرنے میں شیر ہے۔ وہ اپنے گھوڑے کو لے کر نکل جاتا ہے اور پھر کوئی مقام اس کے لئے ناممکن الوصول نہیں ہوتا۔ اگر پانی سورج کے قریب بھی ہوتا تو وہ اپنے گھوڑے لے کر وہاں تک بھی جا پہنچتا۔

☆ لِذَالِکَ سَمَّ ابْنُ الدُّمُسْتُقِ یَوْمَہٗ . . . مَمَاتًا وَ سَمَّاہُ الدُّمُسْتُقُ مَوْلِدَا

ترجمہ: اسی لئے تو ابن دمستق نے اپنے اس دن کا نام موت رکھا تھا اور دمستق نے اس کا نام ولادت کا دن رکھا تھا۔

لغات: ﴿سَمّٰی﴾...... نام رکھنا۔ ﴿ابن دمستق﴾...... ایک آدمی کا نام ہے۔ ﴿مَمَاتٌ﴾...... موت۔ ﴿مَوْلِدٌ﴾...... زندگی، ولادت کا دن۔

تشریح: تیری انہی مردانہ اور بہادری کی صفات کو دیکھ کر ابن دمستق نے اپنی گرفتاری کے دن کا نام موت رکھ دیا تھا۔ کیونکہ وہ سیف الدولہ کے ہاتھوں گرفتار ہو گیا تھا۔ اور دمستق نے اس دن کا نام ولادت (پیدائش) رکھ دیا تھا کیونکہ وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اور گویا اس کو نئی زندگی مل گئی۔

☆ سَرَيْتَ إِلَى جَيْحَانَ مِنْ أَرْضِ آمِدٍ . . . . ثَلاثًا لَقَدْ أَدْنَاكَ رَكْضٌ وَ أَبْعَدَا

ترجمہ: جیحان سے سرزمین آمد تک تو تین راتوں میں پہنچ گیا۔ تیری تیز روی نے کس قدر تجھے (ایک مقام سے) قریب اور (ایک سے) دور کر دیا۔

لغات: ﴿سَرىٰ يَسْرِيْ﴾...... چلنا، رات کو چلنا۔ ﴿جَيْحَانْ﴾...... دریا کا نام ہے۔ ﴿آمد﴾...... بھی جگہ کا نام ہے۔ ﴿أَدْنىٰ﴾...... قریب کر دیا۔ ﴿رَكْضٌ﴾...... تیز دوڑنا۔ ﴿أَبْعَدَ﴾...... دور کر دیا۔

تشریح: تو اس قدر تیز رفتاری سے چلا کہ جیحان سے آمد تک تین راتوں میں پہنچ گیا۔ بظاہر اتنی مدت میں اتنا سفر ناممکن ہے۔ تیری اس تیز رفتاری کی بدولت آمد بہت پیچھے رہ گیا اور جیحان بہت قریب آ گیا۔

☆ فَوَلّٰى وَ أَعْطَاكَ ابْنَهُ وَ جُيُوْشَهُ . . . . جَمِيْعًا وَ لَمْ يُعْطِ الْجَمِيْعَ لِيُحْمَدَا

ترجمہ: وہ بھاگ گیا اور اپنا بیٹا اور سارا لشکر تجھے دے گیا اور یہ سب کچھ اس لئے نہیں دے کر گیا کہ اس کی تعریف ہو۔

لغات: ﴿وَلّٰى﴾...... پیٹھ پھیر کر بھاگنا۔ ﴿جُيُوْشٌ﴾...... جمع ہے جَيْشٌ کی، بمعنی لشکر۔ ﴿لَمْ يُعْطِ﴾...... نہیں دیا۔ ﴿لِيُحْمَدَ﴾...... تا کہ اس کی تعریف ہو۔

تشریح: میدان جنگ میں دمستق پیٹھ پھیر کر بھاگ گیا اور اس بدحواسی سے بھاگا کہ اپنا بیٹا اور لشکر بھی چھوڑ گیا اور یہ سارا مال وغیرہ اس نے اس لئے تجھے نہیں دیا کہ لوگ اس کی عطا و بخشش کی تعریف کریں بلکہ اسے مجبوراً اپنی جان بچانے کے لئے دینا پڑا۔

☆ عَرَضْتَ لَهُ دُوْنَ الْحَيَاةِ وَ طَرْفِهِ . . . . وَ أَبْصَرَ سَيْفَ اللّٰهِ مِنْكَ مُجَرَّدَا

ترجمہ: تو اس کی زندگی اور آنکھ کے درمیان حائل ہو گیا اس نے تیری ذات میں خدا کی شمشیر برہنہ کو دیکھا۔

لغات: ﴿عَرَضْتَ﴾...... عَرَضَ يَعْرِضُ (ض، ن) سے، حائل ہونا۔ ﴿طَرْفٌ﴾...... آنکھ، نظر۔ ﴿مُجَرَّدٌ﴾...... برہنہ، ننگی۔

تشریح: میدان جنگ میں جب تیرا اور دمستق کا آمنا سامنا ہوا تو اسے اپنی موت نظر آنے لگی۔ یعنی اس کی آنکھوں اور زندگی کے درمیان تو موت بن کر کھڑا تھا اور زندگی دور کہیں رہ گئی تھی۔ اس نے تجھے خدا کی شمشیر برہنہ کے روپ میں دیکھا۔

☆ وَ مَا طَلَبَتْ زُرْقُ الْأَسِنَّةِ غَيْرَهُ . . . . وَ لٰكِنَّ قُسْطَنْطِيْنَ كَانَ لَهُ الْفِدَا

ترجمہ: اور نیلے نیزے صرف اسی کو تلاش کر رہے تھے لیکن قسطنطین اس کا فدیہ بن گیا۔

لغات: ﴿زُرْقُ الْأَسِنَّةِ﴾...... نیلے نیزے۔ ﴿قُسْطَنْطِيْنُ﴾...... دمستق کے بیٹے کا نام تھا۔ ﴿فِدیٰ﴾...... فدیہ۔

تشریح: میدان جنگ میں تیرے لشکر کے نیلے نیزے تو صرف دمستق ہی کو تلاش کر رہے تھے۔ لیکن وہ بچ گیا اور اس کا بیٹا قسطنطین اس کا صدقہ اور فدیہ ہو گیا۔

☆ فَأَصْبَحَ يَجْتَابُ الْمُسُوْحَ مَخَافَةً . . . . وَ قَدْ كَانَ يَجْتَابُ الدِّلَاصَ الْمُسَرَّدَا

ترجمہ: سو اس نے ڈر کے مارے ٹاٹ پہننا شروع کر دیا اور وہ پہنا کرتا تھا دوہری چمکتی زرہ۔

لغات: ﴿أَصْبَحَ﴾...... کا مطلب ہے، ہو جانا، رہنا، کہتے ہیں "لَمْ يُصْبِحْ لَهُ وُجُوْدٌ، اس کا وجود باقی نہیں رہا"۔ ﴿يَجْتَابُ﴾...... پہننا۔ ﴿مُسُوْحٌ﴾...... بالوں سے بنا پیراہن۔ ﴿مَخَافَةٌ﴾...... ڈر کے مارے۔ ﴿دِلَاصٌ﴾......

چمکدار زرہ، نرم زرہ۔ ﴿مُسَرَّدٌ﴾......دوہری کڑیوں سے بنی ہوئی۔

تشریح: ڈر اور خوف کے مارے دمستق نے اپنا لباس تک بدل دیا۔ وہ جو کبھی دوہری کڑیوں والی چمکدار زرہ پہنا کرتا تھا۔ راہبوں کی طرح بالوں سے بنا ہوا لباس پہننے لگا کہ کوئی اسے پہچان نہ سکے۔

☆ وَ يَمْشِيْ بِهِ الْعُكَّازُ فِي الدَّيْرِ تَائِبًا . . . . وَ مَا كَانَ يَرْضٰى مَشْيَ أَشْقَرَ أَجْرَدَا

ترجمہ: وہ تائب ہو کر چھڑی کے سہارے گرجا میں جاتا ہے۔ اور پہلے نہیں خوش ہوتا تھا عمدہ مشکی گھوڑے کی چال سے بھی۔

لغات: ﴿يَمْشِيْ بِهٖ﴾......اس کو لے جا رہی تھی۔ ﴿عُكَّاز﴾......چھڑی، اس کی جمع عَكَاكِيْزُ آتی ہے۔ ﴿الدَّيْر﴾......گرجا، عبادت گاہ۔ ﴿تَائِبٌ﴾......توبہ کرنے والا۔ ﴿أَشْقَر﴾......سرخ گھوڑا۔ ﴿أَجْرَدُ﴾......تھوڑے بالوں والا گھوڑا۔

تشریح: وہ جو پہلے بڑے کر و فر کے ساتھ گھوڑوں پر بیٹھ کر دوڑا کرتا تھا اس کا یہ حال ہے کہ اب لاٹھی کے سہارے عبادت خانے میں جا کر توبہ کر رہا ہے کہ میں اب کبھی سیف الدولہ کے مقابلہ پہ نہیں آؤنگا۔

☆ وَ مَا تَابَ حَتّٰى غَادَرَ الْكَرُّ وَجْهَهٗ . . . . جَرِيْحًا وَ خَلّٰى جَفْنَهُ النَّقْعُ أَرْمَدَا

ترجمہ: اور اس نے اس وقت تک توبہ نہیں کی جب تک حملہ نے اس کے چہرے کو زخمی نہ کر دیا اور غبار نے اس کی آنکھوں کو آشوب چشم میں مبتلا نہیں کر دیا۔

لغات: ﴿مَا تَابَ﴾......اس نے توبہ نہیں کی۔ ﴿غَادَرَ﴾......چھوڑا۔ ﴿كَرٌّ﴾......حملہ کرنا۔ ﴿جَرِيْحٌ﴾......فعیل بمعنی مفعول، یعنی مجروح، زخمی۔ ﴿خَلّٰى﴾......چھوڑ دیا۔ ﴿جَفْنٌ﴾......پلک، مراد ہے آنکھ۔ ﴿نَقْعٌ﴾......غبار۔ ﴿أَرْمَدُ﴾......آشوب چشم۔

تشریح: دمستق نے آخری لمحے تک توبہ نہ کی۔ جب کوئی چارہ کار نہ رہا اور تیرے سامنے وہ بالکل بے بس ہو گیا تب اس نے توبہ کی۔ لاچار ہو کر وہ عبادت خانہ میں تائب ہوا۔

☆ فَلَوْ كَانَ يُنْجِيْ مِنْ عَلِيٍّ تَرَهُّبٌ . . . . تَرَهَّبَتِ الْأَمْلَاكُ مَثْنٰى وَ مَوْحَدَا

ترجمہ: اگر راہب بن جانا علی سے نجات دلا دیتا تو سارے بادشاہ ایک ایک دو دو کر کے راہب بن جاتے۔

لغات: ﴿يُنْجِيْ﴾......باب افعال سے واحد مذکر غائب کا صیغہ، نجات دیتا ہے۔ ﴿تَرَهُّبٌ﴾......راہب بننا۔ ﴿اَلْأَمْلَاكُ﴾......جمع ہے مُلْكٌ کی، بمعنی بادشاہ۔ ﴿مَثْنٰى﴾......دو دو کر کے۔ ﴿مَوْحَدٌ﴾......ایک ایک کر کے۔

تشریح: اگر راہب بن کر تجھ سے نجات حاصل ہو جائے تو پھر ایک دمستق ہی نہیں دنیا کے سارے بادشاہ ایک ایک دو دو کر کے راہب بنتے چلے جائیں۔

☆ وَكُلُّ امْرِئٍ فِي الشَّرْقِ وَ الْغَرْبِ بَعْدَهَا . . . . يُعِدُّ لَهٗ ثَوْبًا مِنَ الشَّعْرِ أَسْوَدَا

ترجمہ: اور اس کے بعد مشرق و مغرب کا ہر آدمی اپنے لئے سیاہ بالوں کا لباس تیار کرے گا۔

لغات: ﴿يُعِدُّ﴾......تیار کرے گا۔ ﴿شَعْرٌ﴾......بال۔ ﴿أَسْوَدُ﴾......سیاہ۔

تشریح: صرف بادشاہ ہی نہیں مشرق و مغرب کا ہر آدمی اپنے لئے سیاہ بالوں والا (راہبوں والا) لباس تیار کرتا۔ اگر یہ بات یقینی ہوتی کہ یہ لباس پہن کر انسان سیف اللہ کے غیظ و غضب سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

☆ هَنِيْئًا لَكَ الْعِيْدُ الَّذِيْ أَنْتَ عِيْدُهٗ . . . . وَ عِيْدٌ لِمَنْ سَمّٰى وَ ضَحّٰى وَ عَيَّدَا

ترجمہ: مبارک ہو تجھے وہ عید جس کے لئے تو خود عید کا درجہ رکھتا ہے اور وہ عید ہر اس آدمی کے لئے جس نے خدا کا نام لیا قربانی کی اور عید منائی۔

لغات: ﴿هَنِيْئًا﴾......مبارک باد۔ ﴿سَمّٰى﴾......اللہ کا نام لیا، بسم اللہ پڑھی۔ ﴿ضَحّٰى﴾......قربانی کی۔ ﴿عَيَّدَ﴾......عید منائی۔

تشریح: عید لوگوں کے لئے خوشی و مسرت کا موقع ہے لیکن خود عید کے لئے تو باعث مسرت و فرحت ہے تو عید منانے والے ہر شخص کے لئے موجب فرحت و سرور ہے۔

☆ وَ لا زَالَتِ الأعْيَادُ لُبسَکَ بَعْدَهُ . . . . تُسَلِّمُ مَخْرُوقًا وَ تُعْطَى مُجَدَّدَا

ترجمہ: اور ہمیشہ اس عید کے بعد بھی عیدیں تیرے لئے لباس بن جائیں کہ ایک پھٹا پرانا لباس تو دے اور تجھے نیا مل جائے۔

لغات: ﴿مَا زَالَتْ﴾...... ہمیشہ رہیں۔ ﴿أَعْيَادٌ﴾...... جمع ہے عید کی۔ ﴿لُبْسٌ﴾...... لباس۔ ﴿مَخْرُوْقٌ﴾...... مفعول ہے خَرَقَ يَخْرِقُ (ن،ض) سے، بمعنی پھٹا ہوا۔ ﴿مُجَدَّدٌ﴾...... نیا۔

تشریح: تجھے اتنی عیدیں دیکھنا نصیب ہوں جتنے لباس انسان اپنی زندگی میں بدلتا ہے کہ جب ایک لباس پھٹ جاتا ہے پرانا ہو جاتا ہے تو انسان نیا لے لیتا ہے۔ اللہ تجھے اتنی عیدیں بسر کرنا نصیب کرے۔

☆ فَذَا اليَوْمُ فِي الأَيَّامِ مِثْلُکَ فِي الوَرَى . . . . کَمَا کُنْتَ فِيهِمْ أَوْحَدًا کَانَ أَوْحَدَا

ترجمہ: عید کا یہ دن ایام زمانہ میں تیری طرح ہے کہ جس طرح تو زمانہ میں یکتا اور ممتاز و نمایاں ہے اسی طرح یہ دن بھی یکتا اور ممتاز ہے

لغات: ﴿وَرٰى﴾...... دنیا، کائنات۔ ﴿أَوْحَدُ﴾...... یگانہ، یکتا۔

تشریح: جس طرح زمانہ کے عام دنوں میں عید کا دن یک ممتاز اور یکتا و یگانہ دن ہوتا ہے اسی طرح تیری ذات بھی عام انسانوں میں ممتاز اور نمایاں و یکتا ہے۔

☆ هُوَ الجَدُّ حَتّٰى تَفْضُلَ العَيْنُ أُخْتَهَا . . . . وَ حَتّٰى يَصِيْرَ اليَوْمُ لِلْيَوْمِ سَيِّدَا

ترجمہ: یہی خوش قسمتی اور نصیب ہے کہ ایک آنکھ اپنی جیسی دوسری آنکھ سے بہتر اور ایک دن دوسرے دن کا سردار بن جاتا ہے۔

لغات: ﴿جَدٌّ﴾...... خوش قسمتی، جمع جُدُوْدٌ۔ ﴿تَفْضُلُ﴾...... بہتر ہونا۔ ﴿عَيْنٌ﴾...... آنکھ۔ ﴿يَصِيْرُ﴾...... ہو گیا۔ ﴿سَيِّدٌ﴾...... سردار۔

تشریح: خوش قسمتی اس کو کہتے ہیں کہ ایک ہی جنس کی دو چیزوں سے ایک مقام و مرتبہ کے لحاظ سے بہت بلند و افضل ہوتی ہے اور دوسری بہت عام و حقیر اسی طرح ایک دن دوسرے دن کا سردار ہوتا ہے۔

☆ فَيَا عَجَبًا مِنْ دَائِلٍ أَنْتَ سَيْفُهُ . . . . أَمَا يَتَوَقّٰى شَفْرَتَيْ مَا تَقَلَّدَا

ترجمہ: حیرت ہے اس دولت والے پر تو جس کی تلوار ہے کیا وہ اس کی دونوں دھاروں سے ڈرتا نہیں؟ جسے اس نے گلے میں لٹکا رکھا ہے۔

لغات: ﴿يَا عَجَبًا﴾...... حیرت ہے۔ ﴿دَائِلٌ﴾...... دھن دولت والا۔ ﴿يَتَوَقّٰى﴾...... ڈرتا ہے۔ ﴿شَفْرَةٌ﴾...... دھار، کنارہ۔ ﴿تَقَلَّدَا﴾...... لٹکانا۔

تشریح: اے سیف الدولہ تو خلیفہ کی تلوار ہے کہ اس کے دشمن کا صفایا کرتا ہے لیکن کیا اسے اس بات سے کبھی ڈر نہیں آیا کہ یہ دو دھاری تلوار کہیں اس کے خلاف ہی نہ اٹھ کھڑی ہو۔

☆ وَ مَنْ يَجْعَلِ الضِّرْغَامَ بَازًا لِصَيْدِهِ . . . . تَصَيَّدَهُ الضِّرْغَامُ فِيْمَا تَصَيَّدَا

ترجمہ: جس شخص نے شیر کو اپنے شکار کے لئے باز بنایا تو وہ شیر خود اس شخص کو بھی اپنے دوسرے شکاروں کے ساتھ شکار کرے گا۔

لغات: ﴿ضِرْغَامٌ﴾...... شیر، اس کی جمع ضَرَاغِيْمُ آتی ہے۔ ﴿صَيْدٌ﴾...... شکار۔ ﴿بَازٌ﴾...... باز۔ ﴿تَصَيَّدٌ﴾...... شکار کرنا۔

تشریح: تو شیر ہے اور خلیفہ کا باز ہے خلیفہ تیرے ذریعہ سے دوسروں کو شکار کرتا ہے لیکن خلیفہ کو ڈرتے رہنا چاہئے کہ تجھ جیسا شیر کبھی اس کو ہی نہ شکار کر لے۔

☆ رَأیتُکَ مَحضَ الحِلمِ فِی مَحضِ قُدرَۃٍ . . . . وَ لَو شِئتَ کانَ الحِلمُ مِنکَ المُھَنَّدا

ترجمہ: میں نے تجھے سراپا حلم و بردباری اور سراپا قدرت واختیار پایا ہے اگر تو چاہتا تو تیرا یہی حلم شمشیر ہندی ہوتا۔

لغات: ﴿حِلمٌ﴾...... بردباری۔ ﴿تَحَمُّلٌ﴾...... برداشت۔ ﴿مُھَنَّدٌ﴾...... ہندی تلوار۔

تشریح: تو سراپا علم و بردباری ہے سراپا قوت وقدرت ہے تو اس طرح حلم و بردباری سے کام لیتا ہے لیکن اگر تو چاہتا تو صبر و بردباری کا دامن چھوڑ کر شمشیر برہنہ کا روپ دھار لیتا یعنی تیرا صبر و حلم سے کام لینا تیری کمزوری و ناختیاری کی وجہ سے نہیں۔

☆ وَ مَا قَتَلَ الأحرَارَ کَالعَفوِ عَنھُم . . . . وَ مَن لَکَ بِالحُرِّ الَّذِی یَحفَظُ الیَدَا

ترجمہ: آزاد بندوں کو معافی سے بڑھ کر اور کوئی چیز قتل نہیں کر سکتی اور ایسا آزاد کہاں ملتا ہے جو احسان شناس ہو۔

لغات: ﴿أحرَارٌ﴾...... جمع ہے حُرّ کی بمعنی آزاد۔ ﴿عَفوٌ﴾...... معافی۔ ﴿یَحفَظُ﴾...... یاد رکھتا ہے۔ ﴿الَیدُ﴾...... احسان ومہربانی۔

تشریح: شریف اور وضع دار لوگوں کو قتل کرنے سے بہتر ہے کہ انہیں معاف کر کے ہمیشہ کے لئے اپنا غلام بنالیا جائے انہیں معاف کر دینا انہیں قتل کر دینے ہی کے مترادف ہے کیونکہ وہ اس احسان کی کاٹ ہی سے گھائل ہو جاتے ہیں اور بالخصوص ایسے آزاد و شریف لوگ جو احسان شناس بھی ہوں دوسروں کے احسانات یاد رکھتے ہوں۔

☆ إذَا أنتَ أکرَمتَ الکَرِیمَ مَلَکتَہُ . . . . وَ إن أنتَ أکرَمتَ اللَّئِیمَ تَمَرَّدَا

ترجمہ: جب تم کسی شریف کے ساتھ اکرام کا معاملہ کرو گے تو اسے اپنا غلام بے دام بنالو گے اور اگر کسی سفلے اور گھٹیا کا اکرام کرو گے تو وہ سرکش ہو جائے گا۔

لغات: ﴿أکرَمَ یُکرِمُ اِکرَامًا﴾...... کسی کا اکرام کرنا۔ ﴿مَلَکتَ﴾...... تو مالک ہو جائے گا۔ ﴿لَئِیمٌ﴾...... گھٹیا، کمینہ آدمی۔ ﴿تَمَرُّدٌ﴾...... باغی وسرکش ہونا۔

تشریح: جب تم کسی شریف اور نیک طینت انسان پر احسان کرو گے اس کے ساتھ عزت وتعظیم وانعام واکرام کا معاملہ کرو گے تو وہ تمہارا غلام بے دام بن جائے گا جب کہ بدفطرت آدمی اپنی کم ظرفی کی وجہ سے عزت واکرام کرنے والے ہی کے سر چڑھنے لگے گا۔

☆ وَوَضعُ النَّدَی فی مَوضِعِ السَّیفِ بالعُلاَ . . . . مُضِرٌّ کَوَضعِ السَّیفِ فِی مَوضِعِ النَّدَی

ترجمہ: جہاں تلوار کا موقع ومحل ہو وہاں سخاوت وبخشش کرنا مدارج عالیہ کے لئے اس طرح مضر ہے جس طرح سخاوت وبخشش کے مواقع پر تلوار کا استعمال نقصان دہ ہوا کرتا ہے۔

لغات: ﴿وَضعٌ﴾...... رکھنا۔ ﴿نَدَی﴾...... سخاوت وبخشش۔ ﴿مَوضِعٌ﴾...... محل، مقام۔

تشریح: جہاں سختی اور شدت کا تقاضا ہو وہاں نرمی واحسان مضر ہوا کرتا ہے اسی طرح جہاں نرمی وسخاوت اور بخشش کے متقاضی حالات ہوں وہاں شدت وسختی مفید نہیں ہوتی۔

☆ وَ لکِن تَفُوقُ النَّاسَ رَأیًا وَ حِکمَۃً . . . . کما فُقتَھُم حَالًا وَ نَفسًا وَ مَحتِدَا

ترجمہ: لیکن تو تو رائے اور حکمت میں سب لوگوں سے فائق ہے جس طرح تو مال، اپنی ذات اور اصل میں فوقیت رکھتا ہے۔

لغات: ﴿فَاقَ یَفُوقُ﴾...... فوقیت رکھنا، فائق ہونا۔ ﴿نَاسٌ﴾...... لوگ۔ ﴿رَأیٌ﴾...... رائے۔ ﴿حِکمَۃٌ﴾...... حکمت۔ ﴿مَحتِدٌ﴾...... اصل۔

تشریح: یہ جو میں تجھے بتا رہا ہوں کہ نرمی کی جگہ سختی اور سختی کی جگہ نرمی مضر ہوا کرتی ہے تو اس حکمت کو تو خوب سمجھتا ہے کیونکہ تجھے حکمت ودانائی میں بھی ایسی ہی فوقیت وبرتری حاصل ہے جیسی اپنی ذات اپنے مال ودولت جاہ وجلال اور حسب ونسب میں حاصل ہے۔

☆ يَدِقُّ عَلَى الْأَفْكَارِ مَا أَنْتَ فَاعِلٌ . . . فَيُتْرَكُ مَا يَخْفَى وَ يُؤْخَذُ مَا بَدَا

ترجمہ: تیرے کارنامے افکار وخیالات میں بہت لطیف ہیں سو جو مخفی رہ جاتے ہیں چھوڑ دیئے جاتے ہیں اور جو ظاہر ہوتے ہیں لے لئے جاتے ہیں۔

لغات: ﴿يَدِقُّ﴾...... (ض) سے، باریک ہونا، لطیف ہونا۔ ﴿أَفْكَار﴾...... جمع ہے فِكْرٌ کی بمعنی فکر وخیال۔ ﴿يُتْرَكُ﴾...... تَرَكَ يَتْرُكُ (ن) سے چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ ﴿يُؤخَذُ﴾...... أَخَذَ يَأْخُذُ (ن) سے، لے لئے جاتے ہیں۔

تشریح: تیرے کارنامے بہت لطیف اور دقیق ہوتے ہیں شاعر کہاں ان سب کا احاطہ کر سکتے ہیں بس جو کسی کے خیال میں آ گئے اس نے بیان کر دیئے اور باقی چھوڑ دیئے۔

☆ أَزِلْ حَسَدَ الْحُسَّادِ عَنِّي بِكَبْتِهِمْ . . . فَأَنْتَ الَّذِي صَيَّرْتَهُمْ لِيَ حُسَّدَا

ترجمہ: حسد کرنے والوں کو ذلیل کر کے مجھ کو ان کے حسد سے بچا کہ تو نے ہی مجھے ان کا حاسد بنایا ہے۔

لغات: ﴿أَزِلْ﴾...... دور کر۔ أَزَالَ يُزِيلُ سے امر۔ ﴿حُسَّادٌ﴾...... جمع ہے حَاسِدٌ کی۔ ﴿صَيَّرَ﴾...... کرنا۔ ﴿حُسَّدٌ﴾...... بھی حاسد کی جمع ہے۔

تشریح: حاسدوں کو نیچا دکھا کر مجھ کو ان کے حسد سے بچا کیونکہ تو نے ہی مجھ پر اپنی نوازشیں اور بخششیں کر کے ان کو میرا حاسد بنایا ہے۔

☆ إِذَا شَدَّ زَنْدِي حُسْنُ رَأْيِكَ فِيهِمِ . . . ضَرَبْتُ بِسَيْفٍ يَقْطَعُ الْهَامَ مُغْمَدَا

ترجمہ: جب ان حاسدوں کے بارے میں تیری رائے میرا بازو مضبوط کرے گی تو میں تلوار کا پھل ان کے سروں پر ماروں گا جو میان کے اندر بھی ہو تو کاٹ کر رکھ دیگا۔

لغات: ﴿شَدَّ﴾...... (ض، ن) سے، باندھنا، مضبوط پکڑنا۔ ﴿زَنْدٌ﴾...... پہنچا، بازو کا ابتدائی حصہ۔ ﴿نَصْلٌ﴾...... تلوار یا چاقو وغیرہ کا پھل۔ ﴿هَامٌ﴾...... جمع هَامَةٌ کی بمعنی سر، کھوپڑی۔ ﴿مُغْمَد﴾...... غِمْدٌ غلاف، کور۔ مُغْمَدٌ ڈھانپی ہوئی چیز، میان کے اندر۔

تشریح: اگر آپ میرا ساتھ دیں اور میری رائے کے موافق رائے رکھیں تو میں ان حاسدوں کو تباہ و برباد کر دوں میں ایسی زوردار تلوار ان کے سروں پر ماروں جو میان کے اندر رہتے ہوئے بھی کاٹ کر رکھ دے۔

☆ وَ مَا أَنَا إِلَّا سَمْهَرِيٌّ حَمَلْتَهُ . . . فَزَيَّنَ مَعْرُوضًا وَ رَاعَ مُسَدَّدَا

ترجمہ: اور میری حیثیت اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ ایک نیزہ ہوں جسے تو نے پکڑ رکھا ہے سو باعث زینت ہے جب حالت عرض میں ہو اور موجب خوف ہے جب تان رکھا ہو۔

لغات: ﴿سَمْهَرِيٌّ﴾...... لمبا اور مضبوط نیزہ۔ ﴿حَمَلْتَ﴾...... حَمَلَ يَحْمِلُ (ض) سے اٹھانا۔ ﴿زَيَّنَ﴾...... باعث زینت ہونا۔ ﴿رَاعَ﴾...... خوف زدہ کرنا۔ ﴿سَدَّدَ﴾...... سیدھا کرنا تلوار یا نیزہ سیدھا کرنا، تاننا۔

تشریح: میں جنگ اور امن دونوں حالتوں میں تیرے لئے مفید و نفع بخش ہوں حالت امن میں موجب زینت ہوں اور حالت جنگ میں موجب خوف و دہشت ہوں کہ دشمن کی ہجو کرتا ہوں۔

☆ وَ مَا الدَّهْرُ إِلَّا مِنْ رُوَاةِ قَصَائِدِي . . . إِذَا قُلْتُ شِعْرًا أَصْبَحَ الدَّهْرُ مُنْشِدَا

ترجمہ: اور زمانہ میرے اشعار کی روایت کرنے والا ہے جب میں نے کوئی شعر کہا زمانہ اسے پڑھنے لگا۔

لغات: ﴿رُوَاةٌ﴾...... جمع ہے رَاوٍ کی بمعنی راوی۔ ﴿قَصَائِدُ﴾...... جمع ہے قَصِيدَةٌ کی بمعنی اشعار۔ ﴿مُنْشِدٌ﴾...... شعر پڑھنے والا

تشریح: زمانہ میں مجھ سے بڑھ کر شعر کہنے والا کوئی نہیں ہے۔ زمانہ ہر وقت میری طرف دیکھتا رہتا ہے کہ کب میں شعر کہوں اور وہ اسے لے

اڑے۔ سو جب میں کوئی شعر کہتا ہوں پوری دنیا میں پھیل جاتا ہے اور زمانہ اسے پڑھنے اور گنگنانے لگتا ہے۔

☆ فَسَارَ بِهٖ مَنْ لَا يَسِيْرُ مُشَمِّرًا . . . . وَ غَنَّى بِهٖ مَنْ لَا يُغَنِّيْ مُغَرِّدًا

ترجمہ: جو چل بھی نہیں سکتا میرے شعر سن کر دوڑنے لگتا ہے اور جو گاتا نہیں ہے وہ ترنگ میں آکر میرے اشعار گانے لگتا ہے۔

لغات: ﴿سَارَ يَسِيْرُ سَيْرًا﴾...... چلنا۔ ﴿مُشَمِّرًا﴾...... دوڑنا۔ کہتے ہیں "شمّر، وہ اس کام کے لئے مستعد ہوا" یا "شمّر عَنْ سَاعِدِ الْجِدِّ، وہ اس کام کے لئے چل پڑا"۔ ﴿غَنّٰى﴾...... گانا۔ ﴿مُغَرِّدٌ﴾...... پرندوں کا چہچہانا، گنگنانا وغیرہ۔

تشریح: میرے شعر سن کر پست ذوق لوگ بھی وجد و سرور میں آجاتے ہیں اور عالم شور و مستی میں دوڑنے لگتے ہیں۔ اشعار سے ان کے اندر ایک ہلچل پیدا ہو جاتی ہے اور جس شخص نے گانے کو کبھی ہونٹوں سے چھوا بھی نہ ہو وہ بھی گانے پر مجبور ہو جاتا ہے اور ترنگ میں آکر گانے لگتا ہے

یک بار نالہ کردہ ام از درد اشتیاق   از شش جہت ہنوز صدا می تواں شنید

☆ أَجِزْنِيْ اِذَا أُنْشِدْتَ شِعْرًا فَإِنَّمَا . . . . بِشِعْرِيْ أَتَاكَ الْمَادِحُوْنَ مُرَدَّدًا

ترجمہ: جب کوئی بھی شعر تجھے سنایا جائے تو اس کا صلہ مجھی کو دے کیوں کہ تعریف کرنے والے میرے ہی شعر تجھے پھیر پھیر کر سناتے ہیں۔

لغات: ﴿أَجِزْنِيْ﴾...... امر کا صیغہ ہے اجزی سے، بمعنی مجھے صلہ دے۔ ﴿مَادِحُوْن﴾...... تعریف و مدح کرنے والے۔ ﴿مُرَدَّدٌ﴾...... پھیر پھیر کر سنائی جانے والی چیز۔

تشریح: اس وقت زمانے میں جتنے بھی شاعر ہیں سب میرے افکار و خیالات چراتے ہیں۔ میرے ہی مضامین ادل بدل کر تجھے سناتے ہیں اور تجھ سے صلہ حاصل کرتے ہیں۔ حالانکہ اس صلہ کا اصل حق دار میں ہوں۔ کیونکہ اصل میں وہ میرے خیالات ہوتے ہیں۔

☆ وَ دَعْ كُلَّ صَوْتٍ غَيْرَ صَوْتِيْ فَإِنَّنِيْ . . . . أَنَا الصَّائِحُ الْمَحْكِيُّ وَ الْآخَرُ الصَّدٰى

ترجمہ: میری آواز کے علاوہ ہر آواز کو مسترد کر دے کیونکہ میں ہی اصل گانے والا پرندہ ہوں اور باقی صدائے بازگشت ہیں۔

لغات: ﴿دَعْ﴾...... امر کا صیغہ ہے، بمعنی چھوڑ دے۔ ﴿صَوْت﴾...... آواز۔ ﴿طَائِرٌ مَحْكِيٌّ﴾...... چہچہانے والا، گانے والا پرندہ۔ ﴿صَدًا﴾...... صدائے بازگشت۔

تشریح: سابقہ مضمون ہی کا تکرار ہے کہ مصرع ایک پھول کا مضمون ہو تو سو رنگ سے باندھوں۔ شاعر کہتا ہے۔ کہ اصل آواز اور گنگناہٹ میری ہی ہے، باقی سب میری آواز ہی کی صدائے بازگشت ہیں۔

☆ تَرَكْتُ السُّرٰى خَلْفِيْ لِمَنْ قَلَّ مَالُهٗ . . . . وَ أَنْعَلْتُ أَفْرَاسِيْ بِنُعْمَاكَ عَسْجَدًا

ترجمہ: میں نے سفر کو تنگدست لوگوں کے لئے چھوڑ دیا اور میں نے اپنے گھوڑوں کو تیری نعمتوں کی وجہ سے سونے کے نعل پہنائے۔

لغات: ﴿تَرَكْتُ﴾...... میں نے چھوڑ دیا۔ ﴿سُرٰى﴾...... رات کو سفر کرنا۔ ﴿خَلْفِيْ﴾...... اپنے پیچھے۔ ﴿قَلَّ﴾...... کم ہونا۔ ﴿أَنْعَلْتُ﴾...... نعل پہنانا۔ ﴿أَفْرَاس﴾...... جمع ہے فَرَس کی، بمعنی گھوڑے۔ ﴿نُعْمٰى﴾...... خوشی۔ ﴿عَسْجَدٌ﴾...... سونا

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ اب مجھے رات کو حصول رزق کے لئے سفر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کام میں نے دوسروں کے لئے چھوڑ دیا ہے جو ابھی تک تنگدست ہیں۔ میرا تو تیرے احسانات مجھ پر مہربانی اور عنایت کی وجہ سے یہ حال ہو گیا کہ میں نے اپنے گھوڑے کے نعل بھی سونے کے بنوائے ہیں۔

☆ وَ قَيَّدْتُ نَفْسِيْ فِيْ ذَرَاكَ مَحَبَّةً . . . . وَ مَنْ وَجَدَ الْإِحْسَانَ قَيْدًا تَقَيَّدَا

ترجمہ: میں نے خود کو محبت میں تیری بانہوں کا اسیر بنا ڈالا اور جسے قید احسان نصیب ہو وہ قید ہو جاتا ہے۔

لغات: ﴿قَيَّدْتُ﴾...... میں نے قید کیا۔ ﴿ذِرَاكَ﴾...... تیرے بازو۔ ﴿تَقَيُّدْ﴾...... قید ہو جانا۔
تشریح: تیرے احسانات اور محبت کی وجہ سے میں تیرا اسیر ہو کر رہ گیا ہوں، اور جسے قید احسان ملے بھلا وہ کیوں کر خود کو قیدی نہ بنائے؟

☆ إِذَا سَأَلَ الْإِنْسَانُ أَيَّامَهُ الْغِنَى . . . . وَ كُنْتُ عَلَى بُعْدٍ جَعَلْنَكَ مَوْعِدَا

ترجمہ: اگر کوئی انسان زمانے سے خوشحالی کا سوال کرے اور تو دور ہو تو وہ تجھ کو مقررہ میعاد بناتا ہے۔
لغات: ﴿أَيَّامْ﴾...... جمع ہے يَوْمْ کی، بمعنی دن، زمانہ۔ ﴿بُعْدْ﴾...... دوری۔ ﴿مَوْعِدْ﴾...... میعاد، مقررہ۔
تشریح: تیرے بغیر کوئی کسی کو خوشحال نہیں بنا سکتا اور اگر تیری غیر موجودگی میں زمانہ خوشحالی کا طالب ہو تو زمانہ (ایام) اسے کہتے ہیں کہ ذرا تھم سیف الدولہ کو آجانے دو تو خوشحال ہو جائے گا۔

و قال يمدح مساور بن محمد الرومى

ترجمہ: مساور بن محمد رومی کی تعریف کرتے ہوئے متنبی کہتا ہے۔

☆ أَ مُسَاوِرٌ أَمْ قَرْنُ شَمْسٍ هٰذَا . . . . أَمْ لَيْثُ غَابٍ يَقْدُمُ الْأُسْتَاذَا

ترجمہ: کیا یہ مساور ہے یا سورج کی پہلی کرن یا جنگل کا شیر ہے جو استاذ سے بھی بالاتر ہے۔
لغات: ﴿مُسَاوِرٌ﴾...... ایک بہادر رومی شخص تھا۔ ﴿قَرْنُ شَمْسٍ﴾...... سورج کی کرن۔ ﴿لَيْثٌ﴾...... شیر، اس کی جمع لُيُوثٌ آتی ہے۔ ﴿غَابٍ﴾...... جمع ہے غَابَةٌ کی بمعنی جنگل۔ ﴿يَقْدُمُ﴾...... آگے ہے، یعنی زیادہ مرتبہ والا، مقام والا ہے۔ ﴿أُسْتَاذٌ﴾...... اس کا مطلب پروفیسر استاد ہوتا ہے، یہاں اس سے مراد وزیر ہے۔
تشریح: مساور کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تو کتنی خوبیوں اور کمالات کا مالک ہے؟ کبھی سورج کی کرن نظر آتا ہے، کبھی لگتا ہے کہ تو جنگل کا شیر ہے اور اپنے سے برتر مقام و مرتبہ والوں سے بھی بڑا لگتا ہے۔

☆ شِمْ مَا انْتَضَيْتَ فَقَدْ تَرَكْتَ ذُبَابَهُ . . . . قِطَعًا وَ قَدْ تَرَكَ الْعِبَادَ جُذَاذَا

ترجمہ: اس تلوار کو میان میں ڈال لے جسے تو نے سونت رکھا ہے کہ تو نے اس کی دھار کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں۔ اور لوگوں کے چیتھڑے اڑا ڈالے ہیں۔
لغات: ﴿شَامَ يَشِيمُ، شَيْمًا﴾...... بمعنی تلوار کو میان میں رکھنا۔ شِمْ امر کا صیغہ ہے۔ ﴿انْتَضَيْتَ﴾...... نَضْوٌ سے، بمعنی برہنہ کرنا، تلوار کو میان سے نکالنا۔ ﴿ذُبَابٌ﴾...... دھار۔ ﴿قِطَعٌ﴾...... جمع ہے قِطْعَةٌ کی، بمعنی ٹکڑا۔ ﴿عِبَادٌ﴾...... جمع ہے عَبْدٌ کی، بمعنی بندے۔ ﴿جُذَاذٌ﴾...... ریزے، ٹکڑے۔
تشریح: اے مساور! تو بہادری کے بہت جوہر دکھا چکا، اب تلوار کو میان میں رکھ لے تو نے اسے استعمال کر کر کے اس کی دھار کند کر دی ہے اور بندگان خدا کے چیتھڑے اڑا ڈالے ہیں۔

☆ هَبْكَ ابْنَ يَزْدَاذٍ حَطَمْتَ وَ صَحْبَهُ . . . . أَتُرَى الْوَرَى أَضْحَوْا بَنِي يَزْدَاذَ

ترجمہ: سمجھ لے کہ تو نے ابن یزداذ اور اس کے ساتھیوں کو تباہ و برباد کر ڈالا ہے۔ کیا تو سمجھتا ہے کہ ساری مخلوق یزداذ کی اولاد بن گئی ہے؟
لغات: ﴿هَبْكَ﴾...... تو سمجھ لے۔ ﴿يَزْدَاذ﴾...... مساور کے دشمن کا نام ہے۔ ﴿حَطَمْتَ﴾...... تو نے تباہ کر دیا۔ ﴿صَحْبٌ﴾...... جمع ہے صَاحِبٌ کی، بمعنی ساتھی۔ ﴿أَتُرَى﴾...... کیا تو سمجھتا ہے، کیا تیرا خیال ہے۔ ﴿أَضْحَوْا﴾...... ہو گئے۔
تشریح: تو اپنے دشمن یزداذ اور اس کے ساتھیوں کو تو ہلاک کر چکا، کیا اب پوری خلق خدا کو مار ڈالے گا؟ یہ ساری مخلوق یزداذ کی اولاد تو نہیں ہے۔

ان پر تو رحم کر اور قتل وخوں ریزی سے باز آ۔

☆ غَادَرْتَ أَوْجُهَهُمْ بِحَيْثُ لَقِيتَهُمْ . . . أَقْفَاءَ هُمْ وَ كُبُودَهُمْ أَفْلاذَا

ترجمہ: تو جہاں بھی ان سے ملا ان کے چہروں کو کھوپڑیاں اور ان کے جگروں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔

لغات: ﴿غَادَرْتَ﴾...... تو نے کر دیا۔ ﴿أَوْجُهٌ﴾...... جمع ہے وَجْهٌ کی بمعنی چہرے۔ ﴿لَقِيتَ﴾...... تو ملا۔ ﴿أَقْفَاءٌ﴾...... جمع ہے قَفَاءٌ کی، بمعنی گدی، سر کا پچھلا اور او پر والا حصہ۔ ﴿كُبُودٌ اور أَكْبَادٌ﴾...... جمع ہے كَبِدٌ کی بمعنی جگر۔ ﴿أَفْلاذٌ﴾...... جمع ہے فَلْذَةٌ کی بمعنی ٹکڑا، گوشت کا ٹکڑا۔ فَلْذَةُ كَبِدٍ، جگر کا ٹکڑا۔

تشریح: وہ تجھے جہاں بھی ملے تو نے ان کے چہرے بگاڑ کے رکھ دیئے۔ یا یہ مطلب ہے کہ انہیں الٹے قدموں منہ پھیر کر بھاگنے پر مجبور کر دیا اور ان کے جگروں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔

☆ فِيْ مَوْقِفٍ وَقَفَ الحِمَامُ عَلَيْهِمْ . . . فِيْ ضَنْكِهِ وَ استَحْوَذَ اسْتِحْوَاذَا

ترجمہ: ایک ایسے مقام پر جہاں موت ان کے سروں پر سوار ہوگئی تھی۔ اور وہ مقام ایسا تنگ تھا کہ بس موت ہی موت ان پر چھائی ہوئی تھی۔

لغات: ﴿مَوْقِفٌ﴾...... مقام، ٹھہرنے کی جگہ۔ مَوْقِفُ السَّيَّارَاتِ، کار اسٹینڈ۔ وَقَفَ يَقِفُ (ض) سے، ٹھہرنا، رکنا۔ ﴿حِمَامٌ﴾...... موت۔ ﴿ضَنْكٌ﴾...... تنگی۔ قرآن میں آتا ہے، "وَ مَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَإِنَّ لَهُ مَعِيْشَةً ضَنْكًا، جو ہماری یاد سے غافل ہوا اس کے لئے معیشت تنگ کر دی گئی"۔ ﴿اِسْتَحْوَذَ﴾...... کسی پر چھا جانا۔ قرآن میں ہے، اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنْسَاهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ، شیطان ان پر چھا گیا اور انہیں اللہ کی یاد سے غافل کر دیا"۔

تشریح: جہاں تو نے اپنے دشمن کو گھیر رکھا تھا وہاں دشمن کے لئے زمین تنگ ہو کر رہ گئی تھی اور دشمن کو ہر طرف موت ہی موت کھڑی دکھائی دیتی تھی۔

☆ جَمَدَتْ نُفُوسُهُمْ فَلَمَّا جِئْتَهَا . . . أَجْرَيْتَهَا وَ سَقَيْتَهَا الفُولاذَا

ترجمہ: جب تو ان کے پاس آیا تو ان کا خون خشک ہو گیا، تو نے اسے رواں کیا اور تلوار سے اس کو سیراب کر دیا۔

لغات: ﴿جَمَدَتْ﴾...... جَمَدَ (ن) سے، جم جانا۔ ﴿نُفُوسٌ﴾ جمع ہے نَفْسٌ کی، بمعنی جان۔ ﴿أَجْرَى يُجْرِيْ﴾...... باب افعال سے رواں کرنا، جاری کرنا۔ ﴿سَقَى يَسْقِيْ﴾...... (ض) سے پلانا، سیراب کرنا۔ ﴿فُولاذٌ﴾...... تلوار مراد ہے، اصلی معنی لوہے کے ہیں۔

تشریح: میدان جنگ میں جب تو ان کے سامنے آتا ہے تو تیرے دشمن کا خون خشک ہو جاتا ہے۔ لیکن تو اپنی تلواروں اور نیزے کی انیوں کو ان کے خون سے سیراب کر کے ان کا خون جاری اور رواں کر دیتا ہے۔

☆ لَمَّا رَأَوْكَ رَأَوْا أَبَاكَ مُحَمَّدًا . . . فِيْ جَوْشَنٍ وَ اخَا أَبِيْكَ مُعَاذَا

ترجمہ: جب انہوں نے تجھے دیکھا تو گویا تیرے باپ محمد کو زرہ پہنے ہوئے اور چچا معاذ کو دیکھا۔

لغات: ﴿لَمَّا﴾...... جب۔ ﴿رَأَوْا﴾...... انہوں نے دیکھا۔ ﴿جَوْشَنٌ﴾...... زرہ۔

تشریح: اے ممدوح! تیرا باپ محمد اور تیرا چچا معاذ بھی بہادری و شجاعت میں ضرب المثل تھے۔ تیرے دشمن جب تجھے دیکھتے ہیں تو انہیں تیرا باپ اور چچا یاد آ جاتے ہیں، تیری بہادری ان کی یاد دلاتی ہے۔

☆ أَعْجَلْتَ أَلْسِنَهُمْ بِضَرْبِ رِقَابِهِمْ . . . عَنْ قَوْلِهِمْ لَا فَارِسٌ إِلَّا ذَا

ترجمہ: تو نے ان کی گردنیں مارنے میں جلدی کی اور ان کی زبانوں کو یہ کہنے کا موقع ہی نہ دیا کہ "اس کے سوا کوئی شہسوار ہی نہیں"

لغات: ﴿أَعْجَلْتَ﴾.....تو نے جلدی کی، مجرد۔﴿عَجِلَ يَعْجَلُ﴾.....(س) سے باب افعال۔﴿أَلْسِنَةٌ﴾..... جمع ہے لسان کی بمعنی زبان۔﴿رِقَابٌ﴾.....جمع ہے رَقَبَة کی بمعنی گردن۔﴿فَارِسٌ﴾.....شہسوار۔

تشریح: اگر تو انہیں کچھ دیر مہلت دیتا تو وہ یہ کہتے کہ سوائے تیرے کوئی شہسوار ہی نہیں لیکن تو نے ان کو اتنی مہلت بھی نہ دی۔

☆ غِرٌّ طَلَعْتَ عَلَيْهِ طِلْعَةَ عَارِضٍ .... مَطَرَ الْمَنَايَا وَابِلًا وَ رَذَاذَا

ترجمہ: وہ غافل و ناداں جن پر تو بادل بن کر چھا گیا، جس نے اس پر کبھی رم جھم اور کبھی جھم جھم مصیبتوں کی بارش کر دی۔

لغات: ﴿غِرٌّ﴾.....سادہ، بھولا بھالا۔﴿طَلَعْتَ﴾.....طَلَعَ يَطْلُعُ (ن) سے نکلنا، چھا جانا۔﴿عَارِضٌ﴾.....بادل، رخسار۔ قرآن میں ہے "هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا، یہ بادل ہے جو ہم پر بارش برسائے گا۔﴿مَطَرٌ﴾.....بارش برسنا۔﴿مَنَايَا﴾..... جمع ہے مَنِيَّة کی بمعنی مصیبت۔﴿وَابِلٌ﴾.....موسلا دھار بارش۔﴿رَذَاذٌ﴾.....رم جھم مینہ برسنا۔

تشریح: تو ایک بادل کی طرح دشمن پر چڑھ دوڑا اور کبھی تابڑ توڑ حملے کر کے اور کبھی ہلکے ہلکے حملے کر کے دشمن کو تباہ کر دیا۔ بارش کی کئی قسمیں ہیں اردو کے ایک شاعر نے ایک قطعہ میں بارش کی قسمیں بیان کی ہیں۔

اونچے محل ہیں جس طرف جا کر وہاں یلغار کر	رکن من برس، رم جھم برس، چھم چھم برس
لیکن کچا مکان شاید نہ تجھ کو سہ سکے	للہ اے ابر کرم! میری طرف کم کم برس

☆ فَغَدَا أَسِيرًا قَدْ بَلَلْتَ ثِيَابَهُ .... بِدَمٍ وَ بَلَّ بِبَوْلِهِ الْأَفْخَاذَا

ترجمہ: وہ ایسے گرفتار ہوا کہ اس کے کپڑے خون سے تر بتر تھے اور اپنے ہی پیشاب سے اس نے رانیں تر کر لیں۔

لغات: ﴿غَدَا يَغْدُوْ﴾.....(ن) سے، بمعنی ہو جانا، صبح کو چلنا۔﴿أَسِيْرٌ﴾.....قیدی، گرفتار۔ أَسِيْرٌ کی جمع أُسَارٰی اور أُسَرٰی آتی ہے۔﴿ثِيَابٌ﴾.....جمع ہے ثَوْبٌ کی، بمعنی کپڑے۔﴿دَمٌ﴾.....خون۔﴿بَلٌّ﴾.....تر ہو جانا۔﴿بَوْلٌ﴾.....پیشاب۔ ﴿أَفْخَاذٌ﴾.....جمع ہے فَخِذٌ کی بمعنی رانیں۔ فَخِذٌ عربی میں مؤنث استعمال ہوتا ہے۔ اس میں اصول یہ ہے کہ جسم انسانی میں وہ تمام اعضاء جو دو دو ہیں، مؤنث استعمال ہوتے ہیں۔

تشریح: اپنے ممدوح کے دشمن کی ذلت و بے وقعتی بیان کرتا ہے کہ اس کی گرفتاری اس حال میں ہوئی کہ اس کے کپڑے تیرے لگائے ہوئے زخموں سے تر بتر اور اس کی رانیں اس کے اپنے پیشاب سے بھیگی ہوئی تھیں جو تیرے خوف کی وجہ سے خطا ہو گیا تھا۔

☆ سَدَّتْ عَلَيْهِ الْمَشْرَفِيَّةُ طُرْقَهُ .... فَانْصَاعَ لَا حَلَبًا وَ لَا بَغْدَاذَا

ترجمہ: مشرقی تلوار نے اس کے سامنے تمام راہیں مسدود کر دیں۔ سو وہ بھاگا نہ حلب کی طرف نہ بغداد کی طرف۔

لغات: ﴿سَدَّتْ﴾.....واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ سَدَّ يَسُدُّ (ن) سے، بمعنی روکنا۔﴿مَشْرَفِيَّةٌ﴾.....مَشَارِفُ الْيَمَنِ یمن میں بننے والی تلواروں کو کہتے ہیں۔ مَشَارِفُ یمن کا ایک گاؤں تھا۔﴿طُرُقٌ﴾.....جمع ہے طَرِيْقٌ کی، بمعنی راستے۔ ﴿اِنْصَاعَ﴾.....بھاگا۔﴿حَلَبٌ﴾.....شام اور بغداد، عراق کے شہر کا نام ہے۔

تشریح: تیری تلوار کے خوف سے اس کو کچھ بجھائی نہ دیا اس نے بھاگنا چاہا لیکن اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ کس طرف بھاگے۔

☆ طَلَبَ الْإِمَارَةَ فِي الثُّغُوْرِ وَ نَشْوُهُ .... مَا بَيْنَ كَرْخَايَا إِلٰى كَلْوَاذَا

ترجمہ: اس نے سرحدوں کی امارت و سرداری چاہی حالانکہ اس کی پرورش "کرخایا" سے "کلواذا" کے درمیان ہوئی۔

لغات: ﴿طَلَبَ يَطْلُبُ﴾.....(ن) سے، مانگنا، طلب کرنا۔﴿إِمَارَةٌ﴾.....امارت، سرداری۔﴿ثُغُوْرٌ﴾.....جمع ہے ثَغْرٌ کی بمعنی سرحدات۔﴿نَشَأَ﴾.....بڑھنا، نشو و نما پانا۔﴿كَرْخَايَا اور كَلْوَاذَا﴾.....علاقوں کے نام ہیں۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ تیرا دشمن امارت و سرداری کا مطالبہ کرتا ہے حالانکہ وہ اپنی اصل کے اعتبار سے بڑا کم اصل ہے۔ اس کا بچپن "کرخایا" اور "کلواذا" کے درمیان جنگلوں میں گزرا ہے۔

☆ فَكَأَنَّهُ حَسِبَ الْأَسِنَّةَ حُلْوَةً . . . . أَوْ ظَنَّهَا الْبَرْنِيَّ وَ الْآزَاذَا

ترجمہ: گویا اس نے نیزوں کو حلوہ سمجھ رکھا تھا یا برنی (کھجوریں) اور آزاذ کھجوریں سمجھ لیا تھا۔

لغات: ﴿ظَنَّ يَظُنُّ﴾...... (ن) سے، گمان کرنا، سمجھنا۔ ﴿أَسِنَّةٌ﴾...... جمع ہے سِنَانٌ کی، بمعنی نیزے۔ (تفصیل پیچھے گزر چکی ہے)۔ ﴿حُلْوَةٌ﴾...... میٹھی چیز۔ ﴿برنی اور آزاذ﴾...... کھجوروں کی دو قسمیں ہیں جو اس وقت عراق میں بڑی کثرت سے پیدا ہوتی تھیں۔

تشریح: تیرے دشمن کی پرورش جنگل میں ہوئی تھی اس لئے وہ وہاں کی کھجوریں کھانے کا عادی تھا۔ وہ نیزے کو بھی کھجور سمجھ بیٹھا تھا۔ اور جب اسے نیزوں سے پالا پڑا تو اسے معلوم ہوا کہ نیزے کیا ہوتے ہیں۔

☆ لَمْ يَلْقَ قَبْلَكَ مَنْ إِذَا اخْتَلَفَ الْقَنَا . . . . جَعَلَ الطِّعَانَ مِنَ الطِّعَانِ مَلَاذَا

ترجمہ: تجھ سے پہلے وہ ایسے کسی شخص سے نہ ملا تھا جو نیزہ بازی کے وقت نیزوں کو نیزوں ہی سے روکنے والا ہو۔

لغات: ﴿لَمْ يَلْقَ﴾...... نہیں ملا۔ مضارع پر لَمْ داخل ہو تو ماضی منفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ ﴿طِعَانٌ﴾...... نیزہ بازی۔ ﴿طَعَنَ يَطْعَنُ﴾...... (ف) سے نیزہ مارنا، چھری مارنا وغیرہ۔ ﴿مَلَاذٌ﴾...... پناہ گاہ۔

تشریح: تجھ سے پہلے وہ کسی جنگجو اور جنگ باز سے نہیں ملا تھا، اسے یہ طریقے کہاں معلوم تھے کہ نیزوں کے وار نیزوں پر روکے جا سکتے ہیں؟

☆ مَنْ لَا تُوَافِقُهُ الْحَيَاةُ وَ طِيبُهَا . . . . حَتَّى يُوَافِقَ عَزْمُهُ الْإِنْفَاذَا

ترجمہ: جس کو زندگی اور اس کا راحت و آرام گوارا نہ تھا۔ تا وقتیکہ وہ اپنے ارادے کو نافذ نہ کرے۔

لغات: ﴿وَافَقَ يُوَافِقُ﴾...... منظور کرنا، قبول کرنا۔ ﴿طِيبٌ﴾...... خوشگواری، راحت و آرام۔ ﴿عَزْمٌ﴾...... ارادہ۔ ﴿إِنْفَاذٌ﴾...... نافذ کرنا۔

تشریح: وہ تجھ سے صاحب عزم و ہمت سے کب ملا تھا جو جب تک اپنے دل کی بات کو پورا نہ کر لے زندگی کا عیش و آرام اپنے اوپر حرام سمجھے۔

☆ مُتَعَوِّدًا لُبْسَ الدُّرُوعِ يَخَالُهَا . . . . فِي الْبَرْدِ خَزًّا وَ الْهَوَاجِرِ لَاذَا

ترجمہ: جو زرہیں پہننے کا ایسا خوگر ہو کہ انہیں سردیوں میں گرم لباس اور گرمیوں میں باریک ریشم کا کپڑا سمجھے۔

لغات: ﴿تَعَوَّدَ يَتَعَوَّدُ﴾...... کسی چیز کا عادی ہونا۔ ﴿لُبْسٌ﴾...... پہننا۔ ﴿دُرُوعٌ﴾...... جمع ہے دِرْعٌ کی، بمعنی زرہ۔ ﴿يَخَالُ﴾...... خیال کرتا ہے۔ ﴿بَرْدٌ﴾...... سردی۔ ﴿خَزٌّ﴾...... موٹا کپڑا۔ ﴿هَوَاجِرُ﴾...... جمع ہے هَاجِرَةٌ کی، بمعنی گرمیوں کے دن، شدید گرمیوں کے دن۔ ﴿لَاذٌ﴾...... باریک کپڑا۔

تشریح: تو تو جنگوں کا اور زرہیں پہننے کا ایسا عادی و خوگر ہے کہ گویا سردی اور گرمی کا عام لباس ہو۔

☆ أَعْجِبْ بِأَخْذِكَهُ وَ أَعْجَبُ مِنْكُمَا . . . . أَنْ لَا تَكُونَ لِمِثْلِهِ أَخَّاذَا

ترجمہ: تیرا اس کو گرفتار کر لینا پسندیدہ ہے۔ لیکن اس سے زیادہ پسندیدہ بات تم دونوں کی یہ تھی کہ تو اس جیسے شخص کو گرفتار کرنے والا نہ ہوتا۔

لغات: ﴿عَجِيبٌ﴾...... کا مطلب عجیب اور پسندیدہ دونوں ہوتے ہیں۔ ﴿أَخَّاذٌ﴾...... مبالغہ کا صیغہ ہے أَخْذٌ سے۔

تشریح: یہ بات عجیب بھی ہے اور پسندیدہ بھی ہے کہ تو نے اس کو اس کے لشکر جرار کی موجودگی میں گرفتار کر لیا۔ لیکن وہ اس قدر بے حیثیت و بے

وقعت ہے کہ تیرے جیسا شخص اس کو گرفتار نہ کرتا تو یہ زیادہ بہتر ہوتا۔

و قال یمدح سیف الدولة و قد ساله المسیر معه لما سار لنصرة اخیه ناصر الدولة و ذلک سنة سبع و ثلاثین و ثلثمائة

ترجمہ: متنبی نے ۳۳۷ھ میں ابوالحسن علی بن حمدان (جس کا لقب سیف الدولہ تھا) کی مدح و توصیف کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "و قد ساله المسیر معه لما سار ولنصرة اخیه ناصرا لدولة" جب سیف الدولہ اپنے بھائی ناصر الدولہ کی امداد و اعانت کے لئے چلا تھا تو اس نے متنبی کو بھی اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔

☆ سِرْ حَلَّ حَیْثُ تَحُلُّهُ النُّوَّارُ ... وَ أَرَادَ فِیکَ مُرَادَکَ الْمِقْدَارُ

ترجمہ: (جس طرف تیرا جی چاہے) تو جا، جہاں بھی تو جائے گا وہ جگہ گلزار بن جائے گی۔ تیری تقدیر بھی تیرے ارادے میں تیرا ساتھ دیتی ہے۔

لغات: ﴿سِرْ﴾...... سَارَ یَسِیْرُ سے امر کا صیغہ ہے، بمعنی چلنا۔ ﴿حَلَّ یَحُلُّ﴾...... کسی جگہ ٹھہرنا، رکنا۔ ﴿نُوَّارٌ﴾...... پھول پودے، اس کی جمع۔ ﴿نَوَاوِیْرُ﴾ آتی ہے۔ ﴿اَلْمِقْدَارُ﴾...... تقدیر خداوندی۔ اس کی جمع مَقَادِیْرُ آتی ہے۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ تو ایسا خوش نصیب اور بابرکت ہے کہ جہاں جاتا ہے اس دھرتی کے بھاگ جاگ اٹھتے ہیں اور وہ جگہ گل و گلزار بن جاتی ہے۔ اور تیری خوش قسمتی کے کیا کہنے کہ تیری تقدیر بھی وہی چاہتی ہے جو تو چاہتا ہے۔

؎ تم جو چلو زمین چلے آسمان چلے ... اور ہم چلیں تو سایہ بھی نہ اپنا ساتھ دے

☆ وَ اِذَا ارْتَحَلْتَ فَشَیَّعَتْکَ سَلَامَةٌ ... حَیْثُ اتَّجَهْتَ وَ دِیْمَةٌ مِدْرَارُ

ترجمہ: جب تو چلتا ہے تو سلامتی تیرے ہم رکاب ہوتی ہے۔ تو جس طرف رخ کرے وہاں ابر کرم برستا رہتا ہے۔

لغات: ﴿اِرْتَحَلَ یَرْتَحِلُ﴾...... سے واحد مذکر مخاطب حاضر کا صیغہ، بمعنی چلنا۔ ﴿شَیَّعَ یُشَیِّعُ تَشْیِیْعًا﴾...... کا مطلب ہے، کسی جانے والے کے ساتھ ساتھ چلنا۔ ﴿سَلَامَةٌ﴾...... سلامتی۔ ﴿اِتَّجَهْتَ﴾...... اِتَّجَهَ یَتَّجِهُ سے کسی طرف رخ کرنا۔ ﴿دِیْمَةٌ﴾...... اس کی جمع دِیَمٌ، دُیُوْمٌ آتی ہے، بمعنی مسلسل برسنے والی بارش۔ ﴿مِدْرَارٌ﴾...... کا مطلب بھی موسلا دھار بارش ہے۔ قرآن میں بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔

تشریح: تقریباً پہلے شعر کے مضمون ہی کا اعادہ ہے کہ تو جس طرف بھی جائے وہاں رحمتوں کی بارش تیرے ساتھ ساتھ چلتی ہے، خیر و عافیت اور سلامتی ہمیشہ تیرے ساتھ رہتی ہے۔

☆ وَ أَرَاکَ دَهْرُکَ مَا تُحَاوِلُ فِی الْعِدَی ... حَتّٰی کَأَنَّ صُرُوْفَهُ أَنْصَارُ

ترجمہ: دشمنوں کے بارے میں تو جو کوشش کرتا ہے تیرا زمانہ تجھے وہ دکھلا دے، گویا زمانے کے الٹ پھیر تیرے مددگار بن جائیں۔

لغات: ﴿تُحَاوِلُ﴾...... حَاوَلَ یُحَاوِلُ سے کوشش کرنا۔ ﴿صُرُوْفُ الدَّهْرِ﴾...... زمانے کے حوادث، الٹ پھیر۔ ﴿أَنْصَارٌ﴾...... جمع ہے نَاصِرٌ کی، بمعنی مددگار۔

تشریح: خدا کرے کہ دشمنوں کے بارے میں تیری کوششیں کامیاب ہوں اور خدا تجھے دشمنوں پر اس طرح غلبہ و اقتدار دے کہ گویا زمانہ کا الٹ پھیر دراصل تیری مدد ہی کے لئے تھا۔

و قال یرثی محمد بن اسحق التنوخی

ترجمہ: محمد بن اسحاق تنوخی کا مرثیہ کہتے ہوئے متنبی نے کہا۔

☆ اِنِّی لَاَعْلَمُ و اللَّبِیب خَبِیْرٌ . . . أن الحیاۃ و ان حَرَصْتُ غرور

ترجمہ: میں خوب جانتا ہوں اور ہر عاقل ودانا آگاہ ہے کہ زندگی کو میں کتنا ہی چاہوں وہ ایک دھوکہ ہے۔

لغات: ﴿لَاَعْلَمُ﴾...... مضارع کے ساتھ لام تاکید ہے۔ ﴿لَبِیْبٌ﴾...... عاقل ودانا آدمی۔ ﴿حَرِصَ یَحْرُصُ﴾......(ن) سے کسی چیز کا آرزومند ہونا۔ ﴿غُرُوْرٌ﴾...... دھوکہ۔

تشریح: یہ شعر گویا اس آیت مبارکہ ہی کا مفہوم لئے ہوئے ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا" وَ مَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ، کہ یہ دنیا کی زندگی دھوکہ ہی کا سروسامان ہے"

موت سے کس کو رستگاری ہے آج وہ کل ہماری باری ہے

☆ وَ رَاَیْتُ کُلًّا مَا یُعَلِّلُ نَفْسَهُ . . . بِتَعِلَّةٍ وَ الی الفناءِ یَصِیر

ترجمہ: اور میں نے یہی دیکھا ہے کہ ہر شخص اپنے آپ کو کسی نہ کسی بہلاوے سے بہلا رہا ہے اور فنا کی طرف بڑھ رہا ہے۔

لغات: ﴿رَاَیْتُ﴾...... میں نے دیکھا۔ ﴿یُعَلِّلُ﴾...... عَلَّلَ، یُعَلِّلُ کسی چیز سے بہلانا۔ ﴿تعِلَّة﴾...... بہلاوا۔ ﴿یَصِیْرُ﴾...... صَار یَصِیْرُ مَصِیْرًا صَیْرًا صَیْرُوْرَۃً، جانا، کسی جانب چلنا۔

تشریح: آخر کار ہر شخص کا انجام فنا ہے۔ کہ

ع ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

ہر شخص موت کی طرف بڑھ رہا ہے لیکن ہر شخص نے خود کو کسی نہ کسی انکاؤ اور دل بستگی میں الجھا رکھا ہے اور ہر شخص کوئی نہ کوئی روگ پالے ہوئے ہے۔

نمی خواہد کسے خود را، غبار، آلود بے دردی اگر ما درد دل دا ریم زاہد درد دیں دا رو

☆ أ مُجَاوِرَ الدِّیماسِ رَهْنَ قَرَارَۃٍ . . . فِیهَا الضِّیَاءُ بِوَجْهِهٖ وَ النُّوْرُ

ترجمہ: اے گڑھے کے ساتھ رہنے والے! قبر ہی کے ہوجانے والے ایسے شخص! کہ اس کے چہرے کی تابانی سے قبر منور ہوگئی ہے۔

لغات: ﴿مُجَاوِرٌ﴾...... پڑوسی، ہمسایہ، ساتھ رہنے والا۔ ﴿دِیْمَاسٌ﴾...... اس اندھے کنویں کو کہتے تھے جس میں اگلے وقتوں میں حاجیوں کو قید کر کے پھینک دیا جاتا تھا، مراد گڑھا ہے۔ اس کی جمع دَمَامِیسُ آتی ہے۔ ﴿رَهْنٌ﴾...... کوئی چیز رہن رکھنا۔ کہا جاتا ہے"هُوَ رَهْنُ اِشَارَتِهٖ، وہ اس کے اشارے کا منتظر اور غلام ہے"۔ ﴿قَرَارَۃٌ﴾...... گڑھا، تہہ۔ "فِیْ قَرَارَۃِ النَّفْسِ" تہ دل سے۔

تشریح: اس کا چہرہ اس قدر منیر و تاباں تھا کہ اس کی تابانی سے قبر کا تنگ و تاریک گڑھا بھی روشن ہوگیا ہوگا۔

☆ مَا کُنْتُ اَحْسَبُ قَبْلَ دَفْنِکَ فِی الثَّرٰی . . . اَنَّ الْکَوَاکِبَ فِی التُّرَابِ تَغُوْرُ

ترجمہ: تیرے زیر زمین دفن ہونے سے پہلے میں نہیں سمجھتا تھا کہ ستارے بھی مٹی میں چھپ جاتے ہیں۔ قرآن میں ہے

لغات: ﴿مَا کُنْتُ اَحْسَبُ﴾...... میں نہیں سمجھتا تھا۔ ﴿ثَرٰی﴾...... گیلی مٹی۔ ﴿کَوَاکِبُ﴾...... جمع ہے کَوْکَبٌ کی، بمعنی ستارے۔ ﴿تُرَابٌ﴾...... مٹی۔ ﴿تَغُوْرُ﴾...... غَار یَغُوْرُ (ن) سے، چھپ جانا۔

تشریح: ع زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے

تجھ سے پہلے مجھے اندازہ نہیں تھا کہ موت نے کتنے بڑے بڑوں کو زیر زمین جا سلایا ہے۔ وہ جو کبھی چاند اور ستارے بن کر اس دنیا میں چمکتے تھے آج آسودۂ خاک ہیں۔ "لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا وَ مَا تَحْتَ الثَّرٰی"۔

☆ ما کُنْتُ آمُلُ قَبْلَ نَعْشِکَ أنْ أرَی . . . . رَضْوی عَلَی أیْدِی الرِّجَالِ تَسِیْرُ

ترجمہ: تیری چارپائی سے پہلے میں تو قع نہیں رکھتا تھا کہ "رَضْوی" (پہاڑ) کو لوگوں کے ہاتھوں پر چلتا دیکھوں گا۔

لغات: ﴿آمُلُ﴾...... ﴿أمَلَ یَأمُلُ﴾...... (ن) سے، امید، توقع رکھنا۔ ﴿نعش﴾...... میت والی چارپائی کو کہتے ہیں۔ ﴿رَضْوی﴾......ایک پہاڑ کا نام ہے۔ ﴿تسیرُ﴾......سَارَ یَسِیْرُ سے، بمعنی چلنا۔

تشریح: تو ایک کوہ گراں کی مانند تھا۔ بقول شاعر

؎ جو رکے تو کوہ گراں تھے ہم جو چلے تو جاں سے گزر گئے ۔۔۔ رہ یار ہم نے قدم قدم تجھے یادگار بنا دیا

تیری میت دیکھ کر یوں لگا کہ "رضوی" پہاڑ کو اٹھا کر لوگ لے جا رہے ہیں۔

☆ خَرَجُوْا بِهٖ وَ لِکُلِّ بَاکٍ خَلْفَهُ . . . . صَعَقَاتُ مُوْسٰی یَوْمَ دُکَّ الطُّوْرُ

ترجمہ: اسے لے کر نکلے تو اس کے پیچھے ہر رونے والا اس طرح غشی پر غشی کھا رہا تھا جیسے موسیٰ علیہ السلام طور کی تباہی کے دن غشی کھا گئے تھے

لغات: ﴿بَاکٍ﴾......بَکٰی یَبْکِی (ض) سے اسم فاعل، بمعنی رونے والا۔ ﴿صَعَقَاتٌ﴾......جمع ہے صَعْقَةٌ کی، بمعنی غشی، بے ہوشی۔ قرآن میں ہے "وَخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا، اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ ﴿دُکَّ﴾......ریزہ ریزہ ہو جانا۔

تشریح: جب اس کا جنازہ لے کر نکلے تو لوگ فرط غم سے اس طرح پچھاڑیں کھا رہے تھے کہ بار بار بے ہوش ہوئے جاتے تھے انہیں غشی کے دوروں پہ دورے پڑ رہے تھے۔

☆ وَ الشَّمْسُ فِی کَبِدِ السَّمَاءِ مَرِیْضَةٌ . . . . وَ الْأرْضُ وَاجِفَةٌ تَکَادُ تَمُوْرُ

ترجمہ: اور سورج بھی آسمان کے وسط میں گویا بیمار ہو گیا تھا اور زمین اس قدر بے چین و مضطرب تھی کہ ابھی چلی کہ چلی۔

لغات: ﴿کَبِدُ السَّمَاءِ﴾......آسمان پر (تفصیل پیچھے گزر چکی ہے)۔ ﴿وَاجِفَةٌ﴾......وَجَفَ یَجِفُ مضطرب ہونا۔ ﴿تَمُوْرُ﴾...... مَارَ یَمُوْرُ (ن) سے چلنا۔

تشریح: اس کی موت پر پوری کائنات غم کی تصویر بن گئی تھی گویا پوری کائنات کی نبضیں ڈوبنے لگی تھیں جب آدمی خود غم میں ڈوبا ہوا ہو تو ساری دنیا اسے پریشان نظر آتی ہے۔

؎ فانی میں نے ڈوبتی دیکھی ہے نبض کائنات ۔۔۔ جب مزاج یار کچھ برہم نظر آیا مجھے

☆ وَ حَفِیْفُ أجْنِحَةِ الْمَلَائِکِ حَوْلَهُ . . . . وَ عُیُوْنُ أهْلِ اللَّاذِقِیَّةِ صُوْرُ

ترجمہ: فرشتوں کے پروں کی سرسراہٹ اس کے آس پاس تھی اور ساکنان لاذقیہ کی آنکھیں تصویر (غم) بنی ہوئی تھیں۔

لغات: ﴿حَفِیْفٌ﴾...... پرندوں کے پروں کی سرسراہٹ کی آواز کو کہتے ہیں۔ ﴿أجْنِحَةٌ﴾......جمع ہے جَنَاحٌ کی بمعنی پر۔ ﴿مَلَائِکُ﴾......جمع ہے مَلَکٌ کی، بمعنی فرشتے۔ ﴿لَاذِقِیَّة﴾......شہر کا نام ہے۔ ﴿صُوْرٌ﴾...... صَوِرَ یَصْوَرُ (س) سے اگر ہو تو اس کا مطلب "جھکنا" ہوتا ہے۔ صُوْرَةٌ کی جمع صُوَرٌ بھی ہو سکتی ہے، بمعنی تصویریں۔

تشریح: اس کے جنازے پر صرف انسان ہی نہیں عالم بالا کی مخلوق ماتم کناں تھی۔ اور ساکنان لاذقیہ کی آنکھیں اس کی میت کو دیکھ دیکھ کر پتھرا گئی تھیں

☆ حَتّٰی أتَوْا جَدَثًا کَأنَّ ضَرِیْحَهُ . . . . فِی قَلْبِ کُلِّ مُوَحِّدٍ مَحْفُوْرُ

ترجمہ: وہ گھڑی بھی آ گئی کہ لوگ اسے قبر تک لے آئے مگر یوں لگتا تھا کہ اس کی قبر ہر موحد کے دل میں کھودی گئی ہے۔

لغات: ﴿جَدَثٌ﴾......قبر، اس کی جمع أجْدَاثٌ آتی ہے۔ قرآن میں ہے کہ وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَإذَا هُمْ مِنَ الْأجْدَاثِ إلٰی رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ، جب صور پھونکا جائے گا تو لوگ قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف جانے لگیں گے۔ ﴿ضَرِیْحٌ﴾...... قبر،

مزار۔ اس کی جمع ضَرَائِحُ ہے۔ ﴿مَحْفُوْرٌ﴾...... حَفَرَ يَحْفِرُ (ض) سے، کھودنا، گڑھا کھودنا، مَحْفُوْرٌ، مفعول کا صیغہ ہے۔

تشریح: وہ وقت بھی آگیا کہ لوگ اسے اس کے لئے کھودی گئی قبر تک لے آئے لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہر دل کے اندر اس کی ایک قبر بن گئی ہے لوگ اسے کبھی فراموش نہیں کر سکیں گے۔

☆ بِمُزَوَّدٍ كَفَنَ الْبِلَى مِنْ مُلْكِهِ . . . . مُغْفٍ وَ إِثْمِدُ عَيْنِهِ الْكَافُوْرُ

ترجمہ: اس کی پوری سلطنت میں سے اسے صرف ایک گل جانے والا ان مہیا کیا گیا وہ ایسا خوابیدہ ہے کہ اثمد کی جگہ اس کی آنکھوں میں کافور ڈالا گیا۔

لغات: ﴿زَوَّدَ يُزَوِّدُ تَزْوِيْدًا﴾...... مہیا کرنا۔ ﴿بِلَى﴾...... بوسیدہ ہونا، گل جانا۔ ﴿مُلْكٌ﴾...... سلطنت، اقتدار۔ ﴿مُغْفٍ﴾...... سونے والا۔ ﴿غَفَى يَغْفُوْ﴾...... (ن) سے۔ ﴿اِثْمِدٌ﴾...... سرمہ

تشریح: بڑے بڑے صاحب سلطنت واقتدار جب دنیا سے رخصت ہوئے تو ان کے پاس سوائے خالی ہاتھ اور ان کے کچھ نہیں تھا میرا ممدوح بڑی سلطنت اور اقتدار والا تھا لیکن آج دو گز ان کا ٹکڑا اس کا لباس اور ناز ونعم سے پرورش پائی ہوئی آنکھوں میں بجائے سامان زینت وزیبائی کے کافور بھر دیا گیا ہے۔

☆ فِيْهِ الْفَصَاحَةُ وَ السَّمَاحَةُ وَ التُّقَى . . . . وَ الْبَأْسُ أَجْمَعُ وَ الْحِجَى وَ الْخَيْرُ

ترجمہ: رواداری اور فصاحت وتقوی اور ہیبت اور رعب کے ساتھ ساتھ عقل ودانائی اور خیر سب صفات اس میں جمع تھیں۔

لغات: ﴿سَمَاحَةٌ﴾...... وسعت و رواداری۔ ﴿فَصَاحَةٌ﴾...... فصاحت و بلاغت خوش بیانی۔ ﴿تُقَى﴾...... تقوی، پرہیزگاری۔ ﴿بَأْسٌ﴾...... رعب وقوت۔ ﴿حِجًى﴾...... عقل ودانائی۔ ﴿خَيْرٌ﴾...... بہتری وبھلائی۔

تشریح: ہمیشہ کے لئے آنکھیں بند کر کے یہ سو جانے والا بڑی خوبیوں کا مالک تھا یہ تمام خوبیاں اس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں۔

☆ كَفَلَ الثَّنَاءُ لَهُ بِرَدِّ حَيَاتِهِ . . . . لَمَّا انْطَوَى فَكَأَنَّهُ مَنْشُوْرُ

ترجمہ: اس کی تعریف وثناء سے گویا اس کی زندگی پھر لوٹ آئی جب ایک دفعہ اس کی بساط لپیٹ دی گئی تو گویا پھر وہ جی اٹھا۔

لغات: ﴿كَفَلَ يَكْفُلُ﴾...... (ن، ض، س) سے کسی چیز کا کفیل وضامن ہونا۔ ﴿اِنْطَوَى﴾...... لپیٹ دیا جانا۔ ﴿مَنْشُوْرٌ﴾...... مفعول کا صیغہ ہے۔ ﴿نَشَرَ يَنْشُرُ﴾...... (ن) سے، بمعنی موت کے بعد اٹھایا گیا شخص۔ ﴿نَشْرٌ﴾...... کا مطلب ہوتا ہے مردہ کا زندہ ہونا۔

تشریح: اب جب کہ جسمانی طور پر وہ مر گیا ہے، اپنی یادوں اور خوبیوں اور تعریف وتوصیف کے حوالے سے گویا اسے پھر سے زندگی مل گئی ہے اور وہ پھر جی اٹھا ہے۔

☆ وَ كَأَنَّمَا عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ ذِكْرُهُ . . . . وَ كَأَنَّ عَازَرَ شَخْصُهُ الْمَقْبُوْرُ

ترجمہ: گویا اس کا ذکر اور اس کی یاد عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) ہے اور اس کی ذات عازر ہے جسے قبر میں ڈال دیا گیا تھا۔

لغات: ﴿ذِكْرٌ﴾...... یاد۔ ذَكَرَ يَذْكُرُ (ن) سے، یاد کرنا۔ قرآن میں ہے "فَاذْكُرُوْنِيْ أَذْكُرْكُمْ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا"۔ ﴿مَقْبُوْرٌ﴾...... مفعول کا صیغہ ہے، قبر میں ڈالا گیا شخص۔ ﴿عَازَرُ﴾...... وہ شخص جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دوبارہ زندہ کر دیا تھا۔

تشریح: جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مردہ عازر کو زندہ کر دیا تھا، اسی طرح اس کی یاد نے اس کو پھر سے زندہ کر دیا ہے۔ گویا وہ ابن مریم بن گیا اور اس کی ذات وشخصیت عازر کہ جو مرنے کے بعد اور قبر میں دفن کر دیئے جانے کے بعد پھر سے زندہ ہو گیا۔

و قال يرثي والدة سيف الدولة و قد توفيت بميا فارقين و جاء ه الخبر بموتها الى حلب سنة سبع و ثلاثين و ثلث مائة و انشده اياها في جمادى الآخرة من السنة

ترجمہ: متنبی نے سیف الدولہ کی والدہ کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے۔ اس کی والدہ کی وفات کی خبر اسے ۳۳۷ھ میں حلب میں ملی۔

☆ نُعِدُّ المَشرَفِيَّةَ و العَوَالِيْ . . . . و تَقتُلُنَا المَنُوْنُ بِلَا قِتَالِ

ترجمہ: ہم مشرفیہ (تلواریں) اور نیزے تیار کرتے رہتے ہیں اور موت ہمیں لڑائی کئے بغیر مار ڈالتی ہے۔

لغات: ﴿أعَدَّ يُعِدُّ﴾...... تیار کرنا۔ قرآن میں ہے "وَ أعِدُّوا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّة، اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں جس قدر طاقت وقوت تیار کرسکو کرو"۔ ﴿مَشرَفِيَّة﴾...... تلوار کی ایک عمدہ قسم کا نام ہے۔ ﴿عَوَالِيْ﴾...... جمع ہے عَالِيَة کی، بمعنی نیزے، نیزے کا پھل۔ ﴿مَنُوْن﴾...... زمانہ، موت، قسمت۔ اگر اس سے مراد زمانہ لیا جائے تو یہ لفظ مذکر استعمال ہوگا اور اگر موت مراد لی جائے تو مؤنث استعمال ہوگا۔

تشریح: ہم دوسروں کو مارنے کے لئے بڑی عمدہ تلواریں اور اعلیٰ نیزے تیار کرتے ہیں لیکن موت کیسی طاقتور ہے کہ بغیر لڑائی کئے ہمیں مار ڈالتی ہے

☆ وَ نَرتَبِطُ السَّوَابِقَ مُقْرَبَاتٍ . . . . وَ مَا يُنْجِيْنَ مِنْ خَبَبِ اللَّيَالِيْ

ترجمہ: ہم تیز دوڑنے والے گھوڑے اپنے قریب باندھتے ہیں لیکن وہ (ہمیں) حادثات زمانہ سے بچا نہیں پاتے۔

لغات: ﴿نَرتَبِطُ﴾...... ارْتَبَطَ يَرْتَبِطُ سے جمع متکلم کا صیغہ، اس کا مجرد رَبَطَ يَرْبُطُ (ن،ض) سے آتا ہے، بمعنی باندھنا۔ "رَابِطُ الْجَاشِ، مضبوط دل اور حوصلہ والا"۔ ﴿سَوَابِقُ﴾...... جمع سَابِقَة کی سَبَقَ يَسْبِقُ (ن،ض) سے، بمعنی آگے نکلنا۔ ﴿مُقْرَبَاتٌ﴾...... قریب باندھے ہوئے گھوڑے۔ ﴿مَا يُنْجِيْنَ﴾...... نہیں بچاتے۔ ﴿خَبَب﴾...... دلگی، آہستہ خرامی۔ ﴿لَيَالِيْ﴾...... جمع ہے لَيْلَة کی بمعنی رات۔

تشریح: ہم تیز رفتار گھوڑے اپنے قریب رکھتے ہیں کہ وہ ہمیں مصیبت سے نجات دلاویں گے اور ہم ان پر سوار ہو کر بھاگ جائیں گے لیکن موت بڑی آہستگی سے، خراماں خراماں ہماری طرف بڑھتی رہتی ہے اور ہم اس سے کسی طور نجات حاصل نہیں کرسکتے۔ ہم انتہائی تیز رفتار سواریوں کے باوجود اس آہستہ آہستہ بڑھنے والی موت سے بھی نجات حاصل نہیں کرسکتے۔

☆ وَ مَنْ لَمْ يَعْشَقِ الدُّنْيَا قَدِيْمًا . . . . وَ لٰكِنْ لَا سَبِيْلَ إلَى الْوِصَالِ

ترجمہ: اور ایسا کون ہے جو شروع ہی سے دنیا کا عاشق نہ رہا ہو۔ لیکن وصال حاصل کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔

لغات: ﴿لَمْ يَعْشَقْ﴾...... عَشِقَ يَعْشَقُ (س) سے، فریفتہ ہونا، شیدا ہونا۔ لَمْ يَعْشَقْ کا مطلب ہوگا جو فریفتہ اور شیدا نہیں ہوا۔ ﴿سَبِيْل﴾...... راستہ، طریقہ۔ ﴿وِصَال﴾...... ملاپ۔

تشریح: لوگ ہمیشہ ہی سے اس دنیا کے عاشق و شیدا رہے ہیں لیکن اس معشوقہ بے وفا نے کسی کے ساتھ وفا نہیں کی اور کوئی بھی اس کے وصال دائم کی لذت سے آشنا نہیں ہوسکا ہے۔

ع
کس کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں

☆ نَصِيْبُكَ فِي حَيَاتِكَ مِنْ حَبِيْبٍ . . . . نَصِيْبُكَ فِي مَنَامِكَ مِنْ خَيَالِ

ترجمہ: تیری زندگی میں محبوب سے ملاقات بس اس قدر ہے جس قدر کہ خواب میں کوئی خیال ہوتا ہے۔

لغات: ﴿نصیبٌ﴾.....حصہ،نصیب،قسمت۔﴿منامٌ﴾.....خواب۔﴿خیالٌ﴾.....خیال۔

تشریح: شاعر نے پچھلے شعر میں دنیا کو ہر شخص کی معشوقہ کہا ہے لیکن اس معشوقہ سے وصال ایسا ہی ہے جیسے کوئی خواب میں معشوقہ سے وصال کر رہا ہو۔غالب نے کہا تھا کہ

؎ تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ　　جب آنکھ کھل گئی تو زیاں تھا نہ سود تھا

☆ وَهَانَ فَمَا أُبَالِي بِالرَّزَايَا . . . لِأَنِّي مَا انْتَفَعْتُ بِأَنْ أُبَالِي

ترجمہ: اور غم (کا بوجھ) ہلکا ہو گیا کہ میں مصیبتوں کی پرواہ نہیں کرتا کیونکہ پرواہ کرنے سے مجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔

لغات: ﴿هَانَ يَهُونُ هَوْنًا﴾..... ہلکا اور آسان ہونا۔''هَانَ يَهُونُ مَهَانَةً'' ذلیل ورسوا ہو جانا''۔﴿مَا أُبَالِي﴾.....بَالَى يُبَالِي مُبَالَاةً پرواہ کرنا۔ شاعر ہوگا میں پرواہ نہیں کرتا۔﴿رَزَايَا﴾.....رَزِيَّةٌ کی جمع ،بمعنی مصیبتیں۔﴿مَا انْتَفَعْتُ﴾.....میں نے فائدہ نہیں اٹھایا۔اِنْتَفَعَ يَنْتَفِعُ کسی چیز سے فائدہ اٹھانا۔

تشریح: میں نے مصیبتوں کی پرواہ کرنا چھوڑ دیا ہے اس لئے اب مصائب میرے لئے ہلکے ہو گئے ہیں۔زیادہ تکلیف دہ نہیں رہے۔

؎ غم جہاں ہو غم یار ہو کہ دست عدو　　جو آئے آئے کہ ہم دل کشادہ رکھتے ہیں

☆ رَمَانِي الدَّهْرُ بِالْأَرْزَاءِ حَتَّى . . . فُؤَادِي فِي غِشَاءٍ مِنْ نِبَالِ

ترجمہ: زمانے نے مجھ پر مصیبتوں کے ایسے تیر برسائے کہ میرا دل ان تیروں کی بوچھاڑ میں گم ہو گیا۔

لغات: ﴿رَمَى﴾.....مارنا،تیر مارنا۔﴿دَهْرٌ﴾.....زمانہ۔﴿أَرْزَاءٌ﴾.....مصیبتیں،اس کا مفرد رُزْءٌ آتا ہے۔﴿فُؤَادٌ﴾.....دل،جمع أَفْئِدَةٌ۔﴿غِشَاءٌ﴾.....ڈھانپنا،کسی چیز کو ڈھانپ لینا۔﴿نِبَالٌ﴾.....تیر،اصل میں عرب میں بننے والے تیروں کو کہا جاتا ہے۔جس طرح ترکستان کے تیروں کو ''نشاب'' کہتے ہیں۔اس کا واحد نَبْلَةٌ ہے جمع أَنْبَالٌ، نِبَالٌ اور نُبْلَانٌ آتی ہے۔

تشریح: زمانہ نے مصیبتوں کے اتنے تیر میرے دل پر برسائے کہ میرا دل ان سے پوری طرح ڈھک گیا،چھپ گیا۔

☆ فَصِرْتُ إِذَا أَصَابَتْنِي سِهَامٌ . . . تَكَسَّرَتِ النِّصَالُ عَلَى النِّصَالِ

ترجمہ: میرا یہ حال ہو گیا ہے کہ جب مجھے تیر لگتے ہیں تو ان کے پھل دوسرے تیروں کے پھل سے ٹکرا کر ٹوٹ جاتے ہیں۔

لغات: ﴿صِرْتُ﴾.....صَارَ يَصِيرُ سے،بمعنی ہونا۔﴿أَصَابَتْ﴾.....لگنا أَصَابَ يُصِيبُ سے۔﴿سِهَامٌ﴾.....جمع سَهْمٌ کی،بمعنی تیر۔﴿تَكَسَّرَتْ﴾.....ٹوٹنا۔﴿نِصَالٌ﴾.....نَصْلٌ کی جمع ہے،تلوار،چھری،نیزے،وغیرہ کا پھل۔

تشریح: میرے دل پر مصیبتوں کے تیر اتنی کثرت سے لگے کہ اب مجھے ان کا زیادہ احساس نہیں ہوتا گویا میرا دل پوری طرح غم کے تیروں سے چھپ گیا ہے اب نئے تیر جب آتے ہیں تو میرے پہلے والے تیر ان کے لئے ڈھال کا کام دیتے ہیں ہیں۔غالب نے بھی کہا تھا کہ

؎ رنج کا خوگر ہو جب انساں تو مٹ جاتا ہے رنج　　مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہو گئیں

☆ وَ هٰذَا أَوَّلُ النَّاعِينَ طُرًّا . . . لِأَوَّلِ مَيِّتَةٍ فِي ذَا الْجَلَالِ

ترجمہ: یہ موت کی خبر دینے والا سب سے پہلا شخص ہے جو اس شان وجلال کے ساتھ سب سے پہلی (مرنے والی کی) موت کی خبر دے رہا ہے۔

لغات: ﴿نَعْيٌ﴾.....موت کی خبر دینا۔نَاعِينَ، نَاعِيٌ اسم فاعل کی جمع ہے نَعَى يَنْعَى نَعْيًا سے۔﴿طُرًّا﴾.....ایک ساتھ اکٹھے سب کے سب،یعنی تمام موت کی خبر دینے والوں میں سب سے پہلا شخص ہے۔﴿مِيتَةٌ﴾.....موت،میم کے کسرہ کے ساتھ حدیث میں آتا ہے ''مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً'' جو مسلمانوں سے الگ ہوا وہ جاہلیت کی موت

مرا"۔ ﴿مَيتة﴾...... میم کے فتح کے ساتھ معنی ہے مردار۔ قرآن میں ہے "حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ، تم پر مردار حرام کردیا گیا" ﴿جلال﴾...... عظمت، شان۔

تشریح: شاعر یہ کہہ رہا ہے کہ آج تک کوئی مرنے والا اس شان وجلال کے ساتھ نہیں مرا جس شان کے ساتھ تیری والدہ نے داعی اجل کو لبیک کہا ہے

☆ كَأنَّ المَوْتَ لم يَفْجَعْ بنَفْسٍ . . . . وَ لَمْ يَخْطُرْ لِمَخْلُوقٍ بِبَالِ

ترجمہ: گویا موت نے کبھی کسی کو آزردہ و دردمند کیا ہی نہیں تھا اور کسی مخلوق کے خیال وگمان میں بھی ایسا نہیں گزرا تھا۔

لغات: ﴿لَمْ يَفْجَعْ﴾...... فَجَعَ يَفْجَعُ (ف) سے، بمعنی کسی کو تکلیف اور دُکھ پہنچانا۔ ﴿ما خطرَ ببالِه﴾...... بال، دل کو کہتے ہیں۔ ما خطر بباله کا مطلب ہے اس کے وہم وگمان میں، اس کے تصور میں بھی نہیں گزرا۔

تشریح: دنیا میں موتیں روز ہوتی ہیں مرنے والے روز مرتے ہیں لیکن اس موت کا دُکھ اور تکلیف اس قدر زیادہ ہے گویا آج تک دنیا میں کوئی موت ہوئی ہی نہیں بلکہ کبھی موت کا تصور اور وہم وگمان بھی نہیں گزرا۔

☆ صَلاةُ اللّٰهِ خالِقِنَا حَنُوطٌ . . . . على الْوَجْهِ المُكَفَّنِ بالجَمالِ

ترجمہ: ہمارے پیدا کرنے والے اللہ کی رحمت کی خوشبو حسن وجمال میں ڈھکے ہوئے اس چہرہ پر ہے۔

لغات: ﴿صَلٰوة﴾...... کے کئی معانی ہیں۔ جب اس کی اضافت اللہ کی طرف کی جائے تو اس کا معنی ہوتا ہے "اللہ کی رحمت"۔ ﴿خَالِقٌ﴾...... خَلَقَ يَخْلُقُ (ن) سے پیدا کرنا، بمعنی پیدا کرنے والا۔ ﴿حَنُوطٌ﴾...... مردہ کو لگائی جانے والی خوشبو۔ اگر (ح) پر ضمہ ہو تو اس کا مطلب ہوتا ہے مردہ کو محفوظ کرنے کے لئے کیمیائی اشیاء لگانا۔ تَحَنُّط کا مطلب ہے اس نے مردہ کو محفوظ کرنے کے لئے Munim کیمیائی مواد استعمال کیا۔ ﴿مُكَفَّنٌ﴾...... کفن پہنایا گیا، چھپایا گیا۔

تشریح: شاعر دعا کررہا ہے کہ اللہ کی رحمتیں اس چہرے پر ہمیشہ نازل ہوتی رہیں جو سراپا حسن وجمال تھا۔

☆ علَى المَدْفُوْنِ قَبْلَ التُرابِ صَوْنًا . . . . وَ قَبْلَ اللَّحْدِ فى كَرَمِ الخِلالِ

ترجمہ: جو مٹی میں دفن ہونے سے پہلے پاک دامنی وعفت میں دفن رہی۔ اور لحد میں چھپنے سے پہلے اعلیٰ کریمانہ فضائل میں (پردہ پوش رہی)۔

لغات: ﴿مَدْفُوْنٌ﴾...... دفن شدہ، پوشیدہ۔ ﴿صَوْنٌ﴾...... محفوظ و بے داغ۔ ﴿لَحْدٌ﴾...... قبر کی بغل، قبر۔ ﴿خِلَالٌ﴾...... جمع ہے خُلَّة کی، بمعنی عادات وخصائل۔

تشریح: یہ بزرگ خاتون جو آج مٹی میں دفن ہونے چلی ہے، زندگی بھر عفت و پاک دامنی کی چادر میں لپٹی رہی اور یہ جسے آج قبر میں ڈالا جارہا ہے اپنی کریمانہ عادات کے پردہ میں مستور رہی۔

☆ فَإنَّ لهُ ببَطْنِ الأرْضِ شَخْصًا . . . . جَدِيْدًا ذِكْرُنَاهُ وَ هُوَ بَالِى

ترجمہ: یہ شخصیت جو زمین کے اندر چلی گئی ہے بوسیدہ وفنا ہوجانے والی ہے لیکن اس کی یاد ہردم تازہ رہے گی۔

لغات: ﴿بَطْنٌ﴾...... پیٹ، اندرونی حصہ۔ ﴿شَخْصٌ﴾...... شخصیت۔ ﴿بَالٍ﴾...... بَلِيَ يَبْلٰى (س) سے اسم فاعل، بوسیدہ ہوجانا، گل سڑجانا۔

تشریح: یہ جسد خاکی زمین کے اندر بوسیدہ اور فنا ہوجانے والا ہے لیکن اس کی یاد کبھی ختم نہیں ہوگی وہ ہردم تازہ ہے۔

☆ وَ ما أحَدٌ يُخَلَّدُ فى البَرَايا . . . . بَلِ الدُّنْيَا تَئُوْلُ إلى زَوَالِ

ترجمہ: اس دنیا میں کوئی ایسا نہیں جو زندہ جاوید رہے بلکہ دنیا زوال ہی کی طرف بڑھ رہی ہے۔

لغات: ﴿یخلد﴾......خَلَدَ یَخْلُدُ سے مجہول کا صیغہ ہے یعنی جسے ہمیشہ باقی رکھا گیا ہو۔ ﴿برایا﴾......جمع بَرِیَّۃ کی بمعنی دنیا، جہاں۔
﴿تئول﴾......آلَ یَئُوْلُ (ن) سے بمعنی کسی جانب بڑھنا، جھکنا۔ ﴿زوال﴾......زوال، فنا۔ زَالَ یَزُوْلُ (ن) سے۔

تشریح: اس دنیا میں کون ہمیشہ زندہ باقی رہا ہے۔

ع کس کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں

یہ دنیا ہر لحظہ زوال وفنا کی طرف بڑھ رہی ہے۔

☆ أَطَابَ النَّفْسَ أَنَّکِ مُتِّ مَوْتًا . . . . تَمَنَّتْهُ الْبَوَاقِي وَ الْخَوَالِي

ترجمہ: یہ بات دل کو اچھی لگی کہ تو ایسی موت مری جس کی تمنا اگلی اور پچھلی عورتیں کرتی ہیں۔

لغات: ﴿أطاب﴾...... خوش کرنا۔ ﴿مُتِّ﴾...... مَاتَ یَمُوْتُ (ن) سے، واحد مؤنث مخاطب کا صیغہ، تو فوت ہوئی۔
﴿تمنَّت﴾......واحد مؤنث غائب کا صیغہ، تمنا کی۔ ﴿بَوَاقِي﴾......جمع ہے بَاقِيَۃ کی، بمعنی باقی اور پیچھے رہ جانی والی عورتیں۔
﴿خوالی﴾......جمع ہے خَالِیَۃ کی، بمعنی گزر جانے والی عورتیں۔

تشریح: تجھے وہ شاندار اور قابل رشک موت نصیب ہوئی ہے جس کی تمام عورتیں تمنا کرتی رہتی ہیں جو مر چکی ہیں وہ بھی اس کی تمنائی اور آرزومند تھیں اور جو زندہ ہیں وہ بھی اس کی تمنا کرتی ہیں کہ عزت ووقار اور عصمت وحیا کی موت نصیب ہو۔

☆ وَ زُلْتِ وَ لم تَرَیْ یَوْمًا کَرِیْهًا . . . . یَسُرُّ الرُّوْحُ فِیْهِ بِالزَّوَالِ

ترجمہ: تجھے موت آئی اور تو نے کوئی ناگوار دن نہیں دیکھا ایسا دن جس میں دل مرنا چاہے۔

لغات: ﴿زُلْتِ﴾...... زَالَ یَزُوْلُ زَوَالًا سے، واحد مؤنث مخاطب کا صیغہ۔ ﴿کَرِیْهٌ﴾...... ناپسندیدہ، مکروہ۔ ﴿سَرَّ یَسُرُّ سُرُوْرًا﴾......خوش کرنا۔ ﴿اَلنَّفْسُ﴾......دل۔ ﴿زَوَالٌ﴾......موت۔

تشریح: تو نے ہمیشہ آسودگی اور فارغ البالی کی زندگی گزاری تجھ پر کبھی ایسا ناگوار وقت نہیں آیا جس میں تو نے مرنے کی تمنا کی ہو۔

☆ رِوَاقُ الْعِزِّ حَوْلَکِ مُسْبَطِرٌّ . . . . وَ مُلْکُ عِلِيِّ ابْنِکِ فِی کَمَالٍ

ترجمہ: تیرے اوپر ہمیشہ عزت وسربلندی سایہ فگن رہی اور تیرے بیٹے علی کا اقتدار بڑھتا ہی رہا ہے۔

لغات: ﴿رَوَاقٌ﴾......سائبان، پردہ وغیرہ۔ اس کی جمع أَرْوِقَۃ آتی ہے۔ ﴿عِزٌّ﴾......سربلندی، عزت۔ ﴿مُسْبَطِرٌّ﴾......پھیلا ہوا، تانا۔ اِسْبَطَرَّ سے بمعنی لیٹنا دراز ہونا۔

تشریح: عزت وسرخروئی کی چادر ہمیشہ تیرے سر پر تنی رہی۔ اور تیرے بیٹے کی سلطنت اور اقتدار ترقی وکمال کی منازل طے کرتے رہے۔ یہ عربی اسلوب تحریر ہے کہ جس چیز کا استمرار وبقا بیان کرنا ہو، اسے "فِیْ" سے بیان کرتے ہیں مثلاً "هُوَ فِی تَحَسُّنٍ، وہ بہتری کی منازل طے کر رہا ہے"۔ "فِیْ تَقَدُّمٍ، ترقی کر رہا ہے"۔ "فِی ازْدِهَارٍ، ترقی کر رہا ہے وغیرہ۔

☆ سَقَی مَثْوَاکِ غَادٍ فِی الْغَوَادِیْ . . . . نَظِیْرُ نَوَالِ کَفِّکِ فِی النَّوَالِ

ترجمہ: صبح برسنے والا بادل تیری قبر کو سیراب کرے۔ جس طرح کہ بخششوں میں تیری بخشش وسخاوت ہے۔

لغات: ﴿سقی﴾......سیراب کرنا۔ جملہ دعائیہ ہے۔ ﴿غاد﴾...... غادیۃ صبح کو آنے والا، صبح کو برسنے والا بادل، جمع غواد، غادیات۔ ﴿نظیر﴾......مثال۔ ﴿نوال﴾......عطاو بخشش۔

تشریح: شاعر کہہ رہا ہے کہ صبح برسنے والے بہت سے بادلوں میں سے ایسا بادل تیری قبر کو سیراب کرے جو تیری عطاو بخشش جیسا ہو۔ بخششوں میں جس طرح تیری بخشش سب سے بڑھ کر ہے اسی طرح اس بادل کا برسنا تمام برستے بادلوں سے بڑھ کر ہو۔

☆ لِسَاحِيْهِ علی الأَجْدَاثِ حَفْشٌ . . . . كَأَيْدِي الْخَيْلِ أَبْصَرَتِ الْمَخَالِي

ترجمہ: اس بادل کی بوچھاڑ سے قبروں پر ایسے نشان پڑ جائیں جس طرح گھوڑے کے سموں سے جب وہ توبڑے دیکھتے ہیں، زمین پر پڑ جاتے ہیں۔

لغات: ﴿سَاحِيْ﴾...... سَحَا يَسْحُوْ (ن، ف) سے، اسم فاعل، بمعنی چھیلنا۔ کہتے ہیں "سَحَا الطِّيْنَ، اس نے زمین کو چھیل ڈالا"۔ ﴿أَجْدَاثٌ﴾...... قبریں (تفصیل پیچھے گزر چکی ہے)۔ ﴿حَفْشٌ﴾...... بوچھاڑ۔ ﴿حَفَشَ يَحْفِشُ﴾...... (س) سے، بادل کا بوچھاڑ کرنا۔ حَفَشَ يَحْفِشُ (ض) سے، پانی جمع ہونا۔ ﴿أَيْدِيْ﴾...... يَدٌ کی جمع، بمعنی ہاتھ۔ ﴿خَيْلٌ﴾...... گھوڑا، گھوڑا سوار۔ جمع أَخْيَالٌ و خُيُوْلٌ۔ ﴿مَخَالِيْ﴾...... جمع ہے مِخْلَاةٌ کی، بمعنی تازہ گھاس کا توبڑہ جسے گھوڑے کی گردن میں لٹکا دیا جاتا ہے۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ بادل تیری قبر پر اس زور سے برسے کہ اس سے زمین پر نشان پڑ جائیں جس طرح گھوڑے تازہ گھاس کا توبڑہ دیکھ کر خوشی اور رغبت سے پاؤں زمین پر مارتے ہیں اور اس سے زمین پر نشان پڑ جاتے ہیں۔

☆ أَسَائِلُ عَنْكِ بَعْدَكِ كُلَّ مَجْدٍ . . . . وَ مَا عَهْدِيْ بِمَجْدٍ عَنْكِ خَالِيْ

ترجمہ: میں تیرے بعد ہر عزت و شرف سے تیرے متعلق پوچھتا ہوں میرے علم میں عزت و شرف کی کوئی بات ایسی نہیں جو تجھ میں نہ ہو

لغات: ﴿سَأَلَ يَسْأَلُ﴾...... سوال کرنا۔ اسی سے واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ أَسْئَلُ۔ ﴿مَجْدٌ﴾...... عزت و شرف، بزرگی۔ ﴿عَهْدٌ﴾...... زمانہ، تعلق، علم۔ کہا جاتا ہے "لا عهد له بالطب، اس کو طب کا کوئی علم و تجربہ نہیں"۔ "عهدنا بهذه المسئلة، ہم نے اس مسئلہ کی خوب تحقیق و تفتیش کی"۔

☆ يَمُرُّ بِقَبْرِكِ الْعَافِيْ فَيَبْكِيْ . . . . وَ يَشْغَلُهُ الْبُكَاءُ عَنِ السُّؤَالِ

ترجمہ: سائل تیری قبر کے پاس سے گزرتا ہے اور روتا ہے۔ اور اس کا رونا اس کو سوال بھلا دیتا ہے۔

لغات: ﴿يَمُرُّ﴾...... مَرَّ يَمُرُّ مُرُوْرًا (ن) سے گزرنا۔ ﴿عَافِيْ﴾...... سائل، بخشش مانگنے والا۔ اس کی جمع عُفَاةٌ، عُفًى اور عَافِيَةٌ آتی ہے۔ ﴿يَبْكِيْ﴾...... روتا ہے۔ ﴿يَشْغَلُهُ﴾...... شَغَلَ يَشْغَلُ (ف) سے، کسی چیز سے غافل کر دینا۔ ﴿بُكَاءٌ﴾...... رونا۔

تشریح: تیرا سائل جب تیری قبر کے پاس سے گزرتا ہے تو تیرے احسانات اور عطایا و بخشش یاد کر کے اس کے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور اس قدر گریہ و بکا اس پر طاری ہو جاتا ہے کہ اسے اپنے سوال کی بھی ہوش نہیں رہتی۔

☆ وَ مَا أَهْدَاكِ لِلْجَدْوَى عَلَيْهِ . . . . لَوْ اَنَّكِ تَقْدِرِيْنَ عَلَى فَعَالِ

ترجمہ: اپنے سائل پر بخشش و عطا کے تو کیسے کیسے ڈھنگ جانتی تھی، اے کاش کہ تو ایسا کرنے پر قادر ہوتی۔

لغات: ﴿مَا أَهْدَى﴾...... مَا أَحْسَنَكَ، مَا أَجْمَلَكَ وغیرہ کی طرح صیغہ تعجب ہے۔ مطلب ہے کہ تو کیسے کیسے طریقے جانتی تھی۔ ﴿جَدْوَى﴾...... انعام، تحفہ، فائدہ۔ کہا جاتا ہے "بِلَا جَدْوَى"۔ "عَلَى غَيْرِ جَدْوَى" مطلب ہے، بیکار، بے فائدہ۔ ﴿تَقْدِرِيْنَ﴾...... قَدَرَ يَقْدِرُ مقدرة (س، ض، ن) سے، واحد مخاطب مؤنث مضارع کا صیغہ ہے، تو قدرت رکھتی ہے۔

تشریح: اپنے سائل پر نوازش و عطا کے کیسے کیسے طریقے اور ڈھنگ تو جانتی تھی لیکن ہائے موت کہ اس نے تجھے کس قدر لاچار و بے بس کر دیا۔

☆ بِعَيْشِكِ هَلْ سَلَوْتِ فَاِنَّ قَلْبِيْ . . . . وَ اِنْ جَانَبْتُ أَرْضَكِ غَيْرُ سَالِيْ

ترجمہ: تجھے تیری زندگی کی قسم (بتا) کہ تو سب کچھ بھول گئی ہے، اگرچہ میں تیری سرزمین سے دور ہوں۔ (لیکن پھر بھی)

میرا دل کچھ نہیں بھولا۔

لغات: ﴿عَیْشٌ﴾...... زندگی، حیات۔ اس میں (ب) قسمیہ ہے۔ ﴿سَلَوْتِ﴾...... سَلا یَسْلُوْ سَلْوًا کسی چیز کا حافظہ سے نکل جانا، بھول جانا۔ ﴿جَانَبْتُ﴾...... جَانَبَ یُجَانِبُ مُجَانَبَةً دور ہونا سے، واحد متکلم ماضی کا صیغہ ہے۔ ﴿سالٍ﴾...... بھولنے والا۔

تشریح: میں تجھے تیری زندگی کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بتا کیا تو عطا و بخشش و سخاوت سب کچھ بھول گئی ہے۔ مجھے تیری وہ سب باتیں یاد ہیں۔

☆ نَزَلْتِ علی الکراھة فی مکان . . . . بعدت عَنِ النُّعامی و الشَّمَالِ

ترجمہ: تو بامر مجبوری ایسی جگہ جا اتری کہ جنوبی اور شمالی ہواؤں کی خوشبو سے دور ہوگئی۔

لغات: ﴿نزلتِ﴾...... نَزَلَ یَنْزِلُ (ض) سے، تو اُتری۔ ﴿علی الکَرَاھَةِ﴾...... خلاف مرضی، ناپسندیدگی کے عالم میں، بامر مجبوری۔ ﴿مَکَانٌ﴾...... جگہ۔ اس کی جمع أمَاکِنُ آتی ہے۔ ﴿بعدت﴾...... بَعُدَ یَبْعُدُ بُعدًا (ک) اور بَعِدَ یَبْعَدُ بُعدًا (س) بمعنی دور ہونا۔ ﴿نُعامی﴾...... جنوبی ہوا، ﴿شمال﴾...... شمالی ہوا۔

تشریح: تو ایسی جگہ جا پہنچی جہاں جانا کوئی بھی پسند نہیں کرتا لیکن بہر حال وہاں سب کو جانا ہی ہے۔ اور تو دنیا کی معطر ہواؤں سے دور ہوگئی۔

☆ تُحجَبُ عنکِ رائحةُ الخزامی . . . . وَ تُمنَعُ مِنکِ أنداءُ الطلالِ

ترجمہ: اب خزامی کی مہک تجھ تک نہ پہنچ سکے گی اور رم جھم برستے مینہ کی نمی بھی تجھے نہ حاصل ہو سکے گی۔

لغات: ﴿تحجب﴾...... حَجَّبَ یُحَجِّبُ باب تفعیل سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ، بمعنی روک لینا، پیچھے ہٹا لینا۔ ﴿رائحة﴾...... بو۔ ﴿خزامیٰ﴾...... ایک اعلیٰ خوشبو دار پودا ہے۔ ﴿تمنع﴾...... مَنَعَ یَمْنَعُ (ف) سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ۔ ﴿أنداء﴾...... جمع ہے نَدیٰ کی، بمعنی نمی، تری۔ ﴿طلال﴾...... جمع ہے طَلّ کی، بمعنی ہلکی بارش، رم جھم، پھوار۔

تشریح: اس دنیا کی ساری بہاریں اور لذتیں اب تجھ سے روک دی گئی ہیں۔ نہ شاندار خوشبوئیں تو سونگھ سکتی ہے اور نہ پھوہار سے لذت یاب ہو سکتی ہے۔

☆ بِدَارٍ کُلُّ ساکِنِھا غریبٌ . . . . طَوِیْلُ الھجرِ مُنْبَتُّ الحِبَالِ

ترجمہ: تو ایسے گھر میں (جا پہنچی) ہے جس کا ہر باشندہ اجنبی اور مسافر ہے جو اپنے گھر سے دور اور تمام رشتوں سے کٹا ہوا ہے۔

لغات: ﴿ب﴾...... فی کے معنی میں بھی آتا ہے، یعنی فی دار۔ ﴿دارٌ﴾...... گھر، یہ لفظ مونث سماعی ہے۔ ﴿سَاکِنٌ﴾...... باشندہ، رہنے والا، جمع سُکَّان۔ سَکَنَ یَسْکُنُ (ن) سے۔ ﴿غَرِیبٌ﴾...... اجنبی، بے گانہ۔ ﴿بعیدٌ﴾...... دور۔ ﴿مُنْبَتٌّ﴾...... کٹا ہوا۔ ﴿حِبَالٌ﴾...... جمع ہے حَبْلٌ کی، بمعنی رسیاں، رشتے۔ رشتہ، فارسی میں رسی اور دھاگہ کو کہتے ہیں۔

تشریح: قبر کا ہر باشندہ اور باسی اجنبی اور بیگانہ ہوتا ہے جو اپنوں کو چھوڑ کر وہاں جا بستا ہے، اپنے گھر سے دور۔ تمام رشتوں سے کٹ کر۔

☆ حَصَانٌ مِثلُ مَاءِ المُزْنِ فِیْهِ . . . . کَتُوْمُ السِّرِّ صَادِقَةُ المَقَالِ

ترجمہ: اس قبر میں بارش کے پانی کی طرح پاکیزہ، رازوں کی امین اور گفتار کی سچی جا پہنچی ہے۔

لغات: ﴿حَصَانٌ﴾...... پاکباز و پاک دامن، محفوظ۔ ﴿مُزْنٌ﴾...... بادل۔ قرآن میں آتا ہے۔ "أَ أَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ، کیا بارش کو بادلوں سے تم برساتے ہو کہ ہم؟ ﴿کَتُوْمٌ﴾...... کَتَمَ یَکْتُمُ (ن) سے، اسم فاعل کا صیغہ کَاتِمٌ آتا ہے اس سے مبالغہ کا صیغہ کَتُوْمٌ ہے۔ ﴿سِرٌّ﴾...... راز۔ ﴿صادقة﴾...... سچی۔ ﴿مقال﴾...... گفتار۔

تشریح: تو بارش کے پانی اور شبنم کی طرح پاک اور منزہ تھی رازوں کی امین اور بات کی سچی تھی۔

☆ يُعَلِّلُهَا نِطَاسِيُّ الشَّكَايَا . . . . وَ وَاحِدُهَا نِطَاسِيُّ المعالِي

ترجمہ: بیماریوں کا ماہر معالج (بحالت مرض) اس کا علاج کرتا رہا اور اس کا اکلوتا (بیٹا) بلندیوں کا چارہ گر ہے۔

لغات: ﴿يُعَلِّلُ﴾...... چارہ گری اور علاج کرنا۔ ﴿نطاسی﴾...... طبیب حاذق، ماہر طبیب۔ ﴿شَكَايَا﴾...... جمع ہے شکوی کی، بمعنی شکایت، بیماری۔ ﴿مَعَالِيْ﴾...... جمع ہے۔ ﴿مغلاةٌ﴾...... کی بمعنی بلندیاں۔

تشریح: جس طرح ماہر طبیب تیرا علاج کرتے رہے اسی طرح تیرا اکلوتا بیٹا بلندیوں اور رفعتوں کو چھونے کی تدابیر کرتا رہا اور آج وہ بلندیوں پر فائز ہے۔

☆ إِذَا وَصَفُوْا لَهُ دَاءً بِثَغْرٍ . . . . سَقَاهُ أَسِنَّةَ الأَسلِ الطوالِ

ترجمہ: جب لوگ اس کے حضور کسی سرحد کی بیماری کا ذکر کریں تو اس کے لیے نیزوں کی بھالیں اس کو شفا بخشتی ہیں۔

لغات: ﴿وَصَفُوْا﴾...... وَصَفَ يَصِفُ (ض) سے، بیان کرنا۔ ﴿دَاءٌ﴾...... بیماری۔ ﴿ثَغْرٌ﴾...... سرحد۔ ﴿سقاهُ﴾...... اسے سیراب کرتے ہیں، ایک نسخہ میں شَفَاهُ ہے جس کا مطلب ہے شفا دیتے ہیں۔ ﴿اسِنَّةٌ﴾...... جمع ہے سِنَانٌ کی، بمعنی بھالے، نیزوں کے پھل۔ ﴿أَسَلٌ﴾...... جمع ہے أسلة کی، بمعنی لمبے نیزے۔ ﴿طِوَالٌ﴾...... لمبے۔

تشریح: تیرا بیٹا ایسا ماہر طبیب ہے کہ اس کی سلطنت میں کسی بھی سرحد اور دور دراز علاقہ میں کوئی بغاوت یا فساد کی بیماری پیدا ہو تو اس کے لیے نیزوں کے پھل اس بیماری کا علاج کر دیتے ہیں۔

☆ وَ لَيْسَتْ كَالإِنَاثِ وَ لَا اللَّوَاتِيْ . . . . تُعَدُّ لَهُنَّ الْقُبُوْرُ مِنَ الحِجَالِ

ترجمہ: وہ دوسری عورتوں جیسی نہ تھی اور نہ ان کی طرح تھی جن کی قبریں ہی ان کے لئے پردہ بنیں۔

لغات: ﴿إِنَاثٌ﴾...... جمع ہے أُنْثَى کی، بمعنی عورتیں۔ ﴿اللَّواتی﴾...... اسم اشارہ جمع اَلَّتِیْ کی۔ ﴿تُعدُّ﴾...... عَدَّ يَعُدُّ سے واحد مونث غائب مجہول مضارع کا صیغہ ہے، بمعنی شمار کی جاتی ہیں۔ ﴿قُبورٌ﴾...... جمع ہے قَبْرٌ کی، بمعنی قبر۔ ﴿حِجَالٌ﴾...... جمع ہے حَجَلَةٌ کی، بمعنی پردہ۔

تشریح: وہ ان عورتوں کی طرح نہ تھی جو زندگی میں بے حجابانہ گھومتی پھرتی رہتی ہیں۔ انہیں پردہ اسی وقت نصیب ہوتا ہے جب وہ قبروں میں چلی جاتی ہیں۔

☆ وَ لَا مَنْ فِيْ جَنَازَتِهَا تِجَارٌ . . . . يَكُوْنُ وَدَاعُهَا نَفْضَ النِّعَالِ

ترجمہ: اور نہ وہ ان میں سے تھی جن کے جنازہ میں صرف تجارت کرنے والے ہی شریک ہوتے ہیں۔ (اور نہ وہ) کہ اس کو رخصت کرنا جوتیوں کا جھاڑنا ہو

لغات: ﴿تِجَارٌ﴾...... جمع ہے تَاجِرٌ کی، جیسے صِحَابٌ جمع ہے صاحب کی۔ ﴿وَدَاعٌ﴾...... رخصت کرنا، الوداع کہنا۔ ﴿نفض﴾...... جھاڑنا۔ ﴿نفض﴾...... نَفَضَ يَنْفُضُ نَفْضًا (ن)، نَفْضٌ مصدر بمعنی جھاڑنا۔ اردو میں معنی مصدری کی پہچان یہ ہے کہ اس کے آخر میں (نا) آتا ہے۔ ﴿نِعَالٌ﴾...... جمع ہے نَعْلٌ کی، بمعنی جوتے۔

تشریح: اس کے جنازے میں عام بازاری اور تاجر لوگ نہیں تھے، جو جنازے بھی تجارت ہی کے طور پر پڑھتے ہیں اور کسی کو اس طرح رخصت کر دیتے ہیں جیسے جوتا جھاڑ دیا ہو اور بس۔ بلکہ وہ ایک بہت محترم اور باوقار خاتون تھی اور اس کے جنازے میں بھی بہت خاص خاص لوگ شامل تھے۔

☆ مشى الأُمَرَاءُ حَوْلَيْهَا حُفَاةً . . . . كَأَنَّ الْمَرْوَ مِنْ زِفِّ الرِّئَالِ

ترجمہ: بڑے بڑے امراء (سردار اور شہزادے) اس کے جنازے کے ساتھ ننگے پاؤں چلے۔ گویا کہ مرو پتھر شتر مرغ

کے بچوں کے پر ہیں۔

لغات: ﴿مَشى يَمْشِىْ﴾...... (ض) سے چلنا۔ ﴿أمْرَاءُ﴾...... جمع ہے أمِيْرٌ کی، بمعنی شہزادہ، سردار۔ ﴿حُفَاةٌ﴾...... جمع ہے حافٍ کی، بمعنی ننگے پاؤں والا، حَفِىَ يَحْفَى سے، ننگے پاؤں چلنا۔ اس کا فاعل حفٍ اور حافٍ آتا ہے۔ ﴿مَرْوٌ﴾...... ایک سفید چمکدار پتھر کا نام ہے۔ ﴿زِفٌ﴾...... چھوٹے چھوٹے پر۔ ﴿رِئالٌ﴾...... جمع ہے اَلرِّئْل کی بمعنی شترمرغ کا بچہ۔

تشریح: (۲) شدت غم اور فرط احترام میں بڑے بڑے امراء اس کے جنازہ میں پیادہ پا چل رہے تھے جیسے نوکدار پتھر اور کنکریاں پتھر نہ ہوں شترمرغ کے بچوں کے نرم و نازک پر ہوں۔

☆ وَ اَبْرَزَتِ الْخُدُوْرُ مُخَبَّاتٍ . . . . يَضَعْنَ النِّقْسَ اَمْكِنَةَ الْغَوَالِى

ترجمہ: پردوں نے پردہ نشینوں کو ظاہر کر دیا۔ جنہوں نے غازہ کی جگہ چہروں پر سیاہی مل لی تھی۔

لغات: ﴿اَبْرَزَ يُبْرِزُ اِبْرَازًا﴾...... ظاہر کرنا، بے پردہ کرنا۔ ﴿خُدُوْرٌ﴾...... جمع ہے خِدْرٌ کی، بمعنی پردہ، اوڑھنی۔ ﴿مُخَبَّاتٌ﴾...... مُخَبَّأةٌ کی جمع، بمعنی پردہ نشیں، چھپی ہوئی، مستورات۔ ﴿وَضَعَ يَضَعُ﴾...... (ف) سے ملنا، لگانا، رکھنا وغیرہ۔ ﴿نِقْسٌ﴾...... سیاہی۔ ﴿اَمْكِنَةٌ﴾...... جمع ہے مَكَانٌ کی، بمعنی جگہ۔ ﴿غَوَالِى﴾...... جمع ہے غَالِيَةٌ کی، بمعنی غازہ، چہرے کی آرائش کے لئے ایک خوشبودار مرکب۔

تشریح: ہمیشہ پردے میں مستور رہنے والیاں بے حجاب ہو گئیں کہ انہیں شدت غم میں اپنے پردوں کا بھی ہوش نہ رہا اور اس دن ماتم اور سوگ میں انہوں نے چہروں پر غازہ کی جگہ سیاہی ملی۔

☆ أَتَتْهُنَّ الْمُصِيْبَةُ غَافِلَاتٍ . . . . فَدَمْعُ الْحُزْنِ فِى دَمْعِ الدَّلَالِ

ترجمہ: بے خبری میں ان پر یہ مصیبت ٹوٹ پڑی اور اشک غم ناز و نخرے کے آنسوؤں میں مل گئے۔

لغات: ﴿اَتَتْ﴾...... آئی۔ ﴿مُصِيْبَةٌ﴾...... مصیبت۔ ﴿غَافِلَاتٌ﴾...... بے خبر رہنے والیاں، اس کا باب غَفَلَ يَغْفُلُ (ن) سے آتا ہے۔ ﴿دَمْعٌ﴾...... آنسو۔ ﴿حُزْنٌ﴾...... غم۔ ﴿دَلَالٌ﴾...... ناز نخرہ۔

تشریح: یہ بے چاریاں بے خبر بیٹھی تھیں۔ اپنے عاشقوں کے سامنے ناز نخرے کر رہی تھیں۔ آنسو بہا رہی تھیں کہ مصیبت ان پر آ ٹوٹی۔ اور ان کے اشکہائے ناز و نخرہ اشکہائے غم میں بدل گئے۔ یہ انداز ایسا ہی ہے کہ جوش ملیح آبادی کی نعت کا یہ شعر یاد آ جاتا ہے۔

اے کہ تیرے جلال سے ہل گئی بزم کافری　　رعشہ خوف بن گیا رقص بتاں آذری

☆ وَ لَوْ كَانَ النِّسَاءُ كَمَنْ فَقَدْنَا . . . . لَفُضِّلَتِ النِّسَاءُ عَلَى الرِّجَالِ

ترجمہ: اور اگر عورتیں ایسی ہوتیں جیسی عورت سے ہم محروم ہوئے ہیں تو یقیناً عورتوں کو مردوں پر فضیلت دی جاتی۔

لغات: ﴿اَلنِّسَاءُ﴾...... عورتیں، خواتین۔ ﴿فَقَدْنَا﴾...... ہم نے کھو دیا۔ فَقَدَ يَفْقِدُ (ض) سے۔ ﴿فُضِّلَتْ﴾...... فضیلت دی جاتی۔ ﴿فَضَّلَ يُفَضِّلُ﴾...... ترجیح دینا۔ ﴿رِجَالٌ﴾...... جمع ہے رَجُلٌ کی، بمعنی مرد۔

تشریح: اگر دنیا کی ساری عورتیں ایسے ہی اعلیٰ اوصاف وصفات کی مالک ہوتیں تو یقیناً عورتوں کو مردوں پر فضیلت حاصل ہوتی۔ لیکن ساری عورتیں ایسے اوصاف وصفات کی مالک نہیں ہیں۔

☆ وَ مَا التَّانِيْثُ لِاسْمِ الشَّمْسِ عَيْبٌ . . . . وَ لَا التَّذْكِيْرُ فَخْرٌ لِلْهِلَالِ

ترجمہ: اور سورج کے نام کا مونث ہونا۔ کوئی عیب نہیں ہے اور نہ چاند کا مذکر ہونا اس کے لئے کوئی فخر کی بات ہے۔

لغات: ﴿تَانِيْثٌ﴾...... اَنَّثَ يُؤَنِّثُ تَانِيْثًا مونث ہونا۔ ﴿شَمْسٌ﴾...... سورج۔ ﴿عَيْبٌ﴾...... عیب۔ اس کی جمع عُيُوْبٌ

آتی ہے۔ ﴿تذکیرٌ﴾...... مذکر ہونا۔ ﴿فخرٌ﴾...... فخر کرنا۔ ﴿هلالٌ﴾...... پہلے دن کا چاند۔

تشریح: عربی زبان میں سورج (شمس) مونث سماعی ہے۔ یوں کہا جاتا ہے "اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ، سورج طلوع ہوا"۔ "اَفَلَتِ الشَّمْسُ، سورج غروب ہوگیا"۔ ﴿هلالٌ﴾...... چاند، مذکر استعمال ہوتا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں "اَفَلَ الْهِلَالُ، چاند غروب ہوگیا"۔ شاعر کہہ رہا ہے کہ سورج، سورج ہی ہے اس کے نام کو مونث کرنے سے اس کے مقام و مرتبہ میں کوئی فرق نہیں پڑا اور نہ چاند کو مذکر کرنے سے اس کی شان میں کوئی اضافہ ہوا ہے۔ اسی طرح مرنے والی کو اگر مونث پکارا جاتا ہے تو اس سے اس کی شان میں کمی نہیں ہوتی۔

☆ وَ اَفْجَعُ مَنْ فَقَدْنَا مَنْ وَجَدْنَا . . . قُبَيْلَ الْفَقْدِ مَفْقُوْدَ الْمِثَالِ

ترجمہ: جنہیں ہم کھو بیٹھے ہیں ان میں سے سب سے زیادہ تکلیف دہ وہ ہے جسے ہم نے اس کے مرنے سے پہلے بے مثال پایا تھا۔

لغات: ﴿اَفْجَعُ﴾...... فَجَعَ يَفْجَعُ (ف) سے، اسم تفضیل کا صیغہ۔ ﴿فَقَدْنَا﴾...... (پیچھے گزر چکا ہے)۔ ﴿وَجَدْنَا﴾...... وَجَدَ يَجِدُ (ض) سے، جمع متکلم ماضی کا صیغہ۔ ﴿قُبَيْلَ﴾...... قَبْلَ (پہلے)، سے اسم تصغیر۔ ﴿فَقْدٌ﴾...... مصدر فَقَدَ سے، مَفْقُوْدٌ مفعول۔ ﴿مِثَالٌ﴾...... نظیر۔

تشریح: جب بھی کوئی مرتا ہے کوئی نہ کوئی اس کی جگہ لے لیتا ہے لیکن یہ مرنے والی اس لئے زیادہ دکھ اور تکلیف دے گئی ہے کہ کوئی اس جیسا ہے ہی نہیں جو اس کی جگہ لے سکے۔ یہ تو فقید المثال تھی۔

☆ يُدَفِّنُ بَعْضُنَا بَعْضًا وَ تَمْشِي . . . اَوَاخِرُنَا عَلٰى هَامِ الْاَوَالِي

ترجمہ: ہم میں سے کچھ لوگ کچھ دوسروں کو دفن کرتے ہیں اور پچھلے اگلوں کے سروں پر چلتے ہیں۔

لغات: ﴿دَفَّنَ يُدَفِّنُ تَدْفِيْنًا﴾...... دفن کرنا۔ ﴿اَوَاخِرُ﴾...... جمع ہے آخِرٌ کی، بمعنی پچھلا، بعد میں آنے والا۔ ﴿هَامٌ﴾...... کھوپڑی، اس کی جمع هَامَاتٌ آتی ہے۔ ﴿اَوَالِي﴾...... جمع ہے اَوَّلُ کی، بمعنی پہلا۔

تشریح: دنیا کا طریقہ اور نظام ایسا ہی ہے کہ پچھلے اگلوں کو اپنے ہاتھوں سے دفن کر دیتے ہیں اور پھر ان کی کھوپڑیوں پر زندہ انسان چلتے ہیں۔ خدا جانے جہاں جہاں ہم چلتے ہیں وہاں کیسے کیسے لوگ مدفون ہیں۔

☆ وَ كَمْ عَيْنٍ مُقَبَّلَةِ النَّوَاحِي . . . كَحِيْلٍ بِالْجَنَادِلِ وَ الرِّمَالِ

ترجمہ: کتنی ہی آنکھیں ہوں گی جن کے کناروں کو بوسے دیئے جاتے تھے (آج) ان میں پتھروں اور ریتوں کا سرمہ ہے۔

لغات: ﴿كَمْ﴾...... کتنی، مقصود کثرت بیان کرنا ہے۔ ﴿عَيْنٌ﴾...... آنکھ اس کی جمع عُيُوْنٌ آتی ہے۔ ﴿مُقَبَّلَةُ النَّوَاحِي﴾...... نَوَاحِي جمع ہے نَاحِيَةٌ کی، بمعنی کنارہ، پہلو، جانب۔ مُقَبَّلَةٌ جسے چوما گیا ہو۔ ﴿جَنَادِلٌ﴾...... جمع ہے جَنْدَلٌ کی، بمعنی پتھر، کنکری۔ ﴿رِمَالٌ﴾...... جمع ہے رَمْلٌ کی، بمعنی ریت۔

تشریح: وہ لوگ جو زندگی میں بہت محبوب و مقبول تھے، جن کے چہروں کو لوگ بوسہ دیا کرتے تھے۔ وہ چہرے، وہ آنکھیں آج ان میں پتھر اور ریت پڑ گئے ہیں

جن کے محلوں میں ہزاروں رنگ کے فانوس تھے ۔۔۔ جھاڑ ان کی قبر پر ہے اور نشان کچھ بھی نہیں

☆ وَ مُغْضٍ كَانَ لَا يُغْضِي لِخَطْبٍ . . . وَ بَالٍ كَانَ يُفْكِرُ فِي الْهُزَالِ

ترجمہ: اور کتنے ہی (اب) نظریں جھکا دینے والے (جو) مصیبت کے سامنے نظریں نہیں جھکایا کرتے تھے۔ اور کتنے دل تھے جو کمزوری کی فکر میں گھلے جاتے تھے۔

لغات: ﴿مُغْضٍ﴾...... اَغْضٰى يُغْضِي سے اسم فاعل، بمعنی نظریں جھکانا۔ قرآن میں آتا ہے "قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ

مِنْ اَبْصَارِهِنَّ، مومنات سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظریں جھکالیں"۔ لَا یُغْضِیْ نہیں نظر جھکاتا۔ ﴿خطب﴾......مصیبت، تکلیف۔ اس کی جمع خُطُوْبٌ آتی ہے۔ ﴿بالٌ﴾...... دل۔ ﴿یفکر فی﴾...... کسی چیز کے بارے میں سوچنا۔ ﴿هزالٌ﴾......کمزور، دبلا پتلا ہونا۔

تشریح: وہ جو مصائب وتکالیف کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیا کرتے تھے۔ موت کے سامنے انہوں نے آنکھیں جھکالیں۔ وہ دل جو کمزور ہونے کے غم میں گھلے جاتے تھے آج وہ بھی آسودہ خاک وحجر ہیں۔

☆ أَ سَيْفَ الدَّوْلَةِ اِسْتَنْجِدْ بِصَبْرٍ . . . . وَ كَيْفَ بِمِثْلِ صَبْرِکَ لِلْجِبَالِ

ترجمہ: اے سیف الدولہ! صبر سے مدد حاصل کر۔ اور تیرے جیسا صبر تو پہاڑوں کو بھی کہاں ملتا ہے؟

لغات: ﴿اِسْتَنْجِدْ﴾......اِسْتَنْجَدَ يَسْتَنْجِدُ سے امر کا صیغہ ہے، بمعنی مدد حاصل کرنا۔ ﴿جبالٌ﴾......جمع ہے جَبَلٌ کی، بمعنی پہاڑ

تشریح: اے سیف الدولہ! اب سوائے صبر کا دامن تھامنے کے اور کیا ہوسکتا ہے اور تیرا صبر تو پہاڑوں جیسا ہے بلکہ پہاڑوں کو بھی ایسا صبر کہاں میسر جو تجھے حاصل ہے۔

☆ فَاَنْتَ تُعَلِّمُ النَّاسَ التَّعَزِّیْ . . . . وَ خَوْضَ الْمَوْتِ فِی الْحَرْبِ السِّجَالِ

ترجمہ: اور تو تو خود لوگوں کو صبر کرنا سکھاتا ہے۔ اور شدید گھمسان کی جنگ میں کود جانے کی تعلیم دیتا ہے۔

لغات: ﴿تُعَلِّمُ﴾......عَلَّمَ يُعَلِّمُ تَعْلِيْمًا سے واحد مذکر مخاطب کا صیغہ۔ ﴿اَلنَّاسُ﴾......لوگ۔ ﴿تَعَزِّیْ﴾......تعزیت، صبر کی تلقین۔ ﴿خَوْضٌ﴾......کودجانا، گھس جانا۔ ﴿اَلْحَرْبُ السِّجَالُ﴾......گھمسان کی جنگ، جس میں پانسہ کبھی اس طرف پلٹتا ہے اور کبھی اس طرف۔ یہ عربی کا محاورہ ہے "اَلْحَرْبُ السِّجَالُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ، کہ کبھی ہم جیتتے ہیں اور کبھی وہ"۔

تشریح: میں تجھے کیا صبر کی تلقین کروں، تو تو خود دوسروں کو صبر سکھاتا ہے۔ تیرے صبر اور جرأت کا یہ عالم ہے کہ گھمسان کی جنگ میں کود جانے اور دوسروں کو اس کی دعوت دینے میں تجھے کبھی باک محسوس نہیں ہوا۔ تو بے دھڑک جنگ میں کود جانے والا ہے۔

☆ وَ حَالَاتُ الزَّمَانِ عَلَيْکَ شَتّٰی . . . . وَ حَالُکَ وَاحِدٌ فِیْ كُلِّ حَالِ

ترجمہ: تیرے خلاف زمانے کے حالات مختلف رہے ہیں۔ مگر تو ہر حال میں اپنے ایک ہی حال پر قائم وصابر رہا ہے۔

لغات: ﴿حَالَاتٌ﴾......جمع ہے حَالَةٌ کی، بمعنی حالات، زمان، زمانہ۔ ﴿شَتّٰی﴾......مختلف، کئی۔ اس کا مفرد شَتِيْتٌ ہے۔

تشریح: زمانہ کے حالات کیسے ہی مختلف ہوں تو ہمیشہ اپنی ڈگر پر قائم رہا۔ جرأت اور صبر وثبات کا طریقہ تو نے نہیں چھوڑا۔

☆ فَلَا غِيْضَتْ بِحَارُکَ يَا جَمُوْمًا . . . . عَلٰی عَلَلِ الْغَرَائِبِ وَ الدِّخَالِ

ترجمہ: اے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر! تیرے سمندر کبھی خشک نہ ہوں۔ اپنے اور بیگانے بار بار پیتے رہیں۔

لغات: ﴿غِيْضَ الْمَاءُ﴾...... پانی خشک ہوگیا۔ قرآن میں بھی آیا ہے "وَ غِيْضَ الْمَاءُ وَ قُضِیَ الْاَمْرُ، اور پانی خشک ہوگیا اور حکم پورا ہوگیا"۔ اس کا باب غَاضَ يَغِيْضُ غَيْضًا (ض) آتا ہے۔ ﴿بحارٌ﴾......جمع ہے بَحْرٌ کی، بمعنی سمندر۔ ﴿جَمُوْمٌ﴾......جس کا پانی ہر لحظہ بڑھتا رہے۔ ﴿عَلَلٌ﴾......عَلَّ يَعُلُّ عَلًّا (ن) سے، بار بار پینا۔ ﴿غرائبُ﴾......جمع ہے غَرِيْبٌ کی، بمعنی اجنبی، بیگانے۔ ﴿دِخَالٌ﴾......اصل میں اس اونٹ کو کہتے ہیں جو دو اونٹوں کے درمیان چھپ کر پانی پی لے۔ مراد اپنے اور بیگانے آدمی ہیں۔

تشریح: خدا کرے تیری سخاوت کے سمندر کبھی خشک نہ ہوں اپنے اور بیگانے اس سے سیراب ہوتے رہیں۔

☆ رَأَیْتُکَ فِی الَّذِیْنَ أَرَی مُلُوْکًا . . . . کَأَنَّکَ مُسْتَقِیْمٌ فِی مُحَالِ

ترجمہ: میں نے جتنے بادشاہ دیکھے ہیں ان میں تو مجھے ایسا لگتا ہے جیسے ٹیڑھی چیزوں میں (تو) سیدھی چیز ہو۔

لغات: ﴿مُلُوْکٌ﴾...... مَلِکٌ کی جمع ہے، بمعنی بادشاہان۔ ﴿مُسْتَقِیْمٌ﴾...... سیدھا۔ ﴿مُحَالٌ﴾...... مڑا ہوا، ٹیڑھا۔ ﴿أَحَالَ یُحِیْلُ﴾...... (افعال) سے، اسم مفعول۔

تشریح: تیرے سوا جتنے بادشاہ میں نے دیکھے ہیں، ان سب میں مجھے کجی نظر آتی ہے۔ اگر ان میں کوئی سیدھا اور راست ہے تو وہ تو ہے۔

☆ فَإِنْ تَفُقِ الْأَنَامَ وَ أَنْتَ مِنْهُمْ . . . . فَإِنَّ الْمِسْکَ بَعْضُ دَمِ الْغَزَالِ

ترجمہ: اگر تو دنیا پر فائق ہے حالانکہ تو بھی انہی میں سے ہے تو مسک بھی تو ہرن ہی کے خون کا حصہ ہوتا ہے۔

لغات: ﴿تَفُقْ﴾...... فَاقَ یَفُوْقُ (ن) سے، برتر و فائق ہونا۔ ﴿أَنَامٌ﴾...... لوگ، مخلوق خداوندی۔ ﴿مِسْکٌ﴾...... کستوری، مشک۔ ﴿دَمٌ﴾...... خون۔ ﴿غَزَالٌ﴾...... ہرن

تشریح: تو سب لوگوں سے فائق و برتر ہو گیا ہے۔ حالانکہ تو ان میں سے ایک فرد ہے تو اس میں حیرت و استعجاب کی کیا بات ہے۔ ہرن کے وجود میں کتنا خون ہوتا ہے لیکن وہ قطرہ خون جو مشک بن جاتا ہے وہ بھی تو آخر اس کے وجود ہی کا حصہ ہوتا ہے۔ اسی طرح تو بھی اپنے سارے ہم سروں سے برتر و فائق ہو گیا ہے۔

وقال أيضا يمدحه

ترجمہ: بدر بن عمار کی تعریف کرتے ہوئے متنبی نے مزید کہا کہ

☆ بَقَائِیْ شَاءَ لَیْسَ هُمُ ارْتِحَالًا . . . . وَ حُسْنَ الصَّبْرِ زَمُّوْا لَا الْجِمَالَا

ترجمہ: انہوں نے کوچ کا ارادہ نہیں کیا بلکہ میری زندگی نے کوچ کرنا چاہا اور وہ اونٹوں کو نہیں میرے حسن صبر کو نکیل ڈال کر لے گئے

لغات: بَقَائِیْ میری بقا، زندگی۔ ﴿شَاءَ﴾...... چاہا۔ ﴿ارْتِحَالٌ﴾...... ارْتَحَلَ یَرْتَحِلُ سے کوچ کرنا۔ اس کا مجرد رَحَلَ یَرْحَلُ (ف) ہے۔ ارْتِحَالٌ باب اِفْتِعَالٌ سے ہے۔ ﴿حُسْنُ الصَّبْرِ﴾...... صبر جمیل، اچھے انداز میں صبر کرنا۔ ﴿زَمُّوْا﴾...... زَمَّ یَزُمُّ (ن) سے، نکیل ڈالنا۔ ﴿جِمَالٌ﴾...... جمع ہے جَمَلٌ کی، بمعنی اونٹ۔

تشریح: میرے محبوب کہاں گئے؟ کہ میری جان چلی گئی اور انہوں نے اپنے اونٹوں کو نکیل نہیں ڈالی بلکہ میرا صبر و قرار اپنے ساتھ لے گئے۔ ان کے بغیر مجھے کسی پل چین اور قرار نہیں۔ بے کلی اور بے قراری ہے۔

☆ تَوَلَّوْا بَغْتَةً فَكَأَنَّ بَيْنًا . . . . تَهَيَّبَنِيْ فَفَاجَأَنِيْ اغْتِيَالَا

ترجمہ: انہوں نے اچانک منہ پھیر لئے گویا فراق اور جدائی نے مجھے ڈرا کر اچانک اور یکا یک مار ڈالا۔

لغات: ﴿تَوَلَّوْا﴾...... تَوَلّٰی یَتَوَلّٰی کسی طرف منہ کرنا، منہ پھیر لینا۔ قرآن میں آتا ہے "وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا أَمْثَالَكُمْ، اگر تم احکامات خداوندی سے منہ پھیر لو تو اللہ تمہاری جگہ دوسروں کو لے آئے گا جو تم جیسے نہیں ہوں گے۔ ﴿بَغْتَةً﴾...... اچانک۔ ﴿اَلْبَیْنُ﴾...... فراق، جدائی۔ ﴿تَهَيَّبَنِیْ﴾...... مجھے ڈرایا۔ ﴿فَاجَأَنِیْ﴾...... فَاجَأَ سے ہے بمعنی یکا یک کسی کو آلینا۔ ﴿اِغْتِيَالٌ﴾...... کسی کو مار ڈالنا، دھوکہ سے مار ڈالنا۔

تشریح: دوستوں نے اچانک جانے کی تیاری کر لی گویا جدائی اور فراق نے یکا یک مجھ پر حملہ کر کے مجھے مار ڈالا۔

☆ فَكَانَ مَسِيْرُ عِيْسِهِمْ ذَمِيْلًا . . . . وَ سَيْرُ الدَّمْعِ إِثْرَهُمُ انْهِمَالَا

ترجمہ: ان کے اونٹوں کی رفتار متوسط تھی۔ جبکہ میرے آنسو ان کے پیچھے بہت تیزی سے بہہ رہے تھے۔

لغات: ﴿مَسِیْرٌ﴾...... رفتار، چلنا۔ ﴿عِیْسٌ﴾...... بھورا اونٹ۔ ﴿ذَمِیْلٌ﴾...... ذَمَلَ یَذْمِلُ (ض) سے، میانہ روی، آہستہ روی۔ ﴿سَیْرٌ﴾...... چلنا۔ ﴿دَمْعٌ﴾...... آنسو۔ ﴿اَثَرٌ﴾...... پیچھے۔ ﴿اِنْهِمَالٌ﴾...... بہانا، آنسو بہانا۔

تشریح: وہ تو اونٹوں پر بیٹھ کر آہستہ آہستہ جا رہے تھے لیکن میرے آنسو تھے کہ تھمتے ہی نہ تھے۔ میرے آنسو اس رفتار اور شدت سے بہتے چلے جا رہے تھے جو ان کے اونٹوں کی رفتار سے بہت تیز تھے۔

☆ كَاَنَّ العِيسَ كَانَتْ فَوْقَ جفني . . . . مُنَاخَاتٍ فَلَمَّا ثُرْنَ سَالا

ترجمہ: گویا اونٹ میری پلک پر تھے جونہی وہ اٹھے میرا سیل اشک رواں ہو گیا۔

لغات: ﴿جَفْنٌ﴾...... پلک۔ ﴿مُنَاخَاتٌ﴾...... بیٹھے ہوئے تھے۔ ﴿نَاخَ یُنَاخُ مُنَاخَةً﴾...... اونٹ کو بٹھانا۔ ﴿ثُرْنَ﴾...... ثَارَ یَثُوْرُ ثَوْرًا سے، اٹھنا۔ ﴿سَالَ﴾...... بہہ نکلا۔

تشریح: ان کے اونٹ گویا میری پلکوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب وہ چلے تو ان کے ساتھ ہی میرے آنسو بھی رواں ہو گئے۔

☆ وَ حَجَّبَتِ النَّوَى الظَّبْيَاتِ عَنِّي . . . . فَسَاعَدَتِ الْبَرَاقِعَ وَ الْحِجَالَا

ترجمہ: جدائی نے ان ہرنیوں کو مجھ سے چھپا لیا۔ سو اس نے برقعوں اور اوڑھنیوں کی مدد کی۔

لغات: ﴿حَجَّبَتْ﴾...... حَجَّبَ یُحَجِّبُ تَحْجِیْبًا سے، باب تفعیل، بمعنی چھپا لیا۔ ﴿نَوٰی﴾...... جدائی، فراق۔ ﴿ظَبْیَاتٌ﴾...... جمع ہے ظَبْیَةٌ کی، بمعنی ہرنیاں۔ ﴿سَاعَدَتْ﴾...... مدد کی۔ ﴿سَاعَدَ یُسَاعِدُ مُسَاعَدَةً﴾...... سے۔ ﴿بَرَاقِعُ﴾...... جمع ہے بُرْقُعٌ کی، بمعنی برقعہ۔ ﴿حِجَالٌ﴾...... جمع ہے حَجَلَةٌ کی، بمعنی پردہ دار، مسہری۔

تشریح: جدائی اور فراق نے معشوقاؤں کو مجھ سے دور کر دیا۔ وہ جو پہلے ہی ہمیشہ پردوں میں چھپتی رہتی تھیں اب ان پر مزید دوری نے جدائی اور فراق کے پردے ڈال دیئے۔

☆ لَبِسْنَ الْوَشْیَ لَا مُتَجَمِّلَاتٍ . . . . وَ لٰكِنْ كَیْ یَصُنَّ بِهِ الْجَمَالَا

ترجمہ: انہوں نے منقش پیراہن آرائش جمال کے لئے نہیں پہنا، بلکہ اس لئے کہ اس سے اپنے جمال کو ڈھانپ سکیں۔

لغات: ﴿لَبِسْنَ﴾...... لَبِسَ یَلْبَسُ (س) سے، جمع مونث غائب ماضی کا صیغہ ہے، بمعنی ان عورتوں نے پہنا۔ ﴿وَشْیٌ﴾...... نقش کپڑا، اس کی جمع وِشَاءٌ آتی ہے۔ ﴿مُتَجَمِّلَاتٌ﴾...... بننے سنورنے والیاں، سنگھار کرنے والیاں۔ ﴿یَصُنَّ﴾...... صَانَ یَصُوْنُ صِیَانَةً سے، جمع مونث غائب مضارع کا صیغہ، بمعنی وہ حفاظت کرتی ہیں۔ ﴿جَمَالٌ﴾...... حسن و جمال۔

تشریح: ان معشوقاؤں نے منقش پیراہن اپنے حسن و جمال کو اجاگر کرنے کے لئے نہیں پہنے۔ بقول شاعر کہ

؎ تکلیف سے بری ہے حسن ذاتی قبائے گل میں گل بوٹا کہاں ہے

بلکہ اصل صورت حال اس کے برعکس ہے کہ حسن و جمال کو چھپانے کے لئے منقش پیراہن پہن رکھے ہیں۔

☆ وَ ضَفَّرْنَ الْغَدَائِرَ لَا لِحُسْنٍ . . . . وَ لٰكِنْ خِفْنَ فِی الشَّعْرِ الضَّلَالَا

ترجمہ: انہوں نے اپنی زلفوں کی مینڈھیاں آرائش حسن کے لئے نہیں گوندھیں بلکہ اس لئے کہ انہیں بالوں میں گم ہو جانے کا اندیشہ تھا۔

لغات: ﴿ضَفَّرْنَ﴾...... ضَفَّرَ یُضَفِّرُ تَضْفِیْرًا سے، بمعنی بالوں کو گوندھنا، مینڈھیاں بنانا۔ ﴿غَدَائِرُ﴾...... جمع ہے غَدِیْرَةٌ کی، بمعنی لٹ۔ ﴿خِفْنَ﴾...... خَافَ یَخَافُ خَوْفًا وَ مَخَافَةً سے، جمع مونث غائب ماضی کا صیغہ، بمعنی وہ ڈر گئیں۔ ﴿شَعْرٌ﴾...... بال، زلفیں۔ ﴿ضَلَالٌ﴾...... راہ بھول جانا، گم ہو جانا، اس کا باب ضَلَّ یَضِلُّ ضَلَالًا (ض) سے آتا ہے۔

تشریح: یہ جوان معشوقاؤں نے اپنی زلفوں اور لٹوں کی مینڈھیاں بٹ رکھی ہیں تو اس اندیشہ سے ان کا مقصد حسن زیبائی نہیں شاعر نے کہا تھا کہ
الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں خود آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

☆ بِجِسْمِي مَنْ بَرَتْهُ فَلَوْ أَصَارَتْ . . . . وِشَاحِي ثَقْبَ لُؤْلُؤَةٍ لَجَالَا

ترجمہ: میرا بدن نثار اس پر جس نے اسے اتنا کمزور کردیا کہ اگر موتی کے سوراخ میں ڈالے تو وہ اس میں جھولتا رہے۔

لغات: ﴿بِجِسْمِي﴾...... اس میں باء تفدیہ کی ہے، یعنی میرا جسم قربان اور نثار ہو۔ ﴿مَنْ﴾...... جس نے۔ ﴿بَرَتْ﴾...... بَرَى يَبْرِي بَرْيًا (ض) سے، بمعنی تراشنا، چھیلنا، قلم پینسل وغیرہ تراشنا، کمزور کرنا۔ ﴿أَصَارَتْ﴾...... أَصَارَ يُصِيرُ سے، باب افعال کا صیغہ، بمعنی اگر وہ عورت بنادے، کردے۔ ﴿وِشَاحِي﴾...... وِشَاحٌ، پٹی کی طرح کا عورتوں کا ایک سامان زینت ہوتا تھا جسے عورتیں گردن اور کمر میں لٹکا دیا کرتی تھیں، اس کی جمع وُشُحٌ، أَوْشِحَةٌ اور وَشَائِحُ آتی ہے۔ ﴿ثَقْبٌ﴾...... سوراخ۔ ﴿لُؤْلُؤَةٌ﴾...... موتی۔ ﴿جَالَ﴾...... جَالَ يَجُولُ جَوْلَانٌ بمعنی جھولنا، حرکت کرنا۔

تشریح: اس کے عشق اور جدائی نے مجھے اس قدر نحیف و نزار کردیا ہے کہ اگر موتی کے سوراخ میں میرا جسم داخل کردیا جائے تو میرا جسم اس میں جھولتا رہے۔

☆ وَ لَوْ لَا أَنَّنِي فِي غَيْرِ نَوْمٍ . . . لَكُنْتُ أَظُنُّنِي مِنِّي خَيَالَا

ترجمہ: اگر میں بیدار نہ ہوتا تو میں خود کو اپنا ہی وہم و خیال سمجھتا۔

لغات: ﴿غَيْرُ نَوْمٍ﴾...... نیند کی حالت میں نہ ہونا۔ ﴿أَظُنُّنِي﴾...... ظَنَّ يَظُنُّ سے، گمان کرنا۔ ﴿خَيَالٌ﴾...... وہم، خیال۔

تشریح: اگر میں سویا ہوا ہوتا تو ضعف و نزاری کی وجہ سے اپنے موہوم جسم کو خود اپنا ہی وہم و خیال گمان کرتا۔ لیکن میں بیداری میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ میں ہی ہوں لیکن تیری جدائی نے میرا یہ حال کردیا ہے کہ
قامت خمیدہ، رنگ شکستہ، بدن نزار تیرا تو میر غم میں عجب حال ہو گیا

☆ بَدَتْ قَمَرًا وَ مَالَتْ خُوطَ بَانٍ . . . وَ فَاحَتْ عَنْبَرًا وَ رَنَتْ غَزَالَا

ترجمہ: وہ چاند بن کر نکلی، شاخ بان کی طرح لچکی، عنبر کی طرح اس کی خوشبو پھیل گئی اور ہرن کی طرح اس نے دیکھا۔

لغات: ﴿بَدَتْ﴾...... بَدَا يَبْدُو بَدَاءً (ن) ظاہر ہونا، واحد مؤنث غائب ماضی کا صیغہ ہے، بمعنی وہ نکلی۔ ﴿قَمَرٌ﴾...... چاند۔ ﴿مَالَتْ﴾...... مَالَ يَمِيلُ مَيَلَانًا سے جھکنا۔ ﴿خُوطٌ﴾...... لچکدار اور نرم شاخ کو کہتے ہیں، اس کی جمع خِيطَانٌ آتی ہے۔ بَانٌ وَ بَانَةٌ، مصری بید کا درخت۔ ﴿فَاحَتْ﴾...... فَاحَ يَفُوحُ سے جس کا معنیٰ خوشبو کا پھیلنا ہوتا ہے۔ ﴿عَنْبَرٌ﴾...... ایک اعلیٰ خوشبو کا نام۔ ﴿رَنَتْ﴾...... رَنَى يَرْنُو رَنْوًا (ن) سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ، بمعنی اس عورت نے دیکھا۔

تشریح: میری محبوبہ جب نقاب الٹتی ہے تو یوں لگتا ہے جیسے چاند نکل آیا ہو، اسکے جسم میں بید کی شاخ کی سی لچک ہے اور اس کے سراپا سے عنبر کی خوشبو نکلتی ہے۔ بقول شاعر کہ
ابر بہار آج بہت خوشگوار ہے شاید ہوا کے رخ پہ کھلی زلف یار ہے
اس کی آنکھیں غزالی ہیں۔

☆ كَأَنَّ الْحُزْنَ مَشْغُوفٌ بِقَلْبِي . . . فَسَاعَةَ هَجْرِهَا يَجِدُ الْوِصَالَا

ترجمہ: گویا غم میرے دل پر فریفتہ و عاشق ہوگیا اور محبوبہ سے میرے فراق کی گھڑی میں اس کو وصال حاصل ہوتا ہے۔

لغات: ﴿حُزْنٌ﴾...... غم۔ حَزِنَ يَحْزَنُ (س) سے بمعنی رنجیدہ ہونا، غمناک ہونا۔ ﴿مَشْغُوفٌ﴾...... شَغَفَ يَشْغَفُ (ف)

سے متاثر کرنا۔"شَغَفَ بِهٖ حُبًّا" یا"اِنْشَغَفَ بِهٖ حُبًّا" کا مطلب ہے کسی کی محبت میں دیوانہ ہو جانا۔ یہ (س) سے بھی آتا ہے۔ اس کا مطلب بھی عاشق و دیوانہ ہوتا ہے، مَشْغُوْف کا مطلب بھی عاشق و دیوانہ ہوگا۔ ﴿سَاعَةٌ﴾...... گھڑی۔ ﴿هِجْرٌ﴾...... جدائی۔ ﴿يَجِدُ﴾...... وَجَدَ يَجِدُ پانا، حاصل کرنا۔ ﴿وِصَالٌ﴾...... قرب، ملاپ۔

تشریح: دکھ اور غم میرے دل پر عاشق ہو چکے ہیں۔ جب میرا دل محبوب کے فراق میں تڑپ رہا ہوتا ہے، غم کو اپنے معشوق سے وصال حاصل ہوتا ہے

☆ كَذَا الدُّنْيَا عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلِيْ . . . . صُرُوْفٌ لَمْ يُدِمْنَ عَلَيْهِ حَالَا

ترجمہ: مجھ سے پہلوں کے ساتھ بھی دنیا کا یہی معاملہ رہا ہے، حوادث ہمیشہ ایک ہی حالت میں نہیں رہتے۔

لغات: ﴿صُرُوْفٌ﴾...... جمع ہے صَرْفٌ کی، بمعنی زمانہ کے الٹ پھیر، حوادث دنیا۔ ﴿اَدْمَنَ يُدْمِنُ اِدْمَانًا﴾...... ہمیشہ رہنا۔ ﴿لَمْ يُدْمِنَّ﴾...... ہمیشہ نہیں رہتے۔

تشریح: زمانہ کا صرف میرے ساتھ ہی نہیں ہمیشہ سے یہی چلن رہا ہے کہ وہ سب کو مٹاتا چلا گیا ہے حوادث سے اس دنیا میں اللہ کے سوا کسی کو ثبات وقرار میسر نہیں کہ

ع ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں

☆ اَشَدُّ الْغَمِّ عِنْدِيْ فِيْ سُرُوْرٍ . . . . تَيَقَّنَ عَنْهُ صَاحِبُهُ انْتِقَالَا

ترجمہ: میرے نزدیک زیادہ غم اس خوشی میں ہے جس کے متعلق صاحب سرور کو اس کے چلے جانے کا یقین ہو۔

لغات: ﴿اَشَدُّ﴾...... شدید سے اسم تفضیل، بمعنی زیادہ سخت۔ ﴿غَمٌّ﴾...... غم، دکھ۔ ﴿سُرُوْرٌ﴾...... خوشی و فرحت۔ ﴿سَرَّ يَسُرُّ﴾...... (ن) سے، مصدر مَسَرَّةٌ بھی آتا ہے۔ ﴿تَيَقَّنَ﴾...... یقین ہو جانا۔ ﴿اِنْتِقَالٌ﴾...... اِنْتَقَلَ يَنْتَقِلُ سے مصدر بمعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جانا۔

تشریح: جس سرور و مسرت کے ہر وقت چلے جانے کا دھڑ کا لگا رہتا ہو اس سے انسان کس طرح مطمئن و شادکام ہو سکتا ہے۔ بقول شاعر

مرا در منزل جاناں چہ امن و عیش چوں ہر دم جرس فریاد می دارد کہ بر بندید محملہا

ایک شاعر نے اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے۔

دریں چمن کے بہار و خزاں ہم آغوش است زمانہ جام بدست و جنازہ بر دوش است

☆ اَلِفْتُ تَرَحُّلِيْ وَ جَعَلْتُ اَرْضِيْ . . . . قُتُوْدِيْ وَ الْغُرَيْرِيَّ الْجُلَالَا

ترجمہ: میں اپنے ہر دم کے سفر سے مانوس ہو گیا ہوں اور میں نے پالان کی لکڑی اور شاندار اور عظیم الجثہ اونٹ کو اپنی سرزمین بنا لیا ہے۔

لغات: ﴿اَلِفْتُ﴾...... اَلِفَ يَاْلَفُ (س) سے واحد متکلم ماضی کا صیغہ، بمعنی میں مانوس ہو گیا۔ ﴿تَرَحُّلٌ﴾...... رَحَلَ يَرْحَلُ (ف) سے باب تَفَعُّلٌ کا مصدر، بمعنی کوچ کرنا۔ ﴿قُتُوْدٌ﴾...... جمع ہے قَتَدٌ کی، بمعنی پالان کی لکڑی، کجاوہ کی لکڑی۔ ﴿غُرَيْرٌ﴾...... اسم تصغیر ہے غَرِيْرٌ کا، بمعنی عمدہ نر اونٹ، تصغیر کا صیغہ لانے سے مطلب یہ ہوگا کہ وہ عمدہ نر اونٹ جو بالکل نوجوان ہو۔ ﴿جُلَالٌ﴾...... جیم کے ضمہ کے ساتھ، عظیم الجثہ، قوی ہیکل۔

تشریح: میں اپنے سفروں اور کوچہ گردی سے مانوس ہو چکا ہوں۔ اب میری سواری ہی میری زمین ہے

☆ فَمَا حَاوَلْتُ فِيْ اَرْضٍ مُقَامًا . . . . وَ لَا اَزْمَعْتُ عَنْ اَرْضٍ زَوَالَا

ترجمہ: میں نے کسی جگہ اور سرزمین میں ٹھہرنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی کسی جگہ اور سرزمین سے دور ہونا چاہا ہے۔

لغات: ﴿حَاوَلْتُ﴾...... حَاوَلَ يُحَاوِلُ مُحَاوَلَةً سے واحد متکلم ماضی کا صیغہ، بمعنی میں نے کوشش نہیں کی۔ ﴿مُقَامٌ﴾......

اِقَامَۃٌ کے معنی میں مصدر میمی ہے۔ قرآن میں آتا ہے "لَا مُقَامَ لَکُمْ فَارْجِعُوْا، تمہارے لئے قیام نہیں ہے لوٹ جاؤ۔ ﴿لَا اَزْمَعْتُ﴾...... اَزْمَعَ یُزْمِعُ اِزْمَاعًا سے واحد متکلم ماضی کا صیغہ ہے، بمعنی میں نے پختہ ارادہ نہیں کیا۔ ﴿زَوَالٌ﴾...... کسی جگہ ٹلنا، ہٹنا۔

تشریح: میں نے نہ کسی جگہ ٹھہرنا چاہا ہے اور نہ وہاں سے جانا، جیسا رفتار زمانہ مجھے لئے چلتی ہے میں چلتا چلا جاتا ہوں۔

لئے جاتی ہے کہیں ایک توقع غالب — جادہ راہ کشش کاف کرم ہے ہم کو

☆ علی قلقٍ کانَّ الرِّیحَ تحتی . . . . اُوَجِّهُهَا جُنُوْبًا اَوْ شَمالا

ترجمہ: میں پریشانی کے عالم میں (اس طرح سرپٹ دوڑتا ہوں) گویا کہ ہوا پر سوار ہوں اپنے اونٹ کو کبھی جنوب اور کبھی شمال کی طرف موڑتا ہوں۔

لغات: ﴿قَلَقٌ﴾...... اضطراب اور پریشانی۔ ﴿کَاَنَّ الرِّیْحَ تَحْتِیْ﴾...... گویا ہوا پر سوار ہوں، عربی کا محاورہ ہے۔ "رَکِبَ ذَنَبَ الرِّیْحِ، ہوا کے گھوڑے پر سوار ہوا"۔ ﴿اُوَجِّهُهَا﴾...... وَجَّهَ یُوَجِّهُ تَوْجِیْهًا، کسی طرف موڑنا، رہنمائی کرنا۔

تشریح: بے کلی اور اضطراب کے عالم میں کبھی ادھر جاتا ہوں اور کبھی ادھر لیکن کہیں قرار وچین نہیں ملتا۔

نہ بہ جادہ قرارش نہ بہ منزلے مقامش — دل من مسافر من کہ خداش یار بادا

☆ اِلَی الْبَدْرِ بْنِ عَمَّارِ الَّذِیْ لَمْ . . . . یَکُنْ فِیْ غُرَّةِ الشَّهْرِ الْهِلالا

ترجمہ: میں بدر بن عمار کی طرف بڑھتا رہتا ہوں جو آغاز ماہ میں ہلال نہیں تھا۔

لغات: ﴿بَدْرٌ﴾...... چودھویں کا چاند۔ ﴿غُرَّةُ الشَّهْرِ﴾...... آغاز ماہ۔ ﴿هِلَالٌ﴾...... پہلی تاریخ کا چاند۔

تشریح: میں بدر بن عمار تک پہنچتا ہوں، میرے ممدوح کا نام بدر ہے اور بدر کا مطلب چودھویں کا چاند ہوتا ہے لیکن یہ چودھویں کا وہ چاند نہیں ہے جو کبھی ہلال رہ چکا ہے۔

☆ وَ لَمْ یَعْظُمْ لِنَقْصٍ کَانَ فِیْهِ . . . . وَ لَمْ یَزِلِ الْاَمِیْرَ وَ لَنْ یَزَالا

ترجمہ: وہ اپنے اندر پائی جانے والی کسی کمی کے بعد عظیم نہیں بنا وہ ہمیشہ سے امیر وسردار ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

لغات: ﴿وَ لَمْ یَعْظُمْ﴾...... عَظُمَ یَعْظُمُ عَظَامَةً (ک) سے، بمعنی عظیم ہونا، بڑا ہونا۔ ﴿نَقْصٌ﴾...... نَقَصَ یَنْقُصُ (ن) سے، کمی ہونا، کم ہونا۔ ﴿لَمْ یَزَلْ﴾...... ہمیشہ سے ہے۔ ﴿لَنْ یَزَالَ﴾...... ہمیشہ رہے گا۔

تشریح: وہ چودھویں کے چاند کی طرح آہستہ آہستہ بڑھتا ہوا ماہ کامل نہیں ہوا۔ وہ تو ہمیشہ ہی سے سرداری کے منصب پر فائز ہے۔ اور ہمیشہ فائز رہے گا۔

☆ بِلَا مِثْلٍ وَ اِنْ اَبْصَرْتَ فِیْهِ . . . . لِکُلِّ مُغَیَّبٍ حَسَنٍ مِثَالا

ترجمہ: وہ بے مثال ہے اگرچہ تجھے اس میں ہر غائب مخفی حسن وخوبی کی جھلک نظر آتی ہے۔

لغات: ﴿مِثْلٌ﴾...... مثال، نظیر۔ ﴿اَبْصَرْتَ﴾...... تونے دیکھا۔ ﴿مُغَیَّبٌ﴾...... پوشیدہ ومخفی۔ ﴿حَسَنٌ﴾...... عمدہ، حسن وخوبی۔

تشریح: حسن وخوبی کی جو باتیں آج کہیں نظر نہیں آتیں اور اگلے زمانے کی شرافتیں سب اس میں موجود ہیں۔

☆ حُسَامٌ لِابْنِ رَائِقٍ الْمُرَجّٰی . . . . حُسَامُ الْمُتَّقِیْ اَیَّامَ صَالا

ترجمہ: وہ شمشیر ہے ابن رائق کی جو امید گاہ خلائق ہے، وہ تلوار ہے متقی کے غلبہ ونصرت کے دنوں کی۔

لغات: ﴿حُسَامٌ﴾...... تیز دھار تلوار۔ ﴿اِبْنُ رَائِقٍ﴾...... اس کا پورا نام ابو بکر ابن رائق تھا۔ اور وہ تلوار تھا عباسی خلیفہ المتقی اللہ کی۔ یعنی

خلیفہ کا جرنیل تھا۔ خلیفہ نے اپنے جرنیل ابن رائق کے ساتھ مل کر بنی الیزیدی پر حملہ کیا تھا۔

تشریح: ابن رائق، المتقی اللہ کا جرنیل تھا، دونوں نے بنی الیزیدی پر حملہ کیا۔ مقابلہ کے لئے ابوالحسن علی بن حمدان الیزیدی نکلا۔ خلیفہ اور ابن رائق نے اس سے جنگ کی لیکن ان دونوں کو شکست ہوئی۔ اور یہ موصل کی طرف بھاگ گئے۔ بغداد اور دارالخلافہ ان کے ہاتھوں سے چلا گیا۔ جب خلیفہ تکریت پہنچا تو وہاں اسے ابوالحسن علی بن عبداللہ بن حمدان اور اس کا بھائی حسن ملے۔ اس نے ابن رائق کو دھوکہ کے ساتھ مار ڈالا۔ خلیفہ نے اس کے منصب پر حسن بن حمدان کو فائز کر دیا۔ اور اسے ناصر الدولہ کا لقب دیا۔ اس نے اس کے بھائی کو بھی نوازا اور اسے سیف الدولہ کا لقب دیا۔ اور دونوں کے ساتھ بغداد لوٹ آیا۔ یزیدی واسط کی طرف بھاگ گیا۔ اس کے بعد ذی القعدہ میں یہ اطلاع آئی کہ یزیدی بغداد آرہا ہے۔ یہ سن کر لوگ پریشان ہو گئے اور بغداد کے ممتاز اور بڑے بڑے لوگ وہاں سے بھاگ گئے۔ خلیفہ ناصر الدولہ کی حمایت کے لئے نکلا۔ اور سیف الدولہ یزیدی کے ساتھ جنگ کے لئے چلا۔ دونوں کے درمیان مدائن کے قریب زبردست جنگ ہوئی جس میں یزیدی کو شکست ہوئی اور وہ واسط لوٹ گیا۔ سیف اللہ نے واسط تک اس کا تعاقب کیا اور یزیدی کو بصرہ کی طرف بھگا دیا۔

☆ سِنَانٌ فِی قَنَاۃٍ بَنِی مَعَدٍّ . . . بَنِی أَسَدٍ إِذَا دَعَوا النزالا

ترجمہ: وہ بنی معد کے نیزے میں بھال کی مانند ہے جو کہ بنی اسد ہیں جب وہ برسرپیکار ہوں۔

لغات: ﴿سِنَانٌ﴾...... بھال۔ ﴿قَنَاۃٌ﴾...... نیزہ۔ ﴿إِذَا دَعَوْا﴾...... جب وہ پکاریں، بلائیں۔ ﴿نِزَالٌ﴾...... جنگ۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ بنی اسد بنی معد بن عدنان کے لئے نیزے کی مانند ہیں اور اس کا ممدوح اس نیزے کی بھال ہے، یعنی عربوں کے لئے سرمایہ وقار وافتخار ہے۔

☆ أَعَزُّ مُغَالِبٍ كَفًّا وَ سَيْفًا . . . وَ مَقْدِرَةً وَ مَحْمِيَةً وَ آلا

ترجمہ: وہ فراخ دستی وشمشیر زنی، قدرت وطاقت، (دوسروں کی) حمایت اور آل واولاد ہر اعتبار سے غالب پر بھی غالب وبالا ہے۔

لغات: ﴿أَعَزُّ﴾...... عَزَّ يَعِزُّ عِزًّا اور عِزَّۃً اور عَزَازَۃً بمعنی قوت وغلبہ والا ہونا۔ أَعَزُّ اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ حضرت عمر ﷺ کا مشہور فرمان ہے کہ "نَحْنُ قَوْمٌ أَعَزَّنَا اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ، ہم لوگوں کو اللہ نے اسلام دے کر غالب وقوت والا کیا ہے"۔ یہ باب افعال سے ہے۔ ﴿مُغَالِبٌ﴾...... غالب۔ ﴿كَفٌّ﴾...... ہاتھ، یعنی سخاوت وفراخ دستی۔ ﴿سَيْفٌ﴾...... تلوار، یعنی شجاعت وشمشیر زنی۔ ﴿مقدرۃ﴾...... قوت وقدرت۔ ﴿مَحْمِيَةٌ﴾...... حمایت "حَمِىَ يَحْمِىْ" (س) محمیة سے، آل، اولاد، اہل وعیال۔

تشریح: فراخ دستی کی بات ہو یا شمشیر وقدرت کی، کسی کی حمایت کا ذکر ہو یا اولاد وعیال کا وہ سب ناموروں سے بڑھ کر ہے۔

☆ وَ أَشْرَفُ فَاخِرٍ نَفْسًا وَ قَوْمًا . . . وَ أَكْرَمُ مُنْتَمٍ عَمًّا وَ خَالا

ترجمہ: وہ اپنی ذات اور اپنی قوم کے اعتبار سے ہر فخر کرنے والے سے زیادہ باعزت ہے۔ اور ماموں اور چچا کی نسبت سے، ہر نسبت کرنے والے سے زیادہ مکرم ومحترم ہے۔

لغات: ﴿أَشْرَفُ﴾...... شَرُفَ يَشْرُفُ (ک) شَرَافَةً سے، اسم تفضیل کا صیغہ ہے، بمعنی فخر، سب سے زیادہ شرف وعزت والا۔ ﴿فَاخِرٌ﴾...... فَخَرَ يَفْخَرُ فَخْرًا (ف) سے اسم فاعل کا صیغہ، بمعنی فخر کرنے والا۔ ﴿أَكْرَمُ﴾...... كَرُمَ يَكْرُمُ سے اسم تفضیل کا صیغہ۔ ﴿مُنْتَمٍ﴾...... اِنْتَمٰى يَنْتَمِىْ اِنْتِمَاءً سے اسم فاعل کا صیغہ، بمعنی کسی سے منسوب ہونا، کہا جاتا ہے۔ "هُوَ يَنْتَمِىْ اِلَى اُسْرَةٍ كَرِيْمَةٍ، وہ شریف اور معزز خاندان کا فرد ہے۔ ﴿عَمٌّ﴾...... چچا۔ ﴿خَالٌ﴾...... ماموں۔

تشریح: اس کی قوم بھی بہت محترم ہے اور اس کی شخصیت خود بھی بہت باعزت ہے۔ نہ صرف خود بلکہ ننھیال اور ددھیال (ماموں اور چچا) دونوں

طرف سے بہت باوقار اور باعزت خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔

☆ يَكُونُ أَخَفُّ إِثْنَاءٍ عَلَيْهِ . . . . عَلَى الدُّنْيَا وَ أَهْلِيهَا مُحَالا

ترجمہ: وہ تعریف وثناء اس کے لئے بالکل ہلکی ہوگی جو دنیا اور اہل دنیا کے لئے ناممکن ہے۔

لغات: ﴿أَخَفُّ﴾...... خَفَّ يَخِفُّ خَفًّا وَ خِفَّةً (ض) سے، اسم تفضیل کا صیغہ، بمعنی بہت ہی ہلکی۔ ﴿إِثْنَاءٌ عَلَيْهِ﴾...... أَثْنَى يُثْنِي کا مطلب ہوتا ہے کسی کی تعریف کرنا۔ یہاں مصدر استعمال ہوا ہے۔ ﴿دُنْيَا﴾...... دنیا، جہاں۔ ﴿أَهْلِيهَا﴾...... دنیا والے۔ ﴿مُحَالٌ﴾...... ناممکن، محال۔

تشریح: جو تعریف وتوصیف دنیا اور اہل دنیا کے لئے ناممکن کے درجہ تک پہنچی ہوئی ہو۔ یعنی انتہائی مبالغہ آمیز ہو۔ اگر اس کی نسبت ممدوح کی طرف کی جائے تو وہ بہت ہلکی اور پست دکھائی دے۔

☆ وَ يَبْقَى ضِعْفُ مَا قَدْ قِيلَ فِيهِ . . . . إِذَا لَمْ يَتْرُكْ أَحَدٌ مَقَالا

ترجمہ: جو کچھ اس کے بارے میں کہا جا چکا ہے اس سے دوگنا ابھی باقی رہے گا، جب کہ کسی نے (تعریف کی) کوئی بات باقی نہ چھوڑی ہو۔

لغات: ﴿يَبْقَى﴾...... بَقِيَ يَبْقِي بَقَاءً (س) باقی رہنا۔ ﴿ضِعْفٌ﴾...... دوگنا، دوچند۔ ﴿مَا قَدْ قِيلَ﴾...... وہ جو کچھ کہا جا چکا۔ ﴿قِيلَ﴾...... قَالَ يَقُوْلُ قَوْلاً معروف سے مجہول کا صیغہ ہے، بمعنی کہا گیا۔ ﴿لَمْ يَتْرُكْ﴾...... تَرَكَ يَتْرُكُ سے باب افتعال ہے بمعنی اس نے نہیں چھوڑا۔ ﴿مَقَالٌ﴾...... بات، کہنے کی چیز۔

تشریح: جب کوئی کہنے والا اپنی دانست میں سب کچھ کہہ دے اور اس نے کوئی بات ایسی چھوڑی نہ ہو۔ جو کہہ نہ ڈالی ہو پھر بھی کہی ہوئی مدح و تعریف کی باتوں کے مقابلے میں اس سے دوچند باتیں ابھی باقی رہ گئی ہوں گی۔ یعنی پوری طرح تیری تعریف کوئی کہاں بیان کر سکتا ہے۔

☆ فَيَا ابْنَ الطَّاعِنِيْنَ بِكُلِّ لَدْنٍ . . . . مَوَاضِعَ يَشْتَكِي الْبَطَلُ السُّعَالا

ترجمہ: اے لچک دار نیزوں کے مارنے والے کے فرزند! جو وار کرتے تھے ان مقامات پر جہاں سے بہادر کھانسی کی شکایت کرتے ہیں

لغات: ﴿الطَّاعِنِيْنَ﴾...... طَعَنَ يَطْعَنُ طَعْنًا (ن) سے، جمع اسم فاعل کا صیغہ، مفرد طَاعِنٌ ہے۔ ﴿لَدْنٌ﴾...... لَدُنَ يَلْدُنُ لِدَانَةً اور لُدُوْنَةً (ک) بمعنی نرم و لچک دار ہونا۔ لَدْنٌ اسم صفت ہے۔ ﴿مَوَاضِعُ﴾...... جمع ہے مَوْضِعٌ کی، بمعنی جگہ، مقام۔ ﴿يَشْتَكِيْ﴾...... اِشْتَكَى يَشْتَكِيْ بمعنی شکایت کرنا، اس کا مجرد شَكَايَةٌ آتا ہے۔ ﴿بَطَلٌ﴾...... بہادر، ہیرو، اس کی جمع أَبْطَالٌ آتی ہے۔ ﴿سُعَالٌ﴾...... کھانسی۔

تشریح: اے بہادروں کے بیٹے! تیرے آباؤ اجداد دشمنوں کے سینوں پر نیزوں کے وار کیا کرتے تھے۔

☆ وَ يَا ابْنَ الضَّارِبِيْنَ بِكُلِّ عَضْبٍ . . . . مِنَ الْعَرَبِ الْأَسَافِلَ وَ الْقِلَالا

ترجمہ: اے شمشیر براں چلانے والوں کے فرزند! جن کی زد میں گھٹیا اور اعلیٰ ترین عرب ہوا کرتے تھے۔

لغات: ﴿ضَارِبِيْنَ﴾...... ضَرَبَ يَضْرِبُ ضَرْبًا سے جمع اسم فاعل کا صیغہ، بمعنی مارنے والا۔ ﴿عَضْبٌ﴾...... عَضَبَ يَعْضِبُ (ض) سے جمع اسم فاعل، بمعنی کاٹنے والا، کاٹنے والی تلوار۔ ﴿عَرَبٌ﴾...... اہل عرب۔ ﴿أَسَافِلُ﴾...... جمع ہے أَسْفَلُ کی بمعنی گھٹیا، نیچے درجے کے لوگ۔ ﴿قِلَالٌ﴾...... جمع ہے قُلَّةٌ کی، بمعنی چوٹی۔

یہاں قلہ کوہ پہ رہتا تھا اک مست قلندر بیراگی　　　تھی راگ جنوں میں جوگی کے اور انگ بھبوت رمائی تھی

تشریح: اے شمشیر زنوں کے فرزند! تیرے آباء واجداد کی شمشیر کی زد میں بڑے بڑے اور چھوٹے عرب ہوا کرتے تھے۔

☆ أَرَى الْمُتَشَاعِرِيْنَ غَرُوْا بِذَمِّيْ . . . وَ مَنْ ذَا يَحْمَدُ الدَّاءَ الْعُضَالا

ترجمہ: میں ان تنگ بندوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ میری برائی کے رسیا و فریفتہ ہو گئے ہیں۔ اور پیچھا نہ چھوڑنے والی بیماری کی بھلا کون تعریف کرتا ہے؟

لغات: ﴿أَرَى﴾...... رَأَى يَرَى رُؤْيَةً مصدر سے واحد متکلم مضارع کا صیغہ، بمعنی میں دیکھتا ہوں۔ ﴿مُتَشَاعِرِيْن﴾...... جمع ہے مُتَشَاعِرٌ کی، بمعنی تنگ بند، بہ تکلف شاعر بننے والا۔ ﴿غَرُوْا﴾...... غَرِيَ بِالشَّيْئِ کا مطلب ہوتا ہے کسی چیز پر فریفتہ ہونا۔ ﴿وَ مَنْ ذَا يَحْمَدُ﴾...... (استفہام انکاری ہے) ﴿الدَّاءُ الْعُضَالُ﴾...... لاعلاج بیماری۔

تشریح: یہ آپ کے حاشیہ نشین تنگ بند ہر وقت میری مذمت کرتے رہتے ہیں اور میں ان کے لئے ناقابل علاج بیماری بن کر رہ گیا ہوں۔ بے چارے کیا کریں۔ مجھے پیچھے نہ چھوڑنے والی بیماری کی مذمت نہ کریں تو اور کیا تعریف کریں؟

☆ وَ مَنْ يَكُ ذَا فَمٍ مُرٍّ مَرِيْضٍ . . . يَجِدْ مُرًّا بِهِ الْمَاءَ الزُّلالا

ترجمہ: جو بیمار کڑوا منہ ہو چکا ہو اسے میٹھا پانی بھی کڑوا ہی لگے گا۔

لغات: ﴿فَمٌ﴾...... منہ۔ ﴿مُرٌّ﴾...... کڑوا۔ ﴿مَرِيْضٌ﴾...... بیمار۔ ﴿يَجِدْ﴾...... پائے گا۔ ﴿اَلْمَاءُ الزُّلَالُ﴾...... میٹھا اور لذیذ پانی

تشریح: جس بیمار کا منہ بیماری سے کڑوا ہو چکا ہو اسے میٹھا اور شیریں پانی بھی کڑوا لگتا ہے۔ اس طرح حسد کی بیماری نے ان تنگ بندوں کو بد مذاق کر دیا ہے اور میرے اعلیٰ اشعار بھی انہیں معمولی نظر آتے ہیں۔

☆ وَ قَالُوا هَلْ يُبَلِّغُكَ الثُّرَيَّا . . . فَقُلْتُ نَعَمْ إِذَا شِئْتُ اسْتِفَالا

ترجمہ: انہوں نے کہا کہ کیا وہ تجھے ثریا تک پہنچا دے گا؟ میں نے کہا ہاں، اگر میں خود ہی اپنی تنزلی چاہوں۔

لغات: ﴿قَالُوْا﴾...... انہوں نے کہا۔ ﴿يُبَلِّغُكَ﴾...... بَلَّغَ يُبَلِّغُ تَبْلِيْغًا بمعنی پہنچانا۔ ﴿الثُّرَيَّا﴾...... ثریا، پروین، برج ثور کے ارد گرد جو سات ستارے جمع ہوتے ہیں انہیں پروین کہا جاتا ہے۔ ﴿اِسْتِفَالٌ﴾...... باب افتعال سے مصدر، بمعنی ادنیٰ درجہ پر قناعت کرنا۔

تشریح: یہ میرے حاسد مجھ سے کہتے ہیں کہ تیرا ممدوح تجھے کتنی رفعت و بلندی دے گا۔ کیا تجھے پروین و انجم تک پہنچا دے گا؟ میں نے کہا کہ اگر میں کم تر درجہ پر رہنا چاہوں تو پروین و انجم۔ ورنہ وہ تو مجھے اس سے بھی بلند تر مقام تک پہنچا چکا ہے۔

☆ هُوَ الْمُفْنِي الْمَذَاكِي وَ الْأَعَادِي . . . وَ بِيْضَ الْهِنْدِ وَ السُّمْرَ الطِّوَالا

ترجمہ: وہ فنا کر دینے والا ہے جوان گھوڑوں اور دشمنوں کو ہندی تلواروں اور گندمی لمبے نیزوں کو۔

لغات: ﴿مُفْنِيْ﴾...... فَنِيَ يَفْنٰى سے (فنا ہونا)۔ أَفْنٰى يُفْنِيْ إِفْنَاءً باب افعال سے، بمعنی فنا کرنا۔ مُفْنِيْ اسم فاعل کا صیغہ ہے یعنی فنا کرنے والا۔ ﴿مَذَاكِيْ﴾...... جمع ہے مذك کی، بمعنی پوری عمر، اور قوت والا گھوڑا۔ ﴿أَعَادِيْ﴾...... جمع ہے عَدُوٌّ کی، بمعنی دشمن۔ ﴿بِيْضُ الْهِنْدِ﴾...... تلوار، چمکدار تلوار۔ ﴿سُمْرٌ﴾...... جمع ہے أَسْمَرُ کی، بمعنی گندم گوں نیزہ۔ ﴿طِوَالٌ﴾...... لمبے۔

تشریح: وہ جوان و توانا گھوڑوں، دشمنوں، تلواروں اور نیزوں کو فنا و برباد کر دینے والا ہے۔ یعنی جنگیں کر کر کے ان کو ہلاک و برباد کر دیتا ہے یا یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ یہ چیزیں سخاوت کر کر کے ختم کر دینے والا ہے۔

☆ وَ قَائِدُهَا مُسَوَّمَةً خِفَافًا . . . عَلٰى حَيٍّ تُصَبِّحُهُ ثِقَالا

ترجمہ: لے جانے والا ہے ان نشان زدہ سبک رو گھوڑوں کو ایسی بستی کی طرف جن پر وہ صبح ہی صبح بھاری پڑتے ہیں۔

لغات: ﴿قَائِدُهَا﴾...... قَادَ يَقُوْدُ قِيَادَةً (ن) سے، راہنمائی کرنا، لے جانا، قیادت کرنا۔ ﴿مُسَوَّمَةً﴾...... نشان زدہ گھوڑے۔ ﴿خِفَافٌ﴾...... جمع ہے خَفِيْفٌ کی، بمعنی، سبک، سبک رفتار۔ ﴿حَيٌّ﴾...... محلّہ، بستی۔ ﴿تُصَبِّحُهُ﴾...... وہ گھوڑے صبح ہی صبح اس بستی کو آلیتے ہیں۔ ﴿ثِقَالًا﴾...... جمع ہے ثَقِيْلٌ کی، بمعنی بھاری۔

تشریح: وہ اپنے نشان زدہ اور سبک رفتار گھوڑوں کو لے کر جب کسی بستی پر چڑھ دوڑتا ہے تو پھر کوئی اس کے حملہ کی تاب نہیں لاسکتا۔

☆ جَوَائِلَ بِالْقُنِيِّ مُثَقَّفَاتٍ . . . . كَأَنَّ عَلٰى عَوَامِلِهَا الذُّبَالَا

ترجمہ: وہ گھوڑے لہرانے والے ہوتے ہیں، تنے ہوئے نیزوں کو، گویا ان نیزوں کے سروں پر چراغ کی بتیاں (روشن) ہیں۔

لغات: ﴿جَوَائِلُ﴾...... جمع ہے جَائِلَةٌ کی، بمعنی ہلانے والا/والی، حرکت دینے والا، لہرانے والا۔ ﴿قُنِيٌّ﴾...... جمع ہے قِنَا کی، بمعنی نیزے۔ ﴿مُثَقَّفَاتٌ﴾...... جمع ہے مُثَقَّفَةٌ کی، بمعنی سیدھا کیا ہوا، تنا ہوا، نیزہ وغیرہ۔ ﴿عَوَامِلُ﴾...... جمع ہے عَامِلَةٌ کی، بمعنی سرا۔ ﴿ذُبَالٌ﴾...... جمع ہے ذُبَالَةٌ کی بمعنی فتیلہ، چراغ میں ڈالی جانے والی بتی۔

تشریح: یہ گھوڑے جب چلتے ہیں تو سیدھے تنے ہوئے نیزوں کو لہراتے ہوئے چلتے ہیں اور یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ان نیزوں کے بھالے نہیں چمک رہے بلکہ چراغوں کی بتیاں چمک رہی ہیں۔

☆ إِذَا وَطِئَتْ بِأَيْدِيهَا صُخُورًا . . . . يَفِئْنَ لِوَطْءِ أَرْجُلِهَا رِمَالَا

ترجمہ: جب وہ اپنے پیروں سے چٹانوں کو پامال کرتے ہیں تو ان کے پیروں کے روندنے سے وہ ریت بن جاتی ہیں۔

لغات: ﴿وَطِئَ وَطِئَ يَطَأُ﴾...... (س) سے روندنا، پامال کرنا۔ ﴿أَيْدِيْ﴾...... ہاتھ مراد ہے، گھوڑے کے اگلے پاؤں۔ ﴿صُخُوْرٌ﴾...... جمع ہے صَخْرٌ کی، بمعنی چٹان۔ ﴿يَفِئْنَ﴾...... وَفٰى يَفِي وَفَاءً سے پورا کرنا، ہوجانا۔ ﴿وَطْئٌ﴾...... روندنا۔ ﴿أَرْجُلٌ﴾...... جمع ہے رِجْلٌ کی، بمعنی پاؤں۔ ﴿رِمَالٌ﴾...... جمع ہے رَمْلٌ کی، بمعنی ریت۔

تشریح: جس طرح علامہ اقبال نے مجاہدین کے بارے میں کہا تھا کہ

دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا ۔۔۔ سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

متنبی کہتا ہے کہ میرے ممدوح کے گھوڑوں کی ٹھوکروں سے چٹانیں ریت کی دیوار بن جاتی ہیں۔

☆ جَوَابُ مُسَائِلِي أَ لَهُ نَظِيرٌ . . . . وَ لَا لَكَ فِي سُؤَالِكَ لَا أَلَا لَا

ترجمہ: جو مجھ سے کوئی یہ پوچھے کہ کیا اس کی کوئی نظیر ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہوگا کہ نہیں، نہ تیرے سوال کی کوئی نظیر ہے اور نہ اس کی۔

لغات: ﴿مُسَائِلٌ﴾...... پوچھنے والا۔ ﴿أَ لَهُ نَظِيْرٌ﴾...... کیا اس کی کوئی نظیر ہے؟ ﴿وَ لَا لَكَ﴾...... اور نہ تیری کوئی نظیر ہے۔ ﴿لَا أَلَا لَا﴾...... نہیں، خبردار نہیں۔

تشریح: مجھ سے جو کوئی یہ پوچھے کہ کیا اس جیسا کوئی اور بھی ہے؟ تو میں کہوں گا کہ اس جیسا تو خیر کوئی ہے نہیں لیکن تیرے جیسا احمق بھی کوئی نہیں ہوگا جو اس قدر واضح بات کو پوچھ رہا ہے۔

پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے؟ ۔۔۔ کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا

☆ لَقَدْ أَمِنَتْ بِكَ الْإِعْدَامَ نَفْسٌ . . . . تَعُدُّ رَجَاءَهَا إِيَّاكَ مَالَا

ترجمہ: وہ شخص فقر و افلاس سے بے فکر و مطمئن ہوگیا جس نے تجھ سے وابستہ اپنی امید کو اپنا مال و متاع سمجھا۔

لغات: ﴿أَمِنَتْ﴾...... أَمِنَ يَأْمَنُ (س) سے، بے خوف ہونا، نفس چونکہ مؤنث سماعی ہے اس لئے فعل مؤنث لایا گیا۔ ﴿إِعْدَامٌ﴾...... مفلسی و قلاشی۔ ﴿نَفْسٌ﴾...... جان۔ ﴿تَعُدُّ﴾...... شمار کرتی ہے۔ ﴿رَجَاءٌ﴾...... امید۔ ﴿مَالٌ﴾...... مال۔

تشریح: جس نے تجھ سے امید وابستہ کرلی اسے پھر غربت وقلاشی سے نجات ہو جانی چاہئے۔ کیونکہ تجھ سے وابستہ امید ہمیشہ پوری ہوتی ہے بلکہ تو سائل کو امید سے بڑھ کر نوازتا ہے۔

☆ وَ قَدْ وَجِلَتْ قُلُوْبٌ مِنْکَ حَتّٰی . . . غَدَتْ أَوْ جَالُهَا فِيْهَا وجالا

ترجمہ: دل تجھ سے ایسے ڈر گئے کہ خود ڈر بھی دلوں میں ڈرنے لگے۔

لغات: ﴿وَجِلَتْ﴾...... وَجِلَ يَوْجَلُ وَجَلًا (س) بمعنی ڈرنا۔ وَجِلَتْ قُلُوْبٌ کی وجہ سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔
﴿قُلُوْبٌ﴾...... جمع ہے قَلْبٌ کی، بمعنی دل۔ ﴿غَدَتْ﴾...... غَدَا يَغْدُوْ سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ بمعنی، ہو گئے۔
﴿أَوْجَالٌ﴾...... جمع ہے وَجَلٌ کی، بمعنی ڈر، خوف۔ وِجَالٌ بھی وَجَلٌ کی جمع ہے۔

تشریح: دشمنوں کے دل تجھ سے ایسے خوفزدہ ہیں کہ خوف بھی ان کے دلوں میں ڈرنے لگا ہے۔ ڈر کو بھی ڈر آنے لگا، تیری ایسی ہیبت دشمنوں کے دلوں پر طاری ہے۔

☆ سُرُوْرُکَ أَنْ تَسُرَّ النَّاسَ طَرًّا . . . تُعَلِّمُهُمْ عَلَيْکَ بِهِ الدَّلَالَا

ترجمہ: تیری خوشی یہی ہے کہ تو سب لوگوں کو خوش کردے۔ اپنے اس طرز سلوک سے تو نے لوگوں کو خود پر ناز کروا کے سکھایا ہے۔

لغات: ﴿سُرُوْرُكَ﴾...... خوشی۔ ﴿تَسُرُّ﴾...... سَرَّ يَسُرُّ سے۔ (ن) خوش کرنا۔ تَسُرُّ تو خوش کرتا ہے۔ ﴿النَّاسُ﴾...... لوگ۔
﴿طَرًّا﴾...... سب کے سب۔ ﴿تُعَلِّمُهُمْ﴾...... عَلَّمَ يُعَلِّمُ تَعْلِيْمًا سے، سکھانا، بمعنی تو ان کو سکھاتا ہے۔ ﴿دَلَالٌ﴾......
ناز نخرے۔ دَلَّ يَدِلُّ دِلَالًا اور دَلَالًا (ض) سے اور دَلَّ يَدَلُّ دَلَلًا (س) سے نخرے دکھانا، ناز کرنا۔

تشریح: تیری خوشی اسی میں ہے کہ کسی طرح تو سب کو خوش کردے۔ کوئی ناخوش و پریشان نہ رہے اور تیرے اس طرز عمل کی وجہ سے لوگ تجھ پر ناز کرتے ہیں۔ تو نے انہیں ناز کرنا سکھایا ہے۔

☆ إِذَا سَأَلُوْ شَكَرْتَهُمْ عَلَيْهِ . . . وَ إِنْ سَكَتُوْا سَأَلْتَهُمُ السُّؤَالَا

ترجمہ: جب وہ مانگیں تو تو ان کا شکر گزار ہوتا ہے، اور اگر وہ چپ رہیں تو تو ان سے مطالبہ کرتا ہے مانگنے کا۔

لغات: ﴿سَأَلُوْا﴾...... سَئَلَ يَسْئَلُ سُوَالًا مانگنا، یعنی جب وہ مانگیں۔ ﴿شَكَرْتَهُمْ﴾...... شَكَرَ يَشْكُرُ (ن) شکر ادا کرنا۔
﴿سَكَتُوْا﴾...... سَكَتَ يَسْكُتُ (ن) سے، ماضی جمع مذکر غائب کا صیغہ، بمعنی جب وہ خاموش ہوں۔

تشریح: تیری عطاء بخشش کے کیا کہنے کہ لوگ تجھ سے مانگتے رہیں تو ان کو عطا بھی کرتا ہے اور ان کا شکر گزار بھی ہوتا ہے۔ اور اگر وہ نہ مانگیں تو خود ان کو کہتا ہے کہ مانگو۔

☆ وَ أَسْعَدُ مَنْ رَأَيْنَا مُسْتَمِيْحٌ . . . يُنِيْلُ الْمُسْتَمَاحَ بِأَنْ يَنَالَا

ترجمہ: کس قدر خوش قسمت ہے وہ طلبگار و سائل جسے ہم نے دیکھا کہ وہ لے کر بخشنے والے کو کچھ دے رہا ہے۔

لغات: ﴿أَسْعَدُ﴾...... سَعِدَ يَسْعَدُ سَعَادَةً (س) سے اسم تفضیل کا صیغہ۔ ﴿مُسْتَمِيْحٌ﴾...... اِسْتَمَاحَ يَسْتَمِيْحُ چاہنا، بخشش چاہنا۔ مُسْتَمِيْحٌ کا مطلب ہوگا بخشش و عطا کا طلبگار۔ ﴿يُنِيْلُ﴾...... اَنَالَ يُنِيْلُ اِنَالَةً سے دینا، عطا کرنا۔ اس کا لازم نَالَ يَنَالُ نَيْلًا آتا ہے، بمعنی پانا، حاصل ہونا۔ ﴿مُسْتَمَاحٌ﴾...... جس سے مانگا جائے۔

تشریح: ہمارے دیکھے ہوئے خوش قسمت ترین لوگوں میں وہ سائل ہے جو تجھ سے مانگتا ہے اور اس طرح مانگتا ہے کہ گویا تجھ سے کچھ لے نہیں دے رہا ہے۔ یعنی تو سائل کی عزت نفس کو مجروح کئے بغیر عزت و اکرام سے اسے عطا کرتا ہے۔

☆ يُفَارِقُ سَهْمُكَ الرَّجُلَ الْمُلَاقِي . . . . فِرَاقَ الْقَوْسِ مَا لَاقَى الرِّجَالَا

ترجمہ: تیرا تیر اس آدمی سے جسے لگا ہو اس طرح نکلتا ہوتا ہے جس طرح کمان سے نکلا ہو اور کسی آدمی کو لگا ہی نہ ہو۔

لغات: ﴿يُفَارِقُ﴾...... فَارَقَ يُفَارِقُ مُفَارَقَةً علیحدہ ہونا، دور ہونا۔ ﴿سَهْمٌ﴾...... تیر، جمع سِهَامٌ۔ ﴿اَلْمُلَاقِي﴾...... جسے جا کر لگا ہو۔ ﴿قَوْسٌ﴾...... کمان۔ ﴿لَاقَى﴾...... لَاقَى يُلَاقِي جاملنا، لگنا۔

تشریح: دوسرے مصرع میں مذکور مَا کو اگر نافیہ مان لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ گویا تیرا تیر کسی آدمی کو لگا ہی نہیں اور اس کی تیزی اور رفتار ویسی ہی ہے جیسے کمان سے نکلتے وقت تھی۔ اور اگر مَا کو منصوب علی الظرف مان لیا جائے تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اسے جتنے آدمی بھی ملتے جائیں تیر ان سب میں سے اسی تیزی اور شدت و رفتار سے گزرتا چلا جاتا ہے۔

☆ فَمَا تَقِفُ النِّصَالُ عَلَى قَرَارٍ . . . . كَأَنَّ الرِّيشَ يَطَّلِبُ النِّصَالَا

ترجمہ: سو تیرے تیر رکتے ہی نہیں ہیں۔ گویا پر پھل کو پکڑنے میں لگا ہوا ہے۔

لغات: ﴿تَقِفُ﴾...... وَقَفَ يَقِفُ وَقُوفًا (ض) سے، بمعنی رکنا۔ ﴿عَلَى قَرَارٍ﴾...... کسی جگہ۔ عربی میں کہا جاتا ہے "لَا يَقَرُّ لَه قَرَارٌ، وہ کسی جگہ رکتا نہیں ہے"۔ ﴿رِيشٌ﴾...... پر۔ ﴿نِصَالٌ﴾...... جمع ہے نَصْلٌ کی، بمعنی پھل۔

تشریح: تیرے تیر کسی جگہ رکتے ہی نہیں، بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں، یوں لگتا ہے کہ تیروں کے پر پھلوں کے پیچھے دوڑ رہے ہیں اور انہیں پکڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

☆ سَبَقْتَ السَّابِقِينَ فَمَا تُجَارَى . . . . وَ جَاوَزْتَ الْعُلُوَّ فَمَا تُعَالَى

ترجمہ: تو سارے پچھلوں سے بڑھ گیا۔ سو کوئی تجھ سے ملایا نہیں جا سکتا۔ اور تو بلندی سے آگے نکل گیا سو کوئی تجھ سے بلند نہ جا سکا۔

لغات: ﴿سَبَقَ يَسْبِقُ﴾...... (ن، ض) سے، سبقت لے جانا، بڑھ جانا۔ سَابِقِينَ اسی باب سے جمع اسم فاعل کا صیغہ۔ ﴿تُجَارِي﴾...... جَارَى يُجَارِي مُجَارَاةً کا مطلب ہے کسی کے ساتھ ساتھ چلنا۔ ﴿جَاوَزْتَ﴾...... جَاوَزَ يُجَاوِزُ سے، تو تجاوز کر گیا۔ ﴿عُلُوٌّ﴾...... بلندی۔ ﴿تَعَالَى﴾...... تَعَالَى يَتَعَالَى سے، جس کا مطلب بلندی میں کسی چیز سے بڑھ جانا ہوتا ہے۔ ﴿عَالَاهُ﴾...... یعنی وہ اس سے اونچا ہو گیا۔

تشریح: سب پچھلوں سے تو آگے بڑھ چکا ہے لہٰذا پچھلوں میں سے کسی کو تیرے برابر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اور بلندی و رفعت کا یہ عالم ہے کہ تو بلندی ہی کو عبور کر چکا ہے۔ سو کوئی تجھ تک کہاں پہنچ سکے گا۔

☆ وَ أُقْسِمُ لَوْ صَلُحْتَ يَمِينَ شَيْءٍ . . . . لَمَا صَلَحَ الْعِبَادُ لَه شِمَالَا

ترجمہ: میں قسم کھا کر کہتا ہوں اگر تو کسی چیز کا دایاں بن سکے تو پھر لوگ اس کا شمال (بایاں) نہیں بن سکتے۔

لغات: ﴿أُقْسِمُ﴾...... اَقْسَمَ يُقْسِمُ اِقْسَامًا قسم کھانا۔ ﴿صَلُحْتَ﴾...... صَلَحَ يَصْلُحُ صَلَاحًا (ن) سے، کسی چیز کے قابل ہونا۔ ﴿يَمِينٌ﴾...... دایاں۔ ﴿عِبَادٌ﴾...... جمع ہے عَبْدٌ کی، بمعنی بندے۔ ﴿شِمَالٌ﴾...... شمال۔

تشریح: اگر تو کسی چیز میں سامنے آ کھڑا ہو تو تمام لوگ مل کر بھی اس کے مدمقابل نہیں ٹھہر سکتے۔ ہمیشہ تیرا ہی پلہ بھاری رہے گا، جس طرح دایاں ہمیشہ بائیں پر حاوی رہتا ہے۔

☆ أُقَلِّبُ مِنْكَ طَرْفِي فِي سَمَاءٍ . . . . وَ إِنْ طَلَعَتْ كَوَاكِبُهَا خِصَالَا

ترجمہ: میں تجھ سے نظر ہٹا کر آسمان میں کرتا ہوں، اگرچہ اس کے ستارے بھی تیری عادات ہیں۔

لغات: ﴿أُقَلِّبُ﴾...... قَلَّبَ يُقَلِّبُ تَقْلِيبًا پھیرنا۔ ﴿طَرْفِي﴾...... اپنی نظر۔ ﴿طَلَعَتْ﴾...... طَلَعَ يَطْلُعُ

طُلُوْعًا﴾...... سے، واحد مونث غائب کا صیغہ۔ ﴿کَوَاکِبُ﴾...... جمع ہے کَوْکَبٌ کی، بمعنی ستارے۔ ﴿خِصَالٌ﴾...... جمع ہے خَصْلَۃٌ کی، بمعنی عادات۔

تشریح: یعنی میں تجھے بھی ایک نظر سے دیکھوں تو تو آسمان ہی نظر آتا ہے اور تیری عادات فاضلہ ان پر چمکتے ستارے نظر آتے ہیں۔

☆ وَ اُعْجَبُ مِنْکَ کَیْفَ قَدَرْتَ تَنْشَا ۔ ۔ ۔ ۔ وَ قَدْ اُعْطِیْتَ فِی الْمَهْدِ الْکَمَالَا

ترجمہ: میں تجھ سے حیران ہوں کہ تو کس طرح بڑھ سکا ہے۔ حالانکہ تجھے تو پالنے ہی میں کمال عطا کر دیا گیا تھا۔

لغات: ﴿اُعْجَبُ﴾...... مضارع ہے۔ عَجَبَ یَعْجَبُ سے، بمعنی حیران و متعجب ہونا۔ ﴿تَنْشَأُ﴾...... نَشَا یَنْشَأُ سے، بڑھنا۔ ﴿اُعْطِیْتَ﴾...... ماضی مجہول مخاطب کا صیغہ ہے۔ ﴿مَهْدٌ﴾...... گہوارہ، گود۔

تشریح: میں تیری نشوونما پر حیران ہوں کہ تجھے تو زمانہ گود ہی سے کمال حاصل ہو گیا تھا۔ پھر کونسے مراحل کمال تھے جنہیں تو نے بڑے ہو کر حاصل کیا؟

فوصل ابا الطیب و حمل إلیه هدیة قیمتها الف دینار

ترجمہ: متنبی نے سنہ ۳۴۸ میں فاتک (جس کا لقب مجنون تھا) کی تعریف کرتے ہوئے یہ قصیدہ کہا۔

زباں پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا ۔ ۔ ۔ کہ میرے نطق نے بوسے میری زبان کے لئے

☆ لا خَیْلَ عِنْدَکَ تُهْدِیْهَا وَ لا مالُ ۔ ۔ ۔ فَلْیُسْعِدِ النُّطْقُ انْ لم تُسعد الحَالُ

ترجمہ: نہ تیرے پاس گھوڑے ہیں جو تحفہ کے طور پر پیش کر سکے اور نہ مال ہے۔ سو گویائی کو مدد کرنی چاہئے اگر حال تیری مدد نہیں کرتا۔

لغات: ﴿خَیْلٌ﴾...... گھوڑے، گھوڑوں کا گلہ، اس کی جمع خُیُوْلٌ اور اَخْیَالٌ ہے۔ ﴿تُهْدِیْهَا﴾...... اَهْدٰی یُهْدِیْ اِهْدَاءً تحفہ کے طور پر پیش کرنا۔ بمعنی جنہیں تو تحفے کے طور پر پیش کرے۔ ﴿فَلْیُسْعِدْ﴾...... اَسْعَدَ یُسْعِدُ اِسْعَادًا کا مطلب ہے مدد و اعانت کرنا۔ ﴿نُطْقٌ﴾...... گویائی۔ ﴿حَالٌ﴾...... مذکر اور مونث دونوں طرح اس کا استعمال جائز ہے لیکن مونث زیادہ فصیح ہے۔ علٰی اَیَّةِ حَالٍ یعنی بہر حال، بہر صورت۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ تیرے پاس گھوڑے اور مال و متاع تو ہے ہی نہیں جو تو ہدیہ میں پیش کر سکے لہٰذا اپنے نطق ہی سے اس کا احسان اتار۔

☆ وَ اجْزِ الْاَمِیرَ الَّذِیْ نُعْمَاهُ فَاجِئَةٌ ۔ ۔ ۔ بِغَیْرِ قَوْلٍ وَ نُعْمَی النَّاسِ اَقْوَالُ

ترجمہ: اور بدلہ دے اس امیر کو جس کی نعمتیں بے وعدہ یکا یک تجھے حاصل ہو جاتی ہیں۔ اور لوگوں کی نعمتیں صرف باتیں ہی ہیں۔

لغات: ﴿وَاجْزِ﴾...... اَجْزٰی یُجْزِیْ اِجْزَاءً سے امر کا صیغہ ہے، بمعنی بدلہ دے۔ ﴿نُعْمَا﴾...... نعمتیں۔ نَعْمَاءُ کی جمع۔ ﴿فَاجِئَةٌ﴾...... یکا یک، اچانک آنے والی۔ فَاجَأَ یُفَاجِئُ مُفَاجَأَةً سے اسم فاعل۔ ﴿قَوْلٌ﴾...... قول۔ ﴿قَرَارٌ﴾...... وعدہ۔ ﴿اَقْوَالٌ﴾...... جمع ہے قَوْلٌ کی، بمعنی باتیں۔

تشریح: اس امیر کی شان میں قصیدہ کہہ کر تجھے اس کے ان احسانات کا بدلہ دینا چاہئے جو بے مانگے وہ تجھ پر کرتا رہتا ہے۔ جبکہ دوسرے صرف خالی خولی باتیں ہی کرتے رہتے ہیں۔ احسانات اور عطا و بخشش نہیں۔

☆ فَرُبَّمَا جَزَتِ الْاِحْسَانَ مُوْلِیَهُ ۔ ۔ ۔ خَرِیْدَةٌ مِنْ عَذَارَی الْحَیِّ مِکْسَالُ

ترجمہ: سو اکثر احسان کا بدلہ دے دیتی ہے احسان کرنے والے کو کنواریوں میں سے وہ کنواری دوشیزہ جو شرمیلی اور کم آمیز ہو۔

لغات: ﴿رُبَّمَا﴾...... اکثر۔ ﴿جَزَتْ﴾...... جَزٰی یَجْزِیْ سے واحد مونث غائب کا صیغہ ہے، بمعنی بدلہ دیتی ہے۔ ﴿مُوْلِیْ﴾...... احسان کرنے والا۔ ﴿خَرِیْدَةٌ﴾...... شرمیلی دوشیزہ۔ ﴿عَذَارٰی﴾...... جمع ہے عَذْرَاءُ کی، بمعنی کنواریاں۔ ﴿مِکْسَالٌ﴾......

کم آمیز، سست وغیر شوخ۔

تشریح: احسان کرنے والے کا بدلہ تو شرمیلی اور کم آمیز دوشیزائیں بھی دیتی ہیں تو تو ایک جوان رعنا ہے تجھے تو ضرور احسان کا بدلہ دینا چاہئے کہ هلْ جزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ۔

☆ إِنْ تَكُنْ مُحْكَمَاتُ الشُّكْلِ تَمْنَعُنِي . . . ظُهُوْرَ جَرْيٍ فَلِي فِيهِنَّ تَصْهَالُ

ترجمہ: اور اگر پاؤں میں مضبوطی سے بندھی بیڑیاں مجھے روکتی ہیں چلنے سے تو مجھے انہیں بیڑیوں میں جکڑے جکڑے گھوڑے کی طرح آواز نکالنا ہے۔

لغات: ﴿مُحْكَمَاتُ﴾...... أَحْكَمَ يُحْكِمُ إِحْكَامٌ سے، بمعنی مضبوطی سے باندھنا۔ مُحْكَمَاتُ، مضبوطی سے باندھی ہوئی۔ ﴿شُكُلٌ﴾...... جمع ہے شِكَالٌ کی، شکال اس رسی کو کہتے ہیں جس سے چوپائے کے پاؤں باندھے جاتے ہیں۔ اس سے فعل شَكَلَ يَشْكُلُ آتا ہے، یعنی جانور کے پاؤں میں رسی باندھنا۔ ﴿تَمْنَعُنِي﴾...... مَنَعَ يَمْنَعُ (ف) سے، بمعنی روکنا۔ ﴿جَرْيٌ﴾...... دوڑنا۔ ﴿تَصْهَالٌ﴾...... ہنہنانا۔

تشریح: میرے پاؤں میں بیڑیاں بندھی ہوئی ہیں اور میں کافور کے مقابلے کے لئے اے فاتک! تمہارے ساتھ نہیں جا سکتا۔ (فاتک، کافور کا دشمن تھا) لیکن جس طرح گھوڑے کے پاؤں بندھے ہوں تو وہ اپنی آمادگی وشوق کا اظہار ہنہنا کر کرتا ہے اسی طرح میں بھی اپنے جذبات کا اظہار اشعار میں کرتا ہوں۔

☆ وَ مَا شَكَرْتُ لِأَنَّ الْمَالَ فَرَّحَنِي . . . سِيَّانِ عِنْدِيَ إِكْثَارٌ وَ إِقْلَالُ

ترجمہ: میں نے شکریہ اس لئے ادا نہیں کیا کہ مال نے مجھے خوش کر دیا ہے، میرے نزدیک خوشحالی وتنگدستی دونوں برابر ہیں۔

لغات: ﴿مَا شَكَرْتُ﴾...... مَا نافیہ ہے۔ شَكَرْتُ، شَكَرَ يَشْكُرُ شُكْرًا (ن) سے واحد متکلم کا صیغہ ہے، یعنی میں نے شکر ادا نہیں کیا۔ ﴿فَرَّحَنِي﴾...... فَرِحَ يَفْرَحُ خوش کرنا۔ ﴿سِيَّانِ﴾...... سِيٌّ کا تثنیہ ہے یعنی دونوں برابر ہیں۔ ﴿إِكْثَارٌ وَ إِقْلَالٌ﴾...... کثرت سے، اور إِقْلَالٌ، قلت سے باب افعال کا مصدر یعنی فراخ دستی اور تنگ دستی۔

تشریح: میں تیرا شکر گزار اس لئے نہیں ہوں کہ تو نے مجھے مال دیا اپنی بے نیازی کا تو یہ عالم ہے کہ اپنے نزدیک فراخ دستی اور تنگ دستی دونوں برابر ہیں۔

☆ لَكِنْ رَأَيْتُ قَبِيحًا أَنْ يُجَادَلَنَا . . . وَ أَنَّنَا بِقَضَاءِ الْحَقِّ بُخَّالُ

ترجمہ: لیکن میں اس کو اچھا نہیں سمجھتا کہ ہمارے ساتھ تو سخاوت کی جائے اور ہم ادائے حق میں بخل کرنے والے ہوں۔

لغات: ﴿قَبِيحٌ﴾...... برا۔ ﴿يُجَادُ﴾...... جَادَ يَجُوْدُ جُوْدًا (ن) سے واحد مذکر غائب مضارع مجہول کا صیغہ ہے، بمعنی سخاوت کی جائے۔ ﴿قَضَاءُ الْحَقِّ﴾...... حق ادا کرنا۔ ﴿بُخَّالٌ﴾...... جمع بَاخِلٌ کی، بمعنی بخیل، کنجوس۔

تشریح: میں تیرا شکر گزار صرف اس لئے ہوں کہ مجھے یہ برا لگتا ہے کہ ہمارے ساتھ جود وسخا کا معاملہ کیا جائے اور ہم بدلہ میں کنجوسی وبخل کا اظہار کریں۔

☆ فَكُنْتُ مَنْبِتَ رَوْضِ الْحَزْنِ بَاكَرَهُ . . . غَيْثٌ بِغَيْرِ سِبَاخِ الْأَرْضِ هَطَّالُ

ترجمہ: سو میں بن گیا اونچی زمین کے زرخیز باغ جس پر علی الصبح بارش برسی جو شور زمین پر برسنے والی نہیں تھی۔

لغات: ﴿مَنْبِتٌ﴾...... کیاری، باغ کا ایک ٹکڑا، زرخیز، اگنے کی جگہ۔ اس کی جمع مَنَابِتُ آتی ہے۔ ﴿رَوْضٌ﴾...... جمع ہے رَوْضَةٌ کی بمعنی باغ۔ ﴿حَزْنٌ﴾...... نرم اور اونچی زمین اس کی جمع حُزُوْنٌ آتی ہے۔ ﴿بَاكَرَ﴾...... صبح آیا۔ ﴿غَيْثٌ﴾...... بارش۔

﴿سِبَاخ﴾...... جمع سَبْخَةٌ کی، بمعنی شورزمین۔ ﴿هَطَّالٌ﴾...... هَطَلَ يَهْطِلُ بمعنی بارش برسنا، هَطَّالٌ مبالغہ کا صیغہ ہے اسم فاعل هَاطِلٌ سے، بہت برسنے والا۔

تشریح: جس طرح فارسی کے شاعر نے کہا تھا۔

باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست ... در باغ لالہ روید و در شور بوم و خس

اس طرح متنبی بھی کہتا ہے کہ تو نے احسانات کی بارش ایسی سرزمین پر کی ہے جو شورزمین نہیں بلکہ باغ و بہار ہو جانے والی زمین ہے۔

☆ غَيْثٌ يُبَيِّنُ لِلنُّظَّارِ مَوْقِعَهُ . . . . أَنَّ الْغُيُوثَ بِمَا تَأْتِيهِ جُهَّالُ

ترجمہ: اس بارش کے دیکھنے والوں کے لئے موقع ومحل واضح کر دیا کہ بارشیں بے خبر ہیں کہ انہیں کہاں برسنا چاہئے۔

لغات: ﴿غيث﴾...... بارش اس کی جمع غُيُوث آتی ہے، جو کہ اسی شعر (بیت) میں آئی ہے۔ ﴿يُبَيِّنُ﴾...... واضح کرتا ہے۔ ﴿نُظَّارٌ﴾...... جمع ہے نَاظِرَة کی، بمعنی دیکھنے والا۔ اس کا باب نَظَرَ يَنْظُرُ (ن) آتا ہے۔ ﴿مَوْقِعٌ﴾...... محل، موقع۔ ﴿جُهَّالٌ﴾...... جمع ہے جَاهِل کی، بمعنی جاہل، بے خبر۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ وہ بارش جو تو نے مجھ پر کی ہے برمحل اور برموقع ہے زرخیز زمین پر بارش ہے جس سے پھل پھول اگ سکتے ہیں جب کہ آسمان سے برسنے والی بارشیں بے موقع برستی ہیں انہیں خبر نہیں کہ کہاں برسنا چاہئے ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دوسرے بخشش وعطا کرنے والے جو دوسروں کو دیتے ہیں وہ بھی گویا شورزمین پر بارش برساتے ہیں مجھ جیسے کو دیں تو اس کا فائدہ بھی ہو۔

☆ لَا يُدْرِكُ الْمَجْدَ إِلَّا سَيِّدٌ فَطِنٌ . . . . لِمَا يَشُقُّ عَلَى السَّادَاتِ فَعَّالُ

ترجمہ: عزت و شرف سوائے اس ذہین سردار کے کوئی حاصل نہیں کرسکتا جو ایسے کام کرنے والا ہو جو دوسروں کے لئے مشکل و دشوار ہوں

لغات: ﴿يدرك﴾...... أَدْرَكَ يُدْرِكُ إِدْرَاكًا پانا، حاصل کرنا۔ ﴿مجد﴾...... شرف، بزرگی و عزت۔ ﴿سَيِّدٌ﴾...... سردار اس کی جمع سَادَةٌ اور سَادَةٌ کی جمع سَادَاتٌ آتی ہے، جو کہ اسی بیت میں آئی ہے۔ ﴿فَطِنٌ﴾...... ذہین، زیرک۔ ﴿يَشُقُّ﴾...... شَقَّ يَشُقُّ دشوار و شاق ہونا۔ ﴿فَعَّالٌ﴾...... بمعنی کرنے والا، فاعل سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔

تشریح: عزت و شرف اس کا مقدر ہے جو دشوار و مشکل کاموں اور مہمات کو کر گزرے جو کام دوسرے سرداروں کے لئے دشوار ہوگا اسے سرانجام دینے والا سردار عزت و کرامت کا مستحق ہوگا۔

☆ لَا وَارِثٌ جَهِلَتْ يُمْنَاهُ مَا وَهَبَتْ . . . . وَ لَا كَسُوبٌ بِغَيْرِ السَّيْفِ سَآلُ

ترجمہ: نہ وہ وارث جو بے خبر ہو اپنے دائیں ہاتھ کی بخشش سے اور نہ سوائے تلوار کے کسی اور ذریعہ سے کمانے والا۔

لغات: ﴿وَارِث﴾...... وراثت لینے والا۔ ﴿جَهِلَتْ﴾...... بے خبر ہو، واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ جَهِلَ يَجْهَلُ جَهَالَةً (س) سے۔ ﴿يُمْنَاهُ﴾...... اس کا دایاں ہاتھ۔ ﴿وَهَبَتْ﴾...... اس نے عطا کیا۔ وَهَبَ يَهَبُ هِبَةً سے۔ ﴿كَسُوبٌ﴾...... اسم مبالغہ کا صیغہ ہے، اسم فاعل کے صیغہ کَاسِب سے، بمعنی کمانے والا۔ ﴿سَآلٌ﴾...... بہت سوال کرنے والا۔

تشریح: عزت و شرف اسے بھی حاصل نہیں ہو سکتی جس نے وراثت میں مال و دولت حاصل کیا ہو عزت و شرف اسے بھی حاصل نہیں ہو سکتی جس نے وراثت میں مال و دولت حاصل کیا ہو اور اسے بے خبر لٹاتا چلا گیا ہو کہ ''مال مفت دل بے رحم'' والا معاملہ ہو اسے خبر ہی نہ ہو کہ وہ کتنا دیتا چلا جا رہا ہے۔ لیکن وہ شخص جس نے تلوار یعنی محنت و کوشش سے مال کمایا ہو اسے ہی عزت و شرف حاصل ہوگا کیونکہ وہ اس کی قدر و قیمت سے آگاہ ہوگا۔

☆ قَالَ الزَّمَانُ لَهُ قَوْلًا فَأَفْهَمَهُ . . . إِنَّ الزَّمَانَ عَلَى الْإِمْسَاكِ عَذَّالُ

ترجمہ: زمانہ نے اس سے ایک بات کہی اور اچھی طرح سمجھا دی کہ زمانہ بخل و کنجوسی کی بہت ملامت کرنے والا ہے۔

لغات: ﴿فَأَفْهَمَهُ﴾ ...... أَفْهَمَ يُفْهِمُ إِفْهَامًا سے، بمعنی سمجھانا۔ مطلب ہوگا زمانہ نے اسے وہ بات اچھی طرح سمجھا دی، اس کا مجرد فَهِمَ يَفْهَمُ (س) سے آتا ہے۔ ﴿إِمْسَاكُ﴾ ...... أَمْسَكَ يُمْسِكُ سے، مصدر بمعنی روکنا۔ ﴿عَذَّالُ﴾ ...... عَذَلَ يَعْذِلُ (ض) سے، بمعنی ملامت کرنا۔ عَذَّالُ مبالغہ کا صیغہ ہے، یعنی بہت ملامت کرنے والا۔

تشریح: زمانہ کے تجربات نے یہ بات اچھی طرح سمجھا دی ہے کہ زمانہ بخل اور کنجوسی کبھی معاف نہیں کرتا ایران کے بہت بڑے حکیم نے کہا تھا کہ

ع بزرگی بایدت بخشندگی کن۔

☆ تَدْرِي الْقَنَاةُ إِذَا اهْتَزَّتْ بِرَاحَتِهِ . . . إِنَّ الشَّقِيَّ بِهَا خَيْلٌ وَ أَبْطَالُ

ترجمہ: نیزہ جب اس کی ہتھیلی میں لہراتا ہے تو سمجھ لیتا ہے کہ اس سے گھوڑوں اور جانبازوں کی بدبختی آنا چاہتی ہے۔

لغات: ﴿تَدْرِي﴾ ...... دَرَى يَدْرِي دِرَايَةً (ض) سے، بمعنی جاننا۔ تَدْرِي واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ ﴿قَنَاة﴾ ...... نیزہ۔ ﴿اِهْتَزَّتْ﴾ ...... هَزَّ يَهُزُّ (ن) سے، باب افتعال کا واحد مؤنث غائب کا صیغہ، بمعنی اس نے حرکت و جنبش کی۔ ﴿رَاحَة﴾ ...... "رَاحَةُ الْيَدِ، ہاتھ کی ہتھیلی"۔ "رَاحَةُ الْقَدَمِ، پاؤں کا تلوا"۔ یہاں رَاحَةُ الْيَدِ مراد ہے شَقِيٌّ بدقسمت، بدبخت۔ ﴿خَيْلٌ﴾ ...... گھوڑے۔ ﴿أَبْطَالٌ﴾ ...... بَطَلٌ کی جمع ہے، بمعنی بہادر جانباز۔

تشریح: جب وہ اپنے ہاتھ میں نیزہ لہراتا ہے تو نیزہ بھی سمجھ لیتا ہے کہ بس اب دشمن کے گھوڑوں اور بہادروں کی بدبختی آگئی ہے۔

☆ كَفَاتِكٍ وَ دُخُولُ الْكَافِ مَنْقَصَةٌ . . . كَالشَّمْسِ قُلْتُ وَ مَا لِلشَّمْسِ أَمْثَالُ

ترجمہ: یہ فاتک جیسے ہی کا کام ہے اور حرف کاف کے استعمال سے کوئی نقص نہیں ہوا کہ یہ ایسے ہی ہے جیسے میں کہوں کالشمس حالانکہ سورج جیسا کوئی نہیں۔

لغات: ﴿كَفَاتِكٍ﴾ ...... کاف حرف تشبیہ ہے، بمعنی جیسا، کی طرح۔ ﴿مَنْقَصَةٌ﴾ ...... نَقَصَ يَنْقُصُ (ن) سے مصدر، بمعنی کمی، نقصان۔ ﴿شَمْسٌ﴾ ...... سورج۔ ﴿أَمْثَالٌ﴾ ...... جمع ہے مِثْلٌ کی، بمعنی مثال، نظیر۔

تشریح: شاعر نے قصیدہ میں کاف تشبیہ استعمال کیا اور ساتھ ہی اسے یہ خیال آگیا کہ "اس جیسا" کہنے کا ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس جیسے اور بھی ہیں تو اس نے اس احتمال کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ یہ کہنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ سورج جیسا، حالانکہ سورج تو اس نظام ارض میں ایک ہی ہے۔

☆ الْقَائِدِ الْأُسْدَ غَذَّتْهَا بَرَاثِنُهُ . . . بِمِثْلِهَا مِنْ عِدَاهُ وَ هِيَ أَشْبَالُ

ترجمہ: وہ راہنما ہے ایسے شیروں کا جن کو اس کے پنجوں نے غذا دی ہے دشمنوں کے اپنے ہی جیسے شیروں سے۔ جب کہ وہ ابھی بچے تھے۔

لغات: ﴿قَائِدِ﴾ ...... قَادَ يَقُودُ قِيَادَةً (ن) سے اسم فاعل، بمعنی راہنما۔ ﴿أُسْدَ﴾ ...... اور أُسْدٌ جمع ہے أَسَدٌ کی، بمعنی شیر۔ ﴿غَذَّتْ﴾ ...... غَذَّ يُغَذِّيْ تَغْذِيَةً، بمعنی غذا دینا۔ ﴿بَرَاثِنُ﴾ ...... جمع ہے بُرْثُنٌ کی، بمعنی پنجے۔ ﴿عِدَى﴾ ...... جمع ہے عَدُوٌّ کی، بمعنی دشمن۔ ﴿أَشْبَالٌ﴾ ...... جمع ہے شِبْلٌ کی، بمعنی شیر کا بچہ۔

تشریح: اس کی راہنمائی اور قیادت میں دشمن پر چڑھ دوڑنے والے ایسے شیر ہیں جنہیں وہ دشمنوں کا شکار کرکے پالتا رہا ہے۔ بچپن ہی سے بہادری اور جرأت کے پالے ہوئے ہیں۔

☆ القَاتِلُ السَّيفَ فی جِسْمِ القَتِيلِ بِهٖ . . . . وَ لِلسُّيُوفِ كَمَا لِلنَّاسِ آجَالُ

ترجمہ: تلوار کو مار دینے والا ہے مقتول کے جسم میں۔ اور تلواروں کا بھی انسانوں کی طرح وقت مقررہ ہے۔

لغات: ﴿قَاتِلٌ﴾...... قَتَلَ يَقْتُلُ (ن) سے اسم فاعل، بمعنی قتل کر دینے والا، مار دینے والا۔ ﴿سَيفٌ﴾...... تلوار۔ ﴿قتيل﴾...... مقتول۔ ﴿فعِيْل﴾...... فاعل اور مفعول دونوں معنوں میں آتا ہے۔ یہاں مفعول کے معنی میں ہے۔ ﴿آجالٌ﴾...... جمع ہے أَجَلٌ کی، بمعنی وقت مقررہ، موت۔ قرآن میں آتا ہے کہ "حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ، یہاں تک کہ اس تحریر کی مدت مقررہ آجائے"۔ اور آتا ہے کہ "إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ، جب ان کی موت کا وقت آجاتا ہے تو ایک لمحے کی تقدیم تاخیر نہیں ہوتی۔

تشریح: اپنے دشمن کو تو خیر وہ مار ہی دیتا ہے۔ ساتھ تلوار کو بھی اس کے جسم میں ہی توڑ دیتا ہے۔

☆ تُغِيْرُ عَنْهُ عَلَى الْغَارَاتِ هَيْبَتُهُ . . . . وَ مَا لَهُ بِأَقَاصِي الْأَرْضِ أَهْمَالُ

ترجمہ: اس کی دہشت و ہیبت لوٹتی ہے لوٹوں، کھسوٹوں کو اور اس کا مال دور دور تک بغیر محافظ و نگران کے پڑا رہتا ہے۔

لغات: ﴿تُغِيْرُ﴾...... أَغَارَ يُغِيْرُ إِغَارَةً سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ، بمعنی لوٹنا، غارت گری کرنا۔ غَارَاتٌ جمع ہے غَارَةٌ کی، بمعنی لوٹ، حملہ، بلوہ کرنا۔ ﴿هَيْبَةٌ﴾...... ہیبت، دہشت۔ ﴿أَقَاصِي﴾...... جمع ہے أَقْصَى کی، بمعنی دور دراز۔ ﴿أَهْمَالٌ﴾...... هَمَلٌ کی جمع ہے۔ هَمَل اس اونٹ کو کہتے ہیں جو بغیر چرواہے کے چر رہا ہو۔

تشریح: اس کی دہشت لوٹ کھسوٹ کو لوٹتی ہے۔ ایک مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ دوسرے لٹیرے جو لوٹتے ہیں اس کو لوٹ لیتی ہے۔ اس کی دہشت اور ہیبت کا یہ عالم ہے کہ کوئی اس کے مال واسباب اور مال مویشی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا اور وہ بے خطر چرتے رہتے ہیں۔

☆ لَهُ مِنَ الْوَحْشِ مَا اخْتَارَتْ أَسِنَّتُهُ . . . . عَيْرٌ وَهَيْقٌ وَ خَنْسَاءُ وَ ذَيَّالُ

ترجمہ: اسی کے ہوگئے، جنگلی جانور جنہیں اس کے نیزوں نے چن لیا۔ گدھے، شتر مرغ، نیل گائے اور سانڈ۔

لغات: ﴿وَحْشٌ﴾...... جنگلی جانور اس کی جمع وُحُوْشٌ آتی ہے۔ ﴿أَخْتَارَتْ﴾...... أَخْتَارَ يَخْتَارُ اِخْتِيَارًا سے، واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے، بمعنی چننا، منتخب کرنا۔ ﴿أَسِنَّةٌ﴾...... جمع ہے سِنَانٌ کی، بمعنی نیزے۔ ﴿عَيْرٌ﴾...... جنگلی گدھا یا عام گدھا۔ اس کی جمع أَعْيَارٌ عِيَارٌ عُيُوْرٌ عُيُوْرَةٌ اور عُيُوْرَاتٌ آتی ہیں۔ ﴿هَيْقٌ﴾...... شتر مرغ، جمع أَهْيَاقٌ۔ خَنْسَاءُ نیل گائے۔ ﴿ذَيَّالٌ﴾...... سانڈ، جنگلی بھینسا۔

تشریح: متنبی کہتا ہے کہ وہ جو شکار کرنا چاہے اس پر اس کی پوری دسترس ہے، اسی سے ملتا جلتا مضمون امیر خسرو نے فارسی میں نظم کیا ہے کہ

ہمہ آہو ان صحرا سر خود نہادہ بر ۔۔۔ بہ امید آنکہ روزے بہ شکار خواہی آمد

اور اردو کا ایک شاعر بھی اسی کے قریب قریب ایک خیال بیان کرتا ہے کہ

کیوں وہ صیاد کسی صید پہ توسن ڈالے ۔۔۔ صید جب خود ہی چلے آتے ہوں گردن ڈالے

☆ تُمْسِي الضُّيُوفُ مُشَهَّاةً بِعَقْوَتِهِ . . . . كَأَنَّ أَوْقَاتَهَا فِي الطِّيبِ آصَالُ

ترجمہ: مہمان اس کے دالان میں اپنی مرادیں حاصل کیے ہوئے شام کرتے ہیں گویا سرور و مسرت میں ان کا ہر وقت رنگین شام ہے

لغات: ﴿تُمْسِي﴾...... أَمْسَى يُمْسِي إِمْسَاءً کا مطلب ہے، شام کرنا۔ جس طرح أَصْبَحَ کا مطلب ہے، صبح کرنا۔ پوچھا جاتا ہے "كَيْفَ أَصْبَحْتَ وَ كَيْفَ أَمْسَيْتَ، تیری صبح کیسی گزری اور شام کیسی گزری؟" ﴿ضُيُوفٌ﴾...... جمع ہے ضَيْفٌ کی، بمعنی مہمان۔ ﴿مُشَهَّاةٌ﴾...... اشْتَهٰى يَشْتَهِي دل کا کسی چیز کو چاہنا اور پالینا۔ قرآن میں آتا ہے "وَلَكُمْ فِيهَا مَا

تَشْتَهِي اَنْفُسُكُم؛ جنت میں تمہیں ہر من پسند چیز ملے گی" مُشْتَهَاةٌ کا مطلب ہوگا، جنہیں من پسند چیز مل گئی ہو۔
﴿عَقْوَة﴾......گھر کا دالان، صحن، وغیرہ۔ اسکی جمع عِقَاءٌ آتی ہے۔ ﴿طَيِّبٌ﴾......خوشی، مسرت۔ ﴿آصَالٌ﴾......جمع ہے اَصْلٌ کی، عصر کے بعد، یعنی شام کا وقت۔

تشریح: دن کا وقت کام کاج اور مصروفیت واشتغال کا وقت ہوتا ہے۔ شام فراغت وفرصت اور سرور ومسرت کا وقت ہوتا ہے۔ شاعر (متنبی) کہتا ہے کہ تیرے گھر یہ مہمان ہر وقت یہی محسوس ہوتا ہے کہ اس کے سارے اوقات شام کی طرح رنگین و پر مسرت ہیں۔

☆ لَوِ اشْتَهَتْ لَحْمَ قَارِيهَا لَبَادَرَهَا . . . . خَرَادِلٌ مِنْهُ فِي الشِّيزَى وَ اَوْصَالُ

ترجمہ: اگر وہ چاہیں اپنے میزبان کا گوشت فوراً پیش کر دے گا اس کے پارچے اور قیمہ لکڑی کے تھال میں۔

لغات: ﴿اشْتَهَتْ﴾......اوپر کے شعر میں تشریح گزر چکی ہے۔ ﴿لَحْمٌ﴾......گوشت۔ ﴿قَارِي﴾......قَرَى يَقْرِي قِرًى (ض) بمعنی مہمان نوازی کرنا۔ قَارِيْ میزبان۔ ﴿بَادَرَ يُبَادِرُ مُبَادَرَة﴾......کسی کام کی طرف لپکنا، بلا تاخیر کرنا۔ ﴿خَرَادِلٌ﴾......کہتے ہیں لَحْمٌ خَرَادِيْلُ یعنی گوشت کا قیمہ بنانا، یا چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹنا۔ لَحْمٌ مُفَرَّوْمٌ بھی قیمہ کو کہتے ہیں۔ ﴿شِيزَى﴾......اور شِيزٌ عام طور پر آبنوس کی لکڑی کے ان کنڈوں کو کہتے ہیں جن سے لکڑی کے پیالے بنائے جاتے ہیں۔ ﴿اَوْصَالٌ﴾......جمع ہے وَصْلٌ اور وَصِيْلٌ کی، بمعنی جوڑ مطلب ہے گوشت کے بڑے بڑے پارچے۔

تشریح: وہ اس قدر مہمان نواز ہے کہ اپنا گوشت بھی پیش کرنا پڑے بصد شوق پیش کر سکتا ہے۔

☆ لَا يَعْرِفُ الرُّزْءَ فِي مَالٍ وَ لَا وَلَدٍ . . . . اِلَّا اِذَا حَفَزَ الْاَضْيَافَ تَرْحَالُ

ترجمہ: مال و اولاد کی کوئی مصیبت اس کے لیے مصیبت نہیں ہے ہاں جب مہمان جانے کے لیے ایڑ لگائے۔

لغات: ﴿رُزْءٌ﴾......مصیبت، اس کی جمع اَرْزَاءٌ آتی ہے۔ ﴿اَحْفَزَ﴾......ایڑ لگانا، ہنکانا، جلدی اور تیز چلانا۔ ﴿تَرْحَالُ﴾......کوچ۔

تشریح: عام طور پر مصیبت مال و اولاد ہی کی ہوتی ہے جس کی وجہ سے آدمی افسردہ و دلگیر ہوتا ہے۔ لیکن اسے مال و اولاد کا کوئی دکھ اور پریشانی نہیں ہوتی ہے۔ اس کی وجہ پریشانی مہمانوں کا کوچ کرنا ہوتا ہے۔

وہ گویا شیخ سعدی کی زبان میں کہہ رہا ہوتا ہے کہ

ــ دم لیا تھا نہ قیامت نے ہنوز   پھر تیرا وقت سفر یاد آیا

ــ دیدہ سعدی و دل ہمراہ تست   تا نہ پنداری کہ تنہا میروی

☆ يُرْوِيْ صَدَى الْاَرْضِ مِنْ فَضَلَاتِ مَا شَرِبُوا . . . . مَحْضُ اللِّقَاحِ وَ صَافِي اللَّوْنِ سَلْسَالُ

ترجمہ: سیراب کرتا ہے زمین کو ان کے پیئے ہوئے کا باقی ماندہ، دودھ دینے والی اونٹنیوں کے خالص دودھ اور صاف خوش رنگ حلق سے اترتی چلی جانے والی شراب کا۔

لغات: ﴿يُرْوِيْ﴾......اَرْوَى يُرْوِيْ سیراب کرنا۔ ﴿صَدًى﴾......پیاس۔ "صَدِيَ، سخت پیاسا ہونا"۔ "صَدًى، صدائے باز گشت کو بھی کہتے ہیں"۔ ﴿فَضَلَات﴾......جمع ہے فَضْلَةٌ کی، بمعنی پس خوردہ۔ ﴿مَحْض﴾......خالص دودھ جس میں پانی نہ ڈالا گیا ہو۔ ﴿لِقَاح﴾......جمع ہے لَقُوْحٌ کی، بمعنی دودھ دینے والی اونٹنی۔ ﴿صَافِي اللَّوْنِ﴾......شفاف رنگ والی۔ ﴿سَلْسَالٌ﴾......جو حلق سے اترتی چلی جائے۔

تشریح: وہ مہمانوں کو اتنی فراخ دستی سے اونٹنیوں کا دودھ اور خوش رنگ شرابیں پیش کرتا ہے۔ کہ زمین بھی ان سے محروم نہیں رہتی۔ وہ جام بھرتے ہیں اور پیتے ہیں اور جو بچ جاتی ہے اسے زمین پر گرا دیتے ہیں۔ اسی مضمون کا ایک شعر "فیہ مافیہ، مکاتیب سنائی، جمہرۃ الامثال اور احیاء

علوم الدین" وغیرہ کتابوں میں منقول ہے لیکن اس کے شاعر کا نام نہیں معلوم ہوسکا۔ شعر ہے۔

شَرِبْنَا وَ اَهْرَقْنَا عَلَى الْاَرْضِ فَضْلَةً وَ لِلْاَرْضِ مِنْ كَاْسِ الْكِرَامِ نَصِيْبٌ

☆ تُقْرِى صَوَارِمُهُ السَّاعَاتِ عَبْطَ دَمٍ .... كَاَنَّمَا السَّاعُ نُزَّالٌ و قُفَّالُ

ترجمہ: اس کی تیز کاٹ والی تلواریں تازہ خون سے اوقات کی مہمان نوازی کرتی ہیں۔ گویا اوقات آنے اور جانے والے مہمان ہیں۔

لغات: ﴿تُقْرِى﴾...... مہمان نوازی کرتی ہیں۔ تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔ ﴿صَوَارِمُ﴾...... جمع ہے صَارِمٌ کی بمعنی تیز دھار تلوار۔ ﴿سَاعَاتٌ﴾...... جمع ہے سَاعَةٌ کی، بمعنی اوقات۔ ﴿عَبْطَ دَمٍ﴾...... عَبِيْطٌ تازہ، عَبَطَ يَعْبِطُ (ض) سے، اس کا مطلب ہوتا ہے موٹے اور صحت مند جانور کو ذبح کرنا۔ ﴿سَاعٌ﴾...... جمع ہے سَاعَةٌ کی۔ ﴿نُزَّالٌ﴾...... نازل کی جمع ہے، بمعنی آنے اور اترنے والے۔ ﴿قُفَّالٌ﴾...... جمع ہے قَافِلٌ کی، بمعنی لوٹنے والے۔

تشریح: وہ اوقات کی تازہ خون سے مہمان نوازی کرتا رہتا ہے مطلب یہ ہے ہر وقت مہمانوں کے لئے جانور ذبح کرتا رہتا ہے۔ یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ ہر وقت دشمنوں سے جنگ کرتا رہتا ہے۔ گویا وقت ہی اس کے مہمان ہیں اور مہمان نوازی اس کی سرشت میں شامل ہے۔ لہٰذا وہ اپنے مہمان (گھڑی اور وقت) کو خالی نہیں جانے دیتا اس کی مہمان نوازی ضرور کرتا ہے۔ یعنی ہر وقت اسی کام میں لگا رہتا ہے۔

☆ تَجْرِى النُّفُوْسُ حَوَالَيْهِ مُخَلَّطَةً .... مِنْهَا عُدَاةٌ وَ اَغْنَامٌ وَ آبَالُ

ترجمہ: ملے جلے خون اس کے اردگرد بہتے رہتے ہیں۔ جن میں دشمنوں کا بکریوں کا اور اونٹوں کا خون ہوتا ہے۔

لغات: ﴿تَجْرِى﴾...... جَرٰى يَجْرِى جَرْيًا چلنا، بہنا۔ ﴿نُفُوْسٌ﴾...... جمع ہے نَفْسٌ کی، بمعنی خون۔ ﴿مُخَلَّطَةٌ﴾...... خَلَطَ يَخْلِطُ خَلْطًا (ض) سے، بمعنی گڈمڈ ہونا۔ "خَلَّطَ، گڈمڈ کرنا"۔ اسی سے مُخَلَّطَةٌ مفعول کا صیغہ ہے، بمعنی گڈمڈ کئے ہوئے۔ ﴿عُدَاةٌ﴾...... جمع ہے عَدُوٌّ کی، بمعنی دشمن۔ ﴿اَغْنَامٌ﴾...... جمع ہے غَنَمٌ کی، بمعنی بکریاں۔ ﴿آبَالٌ﴾...... جمع ہے اِبِلٌ کی، بمعنی اونٹ۔

تشریح: کبھی وہ دشمنوں کا خون بہا رہا ہوتا ہے اور کبھی مہمانوں کے لئے بکریوں اور اونٹ کا۔

☆ لَا يَحْرِمُ الْبُعْدُ اَهْلَ الْبُعْدِ نَائِلَهُ .... وَ غَيْرُ عَاجِزَةٍ عَنْهُ الْاُطَيْفَالُ

ترجمہ: دور والوں کی دوری انہیں اس کی بخشش وعطا سے محروم نہیں کرتی اور چھوٹے چھوٹے بچونگڑے بھی اس سے محروم نہیں ہیں۔

لغات: ﴿حَرِمَ يَحْرَمُ﴾...... (س) سے، محروم رہنا۔ ﴿بُعْدٌ﴾...... دوری۔ ﴿نَائِلٌ﴾...... بخشش وعطا۔ ﴿عَاجِزٌ﴾...... کسی کام کو کر نہ سکنے والا۔ ﴿اُطَيْفَالٌ﴾...... طفل، یعنی بچہ۔ اس کی جمع اَطْفَالٌ آتی ہے، بمعنی بچے، اس کی تصغیر اُطَيْفَالٌ بنے گی جس کا مطلب ہوگا، بہت چھوٹے چھوٹے بچے یعنی بچونگڑے۔

تشریح: دور والوں کی دوری اس کی بخشش وعطا سے کیا محروم کرے گی جب کہ بچونگڑے بھی اس کی بخشش وعطا سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

☆ اَمْضَى الْفَرِيْقَيْنِ فِى اَقْرَانِهِ ظُبَةً .... و الْبِيْضُ هَادِيَةٌ و السُّمْرُ ضُلَّالُ

ترجمہ: دونوں فریقوں میں موجود اپنے ہم سروں سے زیادہ کاٹ دار تلوار والا ہے اور تلواریں ٹھیک ٹھیک نشانہ پر لگنے والی اور نیزے ادھر اُدھر ہو جانے والے ہیں۔

لغات: ﴿اَمْضٰى﴾...... زیادہ تیز۔ کہا جاتا ہے "اَلْقَلَمُ اَمْضٰى حَدًّا مِنَ السَّيْفِ، قلم کی کاٹ تلوار کی کاٹ سے زیادہ تیز ہے" ﴿فَرِيْقَيْنِ﴾...... فریق کا تثنیہ۔ اَقْرَانٌ جمع ہے قِرْنٌ کی، بمعنی ہم پلہ، ہم سر، ساتھی۔ ﴿ظُبَةٌ﴾...... دھار۔ ﴿بِيْضٌ﴾...... جمع ہے اَبْيَضُ کی، بمعنی تلواریں۔ ﴿هَادِيَةٌ﴾...... سیدھی جانے والی۔ ﴿سُمْرٌ﴾...... جمع ہے سَمَارٌ کی، بمعنی بانس، نیزے۔

﴿ضُلَّالٌ﴾......جمع ہے ضَالٌّ کی بمعنی بھٹک جانے والا۔

تشریح: مقابلہ کے وقت دو فریق ہوتے ہیں وہ دونوں فریقوں میں موجود اپنے ہم سروں سے زیادہ تلوار کا دھنی ہے اور تلوار نیزوں سے اس لئے بہتر ہوتی ہے کہ نیزے کے نشانہ کے چوک جانے کا احتمال زیادہ ہوتا ہے جب کہ تلوار ٹھیک ٹھیک نشانہ پر پڑتی ہے۔

☆ يُرِيكَ مَخْبَرُهُ اَضْعَافَ مَنْظَرِهِ ... بَيْنَ الرِّجَالِ وَ فِيهَا الْمَاءُ وَ الْآلُ

ترجمہ: اس کا باطن تجھے اس کے ظاہر سے کئی گنا اچھا نظر آئے گا جب کہ لوگ ہیں کچھ پانی اور کچھ سراب۔

لغات: ﴿يُرِيكَ﴾......تجھے دکھائی گا۔ "اَرَاكَ، اس نے تجھے دکھایا"۔ اَرٰى يُرِيْ اِرَاءَةً رُؤْيَةً سے باب افعال۔ ﴿مَخْبَرٌ﴾...... دل، اندر۔ ﴿اَضْعَافٌ﴾...... ضِعْفٌ کی جمع ہے، بمعنی کئی گنا۔ قرآن پاک میں آتا ہے "لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا اَضْعَافًا مُضَاعَفَةً، سود در سود نہ کھاؤ"۔ ﴿مَنْظَرٌ﴾...... جو چیز دیکھی جاتی ہے۔ نَظَرَ يَنْظُرُ (ن) سے، اسم مکان۔ ﴿مَاءٌ﴾...... پانی۔ ﴿آلٌ﴾......سراب۔

تشریح: وہ دیکھنے میں جتنا خوش منظر ہے اس کا دل اس سے بھی زیادہ خوبصورت اور اچھا ہے جب کہ لوگوں میں اچھے بھی ہوتے ہیں بُرے بھی۔ جیسا کہ اردو کے ایک شاعر نے کہا تھا

؎ آنکھ نیلم کی بدن کانچ کا دل پتھر کا ... اپنے شاہکار کو کون اتنی صفائی دے گا؟

☆ وَ قَدْ يُلَقِّبُهُ الْمَجْنُوْنَ حَاسِدُهُ ... اِذَا اخْتَلَطْنَ وَ بَعْضُ الْعَقْلِ عُقَّالُ

ترجمہ: جب تلواریں اور نیزے گڈمڈ ہو جاتے ہیں تو اس کا حاسد اسے دیوانہ کہتا ہے اور بعض عقلیں روکنے والی ہوتی ہیں۔

لغات: ﴿يُلَقِّبُهُ﴾...... لَقَّبَ يُلَقِّبُ کسی کو لقب دینا۔ ﴿مَجْنُوْنٌ﴾...... دیوانہ۔ ﴿حَاسِدٌ﴾...... حسد کرنے والا۔ ﴿اِخْتَلَطْنَ﴾...... اِخْتَلَطَ يَخْتَلِطُ گڈمڈ ہو جانا، یہ جمع مونث غائب کا صیغہ اور اس سے مراد تلواریں اور نیزے ہیں۔ ﴿عُقَّالٌ﴾......روکنے والا۔ اصل میں مویشیوں کے پاؤں میں ہونے والی ایک بیماری کو کہتے ہیں جس سے وہ چل نہیں سکتا۔ اسی سے اَعْقَلَ يَعْقِلُ بھی آتا ہے، جس کا مطلب ہے جانور کا پاؤں باندھنا۔ اور عِقَالٌ اس رسی کو کہا جاتا ہے، جس سے جانور کو باندھا جاتا ہے

تشریح: میدان جنگ میں اس کی حالت دیوانوں کی سی ہوتی ہے لیکن وہاں تو ضرورت ہی دیوانگی کی ہوتی ہے اور اگر وہاں آدمی خرد کی گتھیاں سلجھانے لگے تو کچھ تماشائے لب بام ہی رہے۔ اسی لئے اقبال نے کہا تھا۔

؎ خرد کی گتھیاں سلجھا چکا ہوں یارب میں ... میرے مولا مجھے صاحب جنون کر

☆ يَرْمِيْ بِهَا الْجَيْشَ لَا بُدَّ لَهُ وَ لَهَا ... مِنْ شَقِّهِ وَ لَوْ اَنَّ الْجَيْشَ اَجْبَالُ

ترجمہ: وہ انہیں لے کر لشکر پر چڑھ دوڑتا ہے کہ اس کے لئے اور اس کے بہادر سواروں کے لئے اس لشکر کو چیر دینے کے علاوہ کوئی صورت نہیں ہوتی خواہ وہ لشکر پہاڑوں جیسا ہی کیوں نہ ہو۔

لغات: ﴿يَرْمِيْ﴾...... رَمٰى يَرْمِيْ رَمْيًا پھینکنا، مارنا۔ قرآن پاک میں آتا ہے۔ "وَ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى، اور وہ جو مٹھی آپ نے پھینکی تھی وہ آپ نے نہیں پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی تھی"۔ ﴿جَيْشٌ﴾...... لشکر۔ ﴿لَا بُدَّ﴾...... نہیں کوئی چھٹکارا۔ ﴿شَقٌّ﴾...... پھاڑنا۔ ﴿اَجْبَالٌ﴾...... جمع ہے جَبَلٌ کی بمعنی پہاڑ۔

تشریح: وہ دیوانہ وار دشمن کے لشکر پر پل پڑتا ہے۔ اور وہ دشمن خواہ پہاڑوں جیسا مضبوط و قوی کیوں نہ ہو، اس کی صفوں کو چیرتا ہوا نکل جاتا ہے۔

☆ اِذَا الْعِدٰى نَشِبَتْ فِيْهِمْ مَخَالِبُهُ ... لَمْ يَجْتَمِعْ لَهُمْ حِلْمٌ وَ رِئْبَالُ

ترجمہ: جب اس کے پنجے دشمنوں میں گڑ جاتے ہیں تو ان کا صبر و تحمل اور شیر ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔

لغات: ﴿عِدیٰ﴾...... جمع ہے عَدُوٌّ کی، بمعنی دشمن۔ ﴿نَشِبَتْ﴾...... نَشِبَ یَنْشَبُ (س) سے، بمعنی گاڑنا، پیوست ہو جانا۔
﴿مَخَالِبُ﴾...... جمع ہے مِخْلَبٌ کی، بمعنی پنجے۔ ﴿حِلْمٌ﴾...... صبر و تحمل، دانائی و بردباری۔ ﴿رِئْبَالٌ﴾...... شیر کے کئی ناموں میں سے ایک یہ بھی ہے۔ یہاں رِئْبَال سے مراد ممدوح ہے۔

تشریح: وہ ایک شیر ہے جب وہ دشمن کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے تو دشمن کا صبر، شکیبائی اور عقل و تدبر سب ہوا ہو جاتے ہیں۔ اسے کچھ بھائی نہیں دیتا۔

☆ يَرُوْعُهُمْ مِنْهُ دَهْرٌ صَرْفُهُ أَبَدًا . . . . مُجَاهِرٌ وَ صُرُوْفُ الدَّهْرِ تَغْتَالُ

ترجمہ: زمانہ اس کی طرف سے دشمنوں کو خوفزدہ کرتا ہے جس کے الٹ پھیر کھلم کھلا ہوتے حالانکہ زمانے کے الٹ پھیر یکا یک ارے ڈالتے ہیں۔

لغات: ﴿يَرُوْعُهُمْ﴾...... رَاعَ يَرُوْعُ ڈرانا، خوفزدہ کرنا۔ ﴿دَهْرٌ﴾...... زمانہ۔ ﴿صَرْفٌ﴾...... الٹ پھیر۔ ﴿مُجَاهِرٌ﴾...... کھلم کھلا ہونے والے۔ ﴿جَهَرَ يَجْهَرُ جِهَارًا﴾...... کا مطلب کھلم کھلا کہنا کرنا۔ ﴿صُرُوْفٌ﴾...... حوادث، زمانہ۔
﴿تَغْتَالُ﴾...... بے خبری میں آلیتے ہیں۔ ﴿اِغْتَالَ يَغْتَالُ اِغْتِيَالًا﴾...... اچانک اور بے خبری میں آلینا۔

تشریح: زمانہ اچانک انسانوں کو آلیتا ہے لیکن جب اس کا زمانہ آیا تو گویا زمانے کا چلن بدل گیا کیونکہ جب کسی پر کوئی مصیبت آتی ہے تو یہی کہا جاتا ہے کہ زمانے نے اس کے ساتھ یہ کیا اب یہ اپنے دشمنوں کو آگاہ و متنبہ کر کے ان کو تباہ و برباد کرتا ہے۔

☆ أَنَالَهُ الشَّرَفَ الْأَعْلَى تَقَدُّمُهُ . . . . فَمَا الَّذِيْ بِتَوَقِّيْ مَا أَتَى نَالُوْا

ترجمہ: اس کے آگے بڑھ کر چلنے نے اس کو اعلیٰ شرف سے نوازا اور جس چیز سے اس کے دشمن ڈرتے تھے وہ تو انہیں مل کر رہا۔

لغات: ﴿أَنَالَ يُنَالُ﴾...... دینا۔ نَالَ يَنَالُ سے باب افعال۔ ﴿اَلشَّرَفُ﴾...... عزت و شرف۔ ﴿أَعْلَى﴾...... سب سے بلند تر
﴿تَقَدُّمٌ﴾...... پیش روی، آگے آگے چلنا بڑھنا۔ ﴿يَتَوَقّٰى﴾...... تَوَقّٰى يَتَوَقّٰى سے، بچنے کی کوشش کرنا، ڈرنا۔

تشریح: اس نے آگے بڑھ کر اعلیٰ مقام حاصل کر لیا جب کہ دشمن ڈرتے رہے اور پیچھے دبکے رہے لیکن اس کی پکڑ سے نہ بچ سکے سو اس بزدلی کا انہیں کیا فائدہ ہوا۔

☆ إِذَا الْمُلُوْكُ تَحَلَّتْ كَانَ حِلْيَتَهُ . . . . مُهَنَّدٌ وَ أَصَمُّ الْكَعْبِ عَسَّالُ

ترجمہ: جب دوسرے بادشاہ زیور سے آراستہ ہوں تو اس کا زیور ہندی تلوار اور مضبوط پوروں والا نیزہ ہوتا ہے۔

لغات: ﴿مُلُوْكٌ﴾...... جمع مَلِكٌ کی، بمعنی بادشاہ۔ ﴿تَحَلَّتْ﴾...... تَحَلّٰى يَتَحَلّٰى کا مطلب ہوتا ہے زیور سے آراستہ ہونا۔ حِلْيَةٌ، زیور۔ ﴿مُهَنَّدٌ﴾...... ہندی تلوار۔ ﴿أَصَمُّ﴾...... مضبوط، ٹھوس۔ ﴿كَعْبٌ﴾...... دراصل ہر ابھار کو کہتے ہیں، یہاں نیزے کی پور مراد ہیں۔ ﴿عَسَّالٌ﴾...... عَسَلَ يَعْسِلُ عَسْلًا (ض) نیزے کا تھرتھرانا، مطلب ہوگا بہت تھرتھراتا ہوا نیزہ۔

تشریح: دوسرے بادشاہوں کے زیور عورتوں والے یعنی کنگن و تاج ہوتے ہیں لیکن اس کے زیور مردانہ ہیں کہ ہندی تلوار سے پٹی بند ہو کر ہاتھ میں تھرتھراتا ہوا اور لہراتا ہوا نیزہ ہوتا ہے۔

☆ أَبُوْ شُجَاعٍ أَبُو الشُّجْعَانِ قَاطِبَةً . . . . هَوْلٌ نَمَتْهُ مِنَ الْهَيْجَاءِ أَهْوَالُ

ترجمہ: ابو شجاع حقیقت میں تمام بہادروں کا باپ ہے وہ ایسی دہشت ہے کہ جنگ کی دہشتوں نے اسے اپنی طرف نسبت سے منسوب کیا۔

لغات: ﴿أَبُوْ شُجَاعٍ﴾...... فاتک کی کنیت ہے۔ ﴿أَبُو الشُّجْعَانِ﴾...... شُجْعَان جمع ہے شُجَاعٌ کی، بمعنی بہادر۔
﴿قَاطِبَةً﴾...... سب کے سب، تمام۔ ﴿هَوْلٌ﴾...... دہشت، خوف، ہول۔ ﴿هَيْجَاءُ﴾...... جنگ۔

تشریح: ابوشجاع حقیقت میں تمام جانبازوں کا باپ ہے وہ ایسی دہشت بن چکا ہے کہ جنگ کی دشمنیں بھی خود کو اس کی طرف منسوب کرتی ہیں۔

☆ تَمَلَّکَ الْحَمْدَ حَتّٰی مَا الْمُفْتَخِرِ . . . . فِی الْحَمْدِ حَاءٌ وَلَا مِیْمٌ وَلَا دَالُ

ترجمہ: وہ حمد کا اس طرح مالک بن بیٹھا کہ اب کسی فخر کرنے والے کے لئے نہ حمد کی حا بچی نہ میم اور نہ دال۔

لغات: ﴿تَمَلَّکَ﴾...... مالک ہوگیا۔ ﴿حَمْدٌ﴾...... تعریف۔ ﴿مُفْتَخِرٌ﴾...... اِفْتَخَرَ یَفْتَخِرُ فخر کرنا سے، اسم فاعل کا صیغہ ہے، بمعنی فخر کرنے والے۔

تشریح: اس نے حمد کے تمام مراتب اس طرح حاصل کر لئے ہیں کہ اب کسی دوسرے کے لئے کوئی مرتبہ باقی نہیں رہا۔

☆ عَلَیْهِ مِنْهُ سَرَابِیْلُ مُضَاعَفَةٌ . . . . وَ قَدْ کَفَاهُ مِنَ الْمَاذِیِّ سِرْبَالُ

ترجمہ: اس پر حمد کے تہ بہ تہ پیراہن ہیں حالانکہ جنگ میں ایک ہلکی پھلکی زرہ ہی اس کے لئے کافی تھی۔

لغات: ﴿سَرَابِیْلُ﴾...... جمع ہے سِرْبَالٌ کی بمعنی پیراہن۔ قرآن میں آتا ہے "سَرَابِیْلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ، ان کے لباس گندھک کے ہوں گے"۔ ﴿مُضَاعَفَةٌ﴾...... تہ بہ تہ، تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔ ﴿کَفَاهُ﴾...... کسی چیز کا کافی ہونا۔ ﴿مَاذِیٌّ﴾...... ہلکی پھلکی زرہ۔

تشریح: وہ میدان جنگ میں جاتا ہے تو ہلکی پھلکی زرہ ہی کافی سمجھتا ہے حالانکہ وہ بھاری بھرکم لباس پہننے کا موقع ہے لیکن اگر بات ہو تو مدح و توصیف کے پیراہن کی تو وہ اس نے تہ بہ تہ پہن رکھے ہیں۔

☆ وَ کَیْفَ أَسْتُرُ مَا أُوْلِیْتَ مِنْ حَسَنٍ . . . . وَ قَدْ غَمَرْتَ نَوَالًا أَیُّهَا النَّالُ

ترجمہ: جو اچھائیاں تو نے میرے ساتھ کی ہیں میں انہیں کس طرح چھپا سکتا ہوں تو نے مجھے عطا و بخشش میں ڈھانپ دیا۔ اے نون ہار!۔

لغات: ﴿أَسْتُرُ﴾...... سَتَرَ یَسْتُرُ (ن) سے، چھپانا، میں چھپاؤں۔ ﴿أُوْلِیْتَ﴾...... أَوْلٰی یُوْلِی اِیْلَاءً...... کسی پر فضل و احسان کرنا۔ ﴿حَسَنٌ﴾...... اچھائی، نیکی۔ ﴿غَمَرْتَ﴾...... غَمَرَ یَغْمُرُ (ن) سے، ڈبو دینا، غرق کر دینا۔ ﴿نَوَالٌ﴾...... بخشش و عطا۔ ﴿نَالٌ﴾...... بخشش ہار، دون ہار۔

تشریح: تیرے مجھ پر جو احسانات ہیں میں انہیں کیونکر چھپا سکتا ہوں تو نے اپنی نوازشوں میں مجھے غرق کر دیا ہے میں تیرے احسانات میں ڈوب گیا ہوں اور تو تو ہے ہی بخشش و عطا کرنے والا۔

☆ لَطَفْتَ رَأْیَکَ فِیْ بِرِّیْ وَ تَکْرِمَتِیْ . . . . إِنَّ الْکَرِیْمَ عَلَی الْعَلْیَاءِ یَحْتَالُ

ترجمہ: میرے ساتھ نیکی اور میری عزت افزائی میں تو نے بلند خیال رکھا اور کریم وہی شخص ہمیشہ بلندیوں ہی کی جستجو میں رہتا ہے۔

لغات: ﴿لَطَفْتَ﴾...... تو نے لطف و عنایت کی، چوٹی تک پہنچا دیا۔ ﴿بَرَّ یَبَرُّ بِرًّا﴾...... (ن) سے، احسان۔ ﴿تَکْرِمَةٌ﴾...... کَرَّمَ یُکَرِّمُ تَکْرِمَةً عزت کرنا۔ ﴿عَلْیَاءُ﴾...... جمع ہے عُلُوٌّ کی، بمعنی بلندیاں۔ ﴿یَحْتَالُ﴾...... اِحْتَالَ یَحْتَالُ حیلہ اور کوشش کرنا۔

تشریح: تو نے میرے بارے میں ہمیشہ بلند رائے قائم کی اور کیوں نہ کرتا کہ کریم آدمی ہمیشہ بلندیوں ہی کا طالب و حیلہ جو رہتا ہے۔

☆ حَتّٰی غَدَوْتَ وَ لِلْأَخْبَارِ تَجْوَالُ . . . . وَ لِلْکَوَاکِبِ فِیْ کَفَّیْکَ آمَالُ

ترجمہ: اور تو ایسا ہو گیا کہ تیرے تذکرے پھیلنے لگے اور ستاروں کو بھی تیرے دونوں ہاتھوں سے امیدیں بندھ گئیں۔

لغات: ﴿غَدَوْتَ﴾...... غَدَا یَغْدُوْ سے ہو جانا۔ ﴿أَخْبَارٌ﴾...... جمع ہے خَبَرٌ کی، بمعنی خبر، بات۔ ﴿تَجْوَالٌ﴾...... مصدر ہے بمعنی پھرنا۔ ﴿کَوَاکِبُ﴾...... جمع ہے کوکب کی بمعنی ستارے۔ ﴿آمَالٌ﴾...... أَمَلٌ کی جمع ہے، بمعنی امیدیں۔

تشریح: تیری سخاوت کے تذکرے دنیا میں اس قدر پھیلتے چلے گئے کہ ستارے بھی تیری طرف امید بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔

☆ وَ قَدْ أَطَالَ ثَنَائِي طُولُ لَا بِسِهِ . . . . إِنَّ الثَّنَاءَ عَلَى التِّنْبَالِ تِنْبَالُ

ترجمہ: ممدوح کی بلند قامتی نے میری تعریف کا قد بھی بڑا کر دیا ٹھگنے کی تعریف سے تعریف بھی ٹھگنی ہو جاتی ہے۔

لغات: ﴿أَطَالَ﴾......لمبا کرنا۔ ﴿ثَنَائِيْ﴾......میری تعریف۔ ﴿لَابِسٌ﴾......لفظی ترجمہ ہے، پہننے والا، مطلب ہے جس کی تعریف کی جا رہی ہے۔ ﴿تِنْبَالٌ﴾......ناٹے قد والا ٹھگنا۔

تشریح: جب کسی بڑے آدمی کی تعریف کی جائے تو خود وہ بات وقیع وقد آور ہو جاتی ہے اور چھوٹے کی بات سے اس بات کا قد بھی چھوٹا ہو جاتا ہے۔

☆ إِنْ كُنْتَ تَكْبُرُ أَنْ تَخْتَالَ فِي بَشَرٍ . . . . فَإِنَّ قَدْرَكَ فِي الْأَقْدَارِ يَخْتَالُ

ترجمہ: اگر تو اسے بڑی بات سمجھتا ہے کہ تو انسانوں میں فخر اور غرور سے چلے تو تیرا مرتبہ و مقام بھی دوسرے مراتب کے درمیان غرور کرتا ہے۔

لغات: ﴿تَخْتَالُ﴾...... اِخْتَالَ يَخْتَالُ سے، بمعنی غرور سے چلنا، قرآن میں آتا ہے "إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ، اللہ کسی شیخی خورے مغرور کو پسند نہیں کرتا"۔ ﴿قَدْر﴾......مقام، مرتبہ اس کی جمع اقدار ہے۔

☆ كَأَنَّ نَفْسَكَ لَا تَرْضَاكَ صَاحِبَهَا . . . إِلَّا وَ أَنْتَ عَلَى الْمِفْضَالِ مِفْضَالُ

ترجمہ: گویا تیرا دل اور ضمیر اس وقت تک تجھ سے خوش نہیں ہوگا اور تیرے ساتھ نہیں ہوگا جب تک کہ تو ہر بڑے فضل والے سے بڑا فضل والا نہ ہو جائے۔

لغات: ﴿نَفْسٌ﴾......کئی معانی میں سے ایک دل بھی ہے۔ یہ کلمہ مونث سماعی ہے۔ ﴿تَرْضَاكَ﴾......رَضِيَ يَرْضَى رِضْوَانًا (س) سے خوش ہونا، راضی ہونا۔ ﴿مِفْضَالٌ﴾......مِفْعَالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، بمعنی بہت فضیلت و بزرگی والا۔

تشریح: یوں لگتا ہے کہ تیرا اندر اس وقت تجھ سے خوش نہیں ہوتا جب تک کہ تو فضل و کمال میں بڑے بڑوں کو پیچھے نہ چھوڑ جائے۔

☆ وَ لَا تَعُدُّكَ صَوَّانًا لِمُهْجَتِهَا . . . . إِلَّا وَ أَنْتَ لَهَا فِي الرَّوْعِ بَذَّالُ

ترجمہ: اور وہ اس وقت تک تجھ کو اپنا محافظ نہیں سمجھتا جب تک کہ تو اسے مقامات خوف میں صرف نہ کر دے۔

لغات: ﴿تَعُدُّكَ﴾......عَدَّ يَعُدُّ سے، گننا، شمار کرنا۔ ﴿صَوَّانٌ﴾......صَانَ يَصُوْنُ (ن) سے حفاظت کرنا، بچانا۔ اس کا فاعل صَائِنٌ ہوگا۔ صَوَّانٌ، فَعَّالٌ کے وزن پر اسم مبالغہ کا صیغہ ہے، بمعنی بہت حفاظت کرنے والا۔ ﴿مُهْجَةٌ﴾......روح۔ ﴿رَوْعٌ﴾......مقامات خوف۔ ﴿بَذَّالٌ﴾......صَوَّانٌ کی ضد ہے، بمعنی بہت خرچ کرنے والا۔

تشریح: تیرا اندر اس وقت مطمئن و شاد ہوتا ہے جب تو جنگوں اور خوف و خطر کے مقامات میں اسے الجھائے رکھے اور اس طرح تو اپنے اندر کی حفاظت کرتا ہے۔

☆ لَوْ لَا الْمَشَقَّةُ سَادَ النَّاسُ كُلُّهُمْ . . . . الْجُوْدُ يُفْقِرُ وَ الْإِقْدَامُ قَتَّالُ

ترجمہ: اگر اس میں مشقت و جاں گدازی نہ ہوتی تو سب کے سب لوگ ہی میر و سردار بن جاتے۔ مگر بخشش آدمی کو فقیر بنا دیتی اور اقدام و پیش روی بڑی قاتل چیز ہے۔

لغات: ﴿مَشَقَّةٌ﴾......شَقَّ يَشُقُّ مَشَقَّةً (ن) سے، کسی کام کا دشوار ہونا۔ ﴿سَادَ﴾......میر و سردار بننا۔ ﴿جُوْدٌ﴾......سخاوت۔ ﴿يُفْقِرُ﴾......أَفْقَرَ يُفْقِرُ فقیر و قلاش کر دینا۔ ﴿إِقْدَامٌ﴾......أَقْدَمَ يُقْدِمُ إِقْدَامًا پیش رو بننا۔ ﴿قَتَّالٌ﴾......اسم مبالغہ کا

صیغہ ہے، بمعنی بہت قتل کرنے والا۔

تشریح: اگر میر کارواں بننا اتنا ہی آسان ہوتا تو آج ہر شخص اس مرتبہ پر فائز ہوتا۔ اس کے لئے بڑی مشقت و جاں گدازی کی ضرورت ہے۔ اور بخشش و عطا سے فقر و تنگدستی اور اقدام سے مرجانے تک کی نوبت آجاتی ہے۔

☆ وَ إِنَّمَا يَبْلُغُ الْإِنْسَانُ طَاقَتَهُ . . . . مَا كُلُّ مَا شِيَةٍ بِالرَّحْلِ شِمْلَالٌ

ترجمہ: اور انسان اپنی طاقت ہی سے کسی مقام تک پہنچتا ہے۔ ہر اونٹنی پالان لے کر سبک رفتاری سے نہیں چل سکتی۔

لغات: ﴿يَبْلُغُ﴾...... بَلَغَ يَبْلُغُ بُلُوْغًا (ن) بمعنی پہنچنا۔ ﴿مَاشِيَةٌ﴾...... چلنے والی، مَشٰى يَمْشِي مَشْيًا، چلنا۔ ﴿رَحْلٌ﴾......کجاوہ، پالان، محمل۔ ﴿شِمْلَالٌ﴾......سبک رفتار۔

تشریح: انسان اپنی کوشش و محنت ہی سے اپنے مقام و منصب تک پہنچتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اشعار میں ہے

يقدر الكدّ تُكْتَسَبُ الْمَعَالِيْ وَ مَنْ طَلَبَ الْعُلٰى سَهِرَ اللَّيَالِيْ

کوشش و محنت ہی کے مطابق بلندیاں حاصل کی جاتی ہیں۔ جو بلندی کا طالب ہو راتوں کو جاگے۔

حضورﷺ کی ایک حدیث مبارکہ ہے۔ "النَّاسُ كَابِلٍ مائة لَا تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً، لوگ ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں تمہیں سواری کے قابل ایک بھی نہیں ملے گا۔

☆ إِنَّا لَفِيْ زَمَنٍ تَرْكُ الْقَبِيْحِ بِهِ . . . . مِنْ أَكْثَرِ النَّاسِ إِحْسَانٌ وَ إِجْمَالٌ

ترجمہ: ہم ایک ایسے زمانے میں ہیں کہ اس میں برائی نہ کرنا ہی اکثر لوگوں کا احسان و نیکی ہے۔

لغات: ﴿قَبِيْحٌ﴾...... برا، بری بات۔ ﴿إِحْسَانٌ﴾......احسان۔ ﴿إِجْمَالٌ﴾......نیکی۔ جَمَلَ يَجْمُلُ جمالًا خوش سیرت و خوش شکل ہونا۔

تشریح: ہم جس وقت سے گزر رہے ہیں اس میں اکثر لوگوں کا احسان و نیکی ہی ہے کہ وہ کسی کے ساتھ برائی نہ کریں اور کسی کو نقصان نہ پہنچائیں نیکی کرنا تو دور کی بات ہے ایذا رسانی ہی سے معاف رکھیں تو یہ ان کا بڑا احسان ہے

☆ ذِكْرُ الْفَتٰى عُمْرُهُ الثَّانِيْ وَ حَاجَتُهُ . . . . مَا قَاتَهُ وَ فُضُوْلُ الْعَيْشِ أَشْغَالُ

ترجمہ: نوجوان کی یاد اور تذکرہ اس کی دوسری عمر ہوتی ہے اس کی ضرورت اتنی ہی ہے جس سے وہ جی سکے باقی سب سامان عیش بیکار مشاغل ہیں۔

لغات: ﴿فَتٰى﴾......نوجوان اس کی جمع فِتْيَةٌ آتی ہے۔ قرآن میں اصحاب کہف کے بارے میں آتا ہے۔ "إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوْا، یہ چند نوجوان تھے جو ایمان لائے"۔ ﴿قَاتَ يَقُوْتُ قُوْتًا﴾...... (ن) روزی و رزق دینا۔ ﴿فُضُوْلٌ﴾......زائد از حاجت۔ ﴿عَيْشٌ﴾......زندگی۔ ﴿أَشْغَالٌ﴾......جمع ہے شُغْلٌ کی، بمعنی کام شغل۔

تشریح: دنیا میں نیک نامی اور انسان کا تذکرہ باقی رہ جائے تو گویا یہ اس کی دوسری عمر ہے۔ پنجابی کے مشہور صوفی شاعر وارث شاہ کہتے ہیں۔

؎ وارث شاہ میاں سدا جیوندے نے جنہاں کیتیاں نیک کمائیاں نے

اور اپنے بارے میں کہتے ہیں۔

؎ وارث شاہ اساں مرنا ناہیں گور پیا کوئی ہور

اور یہ واقعی بڑی سچی بات ہے کہ انسان کو اتنا ہی مال و اسباب کافی ہے جس سے اس کے جسم اور روح کا رشتہ جڑا رہے باقی سب بیکار باتیں ہیں۔ کہ

ع سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں۔

و قال يمدحه و كان سيف الدولة قد أمر غلمانه أن يلبسو و قصده ميافارقين في خمسة آلاف من الجند و ألفين غلمانه ليزوز قبر و الدته و ذلك سنة و ثلاثين و ثلمائة

ترجمہ: متنبی نے میافارقین کے مقام پر سیف الدولہ کی تعریف کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔ سیف الدولہ نے اپنے لشکر کو سواروں اور تجافیف (زرہیں کی طرح کا بچاؤ کے لئے پہنے جانے والا لباس) ہتھیاروں اور ساز و سامان سے آراستہ ہونے کا حکم دیا۔ یہ شوال ۳۳۸ھ کی بات ہے۔

☆ إِذَا كَانَ مَدْحٌ فَالنَّسِيبُ الْمُقَدَّمُ ... أَكُلُّ فَصِيحٍ قَالَ شِعْرًا مُتَيَّمُ

ترجمہ: یہ کیا ضروری ہے کہ ہر مدح سے پہلے تشبیب کہی جائے؟ کیا ہر فصاحت والا جو شعر کہے کسی کی محبت کا دیوانہ ہوتا ہے۔

لغات: ﴿مَدْحٌ﴾...... مَدَحَ يَمْدَحُ (ف) سے، بمعنی تعریف کرنا۔ ﴿نسيب﴾...... معشوقاؤں کے متعلق عشقیہ اشعار کہنا۔ ﴿مُقَدَّم﴾...... قَدَّمَ يُقَدِّمُ سے اسم مفعول کا صیغہ، بمعنی شروع میں لائی گئی چیز۔ ﴿فصيح﴾...... فَصُحَ يَفْصُحُ (ک) سے، بمعنی خوش بیانی، فصيح اسم فاعل کا صیغہ ہے، بمعنی خوش بیان۔

تشریح: عرب شعراء کا یہ مروج اسلوب ہے کہ کسی کے قصیدے سے پہلے معشوقاؤں کے بارے میں کچھ عاشقانہ اشعار کہتے ہیں اسے اصطلاح میں تشبیب کہتے ہیں۔ متنبی کہتا ہے کہ یہ کیا ضروری ٹھہرا کہ ہر قصیدے سے پہلے تشبیب کہی جائے۔

☆ لَحُبُّ ابْنِ عَبْدِ اللهِ أَوْلَى فَإِنَّهُ ... بِهِ يُبْدَأُ الذِّكْرُ الْجَمِيلُ وَ يُخْتَمُ

ترجمہ: ابن عبداللہ کی محبت کا مقام سب سے برتر ہے کہ اسی سے حسن بیان شروع ہو کر اسی پر ختم ہو جائے۔

لغات: ﴿حُبٌّ﴾...... محبت۔ ﴿ابْنُ عَبْدِ اللهِ﴾...... یعنی سیف الدولہ ابن عبداللہ۔ ﴿يُبْدَأُ﴾...... بَدَأَ يَبْدَأُ بَدْأً (ن) سے، واحد مجہول مضارع کا صیغہ ہے، بمعنی شروع کیا جاتا ہے۔ ﴿الذِّكْرُ﴾...... یاد۔ ﴿الْجَمِيلُ﴾...... اچھی۔ ﴿يُخْتَمُ﴾...... خَتَمَ يَخْتِمُ خَتْمًا (ض) سے، واحد مجہول مضارع کا صیغہ، بمعنی ختم کیا جاتا ہے۔

تشریح: اپنی محبت تو ابن عبداللہ ہی سے ہے اور وہی اپنا محبوب و معشوق ہے۔ بقول شاعر کہ

ہم محبت میں بھی توحید کے قائل ہیں فراز ... ایک ہی شخص کو محبوب کئے پھرتے ہیں

لہٰذا اپنے قصیدے اسی کے ذکر جمیل سے شروع ہوتے ہیں اور اسی کے ذکر پر ختم ہوتے ہیں۔ فارسی کا ایک شاعر کہتا ہے۔

نہ شبنم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم ... چوں غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم

☆ أَطَعْتُ الْغَوَانِي قَبْلَ مَطْمَحِ نَاظِرِي ... إِلَى مَنْظَرٍ يَصْغُرْنَ عَنْهُ وَ يَعْظُمُ

ترجمہ: اسے دیکھنے سے پہلے میں ان حسیناؤں کی بہت فرماں برداری کر چکا جو آرائش و زینت سے بے نیاز ہیں اب وہ بے وقعت ہو گئیں اور اس کی عظمت بڑھ گئی۔

لغات: ﴿أَطَعْتُ﴾...... أَطَاعَ يُطِيعُ إِطَاعَةً سے واحد متکلم کا صیغہ بمعنی میں نے اطاعت کی۔ اس کا مجرد طَاعَ يَطُوعُ طَوْعًا (ن) آتا ہے، بمعنی فرمانبردار و مطیع ہونا۔ ﴿غواني﴾...... جمع ہے غَانِيَةٌ کی، بمعنی آرائش سے بے نیاز، خوب صورت اور پاک دامن عورت۔ ﴿مطمح﴾...... طَمَحَ يَطْمَحُ (ف) سے، نگاہ اٹھانا۔ اس کا مصدر طَمَاحًا اور طُمُوحًا آتے ہیں۔ مَطْمَحُ نظر، محل نظر۔ ﴿يَصْغُرْنَ﴾...... صَغُرَ (س، ک) سے، بمعنی حقیر و بے وقعت ہو جانا۔ جمع مؤنث غائب مضارع کا صیغہ ہے۔ ﴿يَعْظُمُ﴾...... عَظُمَ يَعْظُمُ (ک) ﴿عَظَامَةٌ﴾...... بمعنی عظیم و بڑا ہونا۔ واحد مذکر مجہول مضارع کا صیغہ ہے۔

تشریح: جب تک تجھے نہ دیکھا تو زمانے کے حسیناؤں کی ناز برداری کرتا رہا جب سے تجھے دیکھ لیا ہے نظر میں کوئی جچتا ہی نہیں۔

☆ تَعَرَّضَ سَيْفُ الدَّوْلَةِ الدَّهْرَ كُلَّهُ ۔۔۔۔ يُطَبِّقُ فِي أَوْصَالِهِ وَ يُصَمِّمُ

ترجمہ: سیف الدولہ پورے زمانے سے برسر پیکار ہو گیا اس کے جوڑ و بند توڑ دیئے اور گہرے زخم لگائے۔

لغات: ﴿تَعَرَّضَ﴾...... دوبدو ہونا، سامنے آنا۔ ﴿دَهْرٌ﴾...... زمانہ۔ ﴿يُطَبِّقُ﴾...... طَبَّقَ يُطَبِّقُ تَطْبِيْقًا جوڑ کاٹنا۔ ﴿أَوْصَالٌ﴾...... جمع ہے وَصْلٌ کی، بمعنی جوڑ بند۔ ﴿يُصَمِّمُ﴾...... صَمَّمَ يُصَمِّمُ تَصْمِيْمًا کا مطلب ہوتا ہے خوب گہرا گھاؤ لگانا۔

تشریح: سیف الدولہ نے زمانے کی ہر چیز کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیا زمانے پر اپنی فتوحات اور کامیابیوں کے گہرے اثرات چھوڑے۔

☆ فَجَازَ لَهُ حَتَّى عَلَى الشَّمْسِ حُكْمُهُ ۔۔۔۔ وَ بَانَ لَهُ حَتَّى عَلَى الْبَدْرِ مِيْسَمُ

ترجمہ: اس کے لئے سورج پر حکم چلانا بھی درست و روا ہے اور چودھویں کے چاند پر بھی اس کا داغ نظر آیا ہے۔

تشریح: اس کا حکم سورج اور چاند پر بھی چلتا ہے اور یہ جو چودھویں کے چاند میں داغ نظر آتے ہیں یہ اس کی غلامی کے داغ ہیں۔

☆ فَلَمْ يَخْلُ مِنْ نَصْرٍ لَهُ مَنْ لَهُ يَدٌ ۔۔۔۔ وَ لَمْ يَخْلُ مِنْ شُكْرٍ لَهُ مَنْ لَهُ فَمُ

ترجمہ: سو کوئی ہاتھ ایسا نہیں ہے جو اس کی مدد نہ کرتا ہو اور کوئی منہ ایسا نہیں جو اس کا شکر نہ کرتا ہو۔

لغات: ﴿لَمْ يَخْلُ﴾...... خَلَى يَخْلُوْ خُلُوًّا خالی ہونا۔ ﴿نَصْرٌ﴾...... مدد۔ ﴿فَمٌ﴾...... منہ۔

تشریح: ہر طاقت و قوت والا اسی کا مددگار و ناصر ہے سب اسی کی قوت و سلطانی میں اضافہ کر رہے ہیں اور ہر شخص اس کا شکر گزار ہے۔

☆ كَأَنَّ الْعِدَا فِي أَرْضِهِمْ خُلَفَاؤُهُ ۔۔۔۔ فَإِنْ شَاءَ حَازُوْهَا وَ إِنْ شَاءَ سَلَّمُوْا

ترجمہ: گویا دشمن اپنے اپنے علاقوں میں اسی کے خلیفہ ہیں۔ یہ چاہے تو وہ علاقوں کو اپنے پاس رکھیں اور چاہے تو اس کے سپرد کر دیں

لغات: ﴿عِدَا﴾...... عَدُوٌّ کی جمع ہے۔ ﴿خُلَفَاءُ﴾...... جمع ہے خَلِيْفَةٌ کی، بمعنی نائب، پیچھے آنے والا۔ خَلَفَ يَخْلُفُ خِلَافَةً (ن) سے۔ ﴿شَاءَ﴾...... شَاءَ يَشَاءُ چاہنا۔ ﴿حَازُوْهَا﴾...... حَازَ يَحُوْزُ حَوْزًا (ن) سے، بمعنی رکھنا، جمع کرنا۔ ﴿سَلَّمُوْا﴾...... سَلَّمَ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا سے، سپرد کر دینا۔

تشریح: وہ جس علاقے پر جب قبضہ کرنا چاہے کر سکتا ہے گویا ان علاقوں کے حکمران اسی کے نامزد کردہ خلفاء ہیں کہ یہ چاہے تو وہ علاقے ان کے پاس رہیں اور یہ چاہے تو وہ اس کے سپرد کر دیں۔

☆ وَ لَا كُتُبَ إِلَّا الْمَشْرَفِيَّةُ عِنْدَهُ ۔۔۔۔ وَ لَا رُسُلَ إِلَّا الْخَمِيْسُ الْعَرَمْرَمُ

ترجمہ: اس کے پاس فرمان نامے نہیں تلواریں ہی ہوتی ہیں اور اسکے ایلچی لشکر بے شمار ہوتے ہیں۔

لغات: ﴿كُتُبٌ﴾...... جمع ہے كِتَابٌ کی بمعنی کتاب، تحریر، فرمان نامہ، خط وغیرہ۔ ﴿مَشْرَفِيَّةٌ﴾...... تلوار۔ ﴿رُسُلٌ﴾...... جمع ہے رَسُوْلٌ کی بمعنی قاصد، ایلچی۔ ﴿خَمِيْسٌ﴾...... لشکر۔ ﴿عَرَمْرَمٌ﴾...... لشکر بے شمار۔

تشریح: وہ فرمان نامے اور تحریریں نہیں تلوار بھیجتا ہے اور قاصد و ایلچی نہیں بڑے بڑے لشکر روانہ کرتا ہے۔ یعنی ترکش و باغی کے لئے اس کے پاس کوئی رعایت نہیں ہے۔

☆ وَ لَمْ يَخْلُ مِنْ أَسْمَائِهِ عُوْدُ مِنْبَرٍ ۔۔۔۔ وَ لَمْ يَخْلُ دِيْنَارٌ وَ لَمْ يَخْلُ دِرْهَمُ

ترجمہ: اور کوئی منبر اس کے ناموں سے خالی نہیں ہے اور نہ کوئی دینار اور درہم اس کے نام سے خالی ہے۔

لغات: ﴿أَسْمَاءٌ﴾...... جمع ہے اسم کی بمعنی نام۔ ﴿عُوْدٌ﴾...... لکڑی۔ ﴿مِنْبَرٌ﴾...... منبر۔ ﴿دِيْنَارٌ اور دِرْهَمٌ﴾...... سکوں کے نام۔

تشریح: پرانے زمانے میں خطباء حکمران وقت کے نام کا خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ شاعر کہتا ہے کہ ہر منبر سے تیرے ہی نام کا خطبہ پڑھا جا رہا

ہے۔اور سکے بھی حکمران وقت کے نام سے ڈھالے جاتے تھے۔ متنبی کہتا ہے کہ ہر دینار و درہم پر تیرا ہی نام نظر آتا ہے۔

☆ ضَرُوْبٌ وَ مَا بَيْنَ الْحُسَامَيْنِ ضَيِّقٌ . . . . بَصِيْرٌ وَ مَا بَيْنَ الشُّجَاعَيْنِ مُظْلِمٌ

ترجمہ: ماہر جنگ باز ہے اس وقت کا جب کہ دو تلواروں کے درمیان فاصلہ بہت تھوڑا رہ جائے اور جب دو بہادروں کے درمیان اندھیرا ہو جائے تو یہ دیکھنے والا ہے۔

لغات: ﴿ضَرُوْبٌ﴾...... اسم مبالغہ ہے، بمعنی لڑاکا۔ ﴿حُسَامَيْنِ﴾...... حُسَامٌ (تیز کاٹ والی تلوار) کا تثنیہ ہے، بمعنی دو تلواریں ﴿ضَيِّقٌ﴾...... تنگ۔ ﴿بَصِيْرٌ﴾...... دیکھنے والا۔ ﴿شُجَاعَيْنِ﴾...... شجاع کا تثنیہ ہے، بمعنی دو بہادر۔ ﴿مُظْلِمٌ﴾...... تاریکی۔

تشریح: جب کہ دو تلواروں کے درمیان فاصلہ بہت تھوڑا رہ جائے اور جب بڑے بڑوں کے حوصلے پست ہو جائیں اس وقت وہ بڑی مہارت سے جنگ لڑتا اور تلوار کے جوہر دکھاتا ہے اور جب دو بہادروں کے درمیان تاریکی ہو جائے کسی کو کچھ بھائی نہ دے تو اسے خوب نظر آتا ہے۔

☆ تُبَارِيْ نُجُوْمَ الْقَذْفِ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ . . . . نُجُوْمٌ لَهُ مِنْهُنَّ وَرْدٌ وَ اَدْهَمُ

ترجمہ: مقابلہ کرتے ہیں سنگسار کرنے والے ستاروں کا ہر رات اس کے ستارے جن میں کچھ گلاب رنگ اور کچھ مشکی ہیں۔

لغات: ﴿تُبَارِيْ﴾...... بَارٰى يُبَارِيْ مُبَارَاةً مقابلہ کرنا۔ ﴿نُجُوْمُ الْقَذْفِ﴾...... سنگسار کرنے والے ستارے، شہاب ثاقب۔ یہ جو رات کو آسمان سے ٹوٹ کر گرتے ہوئے ستارے نظر آتے ہیں انہیں کہا جاتا ہے۔ انہیں سنگسار کرنے والے اس لئے کہا گیا کہ قرآن میں آتا ہے کہ شیاطین کائنات کے راز معلوم کرنے پر آسمانوں پر جاتے ہیں تو ان کو پتھر مارے جاتے ہیں۔ ''وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا''۔ ﴿وَرْدٌ﴾...... پھول۔ ﴿وَرْدَةٌ﴾...... گلاب۔ ﴿اَدْهَمُ﴾...... کالا، مشکی۔

تشریح: آسمان سے ٹوٹنے والے ستارے جس برق رفتاری کے ساتھ گرتے ہیں اسی برق رفتاری سے اس کے مشکی اور پھول رنگ گھوڑے دشمن پر جھپٹتے ہیں بلکہ اس سے بھی تیز گویا ان گھوڑوں کا ان ستاروں کے ساتھ مقابلہ ہو رہا ہے۔

☆ يَطَأْنَ مِنَ الْاَبْطَالِ مَنْ لَاحَمَلْنَهُ . . . . وَ مِنْ قَصَدِ الْمُرَّانِ مَا لَا يُقَوَّمُ

ترجمہ: یہ روندتے چلے جاتے ہیں ان بہادروں کو جو ان پر سوار نہیں ہوتے اور ان ٹوٹے ہوئے نیزوں کو جو سیدھے نہیں کئے جاتے۔

لغات: ﴿وَطِئَ يَطَأُ وَطْئًا﴾...... (س) سے جمع مؤنث غائب ماضی کا صیغہ ہے۔ ﴿اَبْطَالٌ﴾...... جمع ہے باطل کی، بمعنی بہادر، ہیرو۔ ﴿قِصَدٌ﴾...... جمع ہے قِصْدَةٌ کی، بمعنی ٹکڑے۔ ﴿مُرَّانٌ﴾...... جمع ہے مُرَّانَةٌ کی، بمعنی سخت اور لچکدار نیزے۔

تشریح: اس کے گھوڑے دشمن کے بہادروں کو روندتے چلے جاتے ہیں اور جسموں میں پیوست ٹوٹے ہوئے نیزے پامال کرتے چلے جاتے ہیں۔

☆ فَهُنَّ مَعَ السِّيْدَانِ فِي الْبَرِّ عُسَّلٌ . . . . وَ هُنَّ مَعَ النِّيْنَانِ فِي الْمَاءِ عُوَّمُ

ترجمہ: وہ گھوڑے خشکی میں بھیڑیوں کے ساتھ ساتھ سرپٹ دوڑنے والے ہیں اور پانی میں مچھلیوں کے ساتھ تیرنے والے ہیں۔

لغات: ﴿سِيْدَانٌ﴾...... جمع ہے سِيْدٌ کی، بمعنی بھیڑیا۔ ﴿بَرٌّ﴾...... خشکی۔ ﴿عُسَّلٌ﴾...... جمع ہے عَاسِلٌ کی، عَسَلَ يَعْسِلُ عُسُوْلًا (ض) سے، دشمن کے تعاقب میں دوڑنا۔ ﴿النِّيْنَانُ﴾...... جمع ہے اَلنُّوْنُ کی، بمعنی مچھلی۔ قرآن میں حضرت یونس علیہ السلام کا لقب ''ذوالنون'' (مچھلی والا) آیا ہے۔ ﴿عُوَّمٌ﴾...... جمع ہے عَائِمٌ کی، بمعنی تیرنے والا، اس کا باب عَامَ يَعُوْمُ عَوْمًا (ن) بمعنی تیرنا آتا ہے۔

تشریح: بری علاقہ ہو کہ بحری اس کے گھوڑے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ جس طرح کہ علامہ اقبال نے کہا تھا کہ۔

دشت تو دشت ہے دریا نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

☆ وَ مِنَّ مَعَ الغِزلانِ فی الوادِ کُمَّنٌ . . . . وَ مِنَّ مَعَ العقبانِ فی النِّیقِ حُوَّمُ

ترجمہ: اور کبھی وادیوں میں ہرنوں کے ساتھ چھپ جانے والے ہیں اور کبھی شاہینوں کے ساتھ پہاڑوں کی چوٹیوں پر گھومنے والے ہیں۔

لغات: ﴿غِزلان﴾...... جمع ہے غَزال کی، بمعنی ہرنی، ہرن کا بچہ۔ ﴿وَاد﴾...... وادی، اس کی جمع اَوْدِیَۃ آتی ہے۔ قرآن میں مکہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت "وَادٍ غَیرِ ذِی زَرعٍ، بے آب وگیاہ وادی" کہا گیا ہے۔ ﴿کُمَّن﴾...... کَمَنَ یَکْمُنُ کُمُونًا (ن،س) سے، بمعنی چھپنا۔ اس کا فاعل کَامِنٌ اور اس کی جمع کُمَّنٌ بمعنی چھپنے والے۔ عربی میں کہا جاتا ہے "ہُنَا مُکْمِنُ السِّرِّ، اسی میں یہ راز پوشیدہ ہے" یا مثلاً اسی "مُکْمِنُ التَّقَدُّمِ، ترقی کا راز" وغیرہ۔ ﴿عِقْبَان﴾...... جمع ہے عِقَاب کی، بمعنی عقاب، شاہین۔ ﴿نِیق﴾...... پہاڑ کی چوٹی۔ اس کی جمع نِیَاق اور اَنْیَاق آتی ہے۔ ﴿حُوَّم﴾...... جمع حَائِم کی، بمعنی منڈلانے والا، حَامَ یَحُومُ حَوْمًا سے۔

تشریح: کوئی جگہ اس کے گھوڑوں کی رسائی اور دسترس سے باہر نہیں ہے۔ وادیاں ہوں کہ پہاڑوں کی چوٹیاں وہ اپنے گھوڑوں کو لے کر ہر جگہ پہنچ سکتا ہے۔

☆ إذَا جَلَبَ النَّاسُ الوَشِیجَ فَانَّهُ . . . . بِهِنَّ وَ فِی لَبَّاتِهِنَّ یُحَطِّمُ

ترجمہ: لوگ نیزوں کے لئے لکڑی دور دور سے لاتے ہیں اور وہ نیزے ان گھوڑوں کے ذریعہ اور ان کی چھاتیوں میں توڑ دیتا ہے۔

لغات: ﴿جَلَبَ﴾...... جَلَبَ یَجْلُبُ جلبًا (ن،ض) سے، بمعنی لانا، کھینچنا، حاصل کرنا۔ ﴿وَشِیْج﴾...... ایک درخت کا نام ہے جس کی لکڑی سے نیزے تیار کئے جاتے تھے۔ ﴿لُبَّات﴾...... جَمْعُ لُبَّۃ کی، سینے کے اوپر والے حصے کو کہتے ہیں۔ ﴿یُحَطِّم﴾...... حَطَمَ یَحْطِمُ حَطْمًا سے باب تفعیل، یعنی خوب توڑ دیتا ہے۔

تشریح: لوگ بیچارے بڑی مشکل سے دور دراز مقامات سے لکڑی لا کر نیزے تیار کرتے ہیں اور وہ بڑی شان استغناء کے ساتھ وہ نیزے انہی کے سینوں میں توڑ دیتا ہے۔

☆ بِغُرَّتِهِ فی الحَرْبِ وَ السِّلْمِ و الحجا . . . . وَ بَذْلِ اللُّهَا وَ الحَمْدِ وَ المَجْدِ مَعْلَمُ

ترجمہ: جنگ ہو کہ امن عقل و دانائی کی بات ہو کہ سخاوت و فیاضی کی یا تعریف و بزرگی کی سب کا نشان ہے۔

لغات: ﴿غُرَّۃ﴾...... روشن چہرہ، پیشانی۔ ﴿حَرْب﴾...... جنگ۔ ﴿سِلْم﴾...... امن۔ ﴿حِجٰی﴾...... عقل و دانائی، عرب کا ایک روایتی کردار ہے جو بڑی حکمت و دانائی کی باتیں بتاتا ہے۔ ﴿بَذْل﴾...... خرچ کرنا۔ ﴿لُهٰی﴾...... جمع ہے لُہْوَۃ کی یا لُہْیَۃ کی، بمعنی تحفہ۔ ﴿حَمْد﴾...... تعریف۔ ﴿مَجْد﴾...... بزرگی۔ ﴿مَعْلَم﴾...... علامت، کسی چیز کا نشان۔

تشریح: جنگ ہو کہ امن، عقل و دانائی کی بات ہو کہ سخاوت کی۔ اکثر شارحین نے یہاں لُہٰی لام کے ضمہ کے ساتھ پڑھا ہے، لیکن اگر اسے لَہٰی لام کے فتحہ کے ساتھ پڑھ لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ عقل و دانائی کی بات ہو کہ تفریح و خوش وقتی کی لَہْو سے، یا تعریف و بزرگی کی۔ یہ سب باتیں اس میں موجود ہیں اور وہ جانتا ہے کہ کس وقت کس انداز کو اختیار کرنا ہے۔

☆ یُقِرُّ لَهُ بِالفَضْلِ مَنْ لا یَوَدُّهُ . . . . وَ یَقْضِی لَهُ بِالسَّعْدِ مَنْ لا یُنَجِّمُ

ترجمہ: اس سے دوستی نہ رکھنے والا بھی اس کے فضل کا اقرار کرتا ہے۔ اور فن نجوم نہ جاننے والا بھی اس کی سعادت و نیک بختی کا فیصلہ سناتا ہے۔

لغات: ﴿یُقِرُّ﴾...... اَقَرَّ یُقِرُّ اِقْرَارًا اقرار کرنا۔ ﴿فَضْل﴾...... فضیلت، برتری۔ ﴿لا یَوَدُّ﴾...... وَدَّ یَوَدُّ وُدًّا اور مَوَدَّۃً (ن)

پسند کرنا، محبت کرنا۔ قرآن میں غیبت کے بارے میں آتا ہے "أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا، کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟"۔ ﴿يَقْضِي﴾...... قَضَى يَقْضِي قَضَاءً (ض) سے، فیصلہ کرنا۔ ﴿سَعِدَ يَسْعَدُ سَعَادَةً﴾...... (س،ف) سے، نیک بختی۔ اور (ک) ہونا۔ ﴿لَا يُنَجِّمُ﴾...... وہ نجوم سے آگاہ نہیں ہے، ستارہ شناس نہیں ہے۔

تشریح: کہا جاتا ہے "وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ، فضل وہ جس کا دشمن بھی اقرار کریں"۔ اور اس کی فضیلت و برتری کا دشمن اقرار کرتے ہیں اور اس کی نیک بختی سب پر عیاں ہے کہ اس کے لئے فن ستارہ شناسی سے آگاہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ غالب نے کہا تھا کہ

ستارہ کیا میری تقدیر کی خبر دے گا ۔۔۔ وہ خود فراخیٔ افلاک میں ہے خوار و زبوں

☆ أَجَارَ عَلَى الْأَيَّامِ حَتَّى ظَنَنْتُهُ ۔۔۔۔ تُطَالِبُهُ بِالرَّدِّ عَادٌ وَ جُرْهُمُ

ترجمہ: اس نے امان دی زمانے کی دست برد سے اس حد تک کہ مجھے خیال ہوا کہ عاد اور جرہم بھی اس سے مطالبہ کریں گے کہ ہمیں لوٹا دو

لغات: ﴿أَجَارَ﴾...... أَجَارَ يُجِيرُ إِجَارَةً امان دینا۔ قرآن میں آتا ہے "وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ، اور اگر مشرکین میں سے کوئی تم سے امان مانگے تو اسے امان دو"۔ ﴿يُطَالِبُ﴾...... طَالَبَ يُطَالِبُ مُطَالَبَةً مطالبہ کرنا۔ ﴿عَادٌ اور جُرْهُمُ﴾...... دو قومیں تھیں۔

تشریح: جس کو وہ اپنی امان میں لے لے وہ زمانے کی دست برد سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ زمانے کے حوادث اسے کچھ نہیں کہہ سکتے۔ یہ حال دیکھ کر مجھے لگتا ہے کہ بنو جرہم اور بنو عاد بھی اس سے یہ مطالبہ کریں گے کہ ہمیں ایک دفعہ پھر دنیا میں لے آؤ۔

☆ ضَلَالًا لِهَذِي الرِّيحِ مَاذَا تُرِيدُهُ ۔۔۔۔ وَهَدْيًا لِهَذَا السَّيْلِ مَاذَا يُؤَمِّمُ

ترجمہ: رخ پھیرے اپنا یہ ہوا کہ یہ اس سے کیا چاہتی ہے؟ اور سیدھی چلی جائے یہ بارش اس کا کیا ارادہ ہے؟

لغات: ﴿ضَلَالًا﴾...... ضَلَّ يَضِلُّ ضَلَالَةً وَ ضَلَالًا (ن) بھٹک جانا، گمراہ ہونا۔ ﴿رِيحٌ﴾...... ہوا، آندھی۔ عربی میں ہمیشہ نقصان دہ ہوا کو کہتے ہیں۔ اسی لئے حدیث میں آیا ہے کہ جب ہوا کے آثار ہے کہ جب ہوا کے آثار ہوں تو یہ دعا مانگو۔ "اللهم اجعلها رياحا و لا تجعلها ريحا. ﴿هَدْيًا﴾...... سیدھی راہ پہنچے۔ ﴿اَلسَّيْلُ﴾...... سیلاب، مراد بارش ہے۔ ﴿يُؤَمِّمُ﴾...... أَمَّ يَؤُمُّ أَمًّا وَ أَمَمًا چاہنا، ارادہ رکھنا، نیت کرنا۔

تشریح: یہ ہوا جو اسے ستا رہی ہے اٹکھیلیاں کر رہی ہے خدا کرے اس کا رخ بدل جائے اور یہ کہیں اور نکل جائے اور یہ بارش سیدھی اس تک جا برسے نہ جانے اس کا کیا ارادہ ہے؟۔

☆ أَلَمْ يَسْأَلِ الْوَبْلُ الَّذِي رَامَ ثَنْيَنَا ۔۔۔۔ فَيُخْبِرُهُ عَنْكَ الْحَدِيدُ الْمُثَلَّمُ

ترجمہ: کیا اس چھم چھم برستی بارش نے جو ہم کو لوٹا دینے کا ارادہ رکھتی ہے تیرے بارے میں نہیں پوچھا؟ کہ اسے کند لوہا تیرے بارے میں بتاتا۔

لغات: ﴿وَبْلٌ﴾...... شدید بارش۔ ﴿رَامَ﴾...... رَامَ يَرُومُ مَرَامًا سے، ارادہ کرنا، نیت کرنا۔ ﴿ثَنْيَنَا﴾...... ﴿ثَنَى يَثْنِي ثَنْيًا﴾...... مڑ جانا، پھر جانا۔ ﴿حَدِيدٌ﴾...... لوہا، مراد ہتھیار ہے۔ ﴿مُثَلَّمٌ﴾...... دندانہ۔ ثَلَمَ يَثْلِمُ (ض) سے ہتھیار کا کند ہو جانا، اس پر دندانے پڑ جانا۔

تشریح: یہ تند و تیز بارش سمجھتی ہے کہ ہم اس سے ڈر کر لوٹ جائیں گے اس نے تیری جرات و مردانگی کے بارے میں کسی سے پوچھا نہیں ہوگا ورنہ دشمن کو مار مار کر کند کر دیئے جانے والے نیزے اور ہتھیار اسے تیری مردانگی و بہادری کے بارے میں بتا دیتے۔

☆ وَ لَما تَلَقَّاکَ السَّحَابُ بِصَوبِہِ . . . . تَلَقَّاہُ أَعْلَی مِنْہُ کَعْبًا وَ أَکْرَمُ

ترجمہ: اور جب بادل تجھ سے اپنی بارش کے ساتھ ملا تو اس سے اس شخص نے ملاقات کی جو اس سے بلند برتر اور زیادہ عزت والا ہے۔

لغات: ﴿تَلَقَّاكَ﴾...... تَلَقّٰی یَتَلَقّٰی ملنا۔ ﴿سَحَابٌ﴾...... بادل اس کی جمع سُحُبٌ آتی ہے۔ ﴿صَوْبٌ﴾...... صَوْبٌ اور صَیِّبٌ بارش برسانے والے بادل کو کہتے ہیں۔ ﴿کَعْبٌ﴾...... بزرگی و بلندی۔ ﴿أَکْرَمُ﴾...... زیادہ عزت و اکرام والا۔

تشریح: بادل تجھ سے اپنی بارش لے کر تجھ سے ملا ہے تو یہ نہ سمجھے کہ وہ بڑی جود و سخاوت والا ہے وہ جس سے ملا ہے یعنی تجھ سے وہ اس سے بھی زیادہ محترم و مکرم اور سخی و فیاض ہے۔

☆ فَبَاشَرَ وَجْھًا طَالِما بَاشَرَ القَنَا . . . . و بَلَّ ثِیَابًا طَالِما بَلَّھَا الدَّمُ

ترجمہ: وہ ایسے چہرے سے ملا جو نیزوں سے بہت مل چکا ہے اور اس نے وہ کپڑے بھگوئے جن کو خون میں بہت بھگو چکا ہے۔

لغات: ﴿بَاشَرَ﴾...... بَاشَرَ یُبَاشِرُ مُبَاشَرَۃً سامنے آنا اور ملنا۔ ﴿قنا﴾...... پیچھے گزر چکا ہے۔ ﴿بَلَّ﴾...... بھگونا، تر کرنا۔ بَلَّ یَبُلُّ بلا (ن) سے۔ ﴿ثِیَابٌ﴾...... جمع ہے ثَوْبٌ کی، بمعنی کپڑے۔ ﴿دَمٌ﴾...... خون۔

تشریح: جو نیزوں کے منہ پھیر دینے والا ہو وہ بارش سے کیا گھبرائے گا جو اپنے اور دشمنوں کے خون سے بار بار اپنے کپڑے خود بھگو چکا ہو اسے بارش سے کیا خوف؟۔

☆ تَـلَاکَ وَ بَعْضُ الغَیثِ یَتْبَعُ بَعْضَہُ . . . . مِنَ الشَّامِ یَتْلُوْ الحَاذِقَ المُتَعَلِّمُ

ترجمہ: بارش تیرے پیچھے پیچھے اس طرح چلی کہ بادل ایک کے پیچھے دوسرا لگا ہوا شام سے چلتے آتے تھے جیسے سیکھنے والا ماہر استاد کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔

لغات: ﴿تَلَاكَ﴾...... تلا یَتْلُوْ تُلُوًا پیچھے آنا۔ ﴿غَیث﴾...... بادل، بارش۔ اس کی جمع غیوث آتی ہے۔ ﴿حَاذِق﴾...... ماہر و مشاق۔ ﴿مُتَعَلِّم﴾...... سیکھنے والا۔

تشریح: بارش تیرے پیچھے پیچھے اس طرح چلنے لگی۔ جیسے چیلا گرو کے پیچھے چلتا ہے اس سے کچھ سیکھنے کے لئے۔ بارش بھی تجھ سے جود و سخا سیکھنا چاہتی تھی۔

☆ فَزَارَ الَّتِي زَارَتْ بِکَ الخَیْلُ قَبرَھَا . . . . وَ جَشَّمَہُ الشَّوقُ الَّذِی تَتَجَشَّمُ

ترجمہ: سو بارش نے بھی اس کی قبر کا دیدار کیا جس کا دیدار تیرے شہسواروں نے تیرے ساتھ کیا اور اس کو بھی اسی شوق نے مشقت میں ڈالا جو تجھے مشقت میں ڈالے ہوئے ہے۔

لغات: ﴿زَارَ﴾...... زَارَ یَزُوْرُ زِیَارَۃً (ن) دیدار کرنا، دیکھنا۔ ﴿الْخَیْلُ﴾...... شہسوار۔ ﴿جَشِمَ﴾...... جَشِمَ یَجْشَمُ جَشْمًا (س) بمعنی کسی کام کو مشقت و محنت کے ساتھ کرنا۔ جَشَّمَ باب تفعیل کا صیغہ ہے، بمعنی مشقت میں ڈالنا۔ ﴿تَتَجَشَّمُ﴾...... اسی معنی میں تفعل سے واحد مخاطب مضارع کا صیغہ ہے۔

تشریح: بارش نے تیری والدہ کی قبر کو سیراب کیا اور جس طرح تجھے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کا شوق وہاں لئے جاتا ہے اسی طرح بارش و بادل بھی شوق زیارت میں کشاں کشاں وہاں کھنچے چلے آتے ہیں۔

☆ وَ لَمَّا عَرَضْتَ الجَیْشَ کَانَ بَھَاءُ ہُ . . . . عَلَی الفَارِسِ المُرْخٰی الذُّوَابَۃِ مِنْھُمْ

ترجمہ: اور جب تو فوج کا جائزہ لے رہا تھا تو اس فوج کا سارا حسن اس شہسوار پر جھلک رہا تھا جس کی پگڑی کا شملہ بہت لٹکا ہوا تھا۔

لغات: ﴿عَرَضَ﴾...... پیش کرنا۔ ﴿عَرَضَ الْجُنْدِ یا عَرَضُ الْجَیْشِ﴾...... کا مطلب ہے فوج کا معائنہ کرنا۔

﴿بَہاءٌ﴾...... حسن و جمال۔ ﴿فَارِسٌ﴾...... شہسوار۔ ﴿ذُؤَابَۃٌ﴾...... پگڑی کا کنارہ شملہ، پلو۔ ﴿اَلْمُرْخِیْ﴾...... اَرْخٰی یُرْخِیْ اِرْخَاءٌ لٹکانا، ڈھیلا چھوڑنا۔ اَلْمُرْخِیْ ڈھیلا چھوڑا ہوا۔

تشریح: جب تو لشکر کا معائنہ کر رہا تھا تو اس میں بدن پر زرہ پہنے اور سر پر خود سجائے بڑے بڑے بہادر جوان موجود تھے لیکن پورے لشکر کے ماتھے کا جھومر وہ نوجوان سوار تھا جس کی پگڑی کا پلو بہت لٹکا ہوا تھا یعنی وہ تو ہی تھا۔

☆ حَوَالَیْہِ بَحْرٌ لِلتَّجَافِیْفِ مَائِجٌ ۔ ۔ ۔ ۔ یَسِیْرُ بِہٖ طَوْدٌ مِنَ الْخَیْلِ اَیْھَمُ

ترجمہ: اس کے اردگرد زرہوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا دریا تھا جسے گھوڑوں کا ایک پہاڑ لئے جاتا تھا جس میں راستہ نہیں ملتا تھا۔

لغات: ﴿حَوَالَیْ﴾...... اردگرد۔ ﴿بَحْرٌ﴾...... سمندر۔ ﴿تَجَافِیْفُ﴾...... جمع ہے تِجْفَافٌ کی، بمعنی زرہ سے ملتا جلتا ایک لباس۔ ﴿مَائِجٌ﴾...... موجیں، ٹھاٹھیں مارتا ہوا۔ مَاجَ یَمُوْجُ مَوْجًا (ن) سے، بمعنی ٹھاٹھیں مارنا۔ ﴿یَسِیْرُ﴾...... سَارَ یَسِیْرُ سَیْرًا چلنا۔ سَارَبِہٖ چلانا، لئے جانا۔ ﴿طَوْدٌ﴾...... بڑا ٹیلہ، پہاڑ۔ ﴿خَیْلٌ﴾...... گھوڑوں/شہسواروں کا گروہ۔ اس کی جمع خیول اور اخیال آتی ہیں۔ ﴿اَیْھَمُ﴾...... جس میں راستہ نہ ملتا ہو، گنجان۔

تشریح: پچھلے شعر میں حسن لشکر نوجوان کا ذکر کیا ہے اب اس کی شان بتاتا ہے کہ اس کے جلو میں شہسواروں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا سمندر رہتا ہے اور پہاڑ رواں دواں ہوتے ہیں۔

☆ تَسَاوَتْ بِہِ الْاَقْطَارُ حَتّٰی کَاَنَّہٗ ۔ ۔ ۔ ۔ یُجَمِّعُ اَشْتَاتَ الْجِبَالِ وَ یَنْظِمُ

ترجمہ: برابر ہو گئے زمین کے کنارے اس پہاڑ کے ذریعہ گویا وہ بکھرے ہوئے پہاڑوں کو جمع اور منظم کر رہا تھا۔

لغات: ﴿تَسَاوَتْ﴾...... تَسَاوٰی یَتَسَاوٰی سے، بمعنی برابر ہونا۔ واحد مؤنث غائب ماضی کا صیغہ ہے۔ ﴿اَقْطَارٌ﴾...... جمع قِطْرٌ کی، بمعنی ملک، دنیا کا کنارہ، حدود، چار سمتوں میں سے ایک سمت۔ قرآن میں آتا ہے "اِنِ سْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا، اگر تم زمین و آسمان کی حدود سے نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ"۔ ﴿اَشْتَاتٌ﴾...... شَتٌّ کی جمع، بمعنی بکھرا ہوا۔ ﴿جِبَالٌ﴾...... جمع ہے جَبَلٌ کی، بمعنی پہاڑ۔ ﴿یَنْظِمُ﴾...... نَظَمَ یَنْظِمُ نَظْمًا (ض) بمعنی ترتیب دینا، پرونا۔

تشریح: شاعر ممدوح کے لشکروں کو پہاڑ کہہ چکا ہے گویا جب وہ اپنے لشکروں کو لے کر پہاڑوں کے دامن میں کھڑا ہوتا ہے تو ایک طرف قدرتی پہاڑ اور دوسری طرف اس کے لشکروں کے پہاڑ گویا زمین کے اطراف و جوانب برابر ہو گئے۔

☆ وَ کُلُّ فَتًی لِلْحَرْبِ فَوْقَ جَبِیْنِہٖ ۔ ۔ ۔ ۔ مِنَ الضَّرْبِ سَطْرٌ بِالْاَسِنَّۃِ مُعْجَمُ

ترجمہ: اور ہر جنگجو نوجوان کے ماتھے پر تلوار سے لگی سطر اور نیزوں سے لگے نقطے تھے۔

لغات: ﴿فَتًی﴾...... نوجوان، اس کی جمع فِتْیَۃٌ آتی ہے۔ ﴿جَبِیْنٌ﴾...... پیشانی۔ ﴿ضَرْبٌ﴾...... تلوار کی ضرب، کاٹ۔ ﴿سَطْرٌ﴾...... سطر۔ ﴿اَسِنَّۃٌ﴾...... جمع سِنَانٌ کی، بمعنی نیزہ، نیزہ کا پھل۔ ﴿مُعْجَمٌ﴾...... نقطے لگی ہوئی عبارت۔

تشریح: اسکے لشکر میں جو بہادر جنگجو موجود ہیں ان کی پیشانیوں پر شمشیر و سناں کے نشانات ہیں یعنی انہوں نے میدان جنگ میں کبھی پشت نہیں دکھائی بلکہ سینہ اور پیشانی پر وار سہے ہیں۔ احمد ندیم قاسمی نے اردو میں کہا ہے۔

؎ میں امین و قدر شناس تھا لمحے لمحے کا پاس تھا — یہ جو ہیں جبیں پہ لکھے ہوئے یہ حساب ہیں ماہ و سال کے

عربی میں جنگوں کو "الایام" یا "ایام العرب" کہتے ہیں اردو میں انہیں ماہ و سال کہہ سکتے ہیں۔

؎ تحقیق حال ما زنگہ می تو آں نمود — تحتے رحال خویش بسیتا نوشتہ ایم

☆ يَمُدُّ يَدَيْهِ فِی الْمُفَاضَةِ ضَيْغَمٌ . . . . وَ عَيْنَيْهِ مِنْ تَحْتِ التَّرِيكَةِ أَرْقَمُ

ترجمہ: ان میں کوئی شیر تھا جو زرہ میں دونوں ہاتھ کھولے ہوئے تھا اور کوئی دھاری دار سانپ تھا جو خود کو پیچھے اپنی دونوں آنکھیں کھولے ہوئے تھا۔

لغات: ﴿يَمُدُّ﴾......مَدَّ يَمُدُّ مَدًّا (ن) پھیلانا، لمبا کرنا۔ ﴿يَدَيْهِ﴾......اس کے دونوں ہاتھ۔ ﴿مُفَاضَة﴾......ڈھیلی ڈھالی زرہ۔ ﴿ضَيْغَم﴾......شیر۔ ﴿تَرِيكَة﴾......لوہے کا خود، شتر مرغ کا انڈہ۔ ﴿ارقم﴾...... دھاری دار سانپ اسے کوڑیوں والا سانپ بھی کہتے ہیں۔

تشریح: ممدوح کے لشکر کا ہر سپاہی بڑا زبردست اور خوفناک ہے کوئی شیر ہے اور کوئی زہریلا سانپ کہ ان کی وحشت ہی سے آدمی کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں۔

☆ كَأَجْنَاسِهَا رَايَاتُهَا وَ شِعَارُهَا . . . . وَ مَا لَبِسَتْهُ وَ السِّلَاحُ الْمُسَمَّمُ

ترجمہ: اسی طرح ان کے گھوڑے اور ان کے جھنڈے اور ان کے لباس اور زہر آلود ہتھیار ہیں۔

لغات: ﴿أَجْنَاس﴾......جمع ہے جنس کی، بمعنی ایک جیسی چیز۔ شاعر کا مطلب ہے کہ سب گھوڑے ایک ہی جیسے اعلیٰ عربی نسل کے ہیں۔ ﴿رَايَاتٌ﴾......جمع ہے رَايَةٌ کی، بمعنی جھنڈا، شعار، علامت خاص۔ ﴿سِلَاحٌ﴾...... ہتھیار۔ ﴿مُسَمَّمٌ﴾...... زہر پلائے ہوئے بعض تلواروں اور نیزوں کو زہر میں ڈبو دیا جاتا تھا تاکہ ان کا زخم ٹھیک نہ ہو۔ فوج کی بندوقوں کے اوپر جو سنگین ہوتی ہے اسے بھی زہر پلایا گیا ہوتا ہے اسے مُسَمَّمْ کہتے ہیں۔

تشریح: میرے ممدوح کے پاس اعلیٰ سامان حرب موجود ہے عربی نسل کے گھوڑے اور زہر پلائے ہوئے ہتھیار پھر بھلا اسے کون شکست دے سکتا ہے۔

☆ وَ أَدَّبَهَا طُولُ الْقِتَالِ فَطَرْفُهُ . . . . يُشِيرُ إِلَيْهَا مِنْ بَعِيدٍ فَتَفْهَمُ

ترجمہ: طول جنگ وقتال نے ان گھوڑوں کی تربیت کر دی ہے وہ دور ہی سے آنکھ سے اشارہ کرتا ہے اور وہ سمجھ جاتے ہیں۔

لغات: ﴿أَدَّبَ يُؤَدِّبُ تَادِيبًا﴾......تربیت کرنا، آداب سکھانا۔ ﴿طُولٌ﴾......درازی۔ ﴿قِتَالٌ﴾......جنگ۔ ﴿طَرْف﴾...... کنارہ، نظر۔ قرآن میں آتا ہے ''أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ، میں پلک جھپکنے سے پہلے اسے تیرے پاس لے آؤں گا''۔ ﴿يُشِيرُ﴾......أَشَارَ يُشِيرُ اِشَارَةً اشارہ کرنا۔ ﴿تَفْهَمُ﴾......فَهِمَ يَفْهَمُ فَهْمًا (س) سمجھنا۔

تشریح: مسلسل جنگی حالت میں رہنے کی وجہ سے گھوڑوں کی تربیت ہو چکی ہے اب وہ اس کی آنکھوں کے اشاروں کی زبان سمجھنے لگے ہیں۔

☆ تُجَاوِبُهُ فِعْلًا وَ مَا تَعْرِفُ الْوَحَى . . . . وَ يُسْمِعُهَا لَحْظًا وَ مَا يَتَكَلَّمُ

ترجمہ: وہ اس عمل سے جواب دیتے ہیں حالانکہ آواز بھی انہیں سنتے اور وہ انہیں اشارہ سے سناتا ہے بغیر گفتگو کیے۔

لغات: ﴿تُجَاوِبُ﴾......جَاوَبَ يُجَاوِبُ مُجَاوَبَةً جواب دینا۔ ﴿وَحَى﴾......آواز۔ ﴿لَحْظٌ﴾......اشارہ چشم۔ کہتے ہیں ''لَحَظَ إِلَيْهِ بِالْعَيْنِ، اس نے آنکھ کے گوشہ سے دیکھا''۔ لَحَظَ يَلْحَظُ لَحْظًا (ف) سے۔

تشریح: شاعر گھوڑوں کی تربیت اور فرماں برداری کے بارے میں بتاتا ہے کہ ادھر اس کی آنکھ کا اشارہ ہوا اور ادھر گھوڑوں نے اس پر عمل کیا۔ نہ زبان ہلی اور نہ گفتگو ہوئی لیکن سمجھانے والے نے سمجھا دیا اور سمجھنے والوں نے سمجھ لیا۔

☆ تَجَانَفُ عَنْ ذَاتِ الْيَمِينِ كَأَنَّهَا . . . . تَرِقُّ لِمَيَّافَارِقِينَ وَ تَرْحَمُ

ترجمہ: وہ دائیں جانب جانے سے کتراتے ہیں گویا میافارقین کے لئے ان کے دل میں رقت وگداز ہے اور وہ اس پر رحم کرتے ہیں

لغات: ﴿تجانَف﴾...... تجانَفَ يتجانَفُ تجانُفًا کترانا، احتراز کرنا۔ اس کا مجرد جَنَفَ يَجْنِفُ جُنُوْفا (ض) آتا ہے۔ ﴿ذاتِ اليمين﴾...... دائیں طرف۔ ﴿ترِقُ﴾...... رَقَّ يرِقُّ رِقَّةً (ض) یہ فعل لام کے صلہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کا مطلب کسی پر ترس کھانا اور دل میں گداز پیدا ہونا ہوتا ہے۔ ﴿میافارقین﴾...... شہر کا نام ہے۔ ﴿ترْحَمُ﴾...... رَحِمَ يَرْحَمُ رَحْمَةً (س) کسی پر رحم کرنا۔

تشریح: چونکہ جہاں بھی یہ جاتے ہیں اپنے جلو میں تباہی وہلاکت لے کر جاتے ہیں اس لئے یہ دائیں طرف جہاں میافارقین ہے اور جہاں سیف الدولہ کی والدہ کی قبر ہے جانے سے احتراز کرتے ہیں۔

☆ وَ لَوْ زَحَمَتْهَا بِالْمَنَاكِبِ زَحْمَةً . . . . دَرَتْ أَيُّ سُوْرَيْهَا الضَّعِيْفُ الْمُهَدَّمُ

ترجمہ: اور اگر وہ اپنے کندھوں سے دھکیلیں تو انہیں معلوم ہو جائے کہ دو حفاظتی حصاروں میں سے کون سا کمزور اور منہدم ہو جانے والا ہے۔

لغات: ﴿زحمت﴾...... زَحَمَ يَزْحَمُ زِحَامًا (ف) دبانا، دھکیلنا، جگہ کا تنگ کرنا۔ ﴿مَناكِبُ﴾...... جمع ہے مَنْكِبٌ کی، بمعنی کندھے۔ ﴿دَرَتْ﴾...... دَرٰى يَدْرِىْ دِرَايَةً سے، بمعنی جاننا۔ واحد مونث غائب کا صیغہ ہے۔ ﴿سوری﴾...... سُوْرٌ فصیل، حفاظتی حصار۔ اس کی جمع أَسْوَارٌ اور سِيْرَانٌ آتی ہیں۔ ﴿ضَعِيْفٌ﴾...... کمزور۔ ضَعُفَ يَضْعُفُ ضِعَافًا (ک) سے ہے۔ ﴿مُهَدَّم﴾...... هَدَمَ يَهْدِمُ هَدْمًا (ض) سے، بمعنی گرانا، منہدم کرنا، مُهَدَّم کا مطلب ہوگا منہدم کی گئی۔

تشریح: اگر یہ اس شہر پر حملہ کر دیں تو اس کی فصلیں تک تباہ کر دیں اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں انہیں معلوم ہو جائے گا کہ اس کا لشکر حفاظتی حصار شہر کے حفاظتی حصار سے زیادہ مضبوط و پختہ ہے۔

☆ عَلٰى كُلِّ طَاوٍ تَحْتَ طَاوٍ كَأَنَّهُ . . . . مِنَ الدَّمِ يُسْقٰى أَوْ مِنَ اللَّحْمِ يُطْعَمُ

ترجمہ: بھوک سے پچکے ہوئے پر پچکے ہوئے پیٹ والا سوار ہے اور اس طرح سرپٹ دوڑتا ہے گویا اسے خون پلایا جانے والا اور گوشت کھلایا جانے والا ہے۔

لغات: ﴿طَاوٍ﴾...... خالی پیٹ والا، بھوک سے پچکے ہوئے پیٹ والا۔ طَوِىَ يَطْوٰى طَوًا (س) بھوکا ہونا۔ طَاوٍ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ﴿دم﴾...... خون۔ ﴿يُسقىٰ﴾...... سَقٰى يَسْقِىْ سَقْيًا (ض) سے، بمعنی پلانا سیراب کرنا۔ ﴿لَحْمٌ﴾...... گوشت۔ ﴿يُطْعِمُ﴾...... أَطْعَمَ يُطْعِمُ إِطْعَامًا کھلانا۔

تشریح: پتلی کمر سوار کو لے کر پتلی کمر والے والے گھوڑے اس طرح سرپٹ دوڑتے ہیں کہ گویا شدید بھوک کی حالت میں دشمن کے خون اور گوشت سے ان کی ضیافت کی جانے والی ہے۔

☆ لها فى الوَغٰى زِيُّ الْفَوَارِسِ فوقها . . . . فكُلُّ حِصان دارعٌ مُتَلَثِّمِ

ترجمہ: جنگ میں ان گھوڑوں کا لباس بھی اپنے اوپر بیٹھے ہوئے شہسواروں جیسا ہوتا ہے سو ہر گھوڑا زرہ پوش اور منہ پر لوہا لگائے ہوئے ہوتا ہے۔

لغات: ﴿وَغىٰ﴾...... جنگ۔ ﴿زِيٌّ﴾...... لباس، پوشاک۔ جمع أَزْيَاءٌ۔ ﴿فَوَارِسُ﴾...... جمع ہے فَارِسٌ کی، بمعنی سوار۔ ﴿حِصَانٌ﴾...... گھوڑا اس کی جمع حُصُنٌ اور حِصْنَةٌ آتی ہے۔ ﴿دَارِع﴾...... زرہ پوش۔ دِرْعٌ زرہ کو کہتے ہیں۔ ﴿مُتَلَثِّم﴾...... تَلَثَّمَ چہرے پر نقاب ڈالنا، ڈھاٹا باندھنا۔

تشریح: اس کے گھوڑے بھی باقاعدہ اس کے شہسواروں کی طرح لڑتے ہیں اور ان کی وادی بھی میدان جنگ میں وہی ہوتی ہے جو

شہسواروں کی ہوتی ہے۔

☆ وَ ما ذَاکَ بُخلًا بِالنُّفُوسِ علی القنا . . . . و لٰکِنَّ صَدمَ الشَّرِّ بالشَّرِّ اَحزَمُ

ترجمہ: اور یہ نیزوں سے اپنی جانیں بچانے کے لئے نہیں بلکہ شر کا مقابلہ شر سے کرنے میں زیادہ احتیاط ہے۔

لغات: ﴿بُخلًا﴾...... بَخِلَ يَبْخَلُ بَخَلًا (س) اور بَخُلَ يَبْخُلُ بُخلًا (ک) کنجوس ہونا، بچانا، بخیل ہونا۔ ﴿قنا﴾...... نیزے۔ ﴿صَدمُ﴾...... صَدَمَ يَصْدِمُ صَدْمًا (ض) ٹکرانا، مقابلہ کرنا۔ ﴿الشر﴾...... شر، برائی۔ ﴿احزم﴾...... حَزَمَ يَحْزِمُ حَزَامَةً اور حزومة (ن) احتیاط، ہوشیاری اور دانشمندی کا استعمال کرنا۔

تشریح: یہ جو بدن پر زرہ ہیں اور چہرے پر لوہے کے خول چڑھا رکھے ہیں تو اس لئے نہیں کہ کہیں نیزے انہیں مار ڈالیں بلکہ احتیاط اور دانش مندی کا تقاضا یہی ہے کہ لوہے کا مقابلہ لوہے ہی سے کیا جاتا ہے۔

☆ اَ تَحسبُ بِيضُ الهِندِ اَصلَکَ اصلها . . . . وَ انَّکَ منها ساءَ ما تَتَوَهَّمُ

ترجمہ: کیا ہندی تلواریں یہ سمجھتی ہیں کہ تیری اور ان کی اصل ایک ہے۔ یہ ان کی تیرے بارے میں بہت بڑی بدگمانی ہے۔

لغات: ﴿حَسِبَ يَحْسِبُ حِسَابًا اور مَحْسَبَةً﴾...... (ح) گمان کرنا، خیال کرنا۔ ﴿بيض الهند﴾...... ہندی تلواریں۔ ﴿ساءَ﴾...... برا۔ ﴿تَتَوَهَّمَ﴾...... تَوَهَّمَ يَتَوَهَّمُ تَوَهُّمًا خیال کرنا، سمجھنا۔

تشریح: تو بھی اپنے نام اور کام کے اعتبار سے سیف (تلوار) ہے اور ہندی تلواریں بھی تلواریں ہیں۔ تو اس مناسبت اور مماثلت سے کیا وہ یہ سمجھنے لگی ہیں کہ وہ بھی تیرے ہم پلہ ہوگئی ہیں۔

☆ اِذَا نَحنُ سَمَّيناکَ خِلنا سُيُوفَنا . . . . مِنَ التِّيهِ فی اَغمَادِها تَتَبَسَّمُ

ترجمہ: جب ہم تجھے بلاتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ ہماری تلواریں اپنی میانوں میں غرور اور تکبر سے مسکرانے لگتی ہیں۔

لغات: ﴿سميناك﴾...... سَمَّى يُسَمِّى تَسْمِيَةً پکارنا، نام رکھنا، نام لینا۔ ﴿خِلْنَا﴾...... خَالَ يَخُولُ خَوْلًا وَ خِيَالًا (ن) کسی چیز کا اندازہ لگالینا، خیال کرنا۔ ﴿التيه﴾...... غرور، تکبر۔ ﴿اَغمادُ﴾...... جمع ہے غِمْدٌ کی، بمعنی میان، کوئی ایسی چیز جو کسی چیز کے اوپر چڑھائی جائے۔ ﴿تَتَبَسَّمُ﴾...... تَبَسَّمَ يَتَبَسَّمُ تَبَسُّمًا مسکرانا۔

تشریح: تلواریں تیری ہم نامی پر غرور اور فخر کرتی ہیں اور جب ہم تجھے بلاتے ہیں تو غرور سے مسکراتی ہیں۔

☆ و لم نَرَ مَلکًا قطُّ يدعىٰ بدُونِه . . . . فيرضى و لكن يَجهَلُونَ وَ تحلُمُ

ترجمہ: اور ہم نے کوئی بادشاہ نہیں دیکھا جو اپنے رتبہ سے فروں تر نام سے پکارا جائے اور وہ اس پر خوش ہو۔ لیکن لوگ ناواقفیت میں اور تو صبر و بردباری سے کام لیتا ہے۔

لغات: ﴿لم نر﴾...... ہم نے نہیں دیکھا۔ ﴿ملكًا﴾...... بادشاہ اس کی جمع مُلُوكٌ آتی ہے۔ ﴿يُدعى﴾...... پکارا جائے۔ دعی يدعو دعوة (ن) سے، واحد مذکر مضارع مجہول کا صیغہ ہے۔ ﴿يرضى﴾...... رَضِيَ يَرضَى رِضْوَانًا اور مَرضَاةً (س) خوش ہونا، راضی ہونا۔ ﴿يجهلون﴾...... جَهِلَ يَجهَلُ جَهْلًا و جهالةً (س) بے خبر و ناواقف ہونا۔ ﴿تحلُمُ﴾...... حلُمَ يَحلُمُ حِلْمًا (ک) صبر و تحمل اور بردباری کرنا۔

تشریح: تلوار جیسا نام تیرے مقام و منزلت سے بہت چھوٹا ہے لیکن تو اسی پر مطمئن اور خوش ہے لوگوں کو تیرے حقیقی مقام کا اندازہ نہیں ہے اور تو بھی صبر و تحمل کے ساتھ لوگوں سے یہی نام سنتا چلا جاتا ہے۔

☆ اَخَذْتَ علی الْاَرْوَاحِ کُلَّ ثَنِیَّةٍ . . . . مِنَ الْعَیْشِ تُعْطِی مَنْ تَشَآءُ و تَحْرِمُ

ترجمہ: تو نے زندگیوں کا ہر راستہ اور ہر گھاٹی بند کر دی۔ جسے تو چاہے زندگی دے اور جسے چاہے محروم کر دے۔

لغات: ﴿اَخَذْتَ﴾...... اَخَذَ یَاْخُذُ اَخْذًا لینا، پکڑ لینا۔ ﴿اَرْوَاحٌ﴾...... جمع ہے رُوْحٌ کی بمعنی جان، زندگی، روح۔ ﴿ثَنِیَّة﴾...... گھاٹی، درہ، راستہ۔ ﴿عَیْشٌ﴾...... زندگی۔ ﴿تُعْطِی﴾...... عطا یَعْطُو عطوا (ن) سے، لینا۔ ﴿اَعْطٰی یُعْطِی﴾...... باب افعال سے، بمعنی دینا، عطا کرنا۔ ﴿تَشَاءُ﴾...... شاء یَشاء چاہنا۔ ﴿تَحْرِمُ﴾...... حَرَمَ یَحْرِمُ حِرْمًا، حرمانًا (ض) سے محروم ہونا وغیرہ۔ باب افعال بمعنی محروم کرنا۔

تشریح: تو دشمنوں کا ناطقہ اس طرح بند کر دیتا ہے۔ ان کے لئے زندگی اور موت گویا تیرے ہی ہاتھ میں ہوتی ہے۔ اگر کسی پر رحم کھائے تو اسے بخش دے اور چاہے تو موت کے گھاٹ اتار دے۔

☆ فَلَا مَوْتَ اِلَّا مِنْ سِنَانِکَ یُتَّقٰی . . . . و لا رزقَ اِلَّا مِنْ یَمِیْنِکَ یُقْسَمُ

ترجمہ: سو موت کا ڈر صرف تیرے نیزے ہی سے ہوتا ہے۔ اور رزق صرف تیرے ہاتھ سے ہی تقسیم ہوتا ہے۔

لغات: ﴿سِنَانٌ﴾...... نیزہ۔ ﴿یُتَّقٰی﴾...... اِتَّقٰی یَتَّقِیْ اِتِّقَاءً سے مجہول مضارع کا صیغہ ہے۔ ﴿یَمِیْن﴾...... داہنا ہاتھ۔ ﴿یُقْسَمُ﴾...... قَسَمَ یَقْسِمُ قَسْمًا (ض) بمعنی تقسیم کرنا، واحد مذکر مضارع مجہول کا صیغہ۔

تشریح: جب تو اس طرح ہر طرف سے دشمن کا گھیراؤ کر لیتا ہے تو اس وقت موت کا ڈر صرف تیرے نیزے ہی سے ہوتا ہے اور عطاء و بخشش تیرے ہی ہاتھوں سے تقسیم کی جاتی ہے۔

☆ علی قَدْرِ اَهْلِ العزمِ تَاْتِی العَزَائِمُ . . . . و تَاْتِیْ علیٰ قَدْرِ الْکِرَامِ الْمَکَارِمُ

ترجمہ: عزم و ہمت والوں کی ہمت کے مطابق ہی ان کے عزائم ہوتے ہیں اور عزت والوں کو عزتیں بھی ان کے رتبہ کے مطابق ملتی ہیں۔

لغات: ﴿قَدْر﴾...... اندازہ۔ ﴿مِقْدَارٌ﴾...... اہل العزم۔ ہمت و عزم والے۔ ﴿عزائم﴾...... عَزَمَ یَعْزِمُ عَزِیْمَةً (ض) ارادہ و عزم رکھنا۔ عزائم جمع ہے عَزِیْمَةٌ کی۔ ﴿کِرَامٌ﴾...... جمع ہے کَرِیْمٌ کی، بمعنی سخی و شریف آدمی۔ ﴿مَکَارِمُ﴾...... جمع ہے مَکْرُمَة کی بمعنی عزت و عظمت والا کام۔

تشریح: عزم و ہمت ہی کی بدولت دنیا میں فتوحات اور کامیابیاں حاصل ہوتی ہیں اور انسان کے ارادے جس قدر بلند و برتر ہوں ویسے ہی اعزازات اسے دنیا میں ملتے ہیں اور

ع فکر ہر بقدر ہمت اوست

کا مفہوم بھی اس شعر میں ہے کہ ہر آدمی اپنی ہمت و عزم کا مطابق کارنامے سرانجام دیتا ہے۔

☆ وَ تَعْظُمُ فِی عَیْنِ الصَّغِیْرِ صغارها . . . . و تَصْغُرُ فِی عَیْنِ الْعَظِیْمِ الْعَظَائِمُ

ترجمہ: اور چھوٹے کی نظر میں چھوٹے مکارم بھی عظیم ہوتے ہیں اور عظیم آدمی بڑے مکارم کو بھی چھوٹا ہی سمجھتا ہے۔

لغات: ﴿تَعْظُمُ﴾...... عَظُمَ یَعْظُمُ عَظَامَةً (ک) سے، بمعنی بڑا اور عظیم ہونا۔ ﴿صَغِیْر﴾...... صَغِرَ یَصْغَرُ (س) اور صَغُرَ یَصْغُرُ صِغَرًا (ک) سے بمعنی چھوٹا ہونا۔ صَغِیْرٌ، چھوٹا، اس کی جمع صِغَارٌ آتی ہے۔ ﴿عَظِیْمٌ﴾...... عَظُمَ سے اسم فاعل، بمعنی عظمت والا۔ ﴿عَظَائِم﴾...... جمع ہے عَظِیْمَةٌ کی، بمعنی عظمت والا کام۔

تشریح: چھوٹا اور پست ہمت آدمی چھوٹے چھوٹے کارناموں کو بھی بڑا سمجھتا ہے جبکہ عظیم آدمی کی نظر میں بڑے بڑے عظیم کام بھی

چھوٹے ہوتے ہیں۔

☆ يُكَلِّفُ سَيْفُ الدَّوْلَةِ الجيشَ هَمَّهُ . . . . و قد عجزَتْ عنه الجُيوشُ الخضَارِمُ

ترجمہ: سیف الدولہ لشکر کو اپنی جیسی ہمت کا پابند کرتا ہے اور بڑے بڑے لشکر بھی اس کی ہمت سے عاجز ہو چکے ہیں۔

لغات: ﴿يُكَلِّفُ﴾...... كَلَّفَ يُكَلِّفُ تَكْلِيفًا کسی کو کسی چیز کا پابند کرنا، مکلف بنانا۔ قرآن میں آتا ہے۔ "لا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفسًا إلّا وُسْعَهَا، اور کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ کا پابند نہیں کرتا"۔ ﴿جيش﴾...... لشکر۔ ﴿هَمٌّ﴾...... ہمت۔ ﴿عَجَزَت﴾...... عَجَزَ يَعْجِزُ (ض) اور عَجِزَ يَعْجَزُ عَجْزًا مَعْجَزًا مُعْجِزَةً (س) سے، کسی کام سے عاجز آجانا، نہ کر سکنا۔ ﴿جُيُوش﴾...... جمع ہے جَيْش کی۔ ﴿خضارم﴾...... جمع ہے خِضْرِم کی، کثیر تعداد میں ہونا۔

تشریح: سیف اللہ چاہتا ہے کہ لشکر کا ہر آدمی اس جیسی ہمت والا بن جائے لیکن کہاں اس کی ہمت و حوصلہ کا مقابلہ تو بڑے بڑے لشکر بھی نہ کر سکے پھر بھلا اکیلا و تنہا آدمی اتنی ہمت و حوصلہ کہاں سے لائے۔

☆ و يَطْلُبُ عِندَ النّاسِ مَا عِندَ نَفسِه . . . . وَ ذٰلِكَ مَا لا تَدَّعِيْه الضَّراغِمُ

ترجمہ: وہ لوگوں سے اس ہمت کا تقاضا کرتا جو اس کے اپنے پاس ہے۔ حالانکہ اس ہمت کا دعویٰ شیر بھی نہیں کر سکتے۔

لغات: ﴿يَطْلُبُ﴾...... طَلَبَ يَطْلُبُ طَلَبًا (ن) سے، مطالبہ کرنا، تقاضا کرنا۔ ﴿لا تَدَّعِيه﴾...... تَدَّعِيْ، ادَّعٰى يَدَّعِي ادِّعَاءً دعویٰ کرنا۔ ﴿ضراغم﴾...... جمع ہے ضِرْغَمٌ اور ضِرْغَامٌ کی بمعنی شیر۔

تشریح: اس کا تقاضا ہے کہ لوگ بھی اس جیسی ہمت و عزم کا مظاہرہ کریں اور عام لوگوں کے بس میں تو کیا اس جیسی ہمت کا مظاہرہ تو شیر بھی نہیں کر سکتے۔

☆ يُفَدِّي اَتَمُّ الطَّيْرِ عُمْرًا سِلَاحَه . . . . نُسُورُ الفلا أَحداثُها و القَشاعِمُ

ترجمہ: قربان ہوتے ہیں بڑی عمر کے پرندے اس کے ہتھیاروں پر۔ جنگل اور بیابان کی گدھیں، چھوٹی اور بڑی۔

لغات: ﴿يُفَدِّي﴾...... فَدّٰى يُفَدِّيْ تَفْدِيَةً کسی کے صدقے، قربان جانا۔ ﴿اَتَمُّ الطَّيْرِ عُمْرًا﴾...... اپنی عمر کے اعتبار سے پختہ۔ ﴿سُلوح﴾...... ہتھیار۔ اس کی جمع أَسْلِحَةٌ آتی ہے۔ ﴿نُسُور﴾...... جمع ہے نَسْر کی، بمعنی گدھ۔ ﴿فَلا﴾...... جنگل، بیابان جمع أَفْلَاءٌ آتی ہے۔ ﴿أَحْدَاث﴾...... جمع ہے حَدَث کی، بمعنی نو عمر۔ ﴿قشاعم﴾...... جمع قَشْعَمٌ، کی بمعنی بڑی اور پختہ عمر والا مرد، عورت یا گدھ۔

تشریح: جانور اس کے ہتھیاروں پر صدقے اور قربان ہوتے ہیں کہ انہیں ان ہتھیاروں کی بدولت ان کی خوراک ملتی ہے۔ ان میں چھوٹی اور بڑی گدھیں بھی شامل ہیں۔

☆ وَ مَا ضَرَّها خَلْقٌ بغَيرِ مخالِبِ . . . . و قد خُلِقَت أسيافُهُ و القوائمُ

ترجمہ: اور انہیں کچھ نقصان نہ ہوتا اگر وہ بغیر پنجوں کے پیدا ہوتے جبکہ اس کی تلواریں قبضہ وجود میں آچکے ہیں۔

لغات: ﴿ضَرَّ يَضُرُّ ضَرًّا﴾...... (ن) نقصان پہنچانا۔ ﴿خَلْق﴾...... پیدائش۔ ﴿مخالب﴾...... جمع ہے مِخْلَبٌ کی، بمعنی پنجہ، چنگل۔ خَلَبَ يَخْلِبُ (ض) سے، بمعنی ناخن سے زخمی کرنا۔ ﴿أسياف﴾...... جمع ہے سَيْف کی بمعنی تلوار۔ ﴿قوائم﴾...... جمع ہے قَائِم کی، بمعنی تلوار کا قبضہ۔

تشریح: گدھ وغیرہ اور دوسرے پرندے اپنے پنجوں سے شکار کر کے اپنا رزق پیدا کرتے ہیں اب جب کہ سیف الدولہ کی تلواریں اور قبضے انہیں برابر رزق پہنچا رہے ہیں تو اگر ان کے پنجے اور چنگل نہ بھی ہوتے تو انہیں کوئی فرق نہ پڑتا۔

☆ هَلِ الحَدَثُ الْحَمْرآءُ تَعْرِفُ لَوْنَهَا . . . وَ تَعْلَمُ اَیُّ السَّاقِیَیْنَ الْغَمَائِمُ

ترجمہ: کیا "حدث حمرا" اپنے رنگ کو پہچانتا ہے؟ اور اسے علم ہے کہ دو میں سے کون سا ساقی سیراب کرنے والا ہے؟

لغات: ﴿حدث الحمراء﴾...... روم میں واقع ایک قلعہ کا نام ہے۔ ﴿تَعْرِفُ﴾...... عَرَفَ یَعْرِفُ عِرْفَانًا (ض) بمعنی جاننا، پہچاننا۔ ﴿تَعْلَمُ﴾...... عَلِمَ یَعْلَمُ عِلْمًا (س) سے، بمعنی جاننا۔ ﴿اَیُّ السَّاقِیَیْنِ﴾...... دو میں سے کون سا ساقی؟ مفرد ساقي۔ سَقٰی یَسْقِیْ سَقْیًا (ض) سے اسم فاعل، بمعنی سیراب کرنے والا۔ ﴿غَمَائِمُ﴾...... جمع ہے غَمَامٌ، غَمَامَةٌ کی بمعنی بادل۔

تشریح: کیا "حدث الحمراء" قلعہ اپنے رنگ کو پہچانتا ہے۔ اسے کس نے خون سے سرخی بخشی۔ اگر بادل اسے سیراب کرتا تو اس کا رنگ سرخ نہ ہوتا کہ آسمان سے خون نہ برستا۔ اسے سیف الدولہ نے خون سے سیراب کیا ہے اور سرخی بخشی ہے۔

☆ سَقَتْهَا الْغَمَامُ الْغُرُّ قَبْلَ نُزُوْلِهٖ . . . فَلَمَّا دَنَامِنْهَا سَقَتْهَا الجَمَاجِمُ

ترجمہ: اس کے آنے سے پہلے اسے بارش نے سیراب کیا پھر جب وہ اس کے قریب آیا تو اسے کھوپڑیوں نے سیراب کیا۔

لغات: ﴿سَقَتْ﴾...... اوپر گزر چکا ہے۔ ﴿غُرٌّ﴾...... سفید۔ ﴿دَنَا﴾...... دَنَا یَدْنُوْ (ن) دنیا، قریب ہونا۔ ﴿جَمَاجِمُ﴾...... جمع ہے جُمْجُمَةٌ کی، بمعنی کھوپڑی۔

تشریح: اس کے آنے سے پہلے اسے سفید بادل سیراب کرتے رہے اور اس کے آنے کے بعد اس کی ماری ہوئی گردنوں کی کھوپڑیاں اسے سیراب کرنے لگیں۔

☆ بَنَاهَا فَاَعْلٰی وَ الْقَنَا تَقْرَعُ الْقَنَا . . . وَ مَوْجُ المَنَایَا حَوْلَهَا مُتَلَاطِمُ

ترجمہ: اس نے اس قلعہ کو بنایا اور بہت بلند کیا اور نیزے نیزوں سے ٹکرار ہے اور اموات کی لہر و موج اس کے گرد اگرد ٹھاٹھیں مار رہی تھی

لغات: ﴿بَنَاهَا﴾...... بَنٰی یَبْنِیْ بِنَاءً (ض) تعمیر کرنا۔ حدیث میں آتا ہے "مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ، جس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا"۔ ﴿اَعْلٰی یُعْلِیْ اِعْلَاءً﴾...... بلند کرنا، اونچا کرنا۔ اس کا مجرد عَلٰی یَعْلُوْ عُلُوًّا (ن) سے آتا ہے، بمعنی اونچا ہونا، بلند ہونا۔ ﴿قَنَا﴾...... نیزے۔ ﴿تَقْرَعُ﴾...... قَرَعَ یَقْرَعُ قَرْعًا (ن) بمعنی کھٹکھٹانا، موج، لہر۔ ﴿مَنَایَا﴾...... جمع ہے مَنِیَّةٌ کی، بمعنی موت۔ ﴿مُتَلَاطِمٌ﴾...... تَلَاطَمَ یَتَلَاطَمُ سے اسم فاعل، بمعنی ٹھاٹھیں مارنا۔

تشریح: اس نے یہ قلعہ سخت مڈبھیڑ کے بعد بنایا۔ گھمسان کا رن پڑا ہوا تھا نیزے نیزوں سے ٹکرا رہے تھے۔ اور موت کی لہریں ہر طرف سے ٹھاٹھیں مار رہی تھیں اور وہ اس کی تعمیر میں مصروف تھا۔

☆ و کَانَ بِهَا مِثْلُ الجنونِ فَاَصْبَحَتْ . . . وَ مِنْ جُثَثِ الْقَتْلٰی عَلَیْهَا تَمَائِمُ

ترجمہ: اور قلعہ پر جنون کی سی حالت طاری تھی سو اس پر مقتولین کی لاشیں بطور تعویز لٹکائی گئیں۔

لغات: ﴿مِثْلُ الْجُنُوْنِ﴾...... جنون کی سی حالت۔ ﴿جُثَثٌ﴾...... جمع ہے جُثَّةٌ کی، بمعنی لاش، مردہ جسم۔ ﴿قَتْلٰی﴾...... جمع ہے قَتِیْلٌ کی بمعنی مقتول۔ ﴿تَمَائِمُ﴾...... جمع ہے تَمِیْمَةٌ کی، بمعنی تعویزات۔

تشریح: جب کسی کو جنون ہو جائے تو اس کے گلے میں تعویز ڈالے جاتے ہیں۔ اس قلعہ کو بھی جنون ہو گیا تھا۔ لہٰذا اس کے گلے میں لاشوں کے تعویز ڈالے گئے اور اس کا جنون ختم ہو گیا۔ اس شعر کے بارے میں متنبی نے کہا کہ میری آج تک کسی نے ایسی اصلاح نہیں کی جسے میں نے قبول کیا ہو سوائے سیف الدولہ کے۔ کہ اس نے میرے اس شعر کی اصلاح کر دی۔ میں نے "جیف القتلی" کہا تھا کہ اس

نے کہا مثہرو "جیف القتلیٰ" کی جگہ "جثث القتلیٰ" کہو۔

☆ طریدۃ دھرٍ ساقھا فرددتھا . . . . علی الدِّینِ بالخطِّیِّ وَ الدَّھرُ راغِمُ

ترجمہ: زمانہ اسے بھلا چکا تھا اور ویران و برباد کر چکا تھا۔ سو تو نے اسے خطی نیزوں کی مدد سے زمانہ کی مرضی کے علی الرغم اہل دین کو لوٹا دیا۔

لغات: ﴿طریدۃ﴾...... فراموش کردہ، دھتکارا گیا اور ذلیل کردہ۔ طَرَدَ یَطْرُدُ طَرْدًا (ن) سے، بمعنی دھتکارنا، چھوڑنا، ٹالنا وغیرہ۔ ﴿دَھرٌ﴾...... زمانہ۔ ﴿سیاق﴾...... ساق یسوق سَوقًا (ن) ہانکنا، ہر کسی کی طرف بھیجنا وغیرہ۔ ﴿رَدَدْتُ﴾...... رَدَّ یَرُدُّ رَدًّا (ن) لوٹانا، واپس کرنا۔ ﴿خَطِّیٌّ﴾...... نیزہ، اس کی جمع خطیّۃ آتی ہے۔ ﴿راغم﴾...... رَغِمَ یَرْغَمُ رَغْمًا (س) سے، بمعنی ناپسند کرنا۔ اسم فاعل کا صیغہ۔

تشریح: زمانہ اس قلعہ کو فراموش کر چکا تھا اور رومیوں نے اسے برباد و ویران کر دیا تھا۔ لیکن تو نے اسے پھر ان سے چھین کر مسلمانوں کے حوالے کر دیا اور بزور بازو یہ کارنامہ سرانجام دیا۔

☆ تُفِیتُ اللَّیالِیْ کلَّ شَیءٍ اَخَذْتَہٗ . . . . وَ ھُنَّ لِمَا یَاخُذْنَ مِنکَ غَوارِمُ

ترجمہ: زمانہ ہر اس چیز کو گنوا بیٹھتا جس پر تو قبضہ کر لے۔ اور زمانہ جس چیز کو تجھ سے لے اس کا تاوان دیا جاتا ہے۔

لغات: ﴿تُفِیتُ﴾...... اَفَاتَ یُفِیتُ گنوا دینا۔ ﴿اللَّیالِیْ﴾...... راتیں، مراد ہے زمانہ۔ ﴿اَخَذْتَہٗ﴾...... اَخَذَ یَاْخُذُ اَخْذًا (ن) سے، بمعنی لینا، پکڑنا۔ ﴿غَوارِمُ﴾...... جمع ہے، مفرد غُرْمٌ اور غَرامَۃٌ ہے، بمعنی تاوان، جرمانہ۔

تشریح: تو زمانے سے جو لے لے زمانہ اسے واپس حاصل نہیں کر سکتا۔ ہمیشہ کے لئے گنوا بیٹھتا ہے اور اگر زمانہ تجھ سے کوئی چیز لے لے تو اسے جرمانہ و تاوان ادا کرنا پڑتا ہے۔

☆ اذا کانَ ما تَنوِیہِ فِعْلًا مُضارِعًا . . . . مَضٰی قَبلَ اَن تُلْقٰی علیہ الجَوازِمُ

ترجمہ: تم جس کام کو کرنا چاہو وہ اگر فعل مضارع ہو تو جوازم داخل کئے جانے سے پہلے ہی ماضی بن جاتا ہے۔

لغات: ﴿تَنوِی﴾...... نَوٰی یَنوِی نِیَّۃً (ض) سے، بمعنی تو جس کام کی نیت کرے۔ ﴿مَضٰی﴾...... مضٰی یَمضِی مُضُوًّا (ض) سے، بمعنی گزرنا، ماضی ہونا۔ ﴿تُلْقٰی﴾...... اَلْقٰی یُلْقِی تَلْقِیَۃً سے واحد مونث غائب مضارع مجہول کا صیغہ، بمعنی ڈالا جانا۔ ﴿جَوازِم﴾...... جمع ہے جازِمَۃ کی، بمعنی جزم دینے والے۔

تشریح: عربی گرائمر کا قاعدہ ہے کہ فعل مضارع (جس میں حال اور مستقبل کے معانی پائے جاتے ہیں) پر اگر "لم" (جو کہ حرف جازم ہے) داخل کر دیا جائے تو وہ فعل ماضی کے معنی دیتا ہے۔ مثلاً "یَذْھَبُ" کا مطلب ہے "وہ جا رہا ہے" یا "وہ جائیگا" اس پر اگر "لم" داخل کر کے ہم کہیں "لَمْ یَذْھَبُ" تو مطلب ہوگا "وہ نہیں گیا" یعنی ماضی بن گیا۔ شاعر کہتا ہے کہ جب تو کوئی کام کرنا چاہے تو گویا وہ کام ہو چکا ہے۔ اس کا ہونا اس قدر یقینی ہے کہ بس سمجھو کہ ہو گیا۔

☆ وَ کَیفَ تُرَجِّی الرُّومُ و الرُّوسُ ھَدْمَھا . . . . و ذَا الطَّعْنُ آساسٌ لَھا و دَعائِمُ

ترجمہ: اور رومی اور روسی اسے کس طرح گرا سکنے کی امید کر سکتے ہیں۔ جبکہ اس کی بنیادیں اور ستون نیزے ہیں۔

لغات: ﴿تُرَجِّی﴾...... رَجَا یَرْجُوْ (ن) سے۔ باب تفعیل رَجّٰی یُرَجِّی تَرْجِیَۃً بمعنی امید رکھنا۔ ﴿رُوم﴾...... رومی لوگ۔ ﴿رُوْس﴾...... روسی قوم، روسی لوگ۔ ھَدَمَ یَھْدِمُ ھَدْمًا (ض) بمعنی گرانا۔ ھدم مصدر ہے۔ ﴿طَعْنٌ﴾...... نیزہ زنی۔ ﴿آساسٌ﴾...... اُسٌّ کی جمع ہے، بمعنی بنیاد۔ ﴿دَعائِمُ﴾...... جمع ہے دِعامَۃ کی، بمعنی ستون۔

تشریح: جس قلعہ کی بنیادیں اور ستون تیری نیزہ بازی یعنی تیرے نیزے ہوں اسے رومی اور روسی اقوام کس طرح مسمار و منہدم کر سکتی ہیں۔

☆ و قد حَاكَمُوْهَا و المنَايا حَواكِمُ . . . . فماماتَ مظلوم و لا عاشَ ظَالِم

ترجمہ: یہ رومی اور روسی اس قلعہ کے فیصلے کے لئے حاکموں (قاضیوں) کے پاس گئے وہ فیصلہ کرنے والے حاکم اموات تھیں۔ سو مظلوم کو موت نہ ہوئی اور ظالم کو زندگی نہ ملی۔

لغات: ﴿حَاكَمُوْهَا﴾...... حَاكَمَ يُحَاكِمُ مُحَاكَمَةً کسی چیز کے فیصلے کے لئے عدالت یا قاضی کے پاس جانا۔ ﴿مَنَايَا﴾...... جمع ہے مَنِيَّة کی، بمعنی موت۔ ﴿حَوَاكِمُ﴾...... فیصلہ کرنے والیاں۔ مفرد ہے حَاكِمَةٌ۔ ﴿مَاتَ﴾...... فوت ہوا۔ ﴿مظْلُوم﴾...... مظلوم، جس پر ظُلْمْ ہوا ہو۔ ﴿عَاشَ﴾...... زندہ رہنا۔ ﴿ظَالِمْ﴾...... ظُلْمْ ناانصافی کرنے والا۔

تشریح: یہ اقوام اس قضیہ کے فیصلے کے لئے موت کی عدالت میں حاضر ہوئیں جہاں کرسی انصاف پر فیصلہ کرنے والی موت تھی موت نے یہ فیصلہ سنایا کہ یعنی مظلوم یعنی قلعہ باقی رہے اور ظالم یعنی رومیوں کی زندگی ختم کر دی جائے۔ کہ

ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے خون پھر خون ہے گرتا ہے تو جم جاتا ہے

☆ اَتَوْكَ يَجُرُّوْنَ الحَدِيْدَ كَاَنَّمَا . . . . سَرَوا بِجِيَادٍ ما لَهُنَّ قَوَائِمُ

ترجمہ: وہ لوہے کو گھسیٹتے ہوئے اس طرح تیرے پاس آئے کہ گویا ان کے گھوڑوں کے پاؤں ہی نہیں ہیں۔

لغات: ﴿اَتَوْكَ﴾...... اَتٰى يَاْتِيْ اِتْيَانًا (ض) بمعنی آنا۔ ﴿يَجُرُّوْنَ﴾...... جَرَّ يَجُرُّ جَرًّا (ن) گھسیٹنا۔ ﴿حديد﴾...... لوہا۔ کہتے ہیں "اَلْحَدِيْدُ بِالْحَدِيْدِ يُفْلَحُ، لوہا لوہے سے کاٹا جاتا ہے"۔ ﴿سَرَوا﴾...... سَرٰى يَسْرِيْ۔ "سُرٰى، رات کو چلنا"۔ "سَرٰى (ب) لانا، متعدی کے معنی ہیں"۔ ﴿جِيَادُ﴾...... جمع ہے جَوَادٌ کی، بمعنی تیز رفتار گھوڑے۔ ﴿قَوَائِمُ﴾...... جمع ہے قَائِمَة کی، بمعنی بازو، ستون وغیرہ۔

تشریح: یہ جب تیرے پاس آئے تو اس طرح لوہے سے لدے ہوئے آئے کہ ان کے گھوڑوں کے پاؤں تک۔ نظر نہیں آتے تھے بس زرہیں، خود اور تجافیف اور شمشیر و سنان ہی نظر آتے تھے۔

☆ اِذَا بَرَقُوْا لَمْ تُعْرَفِ البِيضُ مِنْهُمْ . . . . ثِيَابُهُمْ مِنْ مِثْلِهَا وَ العَمَائِمُ

ترجمہ: جب وہ چمکتے تھے تو تلواریں الگ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔ ان کے کپڑے اور پگڑیاں بھی ویسی ہی تھیں۔

لغات: ﴿وَ بَرقوا﴾...... بَرَقَ يَبْرُقُ بُرُوْقًا (ن) بمعنی چمکنا۔ ﴿بِيْضٌ﴾...... تلواریں، اسکا مفرد اَبْيَضُ ہے۔ ﴿ثِيَابٌ﴾...... جمع ہے ثَوْبٌ کی، بمعنی کپڑے۔ ﴿عَمَائِمُ﴾...... جمع ہے عِمَامَةٌ کی، بمعنی پگڑیاں۔

تشریح: وہ جسم پر لوہے کی زرہیں اور سر پر لوہے کہ خود پہنے اس طرح لوہے میں ڈوبے ہوئے تھے کہ جب چمک نکلتی تو یہ امتیاز کرنا مشکل ہو جاتا کہ یہ چمک زرہ سے یا خود سے یا تلوار سے نکلی ہے۔

☆ خميس بشرق الارضِ وَ الغَرْبِ زحفه . . . . و فى اُذُنِ الجَوزآءِ منهُ زَمَازِمُ

ترجمہ: اک لشکر تھا کہ مشرق و مغرب میں اس کا شور برپا تھا اور اس کی دھاڑ شیر کے کانوں میں بھی بجلی کی کڑک کی طرح پڑتی تھی۔

لغات: ﴿خَمِيْسٌ﴾...... اس لشکر کو کہتے ہیں جسے باقاعدہ پانچ حصوں مَيْمَنَه، مَيْسَرَة، قلب، ساقه، اور مُقَدَّمَةُ الْجيش میں تقسیم کیا گیا ہو۔ اس کی جمع اَخْمِسَة ہوتی ہے۔ ﴿زحفه﴾...... زَحَفَ يَزْحَفُ زَحْفًا (ن) لشکر کا پیش قدمی کرنا۔ ﴿اُذُن﴾...... کان۔ ﴿جوزاء﴾...... ایک برج کا نام بھی ہے اور شیر کو بھی کہتے ہیں۔ ﴿زَمَازِمُ﴾...... جمع زَمْزَمَةٌ کی، بمعنی بجلی کی کڑک، دھاڑ۔

تشریح: ایک ایسا زبردست لشکر تھا کہ مشرق سے مغرب تک ان کے قدموں کی تاپوں سے لرز اٹھے تھے۔ گویا وہ عالم تھا جو اقبال نے غازیوں کے بارے میں کہا تھا۔ کہ

دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحراء و دریا   سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

دوسرے مصرعہ کا مطلب اکثر شارحین نے یہ کیا ہے کہ ان کی آواز آسمان کے برج تک پہنچتی تھی لیکن میرا خیال ہے کہ متنبی کی مراد اس سے شیر ہے۔ جیسا کہ اس نے کہا ہے۔

انا صخرة الوادي اذا مازو حمتدد   واذا نطقت فانني الجوزاء

☆ تَجَمَّعَ فِيْهِ كُلُّ لِسْنٍ وَ أُمَّةٍ . . . . فَمَا تُفْهِمُ الحُدَّاثَ إلاَّ التَّرَاجِمُ

ترجمہ: جمع ہوگئیں تھیں اس میں ساری زبانیں اور ساری قومیں۔ سو بولنے والوں کو نہیں سمجھا سکتے تھے۔ مگر ترجمان۔

لغات: ﴿تَجَمَّعَ﴾...... تَجَمَّعَ باب تفعل سے، بمعنی جمع ہونا۔ ﴿لِسْنٌ﴾...... بولی، زبان۔ مونث لِسْنَةٌ اور اس کی جمع لِسَانَاتٌ آتی ہے۔ ﴿أُمَّةٌ﴾...... قوم۔ ﴿حُدَّاثٌ﴾...... باتیں کرنے والے، بولنے والے۔ اس کا مفرد نہیں آتا۔ ﴿تَرَاجِمُ﴾...... جمع تَرْجَمَانٌ اور تُرْجُمَانٌ کی، بمعنی مُتَرْجِمٌ، ترجمہ کرنے والے۔

تشریح: اتنا بڑا لشکر تھا کہ اس میں بھانت بھانت کی بولیاں بولنے والے موجود تھے۔ اور کوئی ایک دوسرے کی زبان نہیں سمجھ سکتا تھا جب تک ترجمہ کر کے سمجھانے والے نہ سمجھائیں۔

☆ فَلِلّٰهِ وَقْتٌ ذَوَّبَ الغِشَّ نَارُهُ . . . . فَلَمْ يَبْقَ إلاَّ صَارِمٌ أَوْ ضُبَارِمُ

ترجمہ: کیا بہترین گھڑی تھی وہ جب کھوٹوں کو جنگ کی آگ نے پگھلا دیا تھا۔ سوائے شمشیر تیز دھار اور شیر بہادر کے کوئی نہ جم سکا (پگھلنے کے مقابلے پر جمنا صحیح مفہوم ادا کرتا ہے)۔

لغات: ﴿لِلّٰهِ وَقْتٌ﴾...... کیا ہی عمدہ وقت تھا؟۔ ﴿ذَوَّبَ﴾...... پگھلانا۔ اس کا لازم ذَابَ يَذُوْبُ ذَوْبًا بمعنی پگھلنا آتا ہے۔ ﴿غِشٌّ﴾...... کھوٹا، کمزور آدمی۔ ﴿صَارِمٌ﴾...... تیز دھار تلوار۔ ﴿ضُبَارِمٌ﴾...... دلیر و بہادر۔

تشریح: جنگ کی اس آگ نے کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا۔ جس طرح سونے کو آگ میں ڈال کر کھرے اور کھوٹے کی پہچان ہو جاتی ہے اسی طرح جنگ کی آگ میں ڈال کر کھرے اور کھوٹے کی تمیز ہوگئی۔ سب جل کر راکھ ہوگئے اور صرف بہادر و جانباز ہی باقی رہ گئے۔

☆ تَقَطَّعَ مَا لا يَقْطَعُ الدِّرْعَ و القَنَا . . . . وَ فَرَّ مِنَ الأَبْطَالِ مَنْ لا يُصَادِمُ

ترجمہ: ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی وہ تلوار جو زرہ اور نیزوں کو نہ کاٹ سکی۔ اور بھاگ گیا وہ شہسوار جو ٹکرا نہ سکا۔

لغات: ﴿تَقَطَّعَ﴾...... تَقَطَّعَ يَتَقَطَّعُ تَقَطُّعًا سے، باب تفعل، بمعنی ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا۔ ﴿يَقْطَعُ﴾...... قَطَعَ يَقْطَعُ قَطْعًا (ف) سے، بمعنی کاٹنا۔ ﴿دِرْعٌ﴾...... زرہ۔ ﴿قَنَا﴾...... نیزے۔ ﴿فَرَّ﴾...... فَرَّ يَفِرُّ فِرَارًا (ض) سے، بمعنی بھاگنا، فرار ہونا۔ ﴿فُرْسَانٌ﴾...... جمع ہے، بمعنی شہسوار، مفرد فارسٌ۔ ﴿يُصَادِمُ﴾...... صَادَمَ يُصَادِمُ مُصَادَمَةً ٹکرانا، بھڑ جانا۔

تشریح: میدان جنگ میں صورت حال یہی ہوتی ہے کہ "جو ڈرا سو مرا" اس لئے جس نے خود اقدام کر کے دوسرے کو نہ مار ڈالا وہ خود مر گیا۔ اور جو مقابلہ کی ہمت نہ کر سکا وہ بھاگ گیا۔ کہ

ع جس کو ہوں جان و دل عزیز اس کی گلی میں جائے کیوں؟

☆ وَقَفْتَ وَ مَا فِي المَوْتِ شَكٌّ لِوَاقِفٍ . . . . كَأَنَّكَ فِي جَفْنِ الرَّدَى و هُوَ نَائِمُ

ترجمہ: تو وہاں ثابت قدم رہا جہاں ٹھہرنے والے کو موت میں کوئی شک نہیں تھا۔ گویا کہ تو ہلاکت کی پلکوں میں تھا جو سو رہی تھی۔

لغات: ﴿وَقَفْتَ﴾......وَقَفَ يَقِفُ وَقُوْفًا (ض) سے واحد مذکر مخاطب ماضی کا صیغہ ہے۔ بمعنی رکنا، ٹھہرنا۔ ﴿وَاقِفٌ﴾...... اس کا اسم فاعل ہے۔ ﴿جَفْنٌ﴾...... پلک اس کی جمع اجفَانٌ آتی ہے۔ ﴿رَدٰی﴾......مصدر ہے فعل رَدِیَ يَرْدٰی رَدًی (س) سے، بمعنی ہلاک ہونا۔ ﴿نَائِمٌ﴾......نَامَ يَنَامُ نَوْمًا سے اسم فاعل، بمعنی سونے والا۔

تشریح: تو وہاں ثابت قدم اور ڈٹا رہا جہاں ٹھہرنے والے کے لئے موت یقینی تھی۔ اور گویا کہ تو ہلاکت کی پلکوں میں تھا۔ مختلف شارحین نے اس کا مفہوم مختلف بیان کیا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ پلکوں میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح آنسو پلکوں پر آ کر رک جائے تو اس وقت یہی خطرہ ہوتا ہے کہ اب گرا کہ گرا۔ اسی طرح شاعر کہتا ہے کہ تو موت کی پلکوں میں تھا لیکن وہ سو رہی تھی اگر جاگ اٹھتی اور پلکوں کو حرکت دیتی تو تیری ہلاکت یقینی تھی۔

☆ تَمُرُّ بِکَ الْأَبْطَالُ کَلْمٰی هَزِيْمَةً ۔ ۔ ۔ ۔ وَ وَجْهُکَ وَضَّاحٌ وَ ثَغْرُکَ بَاسِمٌ

ترجمہ: بڑے بڑے بہادر تیرے پاس سے شکست خوردہ زخمی حالت میں بھاگ رہے تھے اور تیرا چہرہ روشن اور لب خنداں تھے۔

لغات: ﴿تَمُرُّ﴾......مَرَّ يَمُرُّ مَرًّا (ن) سے، بمعنی گزرنا۔ ﴿أَبْطَالُ﴾...... جمع ہے بَطَلٌ کی، بمعنی بہادر۔ ﴿کَلْمٰی﴾......جمع ہے کَلِيْم کی، بمعنی زخمی۔ اس کا فعل کَلَمَ يَکْلِمُ کَلْمًا (ض) بمعنی زخمی ہونا آتا ہے۔ ﴿هَزِيْمَة﴾......شکست خوردہ۔ یہ فعیل بمعنی مفعول ہے۔ اصل هَزِيْم ہے، ۃ جمع کی ہے۔ ﴿وَضَّاحٌ﴾...... واضح سے اسم مبالغہ، بمعنی خوب روشن۔ ﴿ثَغْرَة﴾...... اگلے دانت۔ ﴿بَاسِمٌ﴾......بَسَمَ يَبْسِمُ بَسْمًا (ض) سے، اسم فاعل، بمعنی مسکرانے والا۔

تشریح: جب بڑے بڑے بہادر شکست سے دوچار ہو کر زخمی حالت میں بھاگ رہے تھے تو تو مسکرا رہا تھا تیرے چہرے پر گھبراہٹ و پریشانی کا اثر تک نہ تھا۔ گویا وہی بات ہوئی جو ایک شاعر نے کہی تھی۔ کہ

ہم بعد شان گزر آئے ہیں اس منزل سے ۔ تیرے بندوں نے جہاں تیری دہائی دی ہے

☆ تَجَاوَزْتَ مِقْدَارَ الشَّجَاعَةِ وَ النُّهٰی ۔ ۔ ۔ ۔ اِلٰی قَوْلِ قَوْمٍ اَنْتَ بِالْغَيْبِ عَالِمٌ

ترجمہ: تو شجاعت، دانائی کی حد سے اتنی دور گزر گیا کہ لوگ کہنے لگے کہ تو غیب جانتا ہے۔

لغات: ﴿تَجَاوَزْتَ﴾......تو تجاوز کر گیا۔ جَازَ جَوْزًا (ن) سے، باب تفاعل، بمعنی گزر جانا، کسی جگہ سے آگے بڑھ جانا۔ ﴿نُهٰی﴾......جمع ہے نُهْيَة کی، بمعنی عقل۔

تشریح: تو معرکوں میں بہادری و شجاعت کے ایسے جوہر دکھاتا ہے کہ اگر کسی کو یہ علم نہ ہو کہ اس کی فتح یقینی ہے تو وہ کبھی بھی اس میں نہ کودے۔ گویا تیری زیرکی اور عقل و دانائی کا یہ عالم ہے کہ تجھے پیشتر ہی سے اپنی برتری و فتح کا یقین و اعتماد ہوتا ہے۔

☆ ضَمَمْتَ جَنَاحَيْهِمْ عَلَی الْقَلْبِ ضَمَّةً ۔ ۔ ۔ ۔ تَمُوْتُ الْخَوَافِیْ تَحْتَهَا وَ الْقَوَادِمُ

ترجمہ: تو نے ان کے لشکر کے دونوں حصوں کو قلب میں اس طرح لا جمع کیا کہ چھوٹے موٹے اور بڑے بڑے سب مرنے لگے۔

لغات: ﴿ضَمَمْتَ﴾......ضَمَّ يَضُمُّ ضَمًّا (ن) سے، بمعنی ملانا، ضم کر دینا۔ ﴿جَنَاحَيْن﴾......تثنیہ ہے جَنَاح کا، بمعنی پر۔ قرآن میں آتا ہے "طَائِرٌ يَطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ، پرندہ جو اپنے دو پروں سے اڑتا ہے"۔ ﴿قَلْبٌ﴾......لشکر کے پانچ حصوں میں سے درمیان والے حصے کو قلب کہتے ہیں۔ ﴿تَمُوْتُ﴾......مَاتَ يَمُوْتُ مَوْتًا، مرنا۔ ﴿خَوَافِی اور قَوَادِمُ﴾...... کی تفصیل یہ ہے کہ قَوَادِمُ "پر (جناح)" اس کے سامنے دس بڑے پروں کو کہتے ہیں۔ ان کے نیچے جو پر ہوتے ہیں انہیں خوافی کہتے ہیں کیوں کہ وہ چھپ جاتے ہیں

تشریح: تو نے ان کے لشکر کے دو پروں کو اس طرح اکٹھا کیا کہ بیچ والے انہیں کے قدموں تلے کچل کر مارے گئے۔

☆ بِضَرْبٍ اَتَى الْهَامَاتِ و النَّصْرُ غَائِبٌ . . . . وَ صَارَ اِلَى اللَّبَّاتِ و النَّصْرُ قَادِمٌ

ترجمہ: تو نے ان کے سروں پر تلوار کی ایسی ضرب لگائی کہ اس وقت نصرت موجود نہ تھی اور جب وہ ضرب سینوں تک پہنچی تو نصرت فوراً ہی آ پہنچی۔

لغات: ﴿هَامَاتٌ﴾...... جمع ہے هَامَةٌ کی، بمعنی سر، کھوپڑی۔ ﴿نَصْرٌ﴾...... مدد، نصرت۔ ﴿لَبَّاتٌ﴾...... جمع ہے لَبَّةٌ کی، بمعنی سینے کے اوپر والا حصہ۔ ﴿قَادِمٌ﴾...... قَدِمَ يَقْدَمُ قُدُومًا (س) سے، بمعنی آنے والا۔

تشریح: جب ضربیں ان کے سروں پر لگیں تو اس وقت ابھی فتح و نصرت کا کوئی علم نہیں تھا۔ اور جونہی تلواریں سروں کو چیر کر ان کے سینوں تک پہنچ گئیں فتح و نصرت آ موجود ہوئی۔ یعنی جتنی دیر تلوار کو سر سے سینے تک پہنچنے میں لگتی ہے اتنی دیر میں فتح و نصرت کا فیصلہ ہو گیا۔

☆ حَقَرْتَ الرُّدَيْنِيَّاتِ حَتَّى طَرَحْتَهَا . . . . وَ حَتَّى كَأَنَّ السَّيْفَ لِلرُّمْحِ شَاتِمٌ

ترجمہ: تو نے رد ینی نیزوں کو اس حد تک بے وقعت سمجھا کہ انہیں پھینک دیا۔ گویا کہ تلوار نیزے کو گالیاں بک رہی تھی۔

لغات: ﴿حَقَرْتَ﴾...... حَقَرَ يَحْقِرُ حَقْرًا (ض) سے اور حَقُرَ يَحْقُرُ حَقَارَةً (ک) سے، بمعنی حقیر و بے وقعت ہونا کرنا۔ ﴿ردينيات﴾...... نیزے۔ ﴿طَرَحْتَ﴾...... طَرَحَ يَطْرَحُ طَرْحًا (ف) سے، بمعنی پھینکنا۔ ﴿رمح﴾...... نیزہ، اس کی جمع رِمَاحٌ آتی ہے۔ ﴿شاتم﴾...... شَتَمَ يَشْتِمُ شَتْمًا (ض) گالیاں بکنا، برا بھلا کہنا۔

تشریح: نیزوں کو حقیر سمجھ کر تو نے پھینک دیا اور تلوار اٹھائی کہ نیزے سے بہادری کے جوہر اس طرح نہیں دکھائے جا سکتے جس طرح تلوار سے دکھائے جا سکتے ہیں۔

☆ وَ مَنْ طَلَبَ الْفَتْحَ الْجَلِيْلَ فَاِنَّمَا . . . . مَفَاتِيْحُهُ الْبِيْضُ الْخِفَافُ الصَّوَارِمُ

ترجمہ: اور جو بڑی فتح کا طلب گار ہو اس کی چابیاں سفید ہلکی پھلکی اور تیز دھار والی تلواریں ہی ہیں۔

لغات: ﴿طَلَبَ﴾...... طَلَبَ يَطْلُبُ طَلَبًا (ن) سے، بمعنی مطالبہ کرنا، مانگنا، طلب کرنا۔ ﴿فَتْحٌ﴾...... فتح، کامرانی۔ ﴿اَلْجَلِيْلُ﴾...... بڑی، عظیم الشان۔ ﴿مَفَاتِيْحُ﴾...... جمع ہے مفتاح کی، بمعنی چابی۔ ﴿بِيْضٌ﴾...... سفید چمکدار تلواریں۔ ﴿خِفَافٌ﴾...... جمع ہے خَفِيْفٌ کی، بمعنی ہلکی۔ ﴿صَوَارِمُ﴾...... صَارِمٌ کی، بمعنی کاٹنے والی۔

تشریح: جو عظیم الشان فتح و کامرانی چاہتا ہے اس کے لئے ہلکی لیکن کاٹ دار تلواریں ہی اس کی مقصد براری کر سکتی ہیں۔

☆ نَثَرْتَهُمْ فَوْقَ الْاُحَيْدِبِ كُلِّهِ . . . . كَمَا نُثِرَتْ فَوْقَ الْعَرُوْسِ الدَّرَاهِمُ

ترجمہ: تو نے پورے احیدب پہاڑ کے اوپر انہیں اس طرح بکھرا دیا کہ جس طرح دلہن کے اوپر دراہم بکھرائے جاتے ہیں۔

لغات: ﴿نَثَرْتَهُمْ﴾...... نَثَرَ يَنْثُرُ نَثْرًا اور نِثَارًا (ض،ن) بکھیرنا۔ ﴿احيدب﴾...... ایک پہاڑ کا نام ہے۔ ﴿عَرُوْسٌ﴾...... دلہن۔ ﴿دَرَاهِمُ﴾...... جمع ہے درہم کی۔

تشریح: تو نے دشمن کی لاش کو پہاڑ کے اوپر اس طرح بکھیر دیا جس طرح دلہن پر کثرت کے ساتھ دراہم لٹائے جاتے ہیں۔

☆ تَدُوْسُ بِكَ الْخَيْلُ الْوُكُوْرَ عَلَى الذُّرَى . . . . وَ قَدْ كَثُرَتْ حَوْلَ الْوُكُوْرِ الْمَطَاعِمُ

ترجمہ: تیرے گھوڑے تیرے ساتھ مل کر بلندیوں پر واقع گھونسلے روندتے ہیں اور ان گھونسلوں کے ارد گرد خوراک بہت جمع ہو گئی۔

لغات: ﴿دَاسَ يَدُوْسُ دَوْسًا﴾...... روندنا، برے ملنا۔ "دَاسَ الْفَرَامِلَ" اس نے بریک لگائی"۔ ﴿خَيْلٌ﴾...... گھوڑے۔ ﴿وُكُوْرٌ﴾...... جمع ہے وَكْرٌ کی، بمعنی پرندہ کا گھونسلہ۔ ﴿ذرى﴾...... جمع ہے ذُرْوَةٌ کی، بمعنی چوٹی۔ ﴿مَطَاعِمُ﴾...... جمع مَطْعَمٌ کی، بمعنی کھانا، کھانے کا کمرہ، ریسٹورنٹ وغیرہ۔

تشریح: تیرے گھوڑے ایسے جاندار ہیں کہ تجھ کو لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں تک پہنچ جاتے ہیں اور وہاں پہنچ کر بھی کسی قسم کا کوئی خوف محسوس نہیں کرتے۔اور وہاں بھی اس طرح مقابل کو مار گراتے ہیں کہ گھونسلوں کے گرد شکار بڑی کثرت سے مردہ حالت میں جمع ہو جاتا ہے۔

☆ تَظُنُّ فِرَاخُ الْفُتْخِ انَّکَ زُرْتَهَا . . . . بِاُمَّاتِهَا وَ هِیَ الْعِتَاقُ الصَّلَادِمُ

ترجمہ: مادہ عقاب کے بچے سمجھتے ہیں کہ تو نے ان کی ماؤں سے ملاقات کی جبکہ وہ عمدہ اور سخت جان گھوڑے ہیں۔

لغات: ﴿فِرَاخُ﴾...... جمع ہے فَرْخٌ اور فَرْخَةٌ کی، چوزے اور پرندوں کے چھوٹے بچوں کو کہتے ہیں۔اس کی جمع فِرَاخٌ، اَفْرِخَةٌ اور اَفْرَاخٌ آتی ہیں۔ ﴿فُتْخٌ﴾...... جمع ہے فتخاء کی، نرم پروں والی مادہ عقاب۔ ﴿اُمَّاتٌ﴾...... اُمٌّ کی جمع ہے۔ ذوِی العُقُوْل کے لئے جمع اُمَّهَاتٌ آتی ہے۔اور غیر ذوِی العُقُوْل کے لئے اُمَّاتٌ۔ ﴿عِتَاقٌ﴾...... جمع ہے عَتِیْقٌ کی۔ بمعنی خوبصورت گھوڑے اور دیدہ زیب گھوڑا۔ ﴿صَلَادِمٌ﴾...... بمعنی مضبوط اور سخت جان۔

تشریح: تیرے گھوڑے پہاڑوں کی چوٹیوں پر اتنی دور تک چلے جاتے ہیں کہ عقابوں کے چھوٹے بچے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ان کی مائیں ہیں جو اتنی دور تک اڑ سکتی ہیں جبکہ وہ اعلیٰ نسل اور مضبوط اعصاب کے گھوڑے ہوتے ہیں۔

☆ اِذَا زَلِقَتْ مَشَّیْتَهَا بِبُطُوْنِهَا . . . . کَمَا تَتَمَشّٰی فِی الصَّعِیْدِ الْاَرَاقِمُ

ترجمہ: اگر وہ پھسل جائیں تو تو انہیں پیٹ کے بل چلاتا ہے۔جس طرح سانپ زمین پر رینگتے ہیں۔

لغات: ﴿زَلِقَتْ﴾...... زَلِقَ یَزْلَقُ زَلْقًا (س،ن) سے، بمعنی پھسلنا۔ ﴿مَشَّیْتَهَا﴾...... مَشٰی یَمْشِیْ مَشْیًا سے، باب تفعیل بمعنی متعدی، تو چلاتا ہے۔ ﴿بُطُوْنٌ﴾...... جمع ہے بَطْنٌ کی، بمعنی پیٹ۔ ﴿تَتَمَشّٰی﴾...... مَشٰی یَمْشِیْ سے تفعل۔ ﴿صعید﴾...... زمین کی سطح۔ ﴿اَرَاقِمُ﴾...... جمع ارقم کی بمعنی چتکبرا سانپ۔

تشریح: اگر پہاڑ پر چڑھتے ہوئے گھوڑے کا قدم پھسل جائے تو تو اسے چھوڑ نہیں دیتا بلکہ اسی طرح چلائے چلا جاتا ہے۔اور انہیں سانپ کی طرح پیٹ کے بل رینگتے ہوئے آگے بڑھنے پر مجبور کرتا ہے۔

☆ اَفِیْ کُلِّ یَوْمٍ ذَا الدُّمُسْتُقُ مُقْدِمٌ . . . . قَفَاهُ عَلَی الْاِقْدَامِ لِلْوَجْهِ لَائِمُ

ترجمہ: کیا ہر روز دمستق آگے بڑھے گا اور اس کی چندیا (گدی) آگے بڑھنے پر چہرے کو کوسے گی۔

لغات: ﴿دمستق﴾...... رومی سپہ سالار کا نام ہے۔ ﴿مُقْدِمٌ﴾...... اَقْدَمَ یُقْدِمُ سے فاعل، بمعنی آگے بڑھنے والا۔ ﴿قفی﴾...... گدی، سر کا اوپر اور پیچھے والا حصہ۔ ﴿اِقْدَامٌ﴾...... مصدر ہے، بمعنی آگے بڑھنا۔ ﴿لَائِمٌ﴾...... لَامَ یَلُوْمُ لَوْمًا سے اسم فاعل، بمعنی کوسنے والا، ملامت کر۔

تشریح: روزانہ دمستق آگے بڑھنے کی جرات کرتا ہے لیکن پھر منہ کی کھاتا ہے اور پیچھے کو بھاگتا ہے۔جب منہ پھیر کر بھاگتا ہے تو اس کی گدی پر ضربیں پڑتی ہیں اور اس وقت وہ اس اقدام و پیش قدمی پر چہرے کو کوستا ہے کہ آگے ہی کیوں بڑھا۔

☆ اَیُنْکِرُ رِیْحَ اللَّیْثِ حَتّٰی یَذُوْقَهٗ . . . . وَ قَدْ عَرَفَتْ رِیْحَ اللُّیُوْثِ الْبَهَائِمُ

ترجمہ: کیا شیر کی خوشبو ہی سے اس کے وجود کا انکار کرتا ہے؟ جب تک کہ چکھ نہ لے۔حالانکہ شیروں کی خوشبو تو چوپائے بھی پہچانتے ہیں۔

لغات: ﴿یُنْکِرُ﴾...... اَنْکَرَ یُنْکِرُ اِنْکَارًا انکار کرنا۔ ﴿رِیْحٌ﴾...... بو (اچھی یا بری)۔ ﴿لیث﴾...... شیر۔ ﴿یَذُوْقُ﴾...... ذَاقَ یَذُوْقُ ذَوْقًا (ن) سے بمعنی چکھنا۔ ﴿لیوث﴾...... لیث کی جمع ہے بمعنی شیر۔ ﴿بهائم﴾...... جمع ہے بهیمة کی، بمعنی چوپایہ، درندہ۔

تشریح: کیا دمستق کو دوری سے تیری بہادری وشجاعت کا اندازہ نہیں ہوتا کہ ہر روز مار کھاتا اور الٹے قدموں بھاگتا ہے۔ گویا ایسا ملیدا اور بلی ہے کہ چکھے بغیر اسے پہچان نہیں ہوتی جبکہ شیروں کی خوشبو تو جنگل کے درندے اور چوپائے تک پہچان جاتے ہیں۔

☆ وَ قَدْ فَجَعَتْهُ بِابْنِهٖ وَ ابْنِ صِهْرِهٖ . . . . وَ بِالصِّهْرِ حَمْلَاتُ الْاَمِیْرِ الْغَوَاشِمُ

ترجمہ: اور امیر کے زبردست حملے اسے بیٹے اور داماد کے بیٹے اور داماد کے غم میں مبتلا کر چکے ہیں۔

لغات: ﴿فَجَعَتْ﴾...... فَجَعَ یَفْجَعُ فَجْعًا (ف) صدمے سے دوچار کرنا، غم میں ڈالنا۔ ﴿صِهْرٌ﴾...... داماد۔ ﴿حَمْلَاتٌ﴾...... جمع حملة کی بمعنی حملے۔ ﴿غَوَاشِمُ﴾...... جمع ہے غاشم کی بمعنی ظلم وزیادتی کرنا۔ اس کا فعل غشم یغشم غشمًا (ض) آتا ہے۔

تشریح: اس سے پہلے بھی امیر کے تابڑتوڑ حملے اسے اپنے بیٹے، داماد اور نواسے کی ہلاکت کے صدمے سے دوچار کر چکے ہیں لیکن یہ ہے کہ سمجھتا ہی نہیں اور پھر ہر روز مار کھا کر بھاگتا ہے۔

☆ مَضٰی یَشْکُرُ الْاَصْحَابَ فِیْ فَوْتِهِ الظُّبٰی . . . . بِمَا شَغَلَتْهَا هَامُهُمْ وَ الْمَعَاصِمُ

ترجمہ: بھاگ گیا اور ضربوں کے بچاؤ کے لئے اپنے ساتھیوں کا مرہون منت تھا۔ کہ ضربوں کو ان کی کھوپڑیوں اور کلائیوں نے روک لیا تھا۔

لغات: ﴿مَضٰی﴾...... مَضٰی یَمْضِیْ بمعنی جانا، گزرنا۔ ﴿یَشْکُرُ﴾...... شَکَرَ یَشْکُرُ شُکْرًا شکر ادا کرنا، مرہون منت ہونا۔ ﴿اَصْحَابٌ﴾...... جمع ہے صَاحِبٌ کی بمعنی ساتھی۔ ﴿فَوْتٌ﴾...... فَاتَ یَفُوْتُ فَوْتًا بمعنی ضائع ہو جانا، ختم ہو جانا۔ ﴿ظُبٰی﴾...... جمع ہے ظُبَةٌ کی بمعنی دھار، تلوار کی ضرب۔ ﴿شَغَلَتْ﴾...... شَغَلَ یَشْغَلُ شُغْلًا (ن) مصروف کرنا، مشغول کرنا۔ ﴿هَامٌ﴾...... کھوپڑی۔ ﴿مَعَاصِمُ﴾...... جمع ہے مِعْصَمٌ کی بمعنی کلائیاں۔ کہنی سے ہاتھ تک کا حصہ۔

تشریح: اس کا جانا دراصل مرہون منت ہے اس کے ساتھیوں کی کھوپڑیوں اور کلائیوں کا کہ سارے وار انہوں نے روک لئے اور یہ بچ کر بھاگ نکلا ان کا گویا یہ حال تھا کہ

؎ ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

☆ وَ یَفْهَمُ صَوْتَ الْمَشْرَفِیَّةِ فِیْهِمْ . . . . عَلٰی اَنَّ اَصْوَاتَ السُّیُوْفِ اَعَاجِمُ

ترجمہ: وہ اپنے ساتھیوں کو لگنے والی تلواروں کی آواز سمجھ رہا تھا حالانکہ تلواروں کی آوازیں تو گونگی ہوتی ہیں۔

لغات: ﴿یَفْهَمُ﴾...... فَهِمَ یَفْهَمُ فَهْمًا (س) سمجھا۔ ﴿صَوْتٌ﴾...... آواز، ووٹ۔ ﴿مَشْرَفِیَّةٌ﴾...... تلواریں۔ ﴿اَعَاجِمُ﴾...... جمع ہے اَعْجَمُ کی اور عَجْمَاءُ کی بمعنی گونگا۔

تشریح: تلواروں کی آواز اور زبان نہیں ہوا کرتی لیکن وہ ان کی آواز سے ان کا مطلب خوب سمجھ رہا تھا جو یہ کہتی تھی کہ بھاگ جاؤ اگر اپنی جان عزیز ہے ورنہ مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

☆ یُسَرُّ بِمَا اَعْطَاکَ لَا عَنْ جَهَالَةٍ . . . . وَ لٰکِنَّ مَغْنُوْمًا نَجَا مِنْکَ غَانِمُ

ترجمہ: وہ جو کچھ تجھے دے گیا اس پر خوش ہے لیکن ناواقفیت کی وجہ سے نہیں بلکہ سب کچھ لٹا کر تجھ سے چھٹکارا پا لینے والا دراصل غنیمت حاصل کرنے والا ہے۔

لغات: ﴿یُسَرُّ﴾...... سُرَّ یُسَرُّ سُرُوْرًا (ن) خوش ہونا۔ ﴿اَعْطَاکَ﴾...... اَعْطٰی یُعْطِیْ اِعْطَاءً دینا، عطا کرنا۔ ﴿جَهَالَةٌ﴾...... جَهِلَ یَجْهَلُ جَهَالَةً (س) ناواقف و بے خبر ہونا۔ ﴿مَغْنُوْمٌ اور غَانِمٌ﴾...... مفعول اور فاعل کے صیغے

ہیں، ان کا فعل۔ غَنِمَ یَغْنَمُ غَنِیْمَۃً (س) غنیمت حاصل کرنا آتا ہے۔

تشریح: وہ اس پر بہت خوش ہے کہ سب کچھ دیکر اس کی جان بچ گئی۔ کہ

جان بچی سو لاکھوں پائے لوٹ کے بدھو گھر کو آئے۔

☆ وَ لَسْتَ مَلِیْکًا هَازِمًا لِنَظِیْرِہٖ . . . . وَ لٰکِنَّکَ التَّوْحِیْدُ لِلشِّرْکِ هَازِمٌ

ترجمہ: تو ایسا بادشاہ نہیں ہے جس نے شکست دی ہو اپنے ہی جیسے کو۔ بلکہ تو تو توحید ہے جس نے شرک کو شکست دی ہے۔

لغات: ﴿ملیک﴾...... بادشاہ اس کی جمع ملکاء اور مُلُوْکٌ آتی ہے۔ ﴿هَازِمٌ﴾...... هَزَمَ یَهْزِمُ هَزْمًا (ض) اسم فاعل بمعنی شکست دینے والا۔ ﴿نَظِیْرٌ﴾...... ہم پلہ، ہم سر۔

تشریح: دستق تیرا ہم پلہ ہم سر نہیں تھا اور اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے تو توحید ہو اور وہ شرک۔

☆ تَشَرَّفُ عَدْنَانٌ بِهٖ لَا رَبِیْعَۃٌ . . . . وَ تَفْتَخِرُ الدُّنْیَا بِهٖ لَا الْعَوَاصِمُ

ترجمہ: صرف ربیعہ کو ہی نہیں عدنان کو بھی اس کی وجہ سے شرف ملا اور صرف دار الخلافہ ہی نہیں پوری دنیا اس پر فخر کرتی ہے۔

لغات: ﴿تشرُّف﴾...... اسے شرف حاصل ہوا، مشرف ہوا۔ اس کا فعل مجرد شَرُفَ یَشْرُفُ شرافت (ک) ہے۔ ﴿عدنان﴾...... عرب قبائل کا جد امجد۔ ﴿ربیعہ﴾...... سیف الدولہ خاندان کا نمایاں فرد۔ ﴿تَفْتَخِرُ﴾...... اِفْتَخَرَ یَفْتَخِرُ اِفْتِخَارًا، فخر کرنا۔ ﴿عَوَاصِمُ﴾...... جمع عَاصِمَۃٌ کی بمعنی دار الخلافہ۔ اس وقت سیف الدولہ کا علاقہ انطاکیہ تھا۔

تشریح: پورے عرب کو تیری وجہ سے شرف و منزلت حاصل ہوگئی۔ اور صرف انطاکیہ ہی نہیں پوری دنیا کو اس پر ناز ہے تو اس میں موجود ہے۔ اقبال نے کہا ہے۔ کہ

وہی جواں ہے قبیلہ کی آنکھ کا تارا جوانی جس کی ہو بے داغ ضرب ہو کاری

☆ لَکَ الْحَمْدُ فِی الدُّرِّ الَّذِیْ لِیْ لَفْظُهٗ . . . . فَاِنَّکَ مُعْطِیْهِ وَ اِنِّیْ نَاظِمٌ

ترجمہ: میرے لفظوں کے ان موتیوں کو پرونے کا سارا کمال اور خوبی تیری ہی ہے کہ تو عطا کرنے والا ہے میں تو صرف پرونے والا ہوں۔

لغات: ﴿دُرٌّ﴾...... موتی، اس کا مفرد درۃ آتا ہے۔ ﴿مُعْطِیْ﴾...... اَعْطٰی یُعْطِیْ اِعْطَاءً اسم فاعل ہے، بمعنی دینے والا اور عطا کرنے والا۔ ﴿نَاظِمٌ﴾...... ترتیب دینے والا، پرونے والا۔ نَظَمَ یَنْظِمُ نَظْمًا (ض) پرونا، مرتب کرنا۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ میری اس سخن وری کا سارا کمال تیرا ہی ہے الفاظ میرے ہیں لیکن معانی و مفاہیم تیرے ہیں۔ گویا کہ

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی انہی کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی

فارسی شاعر نے کہا ہے۔

خوشتر آن باشد کہ سر دلبراں گفتہ آید در حدیث دیگراں

☆ وَ اِنِّیْ لَتَعْدُوْبِیْ عَطَایَاکَ فِی الْوَغٰی . . . . فَلَا اَنَا مَذْمُوْمٌ وَ لَا اَنْتَ نَادِمٌ

ترجمہ: مجھے لئے پھرتے ہیں میدان جنگ میں تیرے تحفے سو میں نہ قابل مذمت اور نہ تجھے ندامت و پشیمانی ہے۔

لغات: ﴿لتعدوبی﴾...... غدا یَغْدُوْ غُدُوًّا دوڑنا، چلنا۔ "ب" صلہ کے ساتھ متعدی ہوگیا بمعنی دوڑانا، چلانا۔ ﴿عَطَایَا﴾...... جمع ہے عَطِیَّۃٌ کی بمعنی ہدیہ، تحفہ۔ ﴿وغی﴾...... میدان جنگ۔ ﴿مَذْمُوْمٌ﴾...... ذَمَّ یَذُمُّ ذَمًّا (ن) سے، اسم مفعول، بمعنی مذمت کیا گیا، قابل مذمت۔ ﴿نَادِمٌ﴾...... ندم یَنْدَمُ ندامۃً (س) سے اسم فاعل، بمعنی نادم و شرمسار ہونے والا۔

تشریح: تیرے عطا کردہ گھوڑوں اور دوسرے سامان جنگ کی وجہ سے میں جنگوں میں دوڑتا رہتا ہوں سو نہ کوئی میری مذمت کر سکتا ہے کہ عطایا لے کر اس کا حق ادا نہیں کیا اور نہ تجھے پشیمانی ہوگی کہ میں نے بے موقع عنایات کیں۔

☆ عَلٰی کُلِّ طَیَّارٍ اِلَیْهَا بِرِجْلِه . . . . اِذَا وَقَعَتْ فِیْ مَسْمَعَیْهِ الغَمَاغِمُ

ترجمہ: اپنی ٹانگوں پر اڑ کر جانے والے ہر گھوڑے پر کہ جونہی اس کے کانوں میں نعرہ کارزار پڑے سرپٹ بھاگ اٹھے۔

لغات: ﴿طَیَّارٌ﴾...... طَارَ یَطِیْرُ طَیْرًا سے، اسم فاعل مبالغہ کا صیغہ ہے، بمعنی بہت اڑنے والا۔ ﴿رِجْلٌ﴾...... ٹانگ۔ ﴿مَسْمَعَیْه﴾...... تثنیہ مَسْمَع کا، بمعنی کان۔ ﴿غَمَاغِمُ﴾...... جمع غمغمة کی، بمعنی شور کارزار۔

تشریح: جونہی تیرے عطا کردہ گھوڑوں کے کانوں میں میدان کارزار کا شور پڑتا ہے تو وہ پر تو نہیں رکھتے مگر اپنی ٹانگوں سے اڑ کر میدان میں پہنچ جاتے ہیں۔

☆ أَ لَا اَیُّهَا السَّیْفُ الَّذِی لَیْسَ مُغْمَدًا . . . . وَ لَا فِیْهِ مُرْتَابٌ وَ لَا مِنْهُ عَاصِمُ

ترجمہ: اے شمشیر بے نیام! کہ اس میں کسی کو کوئی شک نہیں اور نہ اس سے بچانے والا ہے۔

لغات: ﴿مُغْمَدًا﴾...... اَغْمَدَ یُغْمِدُ اِغْمَادًا سے اسم فاعل، بمعنی نیام میں پڑی ہوئی۔ ﴿مُرْتَابٌ﴾...... اِرْتَابَ یَرْتَابُ اِرْتِیَابًا بمعنی شک کرنے سے اسم فاعل۔ ﴿عَاصِمٌ﴾...... عَصَمَ یَعْصِمُ عَصْمًا (ض) اسم فاعل، بمعنی بچانے والا۔

تشریح: تو شمشیر بے نیام ہے تیرے تلوار ہونے میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی تجھ سے کسی کو بچا سکتا ہے۔

☆ هَنِیْئًا لِضَرْبِ الْهَامِ وَ الْمَجْدِ وَ الْعُلٰی . . . . وَ رَاجِیْکَ وَ الْاِسْلَامِ اَنَّکَ سَالِمُ

ترجمہ: خوشخبری ہے سروں پر پڑنے والی ضرب کے لئے اور بزرگی اور برتری کے لئے اور تیرے امیدواروں اور اسلام کو مبارک ہو کہ تو سلامت ہے۔

لغات: ﴿هَنِیْئًا﴾...... مبارک ہو۔ ہَنِیٌّ خوشگوار۔ ﴿ضَرْبٌ﴾...... مار۔ ﴿هَامٌ﴾...... کھوپڑی، سر۔ ﴿مَجْدٌ﴾...... بزرگی، عزت۔ ﴿عُلٰی﴾...... برتری، بلندی۔ ﴿رَاجٍ﴾...... رَجَی یَرْجُو رَجَاءً (ن) سے اسم فاعل، بمعنی امید رکھنے والا۔ ﴿سَالِمٌ﴾...... سَلِمَ یَسْلِمُ سَلْمًا سے اسم فاعل، بمعنی سلامتی والا، محفوظ و سلامت۔

تشریح: ان تمام صفات کو تیرے دم قدم سے عزت حاصل ہے سو ان کو مبارک باد کہ تو سلامت و محفوظ ہے جب تک تو سلامت و محفوظ ہے ان صفات کا بھرم بھی قائم ہے۔

☆ وَ لِمَ لَا یَقِی الرَّحْمٰنُ حَدَّیْکَ مَا وَقٰی . . . . وَ تَفْلِیْقُهُ هَامَ الْعِدَا بِکَ دَائِمُ

ترجمہ: اور کیوں خدائے رحمان تیرے دونوں تیز دھاروں کی حفاظت نہ کرے جب تک اسے حفاظت کرنا مطلوب ہے کہ تیرے ذریعہ سے ہمیشہ دشمنوں کے سروں کو چیرتا ہے۔

لغات: ﴿وَقٰی یَقِیْ وِقَایَةً﴾...... بچانا، حفاظت کرنا۔ ﴿حَدٌّ﴾...... کنارہ، دھار۔ ﴿تَفْلِیْقٌ﴾...... فَلَقَ یَفْلِقُ فَلْقًا (ض) سے، بمعنی پھٹنا۔ باب تفعیل سے بمعنی پھاڑنا۔ قرآن میں ہے "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، کہہ دے کہ مجھے صبح نکالنے والے رب کی پناہ ہے"۔ ﴿هَامٌ﴾...... کھوپڑیاں۔ ﴿عِدٰی﴾...... دشمنان۔ ﴿دَائِمٌ﴾...... دَامَ یَدُوْمُ دَوْمًا (ن) بمعنی ہمیشہ رہنا ہے۔ اسم فاعل بمعنی ہمیشہ کرنے، ہونے والا۔

تشریح: خدا کیوں تیری حفاظت نہ کرے کہ تو دو دھاری تلوار ہے اور اللہ تیرے ذریعہ سے اپنے دشمنوں کو تباہ و برباد کرتا ہے اور اسلام کا بول بالا ہوتا ہے۔

وَ قال يمدح كافوزا في جمادى الاخرة سنة ست و اربعين و ثلثمائة

ترجمہ: متنبی نے جمادی الاخری ۳۴۶ھ میں کافور کو تعریف کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

☆ كَفىٰ بِكَ دَآءً اَنْ تَرَى الْمَوْتَ شافِيًا . . . . و حَسْبُ الْمَنَايَا اَنْ يَكُنَّ أمانِيا

ترجمہ: تجھے اتنی ہی بیماری کافی ہے کہ تو موت ہی کو شفا بخش سمجھے اور اموات کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ تمنائیں بن جائیں۔

لغات: ﴿كفى﴾...... كفى يَكْفِىْ كِفَايَةً کافی ہونا۔ ﴿داء﴾...... بیماری۔ ﴿شافي﴾...... شفى يشفى شفاء سے، شفا دینا۔ اسم فاعل کا صیغہ، بمعنی شفا دینے والا۔ ﴿حَسْبُ﴾...... حسب يَحْسِبُ حَسْبًا کافی ہونا۔ ﴿منايا﴾...... جمع ہے مَنِيَّة کی، بمعنی موت۔ ﴿أمانِىْ﴾...... جمع ہے اُمْنِيَة کی، بمعنی آرزو، امید۔

تشریح: بیماری جب حد سے بڑھ جائے تو پھر موت ہی اس کا علاج ہوتی ہے۔ کہ

ع اب جان ہی کے ساتھ جائے گا

اور پھر موت ہی انسان کی تمنا اور آرزو بن جاتی ہے۔ کہ

مرتے ہیں آرزو میں مرنے کی موت آتی ہے پر نہیں آتی

☆ تَمَنَّيْتَهَا لَمَّا تَمَنَّيْتَ اَنْ تَرىٰ . . . صَدِيْقًا فَاَعْيَا او عَدُوًّا مُدَاجِيا

ترجمہ: تو نے موت کی تمنا اس وقت کی جب تیری تمنا تھی کہ تجھے کوئی یار ملے سو نہ ملا یا ایسا دشمن ملے جس نے دشمنی دبا دی ہو۔

لغات: ﴿تَمَنَّيْتَ﴾...... تَمَنّٰى يَتَمَنّٰى تَمَنِّيًا آرزو کرنے سے، واحد مذکر مخاطب ماضی کا صیغہ۔ ﴿فاعيا﴾...... عاجز و بے بس کر دینا۔ عربی کا مشہور شعر ہے۔

لكل داء دَوَاءٌ يستطب به الا الحماقة اعيت من يداويها

﴿مداج﴾...... داجى يداجى مداجاة ظاہرداری سے کام لینا۔

تشریح: تیری تمنا تھی کہ تجھے کوئی یار اور محبوب ملتا یا کوئی دشمن ہی سہی لیکن اپنی دشمنی کو چھپا کر محبت سے ملتا لیکن یہ تمنا پوری نہ ہوئی تو تو موت کی تمنا کرنے لگا۔ کہ

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا

☆ اِذَا كُنْتَ تَرضٰى اَن تَعِيْشَ بِذِلَّةٍ . . . فَلا تَسْتَعِدَّنَّ الْحُسَامَ الْيَمَانِيَا

ترجمہ: اگر تو ذلت کے ساتھ جینے ہی پر خوش ہے تو پھر یمنی تلوار کس لئے تیار کرتا ہے۔

لغات: ﴿رَضِيَ يَرْضٰى رِضْوَانًا﴾...... خوش ہونا۔ ﴿تعيش﴾...... عَاشَ يَعِيْشُ مَعِيْشَةً (ض) جینا۔ ﴿ذلة﴾...... ذَلَّ يَذِلُّ ذِلَّةً ذلیل ہونا۔

تشریح: اگر ذلت کے ساتھ زندگی گوارا ہے تو یہ تلواریں تیار کرنے کی مشقت و محنت کا کیا فائدہ یہ تو اس لئے ہیں کہ زندگی عزت اور وقار کے ساتھ گزاری جائے۔

☆ وَ لَا تَسْتَطِيْلَنَّ الرِّمَاحَ لِغَارَةٍ . . . و لا تَسْتَجِيْدَنَّ العِتَاقَ الْمَذَاكِيَا

ترجمہ: اور نہ لمبا کر نیزوں کو لوٹنے اور حملے کے لئے اور نہ اپنے پاس رکھ پختہ عمر اعلیٰ گھوڑے۔

لغات: ﴿تَسْتَطِيْلَنَّ﴾...... إِسْتَطَالَ يَسْتَطِيْلُ اسْتِطَالَةً بمعنی لمبا کرنا، کسی کی طرف بڑھانا۔ ﴿رِمَاحٌ﴾...... جمع ہے رُمْحٌ کی، بمعنی نیزے۔ ﴿غارة﴾...... لوٹنا، حملہ کرنا۔ ﴿تستجيدن﴾...... إِسْتَجَادَ يَسْتَجِيْدُ اسْتِجَادَةً بمعنی اچھا سمجھنا،

پیار کرنا۔ ﴿عِتَاق﴾...... جمع ہے عَتِیْق کی بمعنی پختہ عمر گھوڑا۔ ﴿مَذَاکِی﴾...... جمع ہے مُذْکِی کی، بمعنی عمدہ گھوڑا جس کے دانت مکمل ہو چکے ہوں۔

تشریح: اگر زندگی بذلت ہی گوارا ہے تو پھر یہ نیزے یہ عمدہ اعلیٰ گھوڑے ان سب چیزوں سے کیوں پیار کرتا ہے؟

☆ فَمَا يَنْفَعُ الْاُسْدَ الْحَيَاءُ مِنَ الطَّوٰى . . . . وَ لَا تُتَّقٰى حَتّٰى تَكُوْنَ ضَوَارِيَا

ترجمہ: حیا کرنے سے شیروں کی بھوک نہیں مٹ جاتی اور شیروں سے بہت ہی ڈرا جاتا ہے جب وہ پھاڑ کھانے والے ہوں۔

لغات: ﴿يَنْفَعُ﴾...... نَفَعَ يَنْفَعُ نَفْعًا (ف) فائدہ پہنچانا۔ ﴿اُسْدٌ﴾...... جمع اَسَدٌ کی بمعنی شیر۔ ﴿حياء﴾...... حیا، شرم۔ ﴿تُتَّقٰى﴾...... اِتَّقٰى يَتَّقِىْ اِتِّقَاءً﴾...... ڈرنا۔ تُتَّقٰى۔ واحد مونث مضارع مجہول کا صیغہ ہے۔ ﴿ضَوَارِیْ﴾...... جمع ہے ضَارِيَة کی۔ ﴿ضَرِىَ يَضْرٰى ضَرًى﴾...... بمعنی چیرنا، پھاڑنا۔

تشریح: اگر شیر شرم کرتے ہیں تو ان سے اس کا پیٹ نہیں بھر جائے گا۔ کہ "جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم"۔
غالب نے دوسرے رنگ میں کہا تھا۔

جب کرم رخصت بے باکی و گستاخی دے ۔۔۔ کوئی تقصیر بجز خجلت تقصیر نہیں

آدمی اس سے ڈرتا ہے جس کے بارے میں پتہ ہو کہ یہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔

☆ حَبَبْتُكَ قَلْبِىْ قَبْلَ حُبِّكَ مَنْ نَاٰى . . . . وَ قَدْ كَانَ غَدَّارًا فَكُنْ اَنْتَ وَافِيَا

ترجمہ: میرے دل میں نے تجھ سے محبت کی تھی اس سے پہلے تو نے جدا ہو جانے والے سے محبت کی تھی وہ تو غدار تھا تو تو وفا شعار بن۔

لغات: ﴿حَبَبْتُ﴾...... حَبَّ يَحِبُّ حُبًّا (ض) سے بمعنی محبت کرنا۔ ﴿نای﴾...... دور ہوا۔ ﴿غدار﴾...... عہد شکن، دھوکہ باز۔ غَدَرَ يَغْدِرُ غَدْرًا (ض،ن) سے۔ ﴿وَافِيَا﴾...... وَفٰى يَفِىْ وَفَاءً سے اسم فاعل کا صیغہ ہے، بمعنی وفا کرنے والا۔

تشریح: اے دل! تو گرفتار محبت بعد میں ہوا میں نے تجھ سے محبت پہلے کی تھی۔ اگر تیرا محبوب غدار نکلا اور تجھے چھوڑ گیا تو تو مجھے چھوڑ کے نہ جا اور وفا شعار بن۔

☆ وَ اَعْلَمُ اَنَّ الْبَيْنَ يُشْكِيْكَ بَعْدَهُ . . . . فَلَسْتَ فُؤَادِىْ اِنْ رَاَيْتُكَ شَاكِيَا

ترجمہ: میں جانتا ہوں کہ جدائی تجھ سے بعد میں شکایت کروائے گی سو تو میرا دل نہیں اگر میں نے تجھے شکایت کرتے دیکھا۔

لغات: ﴿البين﴾...... فراق، جدائی۔ اس کا فعل بَانَ يَبِيْنُ بَيْنُوْنَةً وَ بَيْنًا (ض) آتا ہے۔ بمعنی جدا ہونا دور ہونا۔

تشریح: مجھے معلوم ہے کہ غم جدائی میں تو ضرور شکایت کرے گا کہ جدائی نے بڑے بڑوں کا صبر و قرار لوٹ لیا۔
مولانا روم نے اپنی مثنوی کا آغاز اس شعر سے کیا ہے۔ کہ

بشنو از نے حکایت می کند ۔۔۔ و از جدائی ہا شکایت می کند

داغ دہلوی نے کہا تھا

غم جدائی میں تیرے ظالم کہوں میں کیا مجھ پہ کیا بنی ہے ۔۔۔ جگر گدازی ہے سینہ کاوی ہے دل خراشی ہے جاں کنی ہے

☆ فَاِنَّ دُمُوْعَ الْعَيْنِ غُدْرٌ بِرَبِّهَا . . . . اِذَا كُنَّ اِثْرَ الْغَادِرِيْنَ جَوَارِيَا

ترجمہ: آنکھ کے آنسو اگر بے وفاؤں کے پیچھے بہنے والے ہوں تو وہ اپنے مالک سے بے وفائی کرنے والے ہوتے ہیں۔

لغات: ﴿دُمُوْعٌ﴾...... جمع ہے دَمْعٌ کی، بمعنی آنسو۔ ﴿غُدْرٌ﴾...... جمع غَدُوْرٌ کی، بمعنی دھوکے باز۔ ﴿رَبٌّ﴾...... مالک۔ مثلاً "رَبُّ الْبَيْت، گھر والا"۔ ﴿غَادِرِيْنَ﴾...... بے وفائی کرنے والے۔ اس کا فعل غَدَرَ يَغْدِرُ غَدْرًا (ن،ض،س) آتا ہے بمعنی

بے وفائی کرنا۔ ﴿جواری﴾..... جاریۃ کی جمع ہے، بمعنی بہنے والے۔

تشریح: اگر بے وفاؤں کے غم میں آنسو بہہ جائیں تو گویا آنسوؤں نے اپنے مالک سے بیوفائی کی آنسو نہیں بہائے جانے چاہئیں۔

قاسمی نے کہا ہے۔ کہ

میں تو اس وقت سے ڈرتا ہوں کہ وہ پوچھ نہ لے ... یہ اگر ضبط کا آنسو تھا تو ٹپکا کیسے؟

☆ إِذَا الْجُوْدُ لَمْ يُرْزَقْ خَلَا صًامِّنَ الْأَذٰى . . . . فَلَا الْحَمْدُ مَكْسُوْبًا وَ لَا الْمَالُ بَاقِيَا

ترجمہ: اگر سخاوت میں احسان جتلانے سے خلاصی نہ ملے تو نہ ہی تعریف حاصل ہوئی اور نہ ہی مال رہا۔

لغات: ﴿جود﴾..... سخاوت۔ جَادَ يَجُوْدُ جُوْدًا (ن) سے، بمعنی سخاوت کرنا۔ ﴿يُرْزَق﴾..... رَزَقَ يَرْزُقُ رِزْقًا سے، بمعنی ملنا حاصل ہونا۔ ﴿خلاص﴾..... چھٹکارا۔ ﴿أذى﴾..... تکلیف۔ لیکن مراد ہے احسان جتلانے کی تعریف۔ قرآن میں آتا ہے "قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَا أَذًى، اچھی بات اس صدقہ سے بہتر ہے جس میں احسان جتلایا جائے"۔

﴿مَكْسُوْبٌ﴾..... كَسَبَ يَكْسِبُ كَسْبًا (ض) سے، کمانا حاصل کرنا۔ ﴿مَكْسُوْبٌ﴾..... حاصل کردہ چیز۔

تشریح: جود وسخا کے بعد اسے جتلانے سے مال بھی گیا کہ وہ سخاوت میں دے بیٹھا اور نیک نامی بھی گئی کہ اسے جتلا کر ضائع کر دیا۔

☆ وَ لِلنَّفْسِ اَخْلَاقٌ تَدُلُّ عَلَى الْفَتٰى . . . . أَ كَانَ سَخَاءً مَا اَتٰى اَمْ تَسَاخِيَا

ترجمہ: مرد کے اخلاق بتلاتے ہیں کہ اس کی طبیعت وفطرت کیا ہے کیا وہ سچا سخی ہے یا دکھلاوے کی خاطر سخاوت کرنے والا ہے۔

لغات: ﴿أَخْلَاقٌ﴾..... جمع خُلُقٌ کی، بمعنی فطرت و عادت۔ ﴿تَدُلُّ﴾..... دَلَّ يَدُلُّ دَلَالَةً (ن) اشارہ کرنا، بتانا۔

﴿فتى﴾..... نوجوان۔ ﴿سخا﴾..... سَخَا يَسْخُوْسخاء اور سَخِيَ يَسْخُوْ سَخَاوَة سخاوت کرنا، سخی ہونا

﴿تساخي﴾..... بناوٹ میں سخی بننا۔

تشریح: مرد کے اخلاق اس کی طبیعت کے بارے میں بتا دیتے ہیں کہ سخاوت اس کی سرشت میں شامل ہے یا یہ بناوٹی سخی ہے۔

☆ اَقِلِّ اشْتِيَاقًا اَيُّهَا الْقَلْبُ رُبَّمَا . . . . رَاَيْتُكَ تُصْفِي الْوُدَّ مَنْ لَيْسَ صَافِيَا

ترجمہ: اے دل تھوڑا شوق کر کیا اکثر میں نے تجھے ان سے محبت کرتے دیکھا ہے جو خود محبت نہیں کرتے

لغات: ﴿أَقِلَّ﴾..... أَقَلَّ يُقِلُّ اِقْلَالًا بمعنی تھوڑا کرنا ہے۔ امر کا صیغہ ہے۔ ﴿اشْتِيَاق﴾..... اِشْتَاقَ يَشْتَاقُ اِشْتِيَاقًا شوق ومحبت کرنا اس کا مجرد شَاقَ يَشُوْقُ شَوْقًا (ن) آتا ہے۔ ﴿تُصْفِيْ﴾..... أَصْفَى يُصْفِيْ اِصْفَاءً خالص محبت کرنا۔ صَفَى يَصْفُوْ صُفُوًّا سے خالص رہا۔

تشریح: اے دل! تو بڑی جلدی لوگوں سے عشق کرنے لگتا اور جس کی محبت کا جذبہ نہ بھی ہو تو ان سے بھی محبت وعاشقی کرنے لگتا ہے۔ گویا کہ

ہم کو ان سے وفا کی ہے امید ... جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

☆ خُلِقْتُ أَلُوْفًا لَوْ رَجَعْتُ اِلَى الصِّبٰى . . . . لَفَارَقْتُ شَيْبِيْ مُوْجَعَ الْقَلْبِ بَاكِيَا

ترجمہ: میں پیدا ہی عاشقانہ مزاج لے کر ہوا ہوں اگر مجھے بچپن کی طرف بھی لوٹایا جائے تو اپنے بڑھاپے سے بھی دل دردمند لے کر اور روتا ہوا جدا ہوں گا۔

لغات: ﴿خُلِقْتُ﴾..... خَلَقَ يَخْلُقُ خَلْقًا پیدا کرنا۔ ﴿أَلُوْف﴾..... بہت محبت وعشق کرنے والا۔ ﴿صِبًى﴾..... بچپن۔ ﴿فَارَقْتُ﴾..... فَارَقَ يُفَارِقُ مُفَارَقَةً جدا ہونا، الگ ہونا۔ ﴿شَيْب﴾..... بڑھاپا۔ شَابَ يَشِيْبُ شَيْبًا (ض) سے۔ ﴿مُوْجَع﴾..... درد دیا گیا۔ وَجِعَ يَوْجَعُ سے۔ ﴿بَاك﴾..... بَكٰى يَبْكِيْ بُكَاءً سے اسم فاعل کا صیغہ، بمعنی رونے والا۔

تشریح: میرا مزاج لڑکپن سے ہی عاشقانہ ہے اور میرا دل بہت زود محبت ہے کہ جس کے ساتھ کچھ وقت گزارا اس سے محبت ہوگئی حتی کہ اب مجھے اپنے بڑھاپے سے محبت ہوگئی حالانکہ بڑھاپے سے سب لوگ پناہ مانگتے ہیں۔

بدر بن عمار کی تعریف کرتے ہوئے متنبی نے مزید کہا۔ کہ

☆ وَ لٰكِنَّ بِالْفُسْطَاطِ بَحْرًا اَزَرْتُهٗ . . . . حَيٰوتِي وَ نُصْحِي وَ الْهَوىٰ وَ الْقَوَافِيَا

ترجمہ: لیکن فسطاط میں ایک سمندر ہے کہ میں اس کے پاس اپنی زندگی خیرخواہی عشق و محبت اور اپنی شاعری لے کر گیا۔

لغات: ﴿فسطاط﴾...... مصر میں ایک شہر کا نام ہے۔ ﴿ازرته﴾...... زَارَ يَزُوْرُ زِيَارَةً (ن) سے متعدی، بمعنی لے کر گیا۔ ﴿حیاتی﴾...... اپنی زندگی۔ ﴿نُصْحِی﴾...... خیرخواہی۔ ﴿ہَوىٰ﴾...... عشق، خواہش۔ ﴿قوافی﴾...... جمع ہے قافیہ کی، مراد ہے شاعری، اپنا کلام۔

تشریح: شاعر نے کہا تھا کہ میں بہت جلد مانوس ہو جانے والی طبیعت لے کر پیدا ہوا ہوں لیکن میں اپنا سارا اثاثہ لے کر سیف الدولہ کے پاس گیا تھا۔ جیسا کہ فارسی کے شاعر نے کہا تھا کہ

ہر آبروئے اندو ختم ز دانش و دیں   نثار خاک رہ آں نگار خواہم کرد

☆ وَ جُرْدًا مَدَدْنَا بَيْنَ آذَانِهَا الْقَنَا . . . . فَبِتْنَ خِفَافًا يَتَّبِعْنَ الْعَوَالِيَا

ترجمہ: اور ایسے کم بالوں والے گھوڑے کہ ان کے کانوں کے درمیان نیزے تان رکھے تھے۔ جو تیز دوڑتے ہوئے راتیں گزارتے اور بلند نیزوں کے پیچھے پیچھے چلتے۔

لغات: ﴿جرد﴾...... کم بالوں والے گھوڑے۔ ﴿مَدَدْنَا﴾...... مَدَّ يَمُدُّ مَدًّا (ن) پھیلانا، بچھانا۔ قرآن میں اللہ تعالی فرماتا ہے "وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا، ہم نے زمین کو پھیلایا"۔ ﴿آذان﴾...... جمع اُذُنٌ کی بمعنی کان۔ ﴿قنا﴾...... جمع ہے قنية کی، بمعنی نیزے۔ ﴿بِتْنَ﴾...... بَاتَ يَبِيْتُ بَيْتًا بيتوتة مبيتًا بمعنی رات گزارنا۔ ﴿خفاف﴾...... تیز رو، سبک رفتار۔ ﴿عوالی﴾...... جمع ہے عالی کی، بمعنی نیزہ کا بالائی حصہ۔

تشریح: میں اس کے پاس اعلی گھوڑے بھی لے کر گیا تھا جو اتنے عمدہ تھے کہ ساری ساری رات دوڑتے چلے جاتے۔

☆ تَمَاشِي بِاَيْدٍ كُلَّمَا وَ افَتِ الصَّفَا . . . . نَقَشْنَ بِهٖ صَدْرَ الْبُزَاةِ حَوَافِيَا

ترجمہ: وہ اپنی ٹانگوں سے اس طرح چلتے تھے کہ جب بھی کوئی چٹان راستے میں آتی اس پر ننگے پیر ہونے کے باوجود باز جیسے نقش بنا دیتے۔

لغات: ﴿تَمَاشِیْ﴾...... تَمَاشٰي يَتَمَاشٰي تَمَاشِيًا بمعنی چلنا۔ ﴿كُلَّمَا﴾...... جب بھی۔ ﴿وافت﴾...... وافي يوافي موافاةً اچانک پہنچنا، کسی کے پاس آنا۔ ﴿صفا﴾...... جمع صَفَاةٌ کی بمعنی چٹان، بڑا پتھر۔ ﴿نقشن﴾...... نَقَشَ يَنْقُشُ نَقْشًا (ن) نقش بنانا۔ ﴿بزاة﴾...... جمع بَازٌ کی بمعنی باز، شاہین۔ ﴿حوافی﴾...... جمع ہے حاف کی، بمعنی ننگے پیر یا ننگے سر۔ حافي القدم، حافي الراس۔

تشریح: وہ گھوڑے ننگے پیر یعنی سموں کے بغیر بھی اس طرح چلتے تھے کہ چٹانوں پر ان کے نقش ثبت ہو جاتے تھے۔

☆ و تنظر مِنْ سُوْدٍ صَوَادِقَ فِي الدُّجٰى . . . . يَرَيْنَ بَعِيْدَاتِ الشُّخُوْصِ كَمَاهِيَا

ترجمہ: وہ ٹھیک ٹھیک اور سیدھا دیکھنے والی آنکھوں سے اندھیرے میں اس طرح دیکھتے ہیں کہ دور دراز کی چیزیں بھی اپنی اصلی

حالت میں دیکھتے ہیں۔

لغات: ﴿تنظرُ﴾...... نَظَرَ يَنْظُرُ نظرًا (ن)۔﴿سود﴾...... جمع ہے أَسْوَدُ کی، بمعنی کالا، یعنی آنکھیں۔﴿ضوادق﴾...... جمع ہے صَادِق کی، بمعنی سچا، جمع اس کا فعل صَدَق يَصْدُقُ صِدْقًا (ن) آتا ہے، بمعنی سچ بولنا۔﴿دجی﴾...... تاریکی اندھیرا۔﴿یرینَ﴾...... رَأی یَرٰی (ف) بمعنی دیکھنا۔﴿بعیدات﴾...... جمع ہے بعیدۃ کی۔ بَعُدَ يَبْعُدُ بُعْدًا (ک) دور ہونا، ہلاک ہونا۔﴿شخوص﴾...... جمع ہے شخص کی بمعنی وجود۔﴿کما﴾...... جیسا کہ۔﴿هیا﴾...... اصل میں ضمیر اشارہ مؤنث مفرد ہے۔

تشریح: ان گھوڑوں کی نظر اتنی تیز تھی کہ اندھیرے میں دور تک صاف دیکھ لیتے تھے۔

☆ و تَنْصِبُ لِلْجَرْسِ الْخَفِيِّ سوامِعًا . . . . يَخَلْنَ مُنَاجَاةَ الضمير تَنادِيا

ترجمہ: وہ ہلکی سی آواز پر بھی چوکنے ہوجاتے ہیں اور دل کی سرگوشی کو بھی صدائے بلند سمجھتے ہیں۔

لغات: ﴿تنصبُ﴾...... نَصَبَ يَنْصِبُ نَصْبًا (ض) بمعنی بلند کرنا، کھڑا کرنا۔﴿جرسٌ﴾...... گھنٹی۔﴿خفِیٌّ﴾...... مخفی، ہلکی آواز والی۔﴿سوامعُ﴾...... جمع سامِعَةٌ کی، بمعنی کان۔﴿یخلنَ﴾...... خَالَ يَخَالُ خَيَالًا (س) خیال کرنا۔ ﴿مُناجاۃ﴾...... سرگوشی کرنا۔ ناجٰی يُنَاجِي مُنَاجَاةً سرگوشی کرنا۔﴿تنادیٰ﴾...... تَنَادَ يَتَنَادُ تَنَادِيًا پکار۔

تشریح: وہ گھوڑے اس قدر چوکنے اور ہوشیار تھے کہ ہلکی سی آواز پر بھی پوری طرح مستعد اور چاق و چوبند ہوجاتے۔

☆ تُجَاذِبُ فُرْسَانَ الصَّبَاحِ اَعِنَّةً . . . . كَأَنَّ عَلَى الْاَعْنَاقِ منها اَفَاعِيَا

ترجمہ: صبح کے سواروں سے باگیں اس طرح کھینچتے اور چھڑاتے ہیں کہ گویا ان کی گردنوں پر سانپ ہیں۔

لغات: ﴿تُجاذِبُ﴾...... جاذَبَ يُجَاذِبُ مُجَاذَبَةً۔ جَذَبَ يَجْذِبُ جَذْبًا (ض) بمعنی کھینچنا سے، باب مفاعلہ، یعنی باہم کھینچا تانی کرنا کہ سوار اوپر سے کھینچتے ہیں اور یہ ان کے ہاتھ سے چھڑاتے ہیں۔﴿فرسان﴾...... سوار۔ اس کا مفرد فارس ہے۔ ﴿صَباحٌ﴾...... صبح کے وقت۔ عرب عام طور پر لوٹ مار صبح کے وقت کرتے تھے، اس لئے فرساہ الصباح سے مراد لٹیرے ہیں۔﴿أعِنّة﴾...... جمع ہے عِنَانٌ کی، بمعنی لگام۔﴿أعناق﴾...... جمع ہے عُنُقٌ کی بمعنی گردن۔﴿أفاعِیٰ﴾...... جمع ہے أفعٰی کی بمعنی سانپ۔

تشریح: وہ گھوڑے اس قدر چاق و چست تھے کہ باگیں تڑوا کر بھاگتے تھے گویا باگیں نہ ہوں ان کی گردنوں میں سانپ ہوں۔

☆ بِعَزْمٍ يَسِيْرُ الجسمُ في السرجِ رَاكِبًا بِهٖ . . . . وَ يسير القَلْبُ فِي الجسمِ ماشِيَا

ترجمہ: ایک ایسے عزم و حوصلہ کے ساتھ کہ جسم زین پر سوار تھے چلے جارہے تھے اور دل جسم میں دوڑ رہا تھا۔

لغات: ﴿عزم﴾...... پختہ ارادہ۔﴿یسیرُ﴾...... سَارَ يَسِيْرُ سَيْرًا چلنا۔﴿سرج﴾...... زین۔ متنبی کا ضرب المثل کی حد تک مشہور شعر ہے کہ

اعز مكان في الدنيا سرج سابح و خير جليس في الزمان كتاب

﴿راکبٌ﴾...... رَكِبَ يَرْكَبُ رُكُوْبًا (س) سے اسم فاعل، بمعنی سوار۔﴿ماشٍ﴾...... مَشٰی يَمْشِيْ مَشْيًا سے اسم فاعل، بمعنی چلنے والا۔

تشریح: جسم زین پر بیٹھے ہوئے دوڑ رہے تھے لیکن دل جسموں کے اندر بے قابو ہو رہے تھے اور جسم سے بھی تیز دوڑ رہے تھے۔

☆ قَوَاصِدِ کافور تَوَارِکَ غَیْرِہٖ . . . . وَ مَنْ قَصَدَ الْبَحْرَ اِسْتَقَلَّ السَّوَاقِیَا

ترجمہ: کافور تک جانے والے اس کے علاوہ سب کو چھوڑنے والے ہیں جو سمندر کا خواہاں ہو وہ ندی نالوں کو چھوٹا سمجھتا ہے۔

لغات: ﴿قَوَاصِدُ﴾...... جمع ہے قَاصِدٌ کی، قَصَدَ یَقْصِدُ قَصْدًا (ض) سے، بمعنی ارادہ کرنا۔ ﴿تَوارِك﴾...... بھی اس طرح تارِك کی جمع ہے، اس کا فعل تَرَكَ یَتْرُكُ تَرْكًا (ن) آتا ہے۔ بمعنی ترک کرنا۔ ﴿بَحْرٌ﴾...... سمندر۔ اس کی جمعیں بُحُوْرٌ، بِحَارٌ اور اَبْحُرٌ آتی ہیں۔ ﴿اسْتَقَلَّ﴾...... کم سمجھنا، حقیر جاننا۔ ﴿سَوَاقِیْ﴾...... جمع ہے سَاقِیَة کی، بمعنی ندی نالا۔

تشریح: جس کی منزل مقصود تو ہوا سے دوسروں سے کیا کام؟ جو سمندر کا متقاضی ہوا سے ندی نالوں سے کیا لینا؟ بھلا اس کی نظر میں ندی نالے کیا جچیں گے؟

☆ یُبِیدُ عَداوتِ البُغَاۃِ بِلُطفِہٖ . . . . فَاِن لَّمْ تَبِدْ مِنھُمْ اَبَادَ الْاَعَادِیَا

ترجمہ: وہ اپنے لطف و مہربانی سے باغیوں کی عداوت ختم کرتا ہے اور اگر ان کی عداوت ختم نہ ہو تو دشمنوں کو برباد کر دیتا ہے۔

لغات: ﴿یَبِیْدُ﴾...... بَادَ یَبِیْدُ بَیْدًا (ض) بمعنی ہلاک ہونا۔ باب افعال سے أَبَادَ یُبِیْدُ بمعنی ہلاک کرنا۔ ﴿عَدَوَات﴾...... جمع ہے عَدَاوَةٌ کی، بمعنی دشمنی، عداوت۔ ﴿بُغَاة﴾...... جمع ہے بَاغٍ کی، بمعنی باغی سرکش۔ ﴿لَمْ تُبِدْ﴾...... نہیں ختم ہوئی۔ ﴿أَعَادِی﴾...... جمع ہے عَدُوٌّ کی، بمعنی دشمن ہے۔

تشریح: وہ سرکشوں کی سرکشی کو لطف و مروت کے ساتھ ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن اگر ان کی سرکشی ختم نہیں ہوتی تو پھر دشمنوں کو ہلاک و برباد کر دیتا ہے۔

☆ اَبَا الْمِسْکِ ذَا الْوَجْهُ الَّذِیْ کُنْتُ تَائِقًا . . . . اِلَیْهِ وَ ذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ کُنْتُ رَاجِیَا

ترجمہ: اے ابوالمسک! یہی تو وہ چہرہ ہے میں جس کا دیوانہ و مشتاق تھا۔ اور یہی تو وہ دن ہے جس کا میں امیدوار و متمنی تھا۔

لغات: ﴿أَبَا الْمسک﴾...... کافور کی کنیت ہے "ابوالمسک"۔ ﴿تَائِق﴾...... تَاقَ یَتُوْقُ تَوْقًا (ن) بمعنی مشتاق ہونا، سے اسم فاعل۔ ﴿رَاجٍ﴾...... رَجَا یَرْجُوْ رَجَاءً (ن) سے اسم فاعل، بمعنی امیدوار و متمنی۔

تشریح: یہی تو وہ چہرہ ہے میں جس کے شوق و عشق میں تڑپ رہا ہوں۔ اور یہی وہ دن ہے۔ کہ

ع دن گنے جاتے تھے جس دن کے لئے

☆ لَقِیْتُ الْمَرُوْرٰی وَ الشَّنَاخِیْبَ دُوْنَهٗ . . . . وَ جُبْتُ هَجِیْرًا یَتْرُکُ الْمَآءَ صَادِیَا

ترجمہ: اس تک پہنچنے کے لئے مجھے بے آب و گیاہ جنگلوں اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے گزرنا پڑا۔ اور ایسی دوپہریں کاٹیں جو پانی کو بھی پیاسا کر دیں۔

لغات: ﴿لَقِیْتُ﴾...... لَقِیَ یَلْقٰی لِقَاءً ملنا، ملاقات کرنا، سے متکلم کا صیغہ ہے۔ ﴿مَرُوْرٰی﴾...... جمع ہے۔ اس کا مفرد مرورة ہے، بمعنی بیابان، جنگل۔ ﴿شناخیب﴾...... جمع ہے شنخوب کی، بمعنی پہاڑ کی چوٹی۔ ﴿وَجُبْتُ﴾...... جَابَ یَجُوْبُ جَوْبًا (ن) سے، بمعنی عبور کرنا، کاٹنا۔ ﴿هَجِیْرٌ﴾...... دوپہر، تپتی دوپہر، سخت گرمی۔ ﴿صادی﴾...... پیاسا۔ صَدِیَ یَصْدٰی صدًا (س) سے۔

تشریح: تجھ سے ملنے کے لئے مجھے بڑی کٹھن راہوں سے گزرنا پڑا۔ ایک عرب شاعر نے کہا تھا۔ کہ

؎ کیف الوصول الی سعاد و دونها . . . . قلل الجبال وبینهن خیوف

مجھے جنگلوں، بیابانوں اور صحراء کی تپتی دوپہروں سے پالا پڑا۔ تب تجھ تک رسائی نصیب ہوئی۔ اردو کے ایک شاعر نے کہا تھا۔

؎ وہ تو صدیوں کا سفر کرکے یہاں پہنچا تھا   تو نے جس شخص کو منہ پھیر کر دیکھا بھی نہیں

☆ باکُلِّ طیبٍ لا ابا المسک وَحْدَهٗ . . . . و کُلُّ سَحَابٍ لا اَخُصُّ الْغَوَادِیَا

ترجمہ: تو ہر خوشبو کا باپ ہے صرف مشک ہی کا نہیں۔ اور تو صرف صبح کا بادل ہی نہیں ہر وقت کا بادل ہے۔

لغات: ﴿ابو المسک﴾...... کافور کی کنیت ہے۔ ﴿طِیْبٌ﴾...... خوشبو۔ ﴿سَحَابٌ﴾...... بادل، اس کی جمع سُحُبٌ آتی ہے۔ ﴿اَخُصُّ﴾...... خَصَّ یَخُصُّ خصیصًا خاص کرنا۔ مثلاً کہتے ہیں "اخص بالذکر، میں اس بات کا ذکر خاص طور پر کروں گا"۔ ﴿غَوَادِیٌ﴾...... جمع ہے غادیۃ کی بمعنی صبح کا بادل۔

تشریح: میں تجھے صرف ابوالمسک ہی نہیں سمجھتا بلکہ سمجھتا ہوں کہ ہر خوشبو تجھ ہی سے پھوٹتی ہے۔ اور یہ نہیں کہتا کہ تو صبح کا بادل ہے۔ ہر بادل تو ہی ہے۔

☆ یُدِلُّ بِمَعْنًی واحِدٍ کُلُّ فاخِرٍ . . . . وَ قَدْ جَمَعَ الرَّحْمٰنُ فِیکَ المعانِیَا

ترجمہ: ہر فخر کرنے والا کسی ایک خوبی پر فخر کرتا ہے اور تیری ذات میں رحمان نے تمام خوبیاں جمع کردی ہیں۔

لغات: ﴿یُدِلُّ﴾...... اَدَلَّ یُدِلُّ اِدْلَالًا فخر و ناز کرنا۔ ﴿فاخر﴾...... فَخَرَ یَفْخَرُ فَخْرًا (ف) فخر کرنا سے اسم فاعل کا صیغہ۔ ﴿مَعَانِیٌ﴾...... جمع ہے مَعْنًی کی بمعنی صفات

تشریح: ہر آدمی کا سرمایہ افتخار کوئی ایک خوبی و کمال ہوتا ہے۔ جبکہ تیری ذات میں خدائے رحمان نے ہر قسم کی خوبیاں اور کمالات جمع کردیے ہیں۔

ع اے تو مجموعہ خوبی بچہ نامت خوانم

☆ فَجَاءَت بِنَا اِنْسَانَ عَیْنِ زَمَانِهٖ . . . . وَ خَلَّتْ بِیَاضًا خَلْفَهَا وَ مَاقِیَا

ترجمہ: وہ ہمیں ایسے انسان کے پاس لے آئے جو اپنے زمانے کی آنکھ کی پتلی ہے اور آنکھ کی سفیدی اور گوشے پیچھے چھوڑ آئے۔

لغات: ﴿جَاءَ یَجِیْءُ مَجِیْئَۃً﴾...... بمعنی آنا۔ (ب) تعدی سے، لانا۔ ﴿عَیْنٌ﴾...... آنکھ، پتلی، مردمک چشم۔ ﴿خَلَّتْ﴾...... خَلّٰی یُخَلِّی تَخْلِیَۃً چھوڑنا۔ ﴿بیاض﴾...... سفیدی۔ ﴿ماقی﴾...... جمع ماق کی، بمعنی آنکھ کے گوشے۔

تشریح: وہ گھوڑے ہمیں کافور کے پاس لے آئے جو کہ اپنے زمانہ کی آنکھ کی پتلی ہے، آنکھ کا تارا ہے۔ آنکھ میں اصل چیز پتلی ہی ہوا کرتی ہے جس میں بینائی ہوتی ہے۔ گویا اصل زمانہ تو یہی ہے باقی سب کی حیثیت وہ ہے جو آنکھ میں سفیدی اور گوشوں کی ہوا کرتی ہے۔ یہ تشبیہ اس لئے بھی بہت خوبصورت ہے کہ اس کے ممدوح کافور کا رنگ کالا تھا۔

☆ نَجُوْزُ علیها المحسنین الی الَّذِی . . . . نَرٰی عِنْدَهُم اِحْسَانَهٗ و الایَادِیَا

ترجمہ: ان گھوڑوں پر بیٹھ کر ان محسنین کو چھوڑ کر ہم اس کی طرف آگئے جس کا احسان و انعامات اور اقتدار ان محسنین پر تھا۔

لغات: ﴿نَجُوْزُ﴾...... جَازَ یَجُوْزُ جَوْزًا سے، گزرنا، آگے بڑھنا۔ ﴿مُحْسِنِیْنَ﴾...... جمع ہے محسن کی، بمعنی احسان کرنے والا۔ احسن یُحْسِنُ اِحْسَانًا سے۔ ﴿اَیَادِیٌ﴾...... ہاتھ، اس کا مفرد ید ہے۔ ﴿اقتدار﴾...... نعمت۔

تشریح: جن محسنوں کے پاس ہم رہے ان سب پر بھی تیرے ہی احسانات تھے۔ اور وہ سب بھی تیرے ہی زیر اقتدار تھے۔ اب ہم ان کو چھوڑ کر تیرے پاس آگئے ہیں۔

☆ فَتًی ما سَرَیْنَا فِی ظُهُوْرِ جُدُوْدِنَا . . . . اِلٰی عَصْرِهٖ اِلَّا نُرَجِّی التَّلَاقِیَا

ترجمہ: ہم اپنے اجداد کی پشتوں میں اسی لئے چلتے رہے کہ اس نوجوان سے ملاقات ہوگی۔

لغات: ﴿فَتًی﴾...... نوجوان۔ اس کی جمع فتیۃ آتی ہے۔ ﴿سَرَیْنَا﴾...... سَرٰی یَسْرِیْ سرًا (ض)، بمعنی چلنا۔

﴿ظُهُوْرٌ﴾...... جمع ہے ظَهْرٌ کی، بمعنی پشت۔ ﴿جُدُوْدٌ﴾...... جمع ہے، اس کا مفرد جَدٌّ بمعنی ''دادا'' آتا ہے۔
﴿ترجى﴾......رَجّٰى يُرَجِّى تَرْجِيَةً باب تفعیل سے، اس کا مجرد رَجٰى يَرْجُو رَجَاءً (ن)، بمعنی امید رکھنا آتا ہے۔
﴿تلاقیا﴾......ملاقات کرنا۔

تشریح: اس کے شوق ملاقات میں ہم آباؤ اجداد کی پشتوں میں منتقل ہوتے رہے ہے۔

☆ تَرَفَّعُ عن عُونِ الْمَكَارِمِ قَدْرُهٗ .... فَمَا يَفْعَلُ الْفَعْلاتِ إِلَّا عَذَارِيَا

ترجمہ: وہ چلتے چلاتے اور گھسے پٹے انداز مکارم سے بلند ہے اور نت نئے اور اچھوتے انداز مکارم اختیار کرتا ہے۔

لغات: ﴿ترفع﴾......تَرَفَّعَ يَتَرَفَّعُ تَرَفُّعًا بلند ہونا، برتر ہونا۔ ﴿عُوْنٌ﴾...... جمع ہے عَوَان کی، بمعنی ادھیڑ عمر اور جس کا جوڑا یعنی شوہر یا نر ہو۔ ﴿مَكَارِمُ﴾...... جمع ہے مکرمة کی، بمعنی قابل عزت کام۔ ﴿عذاری﴾...... جمع ہے، اس کا مفرد عذرا ہے، بمعنی کنواری۔

تشریح: مکارم کے اچھوتے انداز اختیار کرتا ہے عام لوگوں کے چلن سے بلند اور برتر ہے۔

☆ و تَحْتَقِرُ الدُّنيا احْتِقَارَ مُجَرِّبٍ .... يَرٰى كُلَّ مَا فِيهَا وَ حَاشَاكَ فَانِيَا

ترجمہ: تو دنیا کو اس تجربہ کار شخص کی طرح حقیر سمجھتا ہے جو دنیا میں موجود ہر چیز کو۔ خدانخواستہ تجھے نہیں۔ فناپذیر سمجھتا ہے۔

لغات: ﴿تحتقر﴾...... اِحْتَقَرَ يَحْتَقِرُ اِحْتِقَارًا حقیر سمجھنا۔ ﴿مجرب﴾...... جَرَّبَ يُجَرِّبُ تَجْرِبَةً سے اسم فاعل کا صیغہ، بمعنی تجربہ کار۔ ﴿حاشاك﴾...... تیرے سوا۔ ﴿فانی﴾......فَنِيَ يَفْنٰى فَنَاءً (س) اور فَنَا يَفْنِيْ فَنَاءً (ض) سے، بمعنی فنا ہو جانا۔ قرآن میں آتا ہے۔ ''كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ'' (اس زمین پر موجود ہر چیز فنا ہو جانے والی ہے)۔

تشریح: تیری نظروں میں دنیا کی کوئی حیثیت و وقعت نہیں ہے۔ تو دنیا کو بہت حقیر سمجھتا ہے۔

☆ و مَا كُنْتَ مِمَّنْ ادرك الْمُلْكَ بِالْمُنٰى .... و لٰكِنْ بِأَيَّامٍ اَشَبْنَ النَّوَاصِيَا

ترجمہ: تو ان لوگوں میں سے نہیں جنہوں نے اقتدار خواہشوں سے حاصل کی ہے۔ بلکہ دشمنوں کی پیشانیوں کو سفید کر دینے والی جنگوں کے ذریعہ ہے۔

لغات: ﴿أدرك﴾...... حاصل کیا۔ ﴿ملك﴾...... اقتدار، ملک و سلطنت۔ قرآن میں آتا ہے، اللہ قیامت کے روز پوچھے گا۔ ''لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ، آج اقتدار و بادشاہی کس کی ہے؟'' ﴿مُنٰى﴾...... جمع ہے مِنْيَة کی، بمعنی آرزوئیں، امیدیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کیا خوبصورت اشعار ہیں۔ کہ

لو كان هذا العلم يدرك بالمنى	ما كان يبقى في البرية جاهل
ما جهدو لا تكسل و لا تك غافلا	فندامة العقبى لمن يتكاسل

﴿ايام﴾......یوم کی جمع، کئی دن، جنگ۔ ﴿أشبن﴾...... اَشَابَ يُشِيْبُ اِشَابَةً بوڑھا کرنا۔ ﴿نواص﴾...... نَاصِيَةٌ کی جمع ہے پیشانی کے بالوں کو کہتے ہیں، پیشانی کو بھی۔

☆ عِدَاكَ تَرَاهَا فِي الْبِلَادِ مَسَاعِيَا .... وَ اَنْتَ تَرَاهَا فِي السَّمَاءِ مَرَاقِيَا

ترجمہ: تیرے دشمن سمجھتے ہیں تو نے شہروں/ملکوں میں کوششیں کی ہیں اور تو انہیں بلندی کی سیڑھیاں سمجھتا ہے۔

لغات: ﴿عدى﴾...... دشمن۔ اس کا مفرد عَدُوٌّ ہے۔ ﴿بلاد﴾...... جمع ہے بَلَدٌ کی بمعنی شہر، ملک۔ ﴿مساعي﴾...... مَسْعًى کی جمع ہے، بمعنی کوششیں۔ ﴿مراقي﴾...... جمع ہے مِرْقَاةٌ کی، بمعنی سیڑھی۔

تشریح: اکثر شارحین نے یہاں السماء سے آسمان مراد لیا ہے۔ لیکن میرے خیال میں یہاں السماء اپنے اصطلاحی نہیں بلکہ لغوی معنی میں آیا ہے، بمعنی بلندی و رفعت۔ دشمنوں کا خیال ہے کہ تو ہوس ملک گیری میں جنگیں کرتا ہے جبکہ تو ان جنگوں کو اپنی بلندی و رفعت کی سیڑھیاں سمجھتا ہے۔

☆ إِذَا كَسَبَ النَّاسُ المَعَالِيَ بِالنَّدَى . . . . فَإِنَّكَ تُعطِي فِي نَدَاكَ المَعَالِيَا

ترجمہ: لوگ سخاوت و بخشش سے اعلیٰ مقامات حاصل کرتے ہیں جبکہ تو اعلیٰ مقام کی بخشش کرتا ہے۔

لغات: ﴿كَسَبَ﴾...... كَسَبَ يَكسِبُ كَسْبًا (ض)، بمعنی حاصل کرنا، کمانا۔ ﴿مَعَالِي﴾...... جمع ہے مَعْلاة کی، بمعنی بلندیاں۔ ﴿نَدَى﴾...... سخاوت و بخشش۔ اس کا فعل نَدَا يَندُو نَدْوًا بمعنی بخشش کرنا آتا ہے۔

تشریح: لوگ خود بڑی مشکل سے بلندیاں اور اعلیٰ مقامات حاصل کرتے ہیں جبکہ تو بلندیاں بانٹتا پھرتا ہے۔

☆ وَ غَيرُ كَثِيرٍ اَنْ يَزُورَكَ رَاجِلٌ . . . . فَيَرجِعَ مَلْكًا لِلعِرَاقَينِ وَالِيَا

ترجمہ: یہ کوئی بڑی بات نہیں کہ تجھ سے ملنے پیدل چل کر آنے والا جب لوٹے تو بصرہ اور کوفہ کا والی و حکمران ہو۔

لغات: ﴿غَيرُ كَثِيرٍ﴾...... کوئی بڑی بات نہیں۔ ﴿يَزُورُ﴾...... زَارَ يَزُورُ زِيَارَةً (ن) ملنا۔ ﴿رَاجِلٌ﴾...... رَجِلَ يَرجَلُ رَجَلًا (س) سے، اسم فاعل، بمعنی پیادہ پا چلنے والا۔ ﴿يَرجِعُ﴾...... رَجَعَ يَرجِعُ رُجُوعًا (ض) سے، بمعنی لوٹنا۔ ﴿عِرَاقَين﴾...... دو عراق، اس سے مراد بصرہ اور کوفہ ہوتے ہیں۔

تشریح: تیری داد و دہش کے کیا کہنے ہیں۔ اس لئے یہ کوئی بعید نہیں کہ ایک شخص مفلس و قلاش ہو جس کے پاس اپنی سواری تک نہ ہو لیکن جب تجھ سے مل کر جائے بصرہ و کوفہ کا حکمران بن چکا ہو۔

☆ فَقَد تَهَبُ الجَيشَ الَّذِي جَاءَ غَازِيًا . . . . لِسَائِلِكَ الفَردِ الَّذِي جَاءَ عَافِيَا

ترجمہ: جو لشکر تجھ سے لڑنے آئے تو اسے پکڑ کر اپنے اس سائل کو دیدیتا ہے جو طالب احسان بن کر آئے۔

لغات: ﴿تَهَبُ﴾...... وَهَبَ يَهَبُ هِبَةً سے، بمعنی بخشنا، دینا، عطا کرنا۔ قرآن میں آتا ہے "يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُور، اور جس کو چاہے لڑکے دے اور جس کو چاہے لڑکیاں دے"۔ ﴿جَيش﴾...... لشکر۔ ﴿غَازِي﴾...... غَزَى يَغزُو غَزوَةً سے، بمعنی لڑنا، جنگ کرنا۔ ﴿عَافِي﴾...... بخشش مانگنے والا، طالب احسان و مہربانی۔

تشریح: تیری سخاوت و شجاعت کے کیا کہنے کہ تو اگر چاہے تو اپنے مقابل لشکر کو گرفتار کر کے ایک بھکاری اور سائل کو دیدے۔

☆ كَتَائِبَ مَا انفَكَّتْ تَجُوسُ عَمَائِرًا . . . . مِنَ الاَرضِ قَد جَاسَتْ اِلَيهَا فَيَافِيَا

ترجمہ: تو لے کر گیا ایسے لشکروں کو جو آبادیوں کو روندتے تھے۔ اور ان کے پہنچنے کے لئے جنگلوں کو روند کر گئے۔

لغات: ﴿كَتَائِب﴾...... جمع ہے كَتِيبَة کی، بمعنی فوج کا دستہ۔ ﴿مَا انفَكَّت﴾...... الگ نہیں ہوئے، یعنی ہمیشہ۔ ﴿تَجُوسُ﴾...... جَاسَ يَجُوسُ جَوسًا (ن) سے، بمعنی تہ و بالا کر دینا۔ ﴿عَمَائِر﴾...... جمع ہے عَمِيرَة کی، بمعنی قبیلہ، آبادی، بستی۔ ﴿فَيَافِي﴾...... جنگل، بیابان۔ اس کا مفرد فیفاء آتا ہے۔

تشریح: تیرے لشکر بستیوں اور آبادیوں کو تہ و بالا کرتے رہے اور ان تک پہنچنے میں راستے میں جو جنگل بیابان آتے انہیں بھی تباہ و برباد کرتے گئے۔

☆ غَزَوتَ بِهَا دُورَ المُلُوكِ فَبَاشَرَتْ . . . . سَنَابِكُهَا هَامَاتِهِم وَ المَغَانِيَا

ترجمہ: تو نے ان کے ذریعہ بادشاہوں کے گھروں پر حملہ کیا سو ان کے سموں نے ان کی کھوپڑیاں اور گھر تباہ کئے۔

لغات: ﴿غَزَوتَ﴾...... غَزَى يَغزُو غَزوَةً بمعنی حملہ کرنا۔ ﴿دُور﴾...... جمع ہے دَار کی، بمعنی گھر۔ ﴿بَاشَرَ يُبَاشِرُ

مُبَاشِرَۃٌ﴾...... پامال کرنا۔ ﴿سنابک﴾...... جمع ہے سنبک کی، بمعنی کھر، سم۔ ﴿حامات﴾...... کھوپڑیاں۔
﴿مغانی﴾...... جمع ہے مغنی کی، بمعنی گھر۔

تشریح: تو نے ان گھوڑوں کے ذریعہ بادشاہوں کے گھروں پر حملہ کیا اور ان گھوڑوں کے سموں نے ان کی کھوپڑیاں اور ان کے عیش کدے پامال کیے۔

☆ وَ اَنْتَ الَّذِیْ تَغْشَی الْاَسِنَّۃَ اَوَّلًا . . . . وَ تَاْنَفُ اَنْ تَغْشَی الْاَسِنَّۃَ ثَانِیَا

ترجمہ: اور تو وہی ہے جو نیزوں کے پاس سب سے پہلے آتا ہے اور تو ناپسند کرتا ہے کہ دوسرے نمبر پر آئے۔

لغات: ﴿تَغْشٰی﴾...... غَشِیَ یَغْشٰی غِشْیَانًا (س)، کسی کے پاس آنا۔ ﴿اَسِنَّۃ﴾...... جمع ہے سنان کی، بمعنی نیزے، نیزوں کے پھل۔ ﴿تَاْنَفُ﴾...... اَنِفَ یَاْنَفُ اَنَفًا (س) کی، ناپسند کرنا۔

تشریح: میدان جنگ میں سب سے اول تو خود ہی ہوتا ہے۔ پیچھے رہنے کو ناپسند کرتا ہے۔

☆ اِذَا الْھِنْدُ سَوَّتْ بَیْنَ سَیْفَیْ کَرِیْھَۃٍ . . . . فَسَیْفُکَ فِیْ کَفٍّ تُزِیْلُ التَّسَاوِیَا

ترجمہ: اگر ہند شدت جنگ میں دو تلواریں ایک جیسی بنا دیں تو تیرے ہاتھ آنے والی تلوار اس یکسانیت کو ختم کر دے گی۔

لغات: ﴿ھند﴾...... کافور کی قوم۔ ﴿سَوَّتْ﴾...... سَوّٰی یُسَوِّیْ تَسْوِیَۃً برابر کرنا۔ ﴿کَرِیْھَۃ﴾...... شدت جنگ۔
﴿تزیل﴾...... زائل کر دے گا تیرا ہاتھ۔ ﴿تساوی﴾...... برابری، یکسانیت۔

تشریح: اگر دو تلواریں اپنے لوہے اور کاٹ کے اعتبار سے ایک جیسی بھی ہوں تو تیرے ہاتھ آنے والی تلوار زیادہ مہلک ہو گی۔

☆ لَبِسْتَ لَھَا کُدْرَ الْعَجَاجِ کَاَنَّمَا . . . . تَرٰی غَیْرَ صَافٍ اَنْ تَرَی الْجَوَّ صَافِیَا

ترجمہ: تو نے جنگوں کے لئے، گرد و غبار کو اپنا لباس بنایا۔ گویا کہ تو اچھا نہیں سمجھتا تھا کہ فضا صاف ہو۔

لغات: ﴿لَبِسْتَ﴾...... لَبِسَ یَلْبَسُ لِبَاسًا پہننا، لباس بنانا۔ ﴿کُدر﴾...... اَکْدَرُ کی جمع ہے، بمعنی میلا، گرد آلود۔
﴿عَجَاج﴾...... عَجَاجَۃ کی جمع ہے، بمعنی غبار آلودہ۔ ﴿صاف﴾...... صَفَی یَصْفُو صَفَاءً سے، بمعنی صاف ہونا۔
صاف اسم فاعل ہے۔

تشریح: تو نے اپنا اوڑھنا بچھونا ہی جنگوں کو بنا لیا گویا صاف فضا، جس میں جنگ و جدال کا گرد و غبار نہ ہو تجھے اچھی ہی نہیں لگتی۔

سر پر ہجوم درد غریبی سے ڈالیے وہ ایک مشت خاک کہ صحرا کہیں جسے

☆ وَ قُدْتَ اِلَیْھَا کُلَّ اَجْرَدَ سَابِحٍ . . . . یُؤَدِّیْکَ غَضْبَانًا وَ یَثْنِیْکَ رَاضِیَا

ترجمہ: تو لے گیا جنگوں کی طرف تھوڑے بالوں اور تیز دوڑنے والے گھوڑے کو جس نے تجھے غضبناک حالت میں پہنچایا اور خوش خوش واپس لوٹایا۔

لغات: ﴿قُدْتَ﴾...... قَادَ یَقُوْدُ قِیَادَۃً سے، لے جانا۔ ﴿اَجْرَدُ﴾...... تھوڑے بالوں والا گھوڑا۔ ﴿سَابِح﴾...... تیز رو گھوڑا۔ سابح کا مطلب تیرنے والا ہے، گویا وہ تیز رفتاری میں تیرتا چلا جاتا ہے۔ ﴿یُؤَدِّیْکَ﴾...... اَدّٰی یُؤَدِّیْ تَاْدِیَۃً پہنچانا۔
﴿غَضْبَان﴾...... غصہ کی حالت میں۔ ﴿یَثْنِیْکَ﴾...... ثَنٰی یَثْنِیْ ثَنْیًا (ض) "مڑنا" سے باب افعال، بمعنی موڑ لانا۔
﴿راضی﴾...... رَضِیَ یَرْضٰی رِضْوَانًا سے اسم فاعل۔

تشریح: تو ہر قسم کے گھوڑے کو میدان جنگ میں لے گیا اور ہر گھوڑے نے تجھے شدید غصے کی حالت میں میدان جنگ میں پہنچایا اور فتح و نصرت کی شادمانی لئے تجھے وہاں سے لوٹایا۔

☆ وَ مُخْتَرَطٍ مَاضٍ يُطِيْعُکَ آمِرًا . . . . وَ يَعْصِيْ إِذَا اسْتَثْنَيْتَ اَوْ كُنْتَ نَاهِيًا

ترجمہ: اور ہر ننگی تلوار تیز لے گیا جو تیرے حکم دینے پر تیری اطاعت کرتی اور اگر اسے کسی سے رک جانے کا کہے تو تیری نافرمانی کرتی۔

لغات: ﴿مُخْتَرَطٌ﴾...... ننگی تلوار۔ ﴿مَاضٍ﴾...... کاٹ دار۔ ﴿يُطِيْعُکَ﴾...... أَطَاعَ يُطِيْعُ اِطَاعَةً فرمانبرداری کرنا۔
﴿يَعْصِي﴾...... عَصَىٰ يَعْصِيْ مَعْصِيَةً سے، نافرمانی، حکم عدولی کرنا۔ ﴿اِسْتَثْنَيْتَ﴾...... جب تو کسی چیز کو مستثنیٰ کرے۔ اس سے رک جانے کو کہے۔ ﴿ناهيا﴾...... نَهَى يَنْهُوْا نَهْيًا روکنا، منع کرنا۔

تشریح: تو ایسی اعلیٰ کاٹ دار تلواریں لے کر گیا کہ حکم دینے کی صورت میں تو وہ کاٹتی ہی ہیں لیکن منع کرنے اور روکنے کی صورت میں بھی وہ کاٹنے سے باز نہیں رہتیں۔

☆ وَ اَسْمَرَ ذِيْ عِشْرِيْنَ تَرْضَاهُ و اردًا . . . . و يَرْضَاکَ فِيْ اِيْرَادِهِ الْخَيْلَ سَاقِيًا

ترجمہ: اور بیس پوروں والے نیزے کہ جب انہیں گھاٹ میں اتارے تو خوش ہو جائے اور وہ تجھ سے خوش ہو جائیں جب تو انہیں سواروں کا خون پلائے۔

لغات: ﴿أَسْمَرَ﴾...... گندمی نیزے۔ ﴿ذِيْ عِشْرِيْنَ﴾...... بیس والے، یعنی بیس پوروں یا بیس گز والے، مطلب ہے لمبے۔
﴿تَرْضَى﴾...... رَضِيَ يَرْضَىٰ سے، تو خوش ہو جائے۔ ﴿خَيْل﴾...... شہسوار۔ ﴿سَاقِي﴾...... سَقَى يَسْقِيْ سَقْيًا بمعنی پلانا سے، اسم فاعل۔

تشریح: تو ایسے لمبے نیزے لیکر میدان جنگ میں جاتا جن سے تو بھی خوش ہوتا اور جب تو انہیں دشمن کے شہسواروں کا خون پلاتا تو وہ بھی تجھ سے خوش ہو جاتے۔

☆ و من قَوْلِ سَامٍ لو رَاٰکَ لِنَسْلِهٖ . . . . فِدَى ابْنَ اَخِيْ نَسْلِيْ و نَفْسِيْ و مَالِيَا

ترجمہ: اگر سام تجھے دیکھے تو اپنی نسل سے کہے کہ میری نسل میری جان اور میرا مال میرے بھتیجے پر قربان۔

لغات: ﴿سام﴾...... حضرت نوح علیہ السلام کے چار بیٹوں میں سے اس بیٹے کا نام ہے جس سے سفید فام نسل چلی۔ ﴿نسل﴾...... نسل، آل، اولاد۔

تشریح: حضرت نوح علیہ السلام کے چار بیٹے تھے۔ سام، حام، یافث اور کنعان۔ کنعان سیلاب میں غرق ہو گیا تھا۔ سام سے سفید فام، حام سے گندمی اور یافث سے سیاہ فام نسل چلی۔ اگر سام تجھے دیکھ لیتا تو پوری نسل تجھ پر قربان کر دیتا۔

☆ مَدَى بَلَّغَ الاُسْتَاذَ اَقْصَاهُ رَبُّهٗ . . . . وَ نَفْسٌ لَهٗ لم تَرْضَ اِلَّا التَّنَاهِيَا

ترجمہ: یہ جو حد ہے اس تک اسے اس کے رب نے پہنچایا اور اس کا دل آخری حد کو چھوئے بغیر راضی نہیں ہوتا۔

لغات: ﴿مَدَى﴾...... حد۔ ﴿بَلَّغَ﴾...... پہنچا دیا۔ ﴿أَقْصَا﴾...... آخری حد تک۔ ﴿تَنَاهِي﴾...... آخری حد۔

تشریح: یہ محاسن و کمالات کافور کو اس کے خدا نے بخشے ہیں اور اس کا دل بھی اسے کمال کی آخری حد تک پہنچ کر ہی مطمئن ہوتا ہے۔

☆ دَعَتْهُ فَلَبَّاهَا الى الْمَجْدِ و الْعُلٰى . . . . و قد خَالَفَ النَّاسُ النُّفُوْسَ الدَّوَاعِيَا

ترجمہ: جب دل نے اسے شرف و مجد کی طرف بلایا تو اس نے لبیک کہا جبکہ دوسرے لوگ اپنے دلوں کی پکاروں کی مخالفت کرتے ہیں۔

لغات: ﴿لَبّٰى يُلَبِّيْ تَلْبِيَةً﴾...... لبیک کہنا۔ "میں حاضر ہوں" کہنا۔ ﴿دَوَاع﴾...... جمع ہے دَعْوَةٌ کی۔

تشریح: لوگ چونکہ اپنے اندر کی پکاروں کو نہیں سنتے اس لئے عزت و شرف کا وہ مقام حاصل نہیں کر سکے جو مقام کافور نے اپنے اندر کی آواز پر لبیک کہہ کر حاصل کیا۔

☆ فَأَصْبَحَ فَوْقَ الْعَالَمِيْنَ يَرَوْنَهُ . . . . وَ إِنْ كَانَ يُدْنِيْهِ التَّكَرُّمُ نَائِيَا

ترجمہ: سو وہ تمام دنیا جہان سے فوقیت لے گیا جیسا کہ لوگ اسے دیکھ رہے ہیں۔ اگرچہ اس کی شرافت اسے چھوٹے لوگوں سے بھی قریب رکھتی ہے۔

لغات: ﴿أَصْبَحَ﴾......ہوگیا۔ ﴿يُدْنِيْهِ﴾......أَدْنَى يُدْنِي إِدْنَاءً قریب کرنا۔ ﴿تَكَرُّمٌ﴾......شریف وکریم ہونا۔ ﴿نَاءٍ﴾......دور والا۔

تشریح: اگرچہ اس کا مقام بہت اونچا ہے لیکن یہ اس کی شرافت ہے کہ وہ چھوٹے لوگوں کو بھی عزت سے نوازتا ہے۔

..................☆☆☆☆☆..................